

کلامِ دبیر جلد-۴

مشنویاتِ دبیر

تحقیق تدوین و ترتیب

ڈاکٹر سید تقی عابدی

مثنوی

معراج نامہ کا ادبی معیار

مثنوی معراج نامہ جس کا قدیم نام ممتاز نامہ بھی ہے، مرزا ادبیر کی دوسری طولانی مثنوی ہے۔ جناب سبط محمد نقوی صاحب محلہ آج کل نئی دہلی جنوری 1977ء میں ”میر ضمیر اور مرزا ادبیر کے دو معراج نامے“ کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔ اگرچہ مرزا ادبیر مرحوم نے ممتاز نامہ کے وقت تصنیف کو تعین کے ساتھ نہیں بتایا ہے پھر بھی یہ تو معلوم ہی ہے کہ ممتاز نامہ عہد نصیر الدین حیدر شاہ (37-1827ء) میں ان کی ملکہ ممتاز لدہر کی فرمائش پر لکھی گئی اور ممتاز لدہر کی رعایت سے ان کے نام سے منسوب ہو کے ممتاز نامہ نام پایا۔ مرزا ادبیر جب تصنیف میں نظم کرتے ہیں۔

بفرمودہ بیگم خوش خصال کہا تو نے معراج مولاً کا حال
ہے ملکہ زمانہ ممتاز دہر یہ نام مبارک ہے مشہور شہر
یہی ہے زمانے میں اس کا خطاب اسی نام سے چن لے نام کتاب
ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی اپنے مضمون ”کاروانِ حیات“ مولانا علی ہنر کے صفحہ (33) پر لکھتے ہیں۔
اس مثنوی کا نام ممتاز نامہ اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ یہ مثنوی مرزا صاحب نے نصیر الدین حیدر کی
چیٹی بیگم ملکہ زمانہ کی فرمائش پر کہی ہے۔ ملکہ زمانہ کا ابتدائی خطاب ممتاز لدہر تھا اور بعد میں انھیں
زمانہ کا خطاب عطا ہوا۔

ہے ممتاز دہر اس کا نام شریف لطیفہ بتاؤں میں تجھ کو لطیف

ہے یہ نظم فرمائش اس کی تمام سو ”ممتاز نامہ“ ہے خوب اس کا نام جناب سبط محمد نقوی صاحب مزید لکھتے ہیں۔ معراج نبوی کے حال میں مرزا دیر کی مثنوی ممتاز نامہ سے عہد حاضر کو روشناس کرانے کا سہرا ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی مرحوم کے سر ہے۔ اس مثنوی کا مخطوطہ مرحوم نے ناظمیہ عربی کالج لکھنؤ کے ملکتے میں دیکھا اور ایک بسیط تعارفی مضمون کا روانہ حیات بہمنی کے مولانا علی نمبر میں لکھ کر اس کی نشاندہی کی۔ جہاں تک مثنوی کے مخطوطہ اور اس کے عنوان ممتاز نامہ کا تعلق ہے اس کی روشناسی کا سہرا فاروقی صاحب کے ہی سر ہے لیکن یہاں یہ بات بھی خارج از محل نہیں کہ یہی مثنوی ”معراج نامہ“ کے نام سے 1877ء میں دفتر قائم کی چند ہیوں جلد میں لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس میں کل (684) اشعار ہیں جبکہ ممتاز نامہ میں کل (773) اشعار بتائے گئے ہیں۔ ڈاکٹر زمان آزر وہ اپنی شاہکار تصنیف مرزا سلامت علی دیر کے صفحہ (193) پر لکھتے ہیں ”در اصل یہی مثنوی معراج نامہ کے نام سے دفتر قائم کی جلد (15) میں شائع ہوئی ہے۔ البتہ اشعار کی تعداد میں فرق ہے جو مخطوطہ ذاکر حسین فاروقی مرحوم کو ملا تھا۔ اس میں (88) اشعار سے زیادہ ہیں جس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ یہ مثنوی چونکہ مرزا دیر اور ملکہ زمانہ جس کا ابتدائی خطاب ممتاز الدہر تھا، دونوں کے انتقال کے بعد شائع ہوئی۔ اس لئے اُس وقت وہ اشعار جو ممتاز الدہر کی تعریف میں اس میں شامل تھے نکال دئے گئے۔ اگر ذاکر حسین فاروقی کی نظر سے یہ مثنوی مطبوعہ صورت میں گزری ہوتی تو اس کا ذکر ضرور کرتے۔“

راقم کو تلاش کرنے کے باوجود مخطوطہ دستیاب نہ ہو سکا اس لئے ہم نے جو چند اشعار ممتاز نامہ میں تھے اور معراج نامہ میں نہیں ہیں ان کو یہاں جمع کر دیا ہے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ بعض ذیل کے اشعار معراج نامہ میں ہوں گے۔

بفرمودہ بیگم نام دار	کہ جس سے زمین و فلک کا وقار
دیا اس نے حکم اطاعت شیم	کہ معراج کا حال کر تو رقم
اک ادنیٰ دعا کو ہے اس کا دیر	نحیف و غریب و ذلیل و حقیر
بجا لایا فی الفور ارشاد خاص	اطاعت ہے سب لوگوں کا خواص
تامل میں کرتا تو یہ کیا مجال	کہ معراج ختم رسل کا تھا حال

ثواب اس کی تصنیف میں بے حساب اُسے بھی ثواب اور مجھے بھی ثواب
 لکھوں پہلے وصفِ جہاں آفریں ہے جس کا لقب ارحم الراحمین
 پلا دے شرابِ ترقی اثر کہ بے زمینہ چڑھ جاؤں میں عرش پر
 اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ معراج نامہ یا ممتاز نامہ احسن القصص سے پہلے کی تصنیف
 ہے۔ یہ مثنوی (1827) سے (1837) کے دور کی تصنیف ہے جب دیر کی عمر پچیس (25) اور
 پینتیس (35) سال کے درمیان تھی جبکہ احسن القصص دیر کے صاحبِ اولاد ہونے کے بعد لکھی گئی
 جب کم از کم ان کی عمر اکاون باون سال سے اوپر تھی۔ اس طولانی اختلافِ تاریخ سے یہ بات بھی
 مسلم ہے کہ احسن القصص اور معراج نامہ دو علیحدہ مثنویاں ہیں۔ مادرات دیر کے مولف ڈاکٹر سید
 صفدر حسین نے معراج نامہ کو احسن القصص کا جزو سمجھ کر لکھا۔ ”دفتر ماتم کی جن چودہ جلدوں کا تذکرہ
 ہم اوپر کر چکے ہیں اس سلسلے کی پندرہویں جلد ایک مثنوی احسن القصص پر مشتمل تھی جس میں چار ہزار
 سے زائد اشعار تھے۔ اور اس ضمن میں معراج نامہ بھی آگیا ہے۔ جناب کاظم علی خاں صاحب نے
 تلاش دیر میں صحیح لکھا ہے کہ فاضل پاکستانی محقق ڈاکٹر سید صفدر حسین کا یہ بیان صحیح کا طالب ہے۔
 دفتر ماتم کی پندرہویں جلد اول تو لائقِ تحقیق کے ارشاد کے برخلاف ایک کے بجائے دو مثنویوں پر
 مشتمل ہے اور وہ دوسری مثنوی دراصل معراج نامہ ہے جو مثنوی احسن القصص کے ضمن میں آنے کے
 بجائے ایک علاحدہ مثنوی کی حیثیت رکھتی ہے۔

راقم کی نظر میں اس سہو کی دو وجوہات ہیں۔ ایک وجہ خود ثابت لکھنوی کی حیات دیر ہے جو
 دیریات کے بیرویان کے لئے مصحف سے کم نہیں جس میں ثابت لکھنوی مرحوم نے بھی دو مثنویات کا
 ذکر نہیں کیا بلکہ کچھ ایسا کول مول جملہ لکھ دیا کہ ہر پڑھنے والا اس سے کچھ مطلب نکال سکے۔ ثابت
 مرحوم حیات دیر جلد اول کے صفحہ 277 پر لکھتے ہیں ”دفتر ماتم کی پندرہویں جلد میں مثنوی ہے جس کا
 نام احسن القصص ہے اس میں چارودہ معصومین علیہم السلام کے حالات و حالات فضائل و معجزات کو نظم
 کیا ہے۔ معراج نامہ بھی اس میں ہے۔“

دوسری وجہ اس سہو کی خود دفتر ماتم کی پندرہویں جلدوں کے سرورق ہیں۔ دبدبہ احمدی پریس
 کے سرورق پر لکھا ہے ”جلد پانزدہم دفتر ماتم کتاب المعاجز مسمی بہ احسن القصص مع معراج نامہ“

حضرت رسولؐ، جبکہ مطبع جعفری لکھنؤ کے سرورق پر صرف ”مثنوی مستملی بہ احسن القصص لکھا ہے۔ مثنوی احسن القصص ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ سے شروع ہو کر ”تمام شد“ پر ختم ہوتی ہے جب کہ معراج نامہ بغیر بسم اللہ کے شروع ہو کر ”ختم شد“ پر تمام ہوتا ہے۔ لیکن احسن القصص کے اختتام پر تمام شد اور معراج نامہ کے اختتام پر ختم شد مزید اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دو علاحدہ مثنویاں ہیں۔

جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ معراج نامہ میں (684) چھ سو چوراسی اشعار ہیں جبکہ ممتاز نامہ میں (772) شعر بتائے گئے ہیں۔ اسے محققوں اور ادیبوں کی ستم ظریفی نہیں تو کیا کہیے کہ معراج نامہ جو تقریباً سات سو اشعار پر مشتمل ایک خوبصورت مثنوی ہے اُس کے شعری محاسن، مادر مضامین اور قادر الکلامی کے بارے میں ایک آدھ جملہ ہمیں کہیں نظر آتا ہے لیکن اغلب مقامات پر اس کے چار پانچ شعر جو کبھی ممتاز نامہ کے جزو رہے ان کو بطور سند پیش کیا جاتا ہے کہ دیرِ رؤسا امراء اور سلاطین کی مدح کرتے تھے۔ شبیر احمد صدیقی صاحب مرزا دیر کی مرثیہ نگاری کے ذیل میں صفحہ 89 پر لکھتے ہیں۔ ”دیر نے اپنی پہلی درباری مجلس غازی الدین حیدر کے یہاں پر ہی تھی اور اس مجلس کا آغاز انھوں نے بادشاہ کی مدح سے کیا تھا اور دفتر ماتم کی پہلی جلد کے پہلے مرثیہ میں امجد علی شاہ کی مدح بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں مرزا دیر کی ایک مثنوی ”معراج نامہ“ اور ایک نثری تصنیف ”ابواب المصائب“ کا ذکر بھی مناسب حال ہے۔ اس مثنوی میں ملکہ زمانی کی مدح ملاحظہ ہو۔

اک ادنیٰ دعا کو ہے اس کا دیرِ نحیف و غریب و ذلیل و حقیر
بجا لایا فی النور ارشاد خاص اطاعت ہے سب نوکروں کا خواص
اس مثنوی پر تبصرہ کرتے ہوئے کاظم علی خاں اپنے مضمون (میر ضمیر اور مرزا دیر کے دو معراج نامے) میں لکھتے ہیں۔

مرزا دیر کے لیے شہرت ہے کہ وہ مدح امر او اغنیا سے محفوظ رہے۔ اس مثنوی کی دریافت نے اس رجحان کو گزند پہنچائی ہے۔“

اولاً یہ مضمون جناب کاظم علی خاں صاحب کا نہیں بلکہ جناب سبط محمد نقوی صاحب کا ہے جو آج کل دہلی 1977ء میں شائع ہوا۔ ہمیں فاروقی صاحب کی صفائی اور نقوی صاحب کا استدلال دونوں قابل قبول ہیں۔ فاروقی صاحب نے لکھا۔ دیر کے سوانح نگاروں نے بالاتفاق یہ لکھا ہے کہ انھوں

نے کبھی محمدؐ و آل محمدؑ علیہم السلام کے علاوہ کسی دوسرے کی تعریف نہیں کی لیکن اس مثنوی میں انھیں کے قلم سے نصیر الدین حیدر کی ثناء و صفت موجود ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اس بادشاہ نے عزاداری کو جو مرزا صاحب کو جان سے زیادہ عزیز تھی فروغ دیا اور شاید یہ وجہ ہو کہ ابھی تک مرزا صاحب ایک مرثیہ کو کی حیثیت سے نہیں ابھرے تھے اور اپنی منزل کی تلاش میں تھے۔ چنانچہ جس وقت سے انھوں نے باقاعدہ مرثیہ کو کی حیثیت اختیار کر لی اس وقت سے عام انسانوں کی مدح ترک کر دی۔ جناب نقوی صاحب نے معروف مرثیہ ”طغرا نو لیس کن فیکون ذوالجلال ہے“ اور دوسرے شولہ کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ مرزا صاحب نے عام انسانوں کی مدح کی ہے۔ پھر لکھتے ہیں: لیکن بات دراصل یہی ہے کہ ضمیر ہوں یا دبیر و انیس یہ بادشاہ کے سیرت نگار یا سلطنت کے مورخ نہ تھے۔ مرثیہ کو تھے۔ امام حسینؑ پر رونے اور زلزلے کو سرمایہ دنیا و آخرت سمجھتے تھے۔ غم حسینؑ سے جو جس قدر متاثر ہوتا ان حضرات کو اتنا ہی محبوب ہوتا اور اسی اعتبار سے لائق مدح و ستائش.....

ہم نے اوپر ذکر کیا کہ ثابت لکھنوی کی ”حیات دبیر و بیاریات کے طالب علموں کے لئے مصحف کا مقام رکھتی ہے۔ چنانچہ جب ثابت لکھنوی نے اس مثنوی کی نسبت یہ لکھ دیا کہ ”مرزا صاحب نے بہت رواروی میں کہی ہے اور بندیش و زبان سے ابتدائی مشق کی تصنیف پائی جاتی ہے کہ جوشان ان کے اعلیٰ درجہ کے مرثیوں میں ہے وہ اس مثنوی میں نظر نہیں آتی۔“ تو اغلب افراد نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور شاید ڈیڑھ صدی کے بعد راقم کی یہ تحریر اس کے تمام تر ممکنہ جزاآت پر روشنی ڈال رہی ہے۔

ہماری نظر میں قدیم محققین کا ایک بڑا مسئلہ دو ٹوک رائے کا اظہار اور رع: مستند ہے میرا فرمایا ہوا کا احساس ہے۔ سرسری مطالعہ اور رواروی میں تبصرہ بعض اوقات بڑا مہنگا پڑتا ہے۔ کہتے ہیں بڑے منہ کی چھوٹی بات بھی بڑی ہوتی ہے۔ چنانچہ ثابت لکھنوی کی عبارت کو کون غلط ثابت کرے۔ ہم تو صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ ثابت مرحوم اگر دقیق مطالعہ کرتے تو یہ عبارت نہ لکھتے انھوں نے مثنویات دبیر کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ یہاں مختلف واقعات مکالمات اور منظر نگاری کے عمدہ نمونے ایسے نظر آتے ہیں کہ ہر مصرعہ دبیر کی قادر الکلامی کا کلمہ پڑھتا ہے۔ معراج نامہ کی ابتداء میں حمدیہ مضامین نظم کئے گئے ہیں۔ قارئین خود فیصلہ کریں کہ اس کلام کو مانچتہ کہنا کس قدر مانچلتی ہے۔

زہے صنعتِ ربّ لوح و قلم کیے بے ورق جس نے چہرے رقم
 طلسماتِ قدرت ہویدا کیے کہا گمن تو کونین پیدا کیے
 زہے قدرتِ کردگارِ جلیل کیا آگ کو باغِ بہرِ خلیل
 بہ دل اُس کی طاعت میں سب ہیں رجوع قد ماہ نو تک ہے صرفِ رکوع
 اُسی جاننازِ فلک پر مدام کیا سجدہ خورشید نے صبح و شام
 ہوئی بدر کو یہ عبادت کی چاہ کہ خود بن گیا صورتِ سجدہ گاہ
 ستاروں کے دانوں کا سبّہ بنا فلک بھی ہے تسبیحِ خواں و انما
 نہ چوب و طناب و نہ میخ و ستوں کھڑا حکمِ حق پر ہے گردونِ دوں
 چلے اُس پہ برق و ہوا کس قدر نہ چلنے کا ڈر اور نہ گرنے کا ڈر

یہاں اشعار کا تجزیہ ہمارا مقصد نہیں لیکن ہر ایک شعر خود تشریح اور تعذیر کا طالب ہے۔ پہلا شعر نادر مضمون کے ساتھ ساتھ صناعتی پروردگار کو صنعتوں میں پیش کر رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مضمون آبِ ذلال بن کر طائفی کٹوروں کے لفظوں میں پیش کر رہا ہے۔ لوح، قلم، ورق، رقم سب کچھ صنعت مراعاتِ نظیر کے زمرے میں آتے ہیں۔ چہرے رقم کرنا بالکل نیا خیال ہے یعنی ہستی کے ہر فرد کا چہرہ خود کھلی کتاب ہے اور اس کے ساتھ کاتبِ لوح و قلم نے اس کی تقدیر بھی لکھ دی ہے۔ دیر کے مصرعوں میں اگرچہ عربی فارسی کے سخت اور ادق الفاظ ہوتے ہیں لیکن وہ لفظوں کی نشست اور چست بندشوں سے اس میں غنائیت کو بھر دیتے ہیں۔ ذیل کے شعر کے مصرعہ دوم میں ”کہ“ کی آواز کی تکرار اور کونج صاف سنائی دے رہے ہیں۔ تمام بھاری الفاظ عربی کے ہیں اور تمام ربطی جن کی تعداد کم ہے اردو کے ہیں۔

طلسماتِ قدرت ہویدا کیے کہا گمن تو کونین پیدا کیے
 تیسرے شعر کا پہلا مصرع صنعتِ ذواللغائین میں ہے یعنی ع: زہے قدرتِ کردگارِ جلیل کو اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں پڑھ سکتے ہیں۔ اگرچہ لفظ جلیل دوسرے مصرعہ کے تافیہ جلیل کی نسبت آیا ہے لیکن پہلے مصرعہ میں قدرت کا لفظ لانا قادر الکلامی ہے اور یہی بڑے شاعر کی نشانی ہے۔ آبِ حیات میں محمد حسین آزاد لکھتے ہیں ایک دن میں نے میر انیس کے سامنے استادِ ذوق کا ایک شعر

پڑھا، میر صاحب نے اُسے دوبارہ پڑھوایا اور دوسری بار میں نے صحیح طور پر پڑھا تب میر انیس نے فرمایا۔ بڑے شاعر کے شعر کو اُسی طرح سے پڑھیں جیسا کہ لکھا گیا ہے۔ اسی بات کو مرحوم احتشام حسین نے کہا کہ بڑا شاعر جب تک لفظوں کے تمام کنویں جھانک نہیں لینا اُس وقت تک لفظ انتخاب نہیں کرتا۔ ع: کیا آگ کو باغ پر خلیل خود ایک عظیم واقعہ کی نشان دہی کرنے کے ساتھ ساتھ خدا کا کرم اپنے دوستوں اور چاہنے والوں پر خلیل کے لفظ سے آشکار ہے۔ ڈاکٹر گیان چند جین لکھتے ہیں کہ مثنوی میں دبیر کا تخیلی اسلوب، استعارے، مبالغہ وغیرہ مفقود ہے۔

ہم نے جو چند حمدیہ اشعار لکھے ہیں ان میں

ع: قد ماہ نو تک ہے صرف رکوع

ع: اُسی جا نماز فلک پر مدام

ع: ستاروں کے دانوں کا سبھ بنا

وغیرہ میں ماہ نو کو حالت رکوع میں بتانا، فلک کو جا نماز کہنا، ستاروں کے خوشوں کو تسبیح کے دانے کہنا استعارے نہیں تو اور کیا ہے اور ان مصرعوں میں تخیل کوئی نہیں دیکھ سکے تو پھر وہ تعقل کیا ہے۔ یہی صنائع مبالغہ اور باریک مضامین تراشی اسلوب دبیر نہیں تو کس عظیم فن کار کا طریقہ کار ہے؟
ہوئی بدر کو یہ عبادت کی چاہ کہ خود بن گیا صورتِ سجدہ گاہ
سجدہ گاہ سے مراد یہاں ”مہر نماز“ یا خاکِ شفا کی نکلیا ہے جس پر سجدہ کیا جاتا ہے۔ بدر کی تہذیبہ سجدہ گاہ سے، وہ بھی عبادت کے ذیل میں پختگی نہیں، کمال فن نہیں، استاد ہی نہیں تو اور کیا ہو سکتی ہے۔

قد مانے فلک کو خیمہ بے ستون کہا ہے:

نہ چوب و طناب و نہ میخ و ستون

کھڑا حکم حق پر ہے گردوں دوں

اس شعر کا لطف یہ ہے کہ یہاں پورے شعر میں خیمہ، سائبان، گنبد کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ گردوں بھی دوں کی آواز میں مل کر گردِ فکر ہو گیا۔ پہلے مصرعہ میں تمام وہ لوازمات ہیں جو خیمہ کے کھڑے ہونے میں استعمال ہوتے ہیں۔ پہلا مصرعہ صنعت ذول لسانین بھی ہے کہ اس کو اردو اور فارسی

میں پڑھ سکتے ہیں۔ اب مصرعہ دوم نے اس مصرعہ اول کو آسمان بنا دیا۔ تمام زور حمد کے کا ”حکیم حق“ کے گرد گھومتا نظر آتا ہے۔ صنعت مراعات الظہیر، صنعت تنقیح الصفات، صنعت شہ اشتقاق، صنعت تکرار اور صنعت دلیل عقلی کے علاوہ بھی دوسری صنعتیں اس ایک شعر میں موجود ہیں۔

چلے اُس پہ برق و ہوا کس قدر
نہ چلنے کا ڈر اور نہ گرنے کا ڈر

فلک پر برق و ہوا سے چلنے اور گرنے کا ڈر نہیں۔ سادے لفظوں میں کس قدر عمدہ مضمون جسے ہم ہر روز دیکھتے ہیں لیکن صرف صاحب تخیل سوچتا ہے۔ صنعت لف و نشر مرتب کی عمدہ مثال بھی اس شعر میں ہے۔ برق سے چلنے اور ہوا سے گرنے کا ڈر نہیں۔ صنعت مراعات الظہیر میں برق، ہوا، چلنے، گرنے کے الفاظ کے علاوہ صنعت تکرار وغیرہ بھی موجود ہیں۔ غرض ان چند شعروں سے یہ بات واضح طور پر روشن ہے کہ تمام مثنوی محاسن کلام سے لبریز ہے، مادر مضامین نے اس عظیم واقعہ کو واقعات کے حدود میں رکھتے ہوئے معجز بیانی کی سند عطا کی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ معراج نامہ پر میر ضمیر کی مثنوی ”ریحان معراج“ کی گہری چھاپ ہے۔ میر ضمیر کا اثر صرف دبیر ہی پر نہیں بلکہ میر انیس پر بھی ہے اسی لئے عاشق میر انیس پر و فیفسر ادیب نے بہت بچ کہا ہے کہ اگر ضمیر نہ ہوتے تو دبیر کا وجود ہوتا نہ انیس کا۔“ قصہ کوئی کا ہنر دراصل چھوٹے چھوٹے قصوں اور واقعات کو مفصل بیان کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ صرف واقعات کو سطحی طور پر ذکر کر کے گزر جانے سے مثنوی میں وہ رنگینی اور حالات پیدا نہیں ہوتی جو قاری کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ پوری مثنوی کی سیر کرے۔ فردوسی کے شہا نامہ کی خصوصیت اور اس کی چاشنی کی لذت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اُس نے اپنی تخیلی فکر سے بات بات میں ہر چھوٹی بات کو بڑی بات بنائی ہے۔ معراج نامہ میں اس قسم کے چھوٹے واقعات درجنوں ہیں۔ فلک پر ایک فرشتہ صاحب الخطب ہے، اس کے بارے میں لکھتے ہیں۔

نبی سے احادیث میں ہے لکھا کہ جس دم میں پہلے فلک پر گیا
نظر آیا واں ایک مملک باوقار فرشتے مطیع اُس کے متر ہزار
وہ تھا صاحب الخطب اہل ادب سنو صاحب الخطف کی شرح اب

شیاطین جاتے ہیں جب چرخ تک کہ معلوم ہو حالِ اہل نلک
 اس ابلیس کو وہ ملک تب شباب لگاتا ہے گردوں سے تیر شہاب
 شیاطین کا واں گزر ہوئے کب وہ تیر شہابی سے جلتے ہیں سب
 ملاحظہ ہو کہ اس واقعہ میں تیر شہابی بالکل راکٹ اور میزائل کی طرح اسلحہ کے طور پر استفادہ کیا
 گیا ہے۔ ایسے واقعوں کو نظم کرنے سے قاری کے ذوق اور معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ پروفیسر اکبر
 حیدری باقیاتِ دبیر میں صفحہ (72) پر لکھتے ہیں۔ پروفیسر مسعود حسن رضوی ادیب دفتر ماتم کی پانزدہم
 جلد ”مثنوی حسن انقص“ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ شاعر نے اس میں ایسے ایسے مضامین لطیفہ
 و قصص عجیبہ وغریبہ کو نظم فرمایا ہے کہ جس کے پڑھنے کا کمال درجہ فرح و سرور حاصل ہوتا ہے۔ ہماری
 نظر میں معراج نامہ میں رسول اکرم کی سواری براق کی جو تفصیل اور جو منظر نگاری، واقعہ نگاری و دبیر
 نے کی ہے اُس کی مثال اُردو شاعری میں محال ہے۔ نئے نئے مضمون، صنعتوں کی دلکشی اور سلیس
 لفظوں براق پر سینے اور سر دھننے۔

براقِ رسولِ خدا رشکِ برق	سرپا جواہر کے دریا میں غرق
چھاوہ کہوں یا کہ چھلبل اُسے	کہ اک جا پہ دم بھر نہ تھی کل اُسے
دہرا زین اُس پر عجب شان کا	کہ نقشہ تھا رعل اور قرآن کا
شرف میں ہے مصحف رسولِ غیور	سو ہے رعل قرآن کی خاطر ضرور
دو چشمِ براق رسالتِ تاب	ادھر آفتاب اور ادھر آفتاب
دو پر اس کے مثل پر جبریل	نہایت حسین اور نہایت جمیل
رکاب سفید از درشاہوار	مہارِ طلائی ہزاراں ہزار
زبرجد کے دو پر جواہر سے پُر	مکمل مزین با یاقوتِ زرد
زبرجد کے کان اور موتی کے پاؤں	برابر ضیا کے سبب دھوپ چھاؤں
میں سینہ کو نیساں کہوں فی المثل	ٹپکتے تھے موتی عرق کے بدل
رکابِ براقِ فضیلتِ پناہ	بعینہ تھے دو دیدہ مہر و ماہ
وہ تھی آنکھ کھولے بعیش و سرور	ادھر ایک حور اور ادھر ایک حور

کہ اسوار جب ہوں رسولِ ام رکھیں اپنی آنکھوں میں ان کے قدم
 لگام اس کی تھامے تھے روح الاثین تصدق تھے میkal بلالے زین
 سرافیل اس کے جلو میں رواں لئے ہاتھ پر چلبائے جنان
 سوال یہ ہے کہ اگر ایسے اشعار کتابوں کے قبرستان میں ہمیشہ کے لئے دفن کر دئے جائیں تو
 اس میں دیر کا نقصان زیادہ ہے یا اردو شاعری کا۔ اس کا جواب ہر ذی شعور پرستار اردو کے پاس
 ہے۔

دیر نے مضامین کے موجد اور لفظوں کے شہنشاہ ہیں۔ معراج نامہ میں جیسے ہی آسان چہارم کی
 سیر کا ذکر آتا ہے وہ رطب اللسان ہو جاتے ہیں۔ صنعت سازی اور اچھوتے مضامین اور باریک خیالی
 کی بارش چاروں طرف ہر مصرعہ میں چار کی تکرار سے ہونے لگتی ہے۔

کدھر کو ہے ساقی عیسیٰ مکان کہ چرخ چہارم ہوا اب عیاں
 مئے چار سالہ پلا ہوش مند کہ ہو ربح مسکوں سے رتبہ بلند
 پلا چار ساغر مجھے شاد شاد کہ ہو چار غنصر کو قوت زیاد
 ہوں اس طرح چاروں فلک آشکار کہ جیسے خدا کی کتابیں ہیں چار
 پلا وہ شراب مسیحا شیم کہ چاروں طرف مردے ہوں زندہ دم
 یہی چار جانب تھی پھر تو ندا سلامؑ علیک اے حبیبؑ خدا
 اوپر کے اشعار میں مئے چار سالہ، ربح مسکوں، چار ساغر، چار غنصر، چاروں فلک، چار کتابیں،
 چار طرف، چار جانب اور چرخ چہارم کے مضامین کو سلسلہ وارساقی نامہ کی صورت میں پیش کرنا اگر
 قادر الکلامی نہیں تو پھر اس کا نام کیا ہو سکتا ہے۔ ایسے کلام کو نا پختہ، رواروی، اور تخیلی اسلوب سے مفقود
 لکھنا کتنا ضعیف اظہار خیال ہے۔ اسی مثنوی میں ایک اور موقع پر ساقی نامہ کی جھلک دیکھئے اس کی
 رنگینی کچھ اور ہے۔

گنہ کی نجاست سے ہوں تلخ کام شراب طہورا کا دے بھر کے جام
 پیوں وہ شراب طرے اثر کہ بے زینہ چڑھ جاؤں میں عرش پر
 تو ظرف گلی میں نہ لانا شراب ہو خورشید کے جام میں آفتاب

پادے مئے عقل کا بھر کے جام کہ میں عقلِ اول کا پاؤں مقام
اب اس مئے کا بس شوق ہے سرسبز کہ آغاز و انجام کی دے خبر
اسی مثنوی میں بارہ اماموں کے سلسلہ کو جس خوب صورتی سے پیش کیا گیا ہے اس کا حظ صرف
اشعار پڑھ کر ہی لیا جاسکتا ہے۔ ان اشعار میں دہرے عدد اور تعداد سے اچھوتے مضامین تراشے
ہیں۔ مثلاً پنجتنی سے پنج گانہ، چہارم سے چار عنصر، شیشم سے شش جہت، ہفتم سے ہفت آسمان، ہشتم
سے آٹھ جہتیں، بارہ سے بارہ برج اور چودہ سے چودہ طبق وغیرہ۔

وہ مرد خدا وارثِ مرد و زن	وہ ہے بُت شکن وہ ہے خیر شکن
وہی زوجِ زہرا وہی بوالحسن	وہی شہادۂ دنیا امامِ زمن
ہوئے نسل میں اُس کے گیارہ امام	امامت کا مہدی پہ ہے اختتام
نبی و علی و حسین و حسن	مع حضرتِ فاطمہ پنجتنی
اطاعت ہے یوں پنجتنی کی جواز	کہ جس طرح سے پنجگانہ نماز
حسن بعدِ حیدر امامِ ہدا	وصیِ حسن پھر شہ کربلا
امامِ چہارم ہے زین العبا	کواہ اس پر ہیں چار عنصر سدا
ملائیک خدمِ بائز نیک نام	شگاندہ علمِ پنجم امام
امامِ ششم بعقرِ پیشوا	کہ جوشش جہت کا ہے فرماں روا
ہیں موسیٰ کاظم وہ ہفتم امام	کہ ساتوں فلک جن کے ادنیٰ غلام
امامِ رضا سیدِ ہشتمیں	ہیں آٹھوں بہشت ان کے زیرِ نگین
امامِ نہم ہیں محمد ققی	محب ان کے مومن عدو ہیں شقی
علی نقی ہیں امامِ دہم	محب و ثار اُن پہ ہم اور تم
نقی کے خلفِ عسکری نیک نام	پدر کی طرح سے ہیں کل کے امام
ہے اب جن کے قبضے میں سب انتظام	وہ مہدی دیں بارہویں ہیں امام
علی سے ہے ایک نور مہدی تلک	کواہ اُس پہ بارہ بروج فلک
زمین و فلک کے ہیں چودہ طبق	تو چودہ ہیں معصوم بھی نور حق

لامت پہ یوں ان کے شاہد ہیں سب کہ بے دیکھے جیسے کہا رب کو رب
عمدہ مثنوی نگار کی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ وہ سلسلہ وار مضامین کو جو یک رنگ ہوتے ہیں، کئی
رنگوں میں پیش کرتا ہے۔ بقول انیس:

ع: اک پھول کا مضمون ہو تو سورنگ سے باندھوں
اس طرح کے عمل سے قاری کا ذہن ایک ہی رنگ کی شعاعوں کے کھرنے سے قوس قزح کا مشاہدہ
کرتا ہے۔ چنانچہ اس سے مضمون میں تشنگی نہیں بلکہ سیرابی ملتی ہے۔ دیر جیسے عظیم شعرا مضمون کی
تمہید میں ایک کلیدی لفظ سے پورے طلسم ہوش ربا کو کھول دیتے ہیں جیسے اس مثنوی میں مناجات کے
آغاز میں وسیلہ کو محور بنانے سے پہلے دیر حزیں کہہ کر محزون اور بین کا دفتر کھول دیتے ہیں:

مناجات کر اب دیر حزیں سوئے قبلہ رب دنیا و دیں
الہی بہ پیشانی مصطفیٰ شکستہ ہوئی جو بہ سنگ جنا
بہ عمامہ سرخ شیر خدا کہ جو خون سے سر کے گل کوں ہوا
پے فاطمہ اے خدائے مجید ہوا بطن میں جس کے محسن شہید
پے قلب صد پارہ مخملی جو زہر ہلال سے نکلے ہوا
حق اب خشک شاہ شہید پے اہل بیت رسول مجید
خدایا پے دست زین العباد کہ جو کربلا میں رکن سے بندھا
رہیں شاد لب شیعان علی سر ان کا ہو اور آستان علی
دعا خوب کی اے دیر آفریں کہ آئین کہتے ہیں روح الامیں
سرکار ختمی مرتبت کے لباس کے ذیل میں کچھ اشعار یہ ہیں:

سرافیل نے نذر جامہ دیا وہ جامہ دیا اور عمامہ دیا
کہ اس جامہ سے خوش پیغمبر ہوئے کہ جو اپنے جامہ سے باہر ہوئے
بدن نور کا جامہ بھی نور کا تن اس کی ضیا اور وہ تن کی ضیا
دھرا سر پہ عمامہ با صد حشم کہ انا فختنا تھا جس پر رقم
دیر عربی فقروں اور آیات قرآنی کو تنمیں کرنے میں بد طولی رکھتے ہیں:

پلا وہ مئے زندگانی پناہ کہوں مردے کو قم باذن الہ

ہوا فتح در سے یہ مژدہ حصول کہ انا فتحنا لک یا رسول
 اسی کے لئے حق نے یا مصطفیٰ رفعا مکنا علیا کہا
 ندائے سرائیل مثل نقیب کہ نصر من اللہ فتح قریب
 معراج کے مضامین کے حساس ترین لحظات میں عرش بریں پر ختمی مرتبت کی آمد ہے۔ اس آمد کو دہیر
 نے بڑے ہی دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ صرف چند شعر بطور مثال یہ ہیں:

مہیا ہو گلشن میں ہر ایک شے کہ اب آمد آمد محمد کی ہے
 کہو ساقی گل بدن کو کہ آئے شراب صفا جام گل میں پلائے
 کہو لالے سے جلد ساغر بھرے کہو امیر سے آب پاشی کرے
 کوئی خاک رو بہ صبا سے کہے کہ ہاں خار و خس اب نہ باقی رہے
 کہو بلبلوں سے کریں چہچہے روش در روش نہر گلشن بچے
 خبر کردو رضواں سے جا کر شتاب گلستانِ فردوس کا کھول باب
 لگے دیکھنے ساکنانِ فلک تمام دنیا اور حور و ملک
 خمیدہ ہوا سدرۃ المنہا سر شاخ طوبی زمیں کو جھکا
 یہی نہیں بلکہ جب سرکارِ دو عالم حضور حق میں پہنچے تو وضو کیا پھر نماز پڑھی۔ تمام جزئیات وضو اور نماز کو
 بہت ہی سلیس انداز میں نظم کیا گیا ہے۔ یہ بھی دہیر کی مہارت ہے کہ احکام دین کی عملی حالتوں کو مصرعوں
 میں موزوں کرنا ان کے قلم کا اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ بہر حال راقم نے معراج نامہ کے چند کوشوں پر روشنی
 ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

اور ہم اس نامکمل تحریر کو اس شعر پر تمام کرتے ہیں جس میں کائنات کی وسعتیں لفظوں میں سادی
 گئی ہیں۔

تجمل جو عرفانِ باری میں تھا
 وہ سب مصطفیٰ کی سواری میں تھا

مثنوی اسناد سورہ الحمد و فضائل چہار دہ معصوم علیہم السلام

مرزا دیر کی تیسری مثنوی جو فضائل چہار دہ معصوم علیہم السلام کے عنوان سے مشہور ہوئی۔ اس کی دریافت کا سہرا ”تلاش میر“ کے مصنف اور دبیریات کے محقق جناب کاظم علی خاں صاحب کے سر ہے۔ جناب کاظم علی خاں صاحب تلاش دیر میں صفحہ 118 پر مثنویات مرزا دیر پر ایک نظر کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔ ”مشہور مرثیہ نگار مرزا سلامت علی دیر متوفی (1291ھ/1875ء) کی مثنویوں کے بارے میں عام طور پر ہمارے ادبی حلقے بے خبر رہے ہیں اور دیر کی مثنویاں خاصے طویل عرصے تک ناقدین کے ہاتھوں عدم توجہ کا شکار رہی ہیں۔ مولانا امداد امام آثر نے دیر کی مثنوی نگاری سے انکار فرمایا ہے۔ اسے دیر کے ادبی آثار سے مولانا امداد امام کی بے خبری کا نتیجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ بعض اور صاحبان قلم نے بھی دیر کو مثنوی نگاروں میں شمار نہیں کیا جن میں جلال الدین احمد (تاریخ مثنویات اردو) عبدالقادر سروری (اردو مثنوی کا ارتقا) ہیر احمد علوی (اردو مثنویات) اور ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (لکھنؤ کا دبستان شاعری) وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ ڈاکٹر سید محمد عقیل نے صنف مثنوی پر اپنے ڈی۔ فل کے تحقیقی مقالے کے تحت مقالے کی تکمیل کے بعد دستیاب ہونے والی مثنویوں کی فہرست میں نمبر شمار (12) کے ذیل میں ہمیں مندرجہ ذیل مختصر سی عبارت ضرور درج

ملتی ہے: دبیر کی مثنویاں (۱) مثنوی احسن القصص، یہ مثنوی دفتر ماتم کی پندرہویں جلد میں شامل ہے۔ افضل حسین ثابت نے حیات دبیر میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مثنوی بحر متقارب میں ہے (۲) معراج نامہ حیات دبیر میں اس مثنوی کا بھی حوالہ ملتا ہے۔ یہ مثنوی بھی بحر متقارب میں ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی (دہستان دبیر) کے پی ایچ ڈی کے مقالے میں دبیر کی محض ایک مثنوی احسن القصص کی نشاندہی کی گئی ہے اور دوسری مثنوی معراج نامہ کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ مگر موصوف نے ممتاز نامہ کے عنوان سے جس مثنوی کو غیر مطبوعہ قرار دیا ہے۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق وہ دراصل کوئی نئی یا غیر مطبوعہ مثنوی ہونے کے بجائے دبیر کی وہی پرانی اور مطبوعہ مثنوی معراج نامہ ہے۔

ڈاکٹر گیان چند جین نے (862) صفحات پر مشتمل اپنے ڈی۔ لٹ کے ضخیم تحقیقی مقالے میں مرزا دبیر کی مثنوی نگاری کے تحت محض ڈیڑھ صفحے میں دبیر کی انہیں دو مثنویوں ”احسن القصص“ و معراج نامہ پر اختصار سے روشنی ڈالی ہے۔ ڈاکٹر سید سلیمان حسین کے پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالے میں دبیر کی مثنوی کوئی پر فقط دو اوراق کے بیان پر اکتفا کیا گیا ہے اور دبیر کی محض دو ہی مثنویوں احسن القصص و معراج نامہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اکبر حیدری کی کتاب ”شاعر اعظم مرزا سلامت علی دبیر تحقیقی مطالعہ“ میں دبیر کی دو مثنویوں احسن القصص و معراج نامہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جناب کاظم علی خاں صاحب مزید لکھتے ہیں۔ راقم کو کافی تلاش کے بعد مرزا دبیر کی ایک ایسی مثنوی دستیاب ہوئی ہے جو محمولہ بالا تحقیقی مقالوں پر اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔ حیات دبیر جلد اول بھی دبیر کی اس تیسری مثنوی کے ذکر سے خالی ہے۔ ڈاکٹر اکبر حیدری کی کتاب بھی خاموش نظر آتی ہے۔ ڈی۔ فل، پی۔ ایچ۔ ڈی اور ڈی۔ لٹ کے محمولہ بالا تمام تحقیقی مقالے احسن القصص اور معراج نامہ کے علاوہ دبیر کی کسی تیسری مثنوی کا ذکر نہیں کرتے۔ 1975ء سے 1977ء تک مختلف پاکستانی اور ہندوستانی رسائل کے جو دبیر نمبر منظر عام پر آئے ہیں، ان میں تلاش کے باوجود راقم کو دبیر کی زیر بحث تیسری مثنوی پر گفتگو نہیں ملتی۔ ان میں پیام عمل لاہور، ماہونو راولپنڈی، سرفراز لکھنؤ اور کتاب نما دہلی کے دبیر نمبر شامل ہیں۔ دبیر کی یہ تیسری مثنوی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں شائع ہو چکی ہے۔ تحقیقی مقالوں میں دبیر کی اس مطبوعہ مثنوی کا ذکر نہ ہونا بتاتا ہے کہ ہمارے محققین نے دفتر ماتم کی بیسویں جلدوں کا

اچھی طرح مطالعہ کرنے کی زحمت کو ارا نہیں فرمائی ہے۔ اسی لئے تحقیقی مقالوں میں دیر کی جن دو عدد مثنویوں کا ذکر کیا گیا ہے، اس میں نہ صرف اضافہ بلکہ ترمیم و تصحیح کی بھی گنجائش محسوس ہوتی ہے۔“ ہم (راقم) نے ”مثنویات دیر“ کو مرتب کرنے کے لئے جب مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام دیر کو کھنگالنا تو ہمیں مزید کچھ نئی چیزیں ہاتھ لگیں جن کی تفصیل اجمالاً یہاں پر یہ ہے۔

ا۔ مرزا دیر کی مثنویات کی تعداد تین نہیں بلکہ آٹھ ہے۔ (1) احسن القصص (2) معراج نامہ (3) اسناد سورہ الحمد و فضائل چہارہ معصوم علیہم السلام (4) ولادت و وفات حضرات چہارہ معصوم علیہم السلام (5) غیر مطبوعہ مثنوی (6) مثنوی شہادت امیر المؤمنینؑ دریافت پر و فیسر آزرہ۔ (7) مثنوی واقعہ شہادت حضرت علی اکبرؑ (8) مثنوی عزائے حیدر کرار بہ غرہ ماہ شول کہ روز عید ست۔

ب۔ احسن القصص، معراج نامہ، فضائل چہارہ معصوم علیہم السلام اور غیر مطبوعہ مثنوی دریافت پر و فیسر آزرہ کے علاوہ ہمیں چار مثنویات دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں ملی ہیں جن کے نام اوپر دئے جاتے ہیں۔

ج۔ مثنوی فضائل چہارہ معصوم جو جناب کاظم علی خاں صاحب کی دریافت ہے اُس کا پورا نام اسناد سورہ الحمد و فضائل چہارہ معصوم علیہم السلام ہے جو دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں رقم ہے۔ اس پینتالیس اشعار کی مثنوی کے پہلے دس شعر سورہ الحمد پر ہیں اور باقی اشعار فضائل معصومیت پر۔

د۔ مثنوی فضائل چہارہ معصوم جس میں دیر کے فرزند کی علالت کا ذکر ہے

اثر اس کا حق نے ہویدا کیا کہ فرزند کو میرے اچھا کیا
یہ ثمرہ مری التجا کا دیا مرے پھول کو پھل شفا کا دیا

کوکم از کم 1269 ہجری کے بعد کی تصنیف بتایا گیا ہے چونکہ دیر کے بڑے فرزند محمد جعفر آج کی ولادت 6 جمادی الاول 1269 ہجری ہے۔ اُس وقت دیر کی عمر لگ بھگ پچاس اکاون سال تھی۔ مثنوی احسن القصص جو دیر کی معروف مثنوی ہے اس میں کئی مقامات پر محمد جعفر آج کی صحت، کمال اور طول عمر کی دعائیں ملتی ہیں۔ چنانچہ حیات دیر کے مصنف ثابت لکھنوی کا قول صحیح نہیں کہ یہ مثنویات ماچنگلی کے دور کی ہیں۔

دیبر کے بڑے بیٹے محمد جعفر اوج کی ولادت 6 جمادی الاول 1269ھ کی ہے اور ان کے چھوٹے بیٹے عطار کی ولادت 8 شعبان 1272ھ ہے جن کا جوانی میں انتقال ہو گیا۔ احسن انقصص میں صرف محمد جعفر اوج کا تذکرہ ہے۔ دوسرے بیٹے کا ذکر نہیں۔ چنانچہ یہ مثنوی 1269ھ اور 1272ھ کے درمیان یا پھر عطار کے انتقال کے بعد لکھی گئی ہوگی کیونکہ یہ بعید ہے کہ پدر صرف چند مقامات پر ایک ہی پسر کی صحت، طول عمر اور فیض کمال کی دعا کیا ہو اور ان تاریخوں سے اتنا تو معلوم ہے کہ اس مثنوی کی تصنیف کے وقت دیبر کی عمر اکاون باون سال سے کم نہ تھی۔ محمد جعفر اوج کے لئے دیبر دعا کرتے ہیں

خدا ہد عالم بحق رسول اسی دم یہ میری دعا ہو قبول
اٹھاتا ہے تو اپنے بندوں کے ماز عنایت سے کر اوج کو سرفراز
ایک اور مقام پر ”تہنیت عید نوروز“ کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

محمد صحیح اور سالم رہے ترقی پہ علم اس کا دائم رہے
ہر اک سال جب تک ہو تحویل مہر رہے اُس پہ بارہ اماموں کی مہر
حضرت امام محمد باقر کی ولادت کے اشعار کے ذیل میں لکھتے ہیں
دعائے دیبر اب یہ ہے اے خدا محمد کو عمر خضر کر عطا
یہ عمر دراز اس کو دے اے غیور کہ دیکھے امام زمان کا ظہور
فرنگیوں کے ظلم و جور کے خلاف اسی مثنوی میں اشعار اور اشارے موجود ہیں جس سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ ابتدائی دور کی تصنیف نہیں۔

نہ گھبرا کوئی دن کی اب دیر ہے سر کافراں زیر شمشیر ہے
نہ ہوگی کبھی کم عزائے حسدین کہ ضامن ہے اس کا خدائے حسدین
زیر دست ہے کو یہ قوم شریر خدا ہے علی کل شئی قدیر
اس مثنوی سے اُس دور کے سماجی حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

ڈاکٹر سید محمد عقیل صاحب نے اپنے تحقیقی مقالہ ”اردو مثنوی کا ارتقا شمالی ہند میں“ جس کو بعد میں کتابی صورت دی گئی، مثنوی پر عمدہ مطالب کو یکجا کیا ہے جس کی وجہ سے یہ کتاب اردو کی مثنویات

پر لکھی جانے والی چند انگشت شمار عمدہ کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اس کتاب کا تیسرا باب دبستان لکھنؤ کی مثنویات پر مبنی ہے جس میں لکھنؤ کے سیاسی اور سماجی پس منظر، مثنویوں پر لکھنویت کا اثر کو بیان کرتے ہوئے ماتح، دیا شنکر نسیم، صبا، واجد علی شاہ اختر، مرزا شوق، منیر شکوہ آبادی، تلق، محسن کاکوروی، احمد علی شوق، احسن لکھنوی، رسوا، فرخ، بیارعی نہیں بلکہ ہوش اور فردوس جیسے گم نام شاعروں کی مثنویوں پر تبصرے موجود ہیں، لیکن سلامت علی دبیر کا اس فہرست میں نام تک نظر نہیں آتا لیکن اسی کتاب کے آخر میں دو ضمیمے شامل ہیں جن میں ضمیمہ نمبر (1) میں دبیر کی مثنویات پر یہ عبارت ملتی ہے۔

دبیر کی مثنویاں (۱) مثنوی احسن القصص یہ دفتر ماتم کی چند رھویں جلد میں شامل ہے۔ افضل حسین ثابت نے حیات دبیر میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مثنوی بحر متقارب میں ہے۔ (۲) معراج نامہ حیات دبیر میں اس مثنوی کا حوالہ ملتا ہے۔ یہ مثنوی بھی بحر متقارب میں ہے۔

موصوف نے دو مثنوی اشاعت کے پیش لفظ ”روداد نو“ میں لکھا ”ارو میں اتنی مثنویاں لکھی گئی ہیں کہ اگر سب کو اس مقالے میں شامل کیا جاتا تو یہ کتاب ایک ہزار صفحہ سے کم کی نہ ہوتی۔ پھر بھی کہیں نہ کہیں سے یہ آواز ضرور اٹھتی کہ فلاں مثنوی رہ گئی یا فلاں شاعر کی مثنوی زیادہ اہم تھی جو اس مقالے میں شامل نہیں ہے۔ اس لئے میں نے ایک دوسرا راستہ نکالا۔ آخر میں دو ضمیمے شامل کر دیے ہیں جن میں ایسی تمام مثنویوں کی فہرست اور ان کی مختصر تفصیلات پیش کر دی ہیں تاکہ اس کی کچھ مدد اہو سکے۔

ہماری رائے میں ڈاکٹر عقیل صاحب کا مرزا دبیر کی مثنوی نگاری سے اس قدر کم توجہ باعث تعجب ہے۔ مرزا دبیر کی آٹھ مثنویوں کو پڑھنے کے بعد خود عقیل صاحب اس بات پر متفق ہوں گے کہ اگر دبیر کی مثنویات پر تبصرہ کتاب میں شامل ہوتا تو کتاب کی رونق اور اس کے اعتماد میں اضافہ ہوتا جیسا کہ ہم نے اس کتاب میں مثنویات دبیر کی علمی، ادبی، سماجی، تاریخی اور مذہبی اہمیت کو ان ہی کے اشعار سے ثابت کیا ہے۔

کندن لال کندن صاحب کی کتاب ”جنوبی و شمالی ہند کی تاریخی مثنویاں“ میں سو کے قریب تاریخی مثنویات پر تبصرے نظر آتے ہیں لیکن یہاں بھی مرزا دبیر کی مثنویات کا ذکر نہیں۔ اگر مرزا دبیر

کی تمام مثنویات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں کئی چھوٹے بڑے تاریخی واقعات نظم ہیں جن سے اس زمانے کے حالات اور واقعات کا پتہ چلتا ہے۔ ہو سکتا ہے دبیر مرحوم کی مثنویات کے عنوانات یا مثنویات پر کئے گئے ناقص اور غلط تبصروں کی وجہ سے مصنف نے ان کو ہاتھ نہیں لگایا۔ بہر حال یہ ایک عمدہ تحقیقی اور تنقیدی مطالعہ ہے جس میں اگر دبیر مرحوم کی مثنویات کا ذکر بھی شامل ہوتا تو سونے پر سہاگہ کا کام کرتا۔ ویسے پیش لفظ میں پدم بھوشن پروفیسر کوپی چندمارنگ نے صحیح کہا ہے کہ کوئی تحقیقی کام حرف آخر نہیں ہوتا۔ جتنا ان سے ہو سکا انھوں نے کر دیا جتنا آنے والوں سے ممکن ہوگا وہ کام کو آگے بڑھائیں گے۔

مرزا دبیر کی پہلی سوانح حیات شمس الضحیٰ مصنف مولوی نذیر علی صاحب نے جو خود دبیر کی زندگی میں بڑی حد تک لکھی گئی ہے مثنوی کے ذکر میں صرف چند جلد مثنوی لکھا ہے۔

سبع مثنوی جو مرزا دبیر کے چودہ عدیم المظہیر مرثیوں کا مجموعہ ہے جسے آج لکھنوی کے شاگرد سید نواز حسین خیر لکھنوی نے مرتب کیا اس میں بھی مثنویات دبیر کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

جناب کاظم علی خاں صاحب کی تحقیقی کے مطابق ڈاکٹر سید سلیمان حسین صاحب نے اپنے تحقیقی مقالے ”مثنویات دبستان لکھنؤ“ میں دبیر کی صرف دو مثنویوں کا ذکر کیا ہے۔

شبلی کے پیمانوں سے مثنوی احسن القصص کی ارزش یابی

شبلی نعمانی شعر العجم جلد چہارم صفحہ 210 پر لکھتے ہیں کہ کسی مثنوی کی خوبی کا اندازہ کرنا ہو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ امور ذیل کا کہاں تک لحاظ رکھا گیا ہے اور شاعر کو اُن سے عہدہ برآ ہونے میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کے لئے شبلی نے چار چیزیں پیش کی ہیں۔

ا۔ حسن ترتیب

ب۔ کیریٹر

ج۔ کیریٹر کا اتحاد

د۔ واقعہ نگاری

راقم نے شبلی کے ہی بیان کردہ پیمانوں سے دبیر کی مثنویات کو جانچنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں اس کا علم نہیں ہے کہ شبلی نے دبیر کی مثنویات کا مطالعہ کیا تھا یا نہیں البتہ کیریٹر کے اتحاد کو مثنوی میں نہایت ضروری بتا کر لکھتے ہیں۔ اردو میں میر انیس اس وصف میں ممتاز ہیں جب کہ ہم جانتے ہیں کہ میر انیس نے کوئی مثنوی نہیں کہی اور مرزا دبیر کی آٹھ چھوٹی بڑی مثنویاں ہمارے پاس موجود ہیں۔

ا۔ حسن ترتیب

شبلی حسن ترتیب کے ذیل میں (۹) نکات لکھ کر کہتے ہیں اگر ان تمام مرحلوں میں شاعر عہدہ برآ ہو تو وہ حسن ترتیب میں کامیاب سمجھا جائے گا۔ ذیل کی فہرست راقم نے شبلی کی تحریر سے برائے سہولت بنائی ہے۔

ا۔ سب سے مقدم یہ شرط ہے جس واقعہ کو لکھا جائے اُس میں حسن ترتیب کہاں تک

پایا جاتا ہے۔

۲۔ داستان کا خاکہ کیوں کرتا ہوں کیا۔

۳۔ واقعات میں ترتیب کیوں کر پیدا کی۔

۴۔ کس واقعہ سے آغاز کیا۔

۵۔ کن ضمنی واقعات سے گزرتا ہوا اصل واقعہ تک پہنچا۔

۶۔ کن واقعات پر زور دیا، کن واقعات کو ابھارا اور کن واقعات کو دھندلا کیا۔

۷۔ اخلاقی نتائج پیدا کرنے کے لئے جو فرضی باتیں پیدا کیں اس میں کس قدر حصہ قصداً نہیں تھا۔

۸۔ بات سے بات کیسے پیدا کی۔

۹۔ جذبات پر موقع بہ موقع کس طرح اثر ڈالا۔

حسن ترتیب کے محاسن کی پوری فہرست فردوسی کے شاہنامہ کی ترتیب ہے لیکن ہم انہی نکات کو سامنے رکھ کر مختصر طور پر تجزیہ کرتے ہیں۔

مرزا دیر کی آٹھ مثنویوں میں سے پانچ مثنویوں میں واقعات نظم ہوئے ہیں۔ احسن القصص ایک طولانی مثنوی ہے جس میں (3316) اشعار ہیں اور اس میں چاروں معصومین کی ولادت کے حالات اور معجزات قصوں میں نظم کئے گئے ہیں۔ معراج نامہ جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے صرف ایک ہی قصہ ہے جس میں (684) اشعار ہیں۔ اسی طرح غیر مطبوعہ مثنوی جو سماجی حالات پر ہے اس میں تقریباً (530) اشعار ہیں۔ مثنوی شہادت علی اکبرؑ میں (61) اور غرہ شوال روز عید مثنوی میں (16) اشعار نظر آتے ہیں۔

مضمون کی طوالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم صرف یہاں معراج نامہ کی حسن ترتیب اور بعض مقامات پر احسن القصص کے مضامین کو پیش کریں گے۔

یہ مثنوی حمد باری تعالیٰ سے شروع ہوتی ہے

زہے صفتِ ربّ لوح و قلم کیے بے ورق جس نے چہرے رقم
طلسماتِ قدرت ہویدا کیے کہا گن تو کونین پیدا کیے
بادلِ اس کی طاعت میں سب ہیں رجوع قد ماہ نو تک ہے صرف رکوع

زمین و فلک بحر و بر خشک و تر ہے اُس کی تجلّی سے سب جلوہ گر
پھر اس میں محبت خداوندی، خلقت کائنات، معبود و مصوّر و رزاق و رحیم کا تذکرہ کر کے حسن
ترتیب کو رع بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر حضور اکرم ﷺ پر اس شعر سے منسلک کر دیتے
ہیں۔

ہماری ہدایت کو کیا کیا کیا محمدؐ سے ہادی کو پیدا کیا
خدا کی طرح سے ہیں یہ بھی رحیم خدا بھی کریم اور نبیؐ بھی کریم
پھر نعتیہ مضمون اس طرح حسن ترتیب سے رواں دواں ہیں کہ پڑھنے والے کو احساس بھی
نہیں ہوتا کہ یہ عمل کب واقع ہوا۔

یہ حق کی بجا لایا وہ بندگی کہ معبود نے پشت پر مہر کی
وہ ہے اپنی امت کا پشت و پناہ بلا شک ہے مہر نبوت گواہ
پھر نعتیہ مضمون کو اس طرح منقبت سے ربط کر دیتے ہیں کہ ترتیب میں خلل نہیں ہوتا۔
محمدؐ سا پیدا نہ ہوگا نبیؐ وصی ہو تو ایسا ہو جیسے علیؑ
نہ کیوں اُس کے قبضے میں ہو کائنات یہ اللہ بے شک ہے خالق کا ہاتھ
پھر تمام سلسلہ اماموں سے جوڑ دیتے ہیں اور ہر شعر میں عدد اور سلسلہ کے شمارہ سے نئے
مضمون تراشتے ہیں۔ اماموں کے تذکرے کے ساتھ دعائیہ کلمات خود بہ خود زبان سے جاری
ہو جاتے ہیں اور ترتیب حسن کو ربط دیتے ہوئے کہتے ہیں دعا قبول ہوئی۔ اب دور جام طہورا
ہو جائے۔

دعا خوب کی اے دیر آفریں کہ آئین کہتے ہیں روح الامیں
نیا ساقی عرش مسکن نیا نیا ساقی پاک دامن نیا
وہاں مجھ کو لے چل جہاں ساقیا نہ ہوئے کوئی جز رسولؐ خدا
دیکھا عرش کی سیر اے خوش خصال خدا و نبیؐ کا میں دیکھوں وصال
اس طرح سے آہستہ آہستہ معراج کا دفتر کھولتے ہیں کہ تاری خود بہ خود ایک منزل سے دوسری
منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ پہلے منکران معراج کا جواب دیتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس واقعہ میں تمام

بنیاد قرآنی آیات، احادیث نبویؐ کے علاوہ ایمان قلب کے نظارے شامل ہیں جس پر اس مثنوی کا خاکہ رکھا گیا ہے۔

حکیمان بے عقل سلطان خصال جو کرتے ہیں معراج میں قیل و قال
بلا ذرا ان کو میرے حضور بجا دوں میں ان کا چراغ شعور
پڑھوں وہ احادیث میں متصل فلاطوں و بقراط ہوئیں نجل

چنانچہ پوری مثنوی میں حسن ترتیب، واقعہ کا خاکہ، ضمنی واقعات کا بدرجہ احسن بیان موجود ہے۔ حمد، نعت، منقبت، مناجات کے بعد معراج کے مضامین کا آغاز عمدہ ہے۔ دہر کا کمال یہ ہے کہ صرف بعض واقعات کو روشن اور بعض کو مدہم ہی نہیں کرتے بلکہ مصرعوں میں بعض لفظوں کو خفی اور جلی کر کے ذہنوں کو صرف واقعہ کی طرف متوجہ رکھتے ہیں۔ حسن ترتیب کے سفر میں گمراہ نہیں ہوتا۔ قصہ سے قصہ نکالتے ہیں۔ بات سے بات بناتے ہیں اور ہر قسم کے جذبات کا عکس العمل ظاہر کرتے ہیں۔ چند اشعار بطور نمونہ تسلسل کے بغیر یہ ہیں جن سے ہمارا ادعا پورا ہوتا ہے۔

غرض دے کے یہ ہدیہ کبریا محمدؐ سے روح الامیں نے کہا
خدا نے کہا ہے درود و سلام بعد شوق پھر یہ دیا ہے پیام
زمیں سے عزیمت مع الخیر کر مرے آسمانوں کی بھی سیر کر
نہیں اور اظہار اہل فراق بجز اشتیاق اشتیاق اشتیاق

حضور کریمؐ آسمانوں سے گزرتے ہوئے، عرش کا نظارہ کرتے ہوئے، حضور باری میں پہنچ کر وضو اور نماز بجالاتے ہیں۔ ہر ایک آسمان پر کچھ واقعات، کچھ مکالمات نقل کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل ہم نے اسی کتاب میں مثنوی معراج نامہ کے ذیل دی ہے۔ آخر میں حضور باری کی خدمت میں بخشش امت کی دعا کرتے ہیں۔ جو مستجاب ہوتی ہے اس طرح سے پوری مثنوی ایک زنجیر کی طرح ایک حلقہ سے دوسرے حلقہ میں پیوست رہتی ہے۔ ظاہر اُدیکھنے میں کئی چھوٹے واقعات اور حلقوں کی نمائش ہے لیکن دراصل وہ صرف ایک ہی سلسلہ اور ایک ہی زنجیر ہے۔ اس طرح سے اگر دہر کی مثنویات کا گیرائی اور گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو یہ شبلی کے پیانہ حسن ترتیب پر پوری اترتی ہے۔ مثنوی احسن اقتضاس کا تسلسل اور حسن ترتیب ہر معصوم کے ذیل میں اسی طرح کا ہے۔

ب۔ کیریکٹر

شبلی کہتے ہیں مثنوی میں سیکڑوں اشخاص کا ذکر آتا ہے۔ مرد، عورت، آقا، نوکر، بچہ، جوان، امیر، غریب، عالم، جاہل وغیرہ وغیرہ۔ ان مختلف اشخاص کے اخلاق، مزاج، طبیعت، گفتگو، بول چال مختلف ہوتی ہے۔ شاعر کا کمال ہے کہ ہر فرد کے امتیازی خصوصیات کو قائم رکھے اور یہ بھی ملحوظ رکھے کہ ہر شخص کے خاص اخلاق و عادات میں بعض نمایاں باتیں ہوتی ہیں۔ معمولی شاعر صرف ان باتوں کو دکھاتا ہے لیکن ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر کی نگاہ ان باریک اور گہری خصوصیات تک پہنچتی ہے جو عام نگاہوں سے بالکل اوجھل ہوتے ہیں۔

دیر نے اپنی آٹھ مثنویوں میں سیکڑوں اشخاص کا ذکر کیا ہے۔ ذات باری کی حمد ہو یا رسول کریمؐ کی مدح یا اماموں کے فضائل کا بیان ہر ذات کا ایک خاص نقشہ کھینچا ہے۔ فرشتوں، انسانوں اور حتیٰ حیوانوں کی طبیعتوں کے فرق کو واضح کیا ہے۔ خدا اور بندے کا رشتہ، مرد و عورت کی محبت، آقا اور نوکر کے مسائل وغیرہ وغیرہ سب کی زبان، بول چال، اخلاقی خصوصیات کا باریک سا باریک فرق بھی دکھایا ہے۔

غرض رفتہ رفتہ رسولؐ کبار	گئے دوسرے چرخ پر ایک بار
نظر آئے دو شخص صاحب جمال	وہ عیسیٰ و مسیحی تھے نیکو خصال
بیاں کیا کروں حال مسیحی کا آہ	کہ گریاں و لرزاں بخوف الہ
مگر خندہ زن عیسیٰ نیک نام	وہ گریاں سدا اور یہ خنداں مدام

وزیر خوش انجام و عالی مقام	کہ فرزند خاتماں کا تھا فتح نام
بظاہر خلیفہ کا وہ تھا وزیر	بہ باطن غلام جناب میر
نظر آیا مجھ کو یہ حاکم کا حال	کہ ہے وہ سیہ قلب غصہ سے لال

خلیفہ مخاطب ہوا سوئے شاہ	ذرا دیکھئے آپ میری سپاہ
--------------------------	-------------------------

کہا شے نے خاموش او بے شعور تجھے اتنے لشکر پہ ہے یہ غرور
 بظاہر تو لشکر دکھاتا تھا تو بہ باطن میں ہم کو ڈراتا تھا تو
 مری فوج دیکھے گا بولا کہ ہاں ہوئے ملتجی حق سے شاہِ زماں

نظر آیا واں ایک مرد غیور مصوّر بہ نیکی جُسم بہ نور
 ہم نے نکرار کے ڈر سے بہت سے عمدہ اشعار یہاں رقم نہیں کئے لیکن دیر کی مثنویوں کے
 ریویو میں تمام اشارے موجود ہیں۔

ج۔ کیریٹر کا اتحاد

بقول شبلی مثنوی میں ہر شخص کے کیریٹر میں اتحاد ہو اور اس میں دوسرے مقامات پر اختلاف نہ
 رہے۔ ہمارے خیال میں مرزا دیر اور تقریباً تمام مرثیہ گو شاعر کیریٹر میں ہمیشہ ہم آہنگی اور اتحاد
 برقرار رکھتے ہیں۔ یعنی ہر شخص کے کردار اور دوسرے اوصاف میں کسی قسم کا فرق نہیں آنے پاتا۔ مرزا
 دیر کی مثنویات میں چہارہ معصومین کے کیریٹر میں بدرجہ اتم اتحاد نظر آتا ہے۔ حضور ختمی مرتبت کی
 شان ہمیشہ اوصاف حمیدہ سے منور ہے چاہے وہ بزم ہو یا رزم، حضر ہو یا سفر، خُفّیل شاہ ہو یا گدا، کسی
 میں بھی کہیں بھی تناقص نظر نہیں آتا اگرچہ مضمون اور حالات بدلتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضور
 کے کرم، رحم اور شفا وغیرہ کو ہر مقام پر اچھے سے اچھے انداز میں نظم کرتے ہیں اور تمام مضامین میں
 کیریٹر کی ہم آہنگی ہے۔

کرم ہے نبیؐ کا عجب واہ واہ گنہ ہم کریں اور وہ عذر خواہ
 لرزتے ہیں شعلہ صفت ظلم و شر کہ دنیا میں آتے ہیں خیر البشرؐ
 خدا کی طرح سے ہیں یہ بھی رحیم خدا بھی کریم اور نبیؐ بھی کریم
 یہ رحم ان کا دیکھو خدا کے لئے کہ اُمت پہ صدقے نوا سے کیے
 وہ ہے اپنی اُمت کا پشت و پناہ بلا شک ہے مہر نبوت گواہ
 یہ اشعار مختلف مقامات پر مختلف واقعات کے ضمن نظم ہوئے ہیں۔ اس طرح درجنوں اشخاص

کے کیریئر میں اتحاد اور ہم آہنگی موجود ہے جو مثنویوں کے تصروں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

د۔ واقعہ نگاری

واقعہ نگاری کے ذیل میں شبلی نے (1) دقیق اور نازک باتوں کا مفصل بیان، (2) ہر چھوٹے بڑے واقعہ کی تفصیل تاکہ مثنوی سمجھنے میں آسانی ہو اور (3) اگر ناممکنات بھی نظم کئے جائیں تو کچھ اس طرح کہ پڑھنے والا اس کے جادو میں گم ہو کر صحیح سمجھنے لگے اہم اوصاف مثنوی میں شمار کیے ہیں۔ جہاں تک میر انیس اور مرزا دبیر کی شاعری کا تعلق ہے اس بات کو تو ہر شخص مانتا ہے کہ دونوں شاعر واقعہ نگاری کے شہنشاہ تھے۔ مثنویات دبیر کا ہر ورق واقعہ نگاری کے کمال کی سند ہے۔ شبلی نعمانی کے نکات کے ساتھ ساتھ ہم اب دبیر کے فنی کمال کو پیش کرتے ہیں۔ مثنوی احسن انقصص میں مرزا دبیر نے پیغمبر اکرمؐ اور حضرت علیؑ کے مختلف نام، القاب، خطاب، کنایات وغیرہ جو مختلف صحیفوں میں آئے ہیں اور مختلف مقامات اور زبانوں کے لوگوں کے لئے نظم کیے ہیں۔

کہا اس نے انجیل میں طاب طاب	بتاؤ تمہارا بھی کیا ہے خطاب
کہا شہ نے اے راسب اے باونا	ملقب ہیں اس نام سے مصطفیٰ
ہے انجیل میں سطیا میرا نام	ہیں خوب اس سے واقف رسولِ نام
وہ بولا کہ اے فصل اہل بیت	تمہیں کیا ہو تو ریت میں میت میت
ہوئے دُر نشان یوں امامِ نام	ہے یہ بھی رسولِ دو عالم کا نام
مرا نام تو ریت کے درمیاں	لکھا ایلیا حق نے اے خوش بیاں
عرب میں مرا ہل اتی نام ہے	کہ مجھ کو عطا سے سدا کام ہے
ہے باب البلد مکے میں میرا نام	مُحیلان کہتے ہیں زنگی تمام
فسارا میں عیسیٰ کا حامی لقب	خراساں میں حیدر ہوں میں ورد لب
میں پہلے فلک پر ہوں عبد الحمید	دم پر ہوں مشہور عبد المجید
سوم چرخ پر جو ملک رہتے ہیں	وہ عبد الصمد سب مجھے کہتے ہیں

چہارم فلک پر ملائک سدا مکرر مجھے کہتے ہیں ذوالعلا
 لقب شہین پر مز کے میرا ششم پر مسٹی برت العلا
 لقب ساتویں آسمان پر میرا علی اور علا ہے اے بادنا
 عطا و کرم سے رسالت مآب مجھے کہتے ہیں بارہا بوتراب
 نہ کوئی ہے دنیا میں میرا چلن جہاں میں ہے کنیت مری بوالحسن

یعنی اوپر کے چند شعروں میں دہیر نے حضور ختمی مرتبتؐ کے طالب طالب، مصطفیٰ، میت میت نام بتائے اور حضرت علیؑ کے سبطیاء، ایلایا، ہل اتی، باب البلد، مجیدان، مسیح، حیدر، عبد الحمید، عبد المجید، عبد الصمد، ذوالعلا، مز کے، برت العلا، علی، علا، بوتراب اور بوالحسن گنائے۔ اگر یہ قادر الکلامی اور دستاویز ہندی نہیں تو اور کیا ہے؟

امام حسنؑ کی سخاوت کے ذیل میں ایک واقعہ سائل کا بیان کر کے اس طرح سے تمام کرتے ہیں۔

مخالف سے ہونا نہ تو درد ناک
 اسے تیغ زر سے کروں گا ہلاک

دہیر بڑی آسانی اور مہارت کے ساتھ واقعات کے ساتھ ساتھ تاریخوں کو پیش کرتے ہیں۔ دہیر کی پوری ایک مثنوی ولادت و وفات چہارہ معصومینؑ اسی طرح کے شعروں پر مشتمل ہے جو اس کتاب میں شامل ہے۔ حضرت امام زین العابدینؑ کی ولادت اور سوانح کے اشعار میں یہ صفت دیکھئے۔

کہ ہجرت کو گزرے جو چھتیس سال تو پیدا ہوئے عابد خوش خصال
 نکھوں لفظ اوّل جمادی کے بعد یہ ماہ ولادت کا ہے نام سعد
 علیؑ کی شہادت سے قبل از دو سال ہوا خلق بانوے ایراں کا لال
 مصاحب علیؑ کے رہے دو برس کیا یاد حیدر کا انداز بس
 حسنؑ کی حضوری میں دس سال تھے ہر اک حال میں آپ خوش حال تھے
 یوں ہی دس برس اور عشرت رہی کہ شہادۂ شہیداں سے صحبت رہی

امامت کی مدت کا پوچھو جو حال لکھے ہیں روایت میں پینتیس سال
سن و سال میں ہیں مثالِ پدر کہ لکھتے ہیں ستاون اہلِ خبر
امام حسینؑ کی ولادت کی مثنوی کے اشعار میں قصیدہ کی شباہت ہے صرف مثنوی کی ہیئت
ہے۔

عجب مژدہ لائی ہے بادِ صبا کہ غل ہے چمن درچمن مرحبا
جواں ہو کے تنے ہیں نخلِ کہن گلستاں کا ہے بابِ پنجم چمن
جدا گل سے کاٹا ہے لالہ سے داغ بہم رقص کرتے ہیں طاؤسِ باغ
چٹکنے سے غنچہ کی ہے یہ صدا بجا ہوا ہے طبلِ خوشی کا بجا
سنوارے ہیں حوروں نے زیور نئے طے آج فطرس کو شہپر نئے
نئے باغِ ایماں میں ہے زیبِ وزین کہ پیدا ہوئے ہیں جنابِ حسینؑ
مکالمہ نگاری واقعہ کی جان ہوتی ہے جس سے کیریکٹر کے اوصاف کی نشان دہی ہوتی ہے۔
مثنویاتِ دہر میں درجنوں مکالمے نظم ہوئے ہیں مگر نمونہ کے طور پر ہم یہاں ایک مکالمہ پیش کرتے
ہیں جس میں خلیفہ مامون رشید کے درباری عالم یحییٰ اور امام محمد تقیؑ کا مناظرہ ہے۔

خلیفہ سے یحییٰ نے مانگی رضا کہ کھولوں زباں پیش ابنِ رضا
رضا اس نے دی شوق سے کرسوال کہا اُس نے اے خاتمہ ذوالجلال
کرے صید کو قتلِ محرم اگر ہے قرآن میں کفارہ کی کیا خبر
یہ سُن کر وہ مجموعہ ہر کمال مخاطب ہوا ہے یہ ناقص سوال
بہ تفصیل کہہ ہم سے جودل میں ہے وہ محرم حرم میں ہے یا حل میں ہے
ہے عالم کہ جاہل وہ نیکو سیر ہے بالغ کہ نابالغ اے بے خبر
دوبارہ ہوا یا کہ اوّل یہ کام وہ آزاد ہے یا کسی کا غلام
وہ محرم کہ جو صیدِ آگن ہوا یہ جرم اس سے عمداً کہ سہوں ہوا
یہ عمرے کا یا حج کا احرام ہے بتا دن کا یا شب کا ہنگام ہے
ہے اس میں بھی قسمِ صفار و کبار بیاں کر بڑا ہے کہ چھوٹا شکار

نیاں جب یہ کرتے تھے شاہ ہدا وہ منہ دیکھتا تھا یہ کہتے ہیں کیا
 تحیر میں تھے سب صغار و کبار فصاحت خدا بھی بلاغت نثار
 مثنوی کے درمیان دبیر نے حمدیہ، نعتیہ، منقبتی اور مناجاتی حصے ایسے پیوند کئے ہیں کہ وہ واقعاتی
 نظام اور مکالماتی فضا سے باہر نہیں معلوم ہوتے۔ امام محمد تقی کی ولادت کے اشعار میں حمدیہ صاف اور
 سلیس شعر دیکھئے۔

الہی تو ہی ہے معین و شفیق نہیں کوئی بندہ کا تجھ سے رفیق
 ادا شکر تیرا کریں کیا مجال عطا تیری بے حد ہے اے ذوالجلال
 عبادت کی توفیق تو نے ہے دی اگر بندگی کی تو کیا ہم نے کی
 جو سجدہ کیا ہم نے تو کیا کیا کہ سر کو بھی تو نے ہی پیدا کیا
 یہ قالب یہ اعضا یہ سر یہ قدم تری ہی عطا ہے ترا ہے کرم
 عجب تیرا الطاف ہے واہ وا تو عفو کرتا ہے اور ہم گناہ
 امام حسینؑ کی ولادت کے ذیل میں مناجاتی شعر

دئے تو نے فطرس کو تو بال و پر مجھے فکر سے فارغ البال کر
 نہ ہو فکر جز فکر نظم سلام رہیں شاد میرے اقارب تمام
 ایک مرتبہ کسی قسم کا بخار لکھنؤ میں پھیلا۔ دبیر نے مثنوی میں اس سے نجات کی دعا مانگی
 انھیں سے ہے یہ التجائے دبیر کہ اے شاہ مرداں نبیؐ کے وزیر
 گرفتار ہیں تپ میں خورو و کلاں اماں دو اماں دو اماں دو اماں
 امام چہارم کی منقبت کے چند شعر

وضو سے ملی آمد و آب کو عبادت سے زینت ہے صحرا کو
 دو عالم پہ ظاہر وقار ان کا ہے سکندر اک آئینہ دار ان کا ہے
 چراغ ہدایت ہے چہرے کا نور خجل روئے تاباں سے ہے شمع طور
 سلیس زبان میں مطالب ادا کرنا دبیر کے لئے مشکل نہ تھا۔ اگرچہ دبیر کا پسندیدہ اسلوب نہیں
 مگر دبیر ان شعروں کو نظم کر کے یہ بھی ثابت کرنا چاہتے تھے کہ وہ صرف تاریخی واقعات نہیں بلکہ

تاریخوں اور نسلوں کے شجروں کو بھی ناموں کے ساتھ نظم کر سکتے ہیں۔ امام جعفر صادق کی مادر گرامی کے نسب میں فرماتے ہیں:

سنو مادر شاہ دیں کا نسب کہ ہے امّ فروہ وہ مقبول رب
محمد کو حق نے یہ رتبہ دیا علی نے انھیں اپنا بیٹا کہا
محمد ابوبکر کے تھے پسر باسیرت فرشتہ با صورت بشر
محمد کا تقاسم تھا لخت جگر وہ تھی دستر تقاسم نامور
شرف امّ فروہ کا بالا ہوا خلف جت حق تعالیٰ ہوا
مثنوی میں منظر کشی کا لطف عظیم شعرا کے پاس نظر آتا ہے۔ میر انیس منظر کشی کے شہنشاہ ہیں
ان کے سلیس شگفتہ سادہ الفاظ منظر نگاری کے جواہر نگار نکھرے ہیں۔ منظر کشی میں زبان جتنی شستہ
ہوگی محاوروں اور روزمرہ میں گفتگو جس قدر زیادہ ہوگی اس کی دل کشی اُسی قدر عالی ہوگی۔ مرزا دبیر
نے جہاں کہیں بھی منظر نگاری کی ہے اسی روش پر چل کر زبان نسبتاً آسان استعمال کی ہے۔

نئے پھول ہیں اور نئے بوستاں خیاباں خیاباں ہیں نہریں واں
ہر اک باغ میں ہیں وہ صد با قصور جو قصر جتاں میں بنا کیں قصور
کہیں کبک وہاں کرتی ہیں قہقہے کہیں عنڈلیپوں کے ہیں چہچہے
نظر آئی یہ سیر جو متصل ہوا سرو کی طرح میں پا بہ گل
تعجب ہوا اور تحیر ہوا کہ بے ہوش پیک تصور ہوا
کیا شے نے ارشاد اے بادشاہ تعجب نہ کر ہم ہیں معجز نما
ہمیں ہیں گل بوستان رسول یہ اعجاز رنگیں کے پھولے ہیں پھول
اگر اپنی قدرت کریں ہم عیاں ہر اک دشت بن جائے باغ جتاں

اسمائے اشخاص و مقامات، تواریخ، القاب و خطاب کو نظم کرنا اور مصرعہ کی روانی اور سلاست کو
باقی رکھنا ہر شاعر کے بس کا کام نہیں مگر خدائے سخن ہر لفظ پر تسلط کامل رکھتا ہے چنانچہ جب طائر فکر
ذہن سے نکلتا ہے تو الفاظ خود آواز کی موجوں کی طرح اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور نظم کا سلسلہ آب
رواں کی طرح جاری ہوتا ہے۔ گیارہویں امام کے القاب، والدین کے نام، ولادت اور تاریخوں

میں اختلاف وغیرہ کو کس حسن سے نظم کیا گیا ہے۔ دیکھئے:

ہوا آج پیدا امّ جری جناب حسن حضرت عسکریؑ
یہ ہیں نسبت مسند مصطفیٰ چراغ و گل مرقد مرتضیٰ
ہیں القاب ہادی زکی و سراج تجلی دو مسند تخت و تاج
علیٰ نقی باپ عالی جناب حدیث اور سون ہے ماں کا خطاب
مگر کنیت سید انس و جاں حدیثوں سے ہے بو محمد عیاں
ہے ماہ ولادت کا درجہ رفیع لکھا ہے کہ ثانی تھا ماہ ربیع
یہ مجموعہ حکمت کردگار ہوا جمعہ کو خلق باصد وقار
سنو اختلافات تاریخ تم دوم ہے چہارم ہشتم و نهم
یہ تاریخیں چاروں ہیں بے شک سعید ہر اک روز شیعوں کو لازم ہے عید
امام پنجم محمد باقر کی ولادت کی تاریخ میں جو اختلاف ہے اس کو خوب نظم کیا ہے:

بن شہر آشوب کرتا ہے نقل سین کوش دل سے سب ارباب عقل
ہوئے جب کہ پیدائش انس و جن وہ غزہ رجب کا تھا جمعہ کا دن
مگر کہتے ہیں بعض اہل یقین کہ روز سہ شنبہ تھا اور پانچویں
صفر کی سوّم بھی ہے زیب رقم پہ ہیں قولِ اوّل پہ اکثر بہم
دیبر نے بارہویں امّ کے فرزند سے ان کا سلسلہ نسب حضرت ختمی المرتبت تک چند شعروں
میں سلسلہ وار ترتیب کے ساتھ اس طرح پیش کیا ہے کہ نثر میں بھی اس طرح شاید رقم نہ ہو۔
ہمیں دولت دیں عطا کیجیے پھر اسم و نسب بھی بتا دیجیے
کہا ہوں میں طاہر محمد کا لال حسن ان کے ہیں والد خوش خصال
حسن کے پدر ہیں علی نقی علی نقی کے پدر ہیں تقی
تقی کے پدر ہیں جناب رضا رضا کے پدر موسیٰ رہنما
یہ موسیٰ ہیں جعفر کے نور نظر یہ جعفر محمد کے لخت جگر
محمد کے والد شہ مشرقین علی نور چشم جناب حسین

جناب حسین ابن شیر خدا یہ شیر خدا گل کے مشکل کشا
 انہیں کے لئے پیش اہل یقین ہے یسین میں آیا امام مبین
 قسم ہے بذات خدا و نبیؐ امام مبین تھے علیؑ ولی
 یہ بے فاصلہ ہیں وصی نبیؐ نبیؐ کے خلیفہ یہی ہیں یہی
 شرف سب طرح کے ہمیں ہیں حصول ہمیں ہیں ہمیں اہل بیت رسولؐ
 امام زماں علیہ السلام کی ولادت پر شعر دیکھئے۔ یہ کلام کی پختگی نہیں؟ ساقی نامہ کا یہ انداز منفرد

ہے۔

پلا ساقیا وہ مئے مشک نام ہرن جس سے خورشید ہو وقتِ شام
 رخ روز روشن ہے نظروں میں تار شبِ عید کا ہے مجھے انتظار
 مئے نور جامِ قمر میں پلا گزگ کے عوض نقل تاروں کے لا
 شتاب آ کہ ہے وقتِ عیش و سرور امام الزماں کا ہے کویا ظہور
 پلا وہ مئے ارغوانی مجھے نظر آئے پھر نوجوانی مجھے
 پلا مجھ کو وہ بادِ خوش شیم فرموش جس سے ہو ہر ایک غم
 وہ ساغر کہ غم جس سے بھولا رہے گلِ عیش نظروں میں پھولا رہے
 وہ پیانہ دے مجھ کو اے ذی شعور نہ زائل ہوتا حشر جس کا سرور
 میں اس مے کا دیتا ہوں تجھ کو پتا کہ ساقی ہیں جس کے شہِ اہلِ انا
 لطیف اور شفاف بے حد ہے وہ مئے حب آل محمد ہے وہ
 امام زماں علیہ السلام کا سراپا دیکھئے

عجب روئے پُر نور کی تھی چمک جھپکنے لگی چشمِ مہرِ فلک
 قدِ پاک طوبیٰ تو غنچہ دہن سرسریاں تن سے بوئے چمن
 کھڑا ہے سوئے راست اک رشکِ ماہ جہیں پر برستا ہے نورِ الہ
 ہویدا ہے چہرے سے شان و شکوہ شکوہ و جالت کا کویا ہے کوہ
 عیاں یوں جہیں پر نشانِ سجود قمر کے قمریں جیسے تارا نمود

ساعت میں ہیں صرف سب مردوزن کہ قند مکرر ہے ہر اک سخن
 دیر کے اسلوب کی ایک شناخت یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ وہ عربی الفاظ اور جدید ترکیبوں
 کے ساتھ ساتھ اضافتوں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ اغلب مقامات پر یہ صحیح ہے لیکن جہاں
 سہل بیانی یا سلیس زبان کی روانی اشعار میں دکھائی ہے وہاں اضافتیں نظر نہیں آتیں۔

کہا اس نے احمد کے دلدار ہیں یہی اک دو عالم کے مختار ہیں
 میری پشت پر ہاتھ رکھ کر کہا ہمارا ہے تو دوست صد مرحبا
 ترے دل میں ہے تجلّت کی ولا ہر اک جا ہیں چودہ ترے رہنما
 کہا پھر کہ پہچانتا ہے مجھے میں ہوں کون تو جانتا ہے مجھے
 میں بولا کہ واقف نہیں یہ غلام کہ حضرت کو کہتے ہیں کیا خاص و عام
 دیر نے اردو میں سب سے زیادہ الفاظ استعمال کئے ہیں اور مرثیوں میں الفاظ کا فراوان
 استفادہ نظر آتا ہے۔ مثنویات میں بھی دیر نے کثیر الفاظ استعمال کئے ہیں۔

ہر اک رتبہ حق نے دیا ہے ہمیں دو عالم کا حاکم کیا ہے ہمیں
 سفید و سیہ اور حیات و فنا ہمارے ہیں قبضہ میں صبح و مسا
 جسے چاہیں بخشیں خضر کی حیات جسے چاہیں دوزخ سے ہم دیں نجات
 چہ افلاک و انجم چہ شمس و قمر چہ بعد و چہ برق و چہ کوہ و شجر
 چہ دریا چہ صحرا چہ وحش و طیور چہ انساں وہ جنہ چہ غلمان و حور
 چہ عرش و چہ کرسی چہ لوح و قلم چہ طوبیٰ چہ کوثر چہ باغ ارم
 چہ فردوس و دوزخ چہ باد و سحاب چہ جرم و خطا و چہ اجر و ثواب
 چہ سرد و چہ گرم نور و چہ مار حسن کا ہر اک شے پر ہے اختیار
 مگر چاہیے مجھ کو وقت رقم قمر کی دوات اور کرن کا قلم
 جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے واقعہ نگاری کی تمام عمدہ کیفیات دیر کے واقعات میں نظر آتی
 ہیں۔ یہاں پر چند امام جوادی کی شادی کے شعر دیکھئے:

دیر اس جگہ اب نئی فکر کر عروسی مولّا کا کچھ ذکر کر

پایا سا قیا اب شراب وصال کہ روشن ہوا آفتاب وصال
 وہ بادہ کہ بیٹا ہے جس کا مباح مئے وصل کیا ہے سرور نکاح
 یہ ہے محفل عقد میں رضا بلا تاضی آسماں کو بلا
 یہ زہرا کو دے حکم اے خوش مزاج کہ زہرا کے پوتے کا ہے عقد آج
 یہ ہے محفل عقد دُر نجف فلک سے اتر آئیاں لے کے دف
 ستاروں کے نقل آج لٹ جائیں گے سحر کو نہ مطلق نظر آئیں گے
 براتی ہیں خاصانِ رب وودو تو شربت پلائی ہے نھد درود
 معروف حدیث اول ماخلق اللہ نوری کے ذیل میں لکھتے ہیں:

نہ خاک و ہوا تھی نہ آتش نہ آب کہ روشن تھا نور رسالت مآب
 نہ آدم نہ حوا نہ غلام نہ حور ہزاروں برس پیشتر تھا یہ نور
 حضور اکرمؐ کی ولادت اور معجزہ شق القمر پر چند شعر دیکھئے:

زمیں پر فلک سے برستا ہے نور تنکلی میں ہر خار ہے نخل طور
 ہوا پایا عزّی کی عزّت کا پست کیا دین نے ہر طرف بندوبست
 ملی خاک میں آمروئے منات لگی لات کے سر پہ ایماں کی لات
 پر انگشت تھی چاند میں اس طرح الف ماہ کے بیچ میں جس طرح
 لات کے سر پر لات، الف ماہ کے بیچ وغیرہ کی صد ہا مثالیں دیر کی مثنویوں میں ملتی ہیں۔

عدم سے نسیم بہاری چلی گل ہاشمی کی سواری چلی
 فلک پر زمیں کا دماغ آج ہے ہر اک ذرہ خورشید کا تاج ہے
 جہیں غیرت مشرق نور ہے ہر اک ذرہ میں جلوہ طور ہے
 برستا ہے نیساں بہ تائید رب دُر مدعا اس کے قطرے ہیں سب

اوپر کے اشعار میں گل ہاشمی، ذرہ خورشید کا تاج، غیرت مشرق نور، درمدعا قطرہ نیساں کا ہونا ایجاد
 مضامین اور تراکیب دیر ہیں۔

دیر نے چار عیدوں کو چار صحیفوں سے مناظرہ کیا ہے

شفیع ام ناصر مومنین ائین خدا جان روح الامین
در قلم قدرت کردگار گل گلشن علم پروردگار
روش در روش نخل نوحاستہ ترو تازہ دشاواب و آراستہ
برفتار سرو خرامان خلد برخسار خورشید ایوان خلد
کچھ اشعار صنعت ذواللہائیں اور صنعت تکرار میں دیکھئے:

میرا بھی یہی اب وظیفہ ہے بس نداریم غیر از تو فریاد رس
کہ بیٹھے ہیں زندہ سارے غلام تفرج کناں خندہ زن شاد کام
غبار قدم غیرت کینما صفائے بدن آئینہ کی ضیا
خوش اندام و خوش روئے خالق شناس گلوں کی طرح پاک سب کے لباس
کہوں وال کے باشندوں کا کیا میں حال بصورت بشر پر فرشتہ خصال
کہا آئیے آئیے آئیے قدم رنج آنکھوں پہ فرمائیے
نہ کر ہمسری اس سے اے بدگماں ارے وہ کہاں تو کہاں ہم کہاں

اچھوتے اور نادار مضامین کے خزینہ کی دبیر میں کی نہیں۔ اگر دبیر کے نادار مضامین کی فہرست بنائی جائے تو اردو ادب میں یہ شاعر سرفہرست شعرا میں شمار ہوگا۔ آج کے وقت کی ضرورت اور اردو شعر و ادب کی خدمت ہے اگر صاحبان علم و ذوق شبلی نعمانی کے معاندانہ طلسم سے نکل کر خدائے سخن دبیر کے کلام پر غیر تعصبانہ نظر ڈالیں۔ مشتی از خروار نادارہ مطالب کے اشعار دیکھئے جو یوں ہی اپنے ذوق کے مطابق ہم نے گلزار احسن القصص سے چنے ہیں:

عجب کیا بنے گر زمیں رشکِ عرش عوض دھوپ کے ہو تجلی کا فرش
مگر چاہیے مجھ کو قوتِ رقم قمر کی دوات اور کرن کا قلم
پر انگشت تھی چاند میں اس طرح الف ماہ کے بچے میں جس طرح
یہ چاہا کروں حالِ عسرتِ رقم ہوئی شرم زنجیر پائے قلم
حمیت سے بے دست و پا ہو گیا گلو گیر طوقِ حیا ہو گیا
کوئی بے مثال ایسا آیا نہیں کہیں جسم انور میں سایا نہیں

نہ کیوں ساتھ سایہ کا ہو ناگوار کہ فضل خدا ساتھ ہے سایہ دار
ہوم گم جو نفل حبیب الہ بنا سرمہ چشم خورشید و ماہ
وہ سایہ بنا سائبان فلک کہ سایہ کرے سب پہ محشر تلک
ماہ سنگ کعبہ کی طلعت میں کچھ ہوا صرف مہر نبوت میں کچھ
وہ سایہ سیاحی بنا یک قلم کیا کھلک قدرت نے قرآن رقم
مثنوی میں شہنامہ، سکندر نامہ اور درجنوں رزمیہ داستانیں لکھی گئی ہیں۔ واقعات کے حوالوں
سے اگر کسی مقام پر رزمیہ عناصر آتے ہیں تو مثنویات میں بھی دہرائیں خوب بھاتے ہیں۔ ایک
چھوٹی سی لڑائی کا مرقع احسن القصص میں دیکھئے:

ملی تیغ نصرت پئے کار زار کہ رہ سطر شقہ بنی ذوالفقار
سجائے تن پہ اس نے سلاح و غنا ہوا پشت مرکب پہ جلوہ نما
ادھر اک ہزار اور ادھر بیس الف لیے گرز و تیغ و تبر بیس الف
ہر اک سمت تیغیں چمکنے لگیں کماں میں پیارے کڑکنے لگیں
یہ گرم تگ و پو ہوئے راہوار کہ گردوں چھپا زیر گرد و غبار
سردست ڈھالوں کی چھائی گھٹا پر اک دم میں زور اس گھٹا کا گھٹا
رفیقوں کو لے کر بڑھا جعفری کیا شیروں نے حملہ حیدری
ندا اک نے دی ایک کو ہو کے خوش بگیرد بزن ہاں بدار و بکش
دلیروں نے کار نمایاں کیا ہزاروں کو اک دم میں بے جاں کیا
ہم اس تحریر کو دہیر کے ان اشعار پر ختم کرتے ہیں جو مثنوی احسن القصص میں شہزادی فاطمہ کی
مدح و ثنائیں رقم کئے گئے:

خدا سے ہے کیا فاطمہ کو نیاز انہیں کی ہے تسبیح بعد از نماز
زہے شوکت و قدر و شان بتول سر عرش ہے آستان بتول
وہ خوشبوئے قدرت ہے ان سے نمود درود ان پہ پڑھتا ہے ہر دم درود
سراپا جلال خدا ہے عیاں یہ شاہ زماں ہیں یہ شاہ زماں

نہ تھا آسمان و زمیں کا نشان مگر نور زہراؑ تھا جلوہ کنایاں
شرف میں ہیں یہ مثلِ خیر الورا وہ خیر البشرؑ ہیں یہ خیر النساء
یہ کی نور زہراؑ نے جلوہ گری کہ ڈرے بنے زہرہ و مشتری
ہوا ان کا دنیا میں جس دم ظہور ہوئی ظلمتِ کفر ایماں سے دور

اسناد سورہ الحمد وفضائل چہارہ معصوم مذہبی مثنویوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ مثنوی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں شامل ہے جو مطبع احمدی لکھنؤ سے 1897ء میں شائع ہوئی۔

سورہ الحمد کے کچھ فرعی اثرات بیان کر کے مرزا دبیر بہت اختصار کے ساتھ رسول کریمؐ اور ائمہ اطہارؑ کے فضائل کو رقم کرتے ہیں۔ اس مثنوی کی حیثیت ایک مناجات یا عریضہ کی ہے جس میں دبیرؒ نے اپنے فرزند کی صحت یابی پر شکر بھی ادا کیا ہے۔ اردو ادب میں مختصر اور جامع مثنویوں میں کسی ایک موضوع کو لے کر اسی کے مطالب کو بیان کرنے کی سنت قدیم ہے۔ مثال کے طور پر انشاء اللہ خاں انشاء نے مرغ نامہ لکھا اور اس میں نہ صرف مرغداری کی باتیں ہیں بلکہ مرغداری سے مربوط لفظوں کو بھی مصرعوں میں بدرجہ احسن استعمال کیا ہے۔ اسناد الحمد میں حمد کے علاوہ اس کے شفاعتی اثرات کو نظم کیا گیا ہے۔ چند اشعار یہ ہیں۔

یہ سورہ ہر اک درد کی ہے دوا	مریغیوں کی خاطر ہے بے شک شفا
جو مردے پہ کوئی عقیدت شعار	پڑھے سورہ حمد ہفتاد بار
عجب کیا تن مردہ میں آئے دم	بدن میں اسی دم ساجائے دم
سوا اس کے اہل مرض کو کہیں	نظر آتی صحت کی صورت نہیں
شفا بخش عالم ہے رب کریم	مسیحا ہیں بیمار اور وہ حکیم
مسیحائے عیسیٰ وہی ہے وہی	مددگار موسیٰ وہی ہے وہی
پیغمبرؐ کو بھیجا ہمارے لئے	مرض کفر کے جس نے زائل کئے
یہ ثمرہ مری التجا کا دیا	مرے پھول کو پھل شفا کا دیا

یہ مثنوی حقیقت میں مختصر سا اشعار کا مجموعہ ہے جس میں حمدیہ، نعتیہ، منقبتی اور مناجاتی موضوعات جمع کئے گئے ہیں۔ اس مثنوی میں بھی تقریباً ہر شعر بلکہ ہر مصرع سے دبیرؒ کی صناعی اور مضامین کی کثرت نظر آتی ہے جنہیں مصرعوں کے کوزوں میں بند کر کے ان میں تاثر طم بھی پیدا کیا ہے۔

دلا حمدِ معبود معراج ہے کہ الحمد قرآن کا تاج ہے
کہاں منہ کہ جو شکر کا دم بھریں قوی کی ثنائیاں کیا کریں
منقبت میں حضرت علیؑ کے نام کے حروف اور پھر ان کے احوال سے مضامین تراشے ہیں۔ ہم

جانتے ہیں یہ صنعتیں ہیں لیکن ان کے نام نہیں بلکہ ان کی ایجاد کا سہرا بھی دبیر کے سر ہے۔
 سر اسم ہے عین پھر لام و یا یہاں حق نے مضمون بخشا نیا
 عیاں لام ہے بچ میں نام کے مسلمان تامل ہیں اسلام کے
 علی کا ہے دل بے تامل یہ لام عدد لام کے تمیں ہیں لا کلام
 اور اتنے ہی سی پارے قرآن کے ہیں بیاں ان میں بھی شاہ مرداں کے ہیں
 یعنی ایک مضمون سے دوسرا مضمون بلند تر، ایک مدح سے دوسری شاہزگ تر نظر آتی ہے۔ اس
 مثنوی میں بعض اشعار سلیس اور عام فہم اردو میں ہیں تو بعض ایسی فارسی میں نظمائے گئے ہیں کہ اردو
 میں بھی مروج ہے۔

حبیب خدا مصطفیٰ مصطفیٰ شہ ابیہ مصطفیٰ مصطفیٰ
 یہ قدرت حق جناب امیر امام دو عالم شہ قلعہ گیر
 شہ برج دیں باقر خوش خصال پناہ ام عاشق ذوالجلال
 قتی تاجدار زمین و زمان نفی حلقہ جان ہر انس و جان
 جب ہم اس مثنوی کو احسن اقتصاص اور معراج نامہ سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے
 کہ اسناد الحمد و فضائل چہا درودہ معصوم میں وہی مرثیوں کا دہ پہ اور زبان کا طمطراق ہے۔ یہاں فوق
 الذکر مثنویوں کی طرح زبان صاف اور سادہ نہیں، بلکہ عربی اور فارسی کے الفاظ زیادہ ہیں۔ اس کی
 ایک اور وجہ مضامین کی عظمت بھی ہے۔ یہاں کوئی قصہ یا واقعہ نظم نہیں ہوا بلکہ برگزیدہ مہینوں کی مدح
 سرائی اور معبود حقیقی کی حمد کہی گئی ہے۔

قوی و توانا ہے پروردگار ضعیف اور عاجز صغار و کبار
 عجب نام اقدس میں تاثیر ہے خلایق ہے مس اور یہ اکسیر ہے

مثنوی
اسناد سورہ الحمد
و
فضائل چہار دہ معصوم علیم السلام
(45) اشعار

اسناد سورۃ الحمد و فضائل چہار دہ معصوم علیہم السلام

کہ الحمد قرآن کا تاج ہے
کہ احسان حق کے عوض² ہو ادا
فضائل ہیں الحمد کے بے شمار
پڑھے سورۃ حمد ہفتاد⁴ بار
بدن میں اسی دم سما جائے دم
نظر آتی صحت کی صورت نہیں
مریضوں کی خاطر ہے بے شک شفا
صداقت میں یکتا ہیں آقا مرے
محل شکر کا ہے مکاں حمد کا
کہ فرزند کو میرے اچھا کیا
کہ ہو شکر کا ایک شتمہ⁷ بیاں
قوی⁸ کی ثنا ناتواں کیا کریں
ضعیف اور عاجز صغار⁹ و کبار
مسیحا ہیں بیمار اور وہ حکیم
مددگار موسیٰ وہی ہے وہی

ولا¹ حمد معبود معراج ہے
خصوصاً وہ حمد جناب خدا
یہ فرماتے ہیں صادق نامدار
جو مردے پہ کوئی عقیدت³ شعار
عجب کیا تن مردہ میں آئے دم
سوا اس کے اہل مرض کو کہیں
یہ سورہ ہر ایک درد کی ہے دوا
بلا شبہ صادق ہیں مولا مرے
کیا تجربہ میں نے الحمد کا
اثر اس کا حق نے ہویدا⁵ کیا
ولیکن کہاں وہ لسان⁶ و دہاں
کہاں منہ کہ جو شکر کا دم بھریں
قوی و توانا ہے پروردگار
شفا بخش عالم ہے رب کریم
مسیحائے عیسیٰ وہی ہے وہی

1- دل 2- بدلے 3- عقیدت کے ساتھ 4- ستر بار 5- ظاہر 6- زبان اور منہ

7- وزہ 8- طاقت ور 9- چھوٹے بڑے

<p>جو دل میں علیؑ کے وہ قرآن میں کہ قرآن میں داخل ہے الحمد بھی بنے کام ہر ایک ناکام سے مرے پھول کو پھل شفا کا دیا سب اک نور حق ہیں نہیں اس میں شک گلِ قدرت صانعِ مشرقین زمانے میں جن کا ہے سجّاد نام پناہ ام عاشقِ ذوالجلال شہہ دو جہاں مالکِ شش جہات³ وہ کاظم ہیں ہفتم امامِ مبین انیس⁵ النفوس اور شمس الشموس⁶ تقی حافظِ جانِ ہر انس و جان سلیمان حشمِ شاہِ جن و پری عریضہ⁷ جنہیں دیتے ہیں خاص و عام انھیں کے زبانوں پہ نام آتے ہیں</p>	<p>یہ اسرار¹ آیا مرے دھیان میں شفا بخش عالم ہے نامِ علیؑ میں سوجان سے صدقے اس نام کے یہ ثمرہ² مری التجا کا دیا محمدؐ سے لے کر محمدؐ تلک جنابِ حسن اور جنابِ حسین امامِ زمن قبلہ خاص و عام شہہ برج دیں بائز خوش خصال امامِ ششم صادقِ پاک ذات مروج⁴ ہوئے جن سے احکام دیں جنابِ رضا قبلہ ملکِ طوس حقّی تاج دارِ زمیں و زماں وصیِ نقی ہے حسنِ عسکری وزیر ان کے مہدی علیہ السلام یہی سب کے مشکل میں کام آتے ہیں</p>
<p>1-راز 2-پھل 3-چھست 4-روانچ پائے 5-لوگوں کے مددگار 6-سورجوں کے سورج 7-چٹھی</p>	

مثنوی شہادت امیر المومنینؑ

راقم نے دہر کی چھٹی مثنوی بھی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں دریافت کی جو مطبع احمدی لکھنؤ سے 1897ء میں شائع ہو چکی ہے اور صفحہ (192) الی (193) پر موجود ہے۔ اس چھوٹی مثنوی میں کُل چودہ اشعار ہیں۔ یہ مثنوی بہت ہی سلیس اور روزمرہ میں لکھی گئی ہے یعنی ان شعروں کو نثر کرنے سے لفظوں کی نشست میں چنداں فرق نہیں ہوتا۔ اوق الفاظ، عمیق مضامین، صنعت گیری اور اضافات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس مثنوی میں مطالب تمام بین کے ہیں اور شاید اس مثنوی کا مقصد بھی یہی ہو جو مثنوی کے پہلے شعر سے ظاہر ہے۔

یارو نہیں ہے مرثیہ پڑھنے کی احتیاج دنیا میں انتقال امیرؑ عرب ہے آج
یہ رات مرثیہ کی شہادت کی رات ہے زہرا کی بیٹیوں پہ قیامت کی رات ہے
تم آج رو لو کل نبیؐ پاک روئیں گے یعنی یتیم یتیم و یتیم ہوئیں گے
یہ مثنوی بھی موضوع کے لحاظ سے مذہبی مثنوی ہے۔

مثنوی

شہادت امیر المومنینؑ

(14) اشعار

مثنوی شہادت امیر المومنینؑ

<p>دنيا ميں انتقال اميرؑ عرب ہے آج تم سے وداع حيدرؑ کرار ہوتے ہیں رولو کہ بعد سال کے پھر دن اب آئے گا ہوگا بلند² نالہ و فریاد جبریلؑ زہراؑ کی بیٹیوں پہ قیامت کی رات ہے پرسا دو روح فاطمہؑ مجلس میں آئی ہے اے یارِ ابِ حسینؑ وحش ہوں گے ننگے سر یعنی یتیم شہر و شہیر ہوں گے خالی ہوئی ہے مسندِ محبوبؑ کبریا اے جانشینِ مسندِ احمدؑ مختار الوداع اس کا نبیؑ کی روح پہ احسان ہوئے گا کونے میں آج ہوئے گا کیسا غم و ملال اہلِ حرم کا گردِ⁶ ید اللہ ہے ہجوم سب سے وداع ہوتا ہے وہ شیرِ ذوالجلال</p>	<p>یا رو نہیں ہے مرثیہ پڑھنے کی احتیاج مرقد¹ میں آج احمدؑ مختار روتے ہیں آفتاب تمھارا صبح کو دنیا سے جائے گا کل جائے گا بہشت میں استادِ جبریلؑ یہ رات مرتضیٰؑ کی شہادت کی رات ہے گھبراؤ مت کہ آج تو غم میں خدائی ہے تم آج سر برہنہ کرو با دو چشم³ تر تم آج رولو کل نبیؑ پاک روئیں گے پیو ستونِ دینِ پیہرؑ کا ہے گرا رو کر کہو کہ حیدرؑ کرار الوداع ان کے وصیؑ کے غم میں جو گریان⁴ ہوئے گا بہر⁵ خدا یہ دل میں کرو آج تم خیال ہر اک طرف کو ہوئے گی آہ و نفاں کی دھوم کھولے ہوئے ہیں زنبب و کلثومؑ سر کے بال</p>
---	---

1- قبر 2- ہوا 3- دونوں آکھیں 4- رونا 5- خدا کے لئے 6- اطراف

مثنوی

عزائے حیدر کرار بہ غرہ ماہ شوال کہ روز عید ست

راقم نے دیر کی ساتویں مثنوی بھی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں دریافت کی جو مطلع احمدی لکھنؤ سے 1897ء میں شائع ہو چکی ہے اور صفحہ (193) الی (194) پر رقم ہے۔ موضوع کے لحاظ سے یہ بھی مذہبی مثنوی ہے لیکن اس میں واقعہ نگاری، منظر کشی کے ساتھ بین کے مضامین بھی ہیں۔ مثنوی کی زبان سلیس اور شگفتہ ہے۔ پوری مثنوی روزہ مرہ میں ہے جس کی نشر ممکن نہیں۔ عربی فارسی الفاظ، مادر ترکیبات، استعارات، تشبیہات اور اوق الفاظ اس مثنوی میں نظر نہیں آتے۔ یہ مثنوی عید کے منظر اور حضرت علی کی بیوہ ام البنین کے بین سے بیان کی گئی ہے۔

عید کا دن ہے زمانہ شاد ہے	ہر طرف شور مبارک باد ہے
مادر عباس کی ہے یہ ندا	ہائے اے والی مرے مشکل کشا
نام بیوہ اب ہمارا ہو گیا	آج دسواں بھی تمہارا ہو گیا
نخے بچے مرتضیٰ کے روتے ہیں	بے کسی سے کہہ کے یہ غش ہوتے ہیں
نائب خیر البشر مارے گئے	کس سے عیدی لیں پدر مارے گئے

مثنوی

عزائے حیدر کزار بہ غرہ ماہِ شوال کہ روزِ عیدست

(16) اشعار

مثنوی

(عزائے حیدر کزار بہ غرہ ماہ شوال کہ روز عید ست)

<p>ہر طرف شورِ مبارک باد ہے ہم بغل⁴ ہوتے ہیں سب پیر و جوان تہنیت⁵ سب لوگ باہم⁶ دیتے ہیں ہے تماشاے جہاں مد⁷ نگاہ پر نبی کے گھر میں ہے ماتم بپا سب گلے مل کر علی کو روتے ہیں فاطمہ کی بیٹیاں ہیں ننگے سر گیسوؤں⁹ پر خاک دامن چاک ہے ہائے اے والی مرے مشکل کشا وا علیا وا علیا وا علیا آپ کی مسند ہے خالی گھر تباہ ہائے در پر کوئی درباری نہیں نعرہ دلدل¹² نہ قنبر کی صدا آج دسواں بھی تمھارا ہو گیا بے کسی سے کہہ کے یہ غش ہوتے ہیں کس سے عیدی لیں پدر مارے گئے</p>	<p>عید کا دن ہے زمانہ شاد¹ ہے رخت² تھخہ پہنے ہیں خورد³ و کلاں باپ ماں سے بچے عیدی لیتے ہیں سیر کو جاتے ہیں سوے عید گاہ عید کی تیاریاں ہیں جابجا حیدری ہر اک طرف غش ہوتے ہیں ہے یہ دسواں دن کہ چھوٹا ہے پدر شاہ دیں کے سوگ کی پوشاک⁸ ہے مادرِ عباس کی ہے یہ ندا¹⁰ کہہ رہے ہیں پیٹ کر آل نبی یاد آتا ہے تمھارا عرو جاہ¹¹ عید کے خطبے کی تیاری نہیں کان میں ہر وقت ہے شور بکا نام بیوہ اب ہمارا ہو گیا ننھے بچے مرتضیٰ کے روتے ہیں نائب¹³ خیر البشر مارے گئے</p>
---	--

- 1- خوش 2- تحفوں کے کپڑے 3- چھوٹے بڑے 4- گلے ملتے ہیں 5- مبارک بادی 6- ایک دوسرے کو
7- نظر میں 8- لباس 9- بال 10- صدا 11- جاہ و حشمت 12- رسول خدا کا کھوڑا 13- جانشین

مثنوی

تواریخ ولادت و وفات حضرات چہارده معصوم

راقم نے دیر کی پانچویں مثنوی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں دریافت کی جو مطبع احمدی لکھنؤ سے 1897ء میں شائع ہو چکی ہے اور صفحہ (187) الی (189) پر رقم ہے۔ اس مثنوی میں گل اٹھائیس (28) شعر ہیں۔ موضوع کے لحاظ سے یہ بھی مذہبی مثنوی میں شمار کی جاتی ہے۔ اس مثنوی میں چودہ معصومین کی تواریخ ولادت اور تیرہ معصومین کی تاریخ وفات کو نظم کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر سبب شہادت اور قاتل کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اس طرح ہر معصوم کے لئے دو شعر لکھے ہیں۔ مرزا دیر تاریخ کوئی کے شہنشاہ ہیں یعنی انھوں نے صد ہا مادہ تاریخ نکالے ہیں لیکن اس مثنوی میں کوئی مادہ تاریخ نہیں بلکہ ان برگزیدہ ہستیوں کے ولادت اور وفات کے دن، مہینہ کو بیان کیا گیا ہے کیونکہ ان تاریخوں میں سال بھی مرقوم نہیں اس لئے یہ تاریخیں مکمل طور پر صوری تاریخیں کہی جاسکتی ہیں۔ مثنوی میں چہارہ معصوم کے اشعار کی ترتیب بھی اس کے سلسلہ ترتیب سے ہم آہنگ ہے۔ مثنوی میں فارسی الفاظ، بندشیں اور اضافات کے ساتھ ساتھ زبان برتنے کے رواں دواں اثرات، دیر کی لفظوں پر گرفت اور تسلط کا عمدہ نمونہ ہیں۔ مثنوی پڑھتے ہوئے ایسا احساس ہوتا ہے کہ دستِ داؤدی سے لفظوں کے آہن اور تختی کو نرم کر کے انھیں ہم آہنگ اور نرم کر دیا گیا ہے۔ یعنی لفظوں کی شاخ آہن کو

لوہے کی زنجیر میں تبدیل کر کے جیسی چاہیے شعل دی گئی ہے۔

جب کہ پیدا ہوئے محبوبِ خداوندِ ازل
جمعہ تھا ہفدہم ماہِ ربیع الاول
روزِ رحلت کی عیاں ہے یہ حدیثوں سے خبر
بست و ہشتم کو صفر کی کیا دنیا سے سفر
غرة ماہِ رجب اہلِ خبر نے ہے لکھا
کہ مدینہ میں ہوئے حضرتِ باقرؑ پیدا
ظلمِ ہشام سے مولّا ہوئے جب کشمِ سم
ماہِ ذلحجہ کی ہے ساتویں تاریخِ رقم

چونکہ نثر کی نسبت نظم حافظے میں محفوظ ہو جاتی ہے شاید اسی لئے دبیر نے یہ مثنوی لکھی تاکہ لوگ
اسے حفظ کر لیں اور تمام تاریخیں یاد ہو جائیں۔ بہر حال نظم سے خط اٹھانے کے لئے پوری مثنوی کا
پڑھنا ضروری ہے

مثنوی

اشعار ولادت و وفات

حضرات چہارده معصوم علیہم السلام

(28) اشعار

<p>صبح صادق کی طرح سے ہوئے صادق پیدا کہ زمانے سے ہوئی جعفر صادق کی وفات حضرت موسیٰ کاظم ہوئے پرتو آفاق⁵ بت و پنجم⁷ کو رجب کی ہوئے آخر موافق قدم شاہ خراساں سے جہاں تھا گلزار کہ رضا دار فنا¹⁰ سے گئے پیش حیدر یعنی پیدا ہوئے دنیا میں تھی شاہ جواد راہی گلشن جنت ہوئے شاہ دو جہاں جلوہ¹² آرا ہوئے عالم میں تھی اطہر قصر¹³ فردوس میں داخل ہوئے شاہ ام کہ ہوا خلق¹⁴ زمانے میں حسن کا ثانی یہی تاریخ شہادت میں ہے قول فیصل¹⁵ چودہواں چاند ہوا مشرق و مغرب سے عیاں سب رونق آفاق¹⁸ ہوا جس کا قدم</p>	<p>جمعہ تھا ہندہم¹ ماہ ربیع الاول² آہ تھی پانزدہم³ ماہ رجب کی ہیہات⁴ ہفتہم⁵ ماہ صفر کو ہوئی دنیا روشن زہر ہارون نے خرموں⁶ میں دیا واویلا گیا رہویں کو مہ⁸ ذیقعدہ کی تھی فصل بہار روز سہ شنبہ تھا اور ہندہم⁹ ماہ صفر دہم¹⁰ ماہ رجب کو ہوا یثرب آباد اسی تاریخ قیامت ہوئی یثرب میں عیاں¹¹ دوم¹² ماہ رجب کو ہوئی عید اکبر سوم¹³ ماہ رجب کو ہوا برپا ماتم چوتھی تاریخ تھی اور ماہ ربیع الثانی ہشتم¹⁴ ماہ خوش انجام ربیع الاول رات تھی جمعہ کی اور نیمہ¹⁵ ماہ شعبان کون وہ مہدی دیں مہر¹⁶ عرب ماہ عجم¹⁷</p>
<p>1- سترہ 2- ربیع الاول 3- پندرہ 4- افسوس 5- ظاہر 6- کجور 7- بچیس 8- چاند 9- سترہ 10- دنیا 11- ظاہر 12- پیدا 13- محل 14- پیدا 15- قول معتبر 16- عرب کا سورج 17- عجم کا چاند 18- افلاک</p>	

مثنوی

واقعہ شہادت حضرت علی اکبرؑ

راقم نے دبیر کی آٹھویں مثنوی بھی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں دریافت کی جو مطبع احمدی لکھنؤ سے 1897ء میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ مثنوی صفحہ (194) الی (198) صفحات پر درج ہے۔ اشعار کے لحاظ یہ چوتھی بڑی مثنوی ہے جس میں (61) اشعار ہیں۔ مثنوی کے اوائل میں چھ سات فارسی کے اشعار ہیں۔ موضوعاتی لحاظ سے یہ بھی مذہبی مثنوی ہے۔ اس مثنوی میں دبیر کھل کر قادر الکلامی دکھائی ہے۔ منظر کشی ہو یا سراپا حضرت علی اکبرؑ شوکتِ الفاظ، طمطراق سے لبریز ہے لیکن بین کے اشعار میں پھر وہی سادگی اور سلاست نظر آتی ہے۔ سراپا حضرت علی اکبرؑ میں استعارات، تشبیہات اور مادر مضامین کی فراوانی ہے۔ ایسی مختصر اور جامع مثنوی جو مضامین کے مادرات سے لبریز ہو اور ادب میں خال خال ہے۔ حضرت علی اکبرؑ کے سراپا کے چند شعر یہاں پیش کئے جاتے ہیں لیکن مثنوی کا لطف اٹھانے کے لئے تمام اشعار کی سیر ضروری ہے۔

کہا کسی نے کہ لا ریب یہ پیغمبرؐ ہے	کوئی پکارا کہ یہ دہدہ میں حیدرؑ ہے
کہا کسی نے کہ نور خدا مجسم ہے	یہ افتخار سلیمانؑ و نوحؑ و آدمؑ ہے
عجب ضیا ہے عجب نور ہے عجب طلعت	بدن میں حلقہ نور خدا کا ہے خلعت
پہر قدرت معبود ہے جمین مبین	بھوس ہلال ہیں اور کہکشاں ہے چین چین
وہن میں نام خدا کیا زبان ہے روشن	زبان شمع ہے اور طاق نور ہے یہ وہن

خوشا وہ عارض و دوامد وئے جبین سعید یہ چودہویں کے ہیں دو چاند وہ ہلالِ دو عید
چمک وہ خالی کی روئے پر آبِ قباب میں ہے کہ ہے سبھوں کو یقیں چاندِ آفتاب میں ہے
زرہ، جوش اور گھوڑے پر ایک دوشعر نمونہ کے طور پر پیش ہیں۔

بدن پہ حُسن زرہ شاہدی یہ دیتا ہے فلک پہ چشمہ خورشید لہریں لیتا ہے
زرہ کے حلقے جو داؤد نے بنائے تھے تو اپنی آنکھوں کے حلقے فقط لگائے تھے
بدن میں جوشِ اکبر کے ہے عجب تاثیر کہ جس کا ترجمہ ہے جوشِ صغیر و کبیر
عقاب جلوہ گری میں ہے برق سے براق ازل سے پیر و دلدل ہے اور مرید براق

مثنوی
واقعہ شہادت حضرت علی اکبرؑ
(61) اشعار

مثنوی

واقعہ شہادت حضرت علی اکبرؑ

<p>محرران¹ شبیہ شکوہ و جاہ و جلال شبیه کھینچتے ہیں ہم شبیہ احمدؑ کی وہ کون یوسف شبیر اکبر اولاد عصائے⁴ زندگی بانوے بختہ⁵ سیر ہر بر پیشہ⁶ جاہ و جلال شیر خدا چراغ بزم مدینہ بہار باغ عجم حسن یوسف کنعان بدر و غم یعقوب جوان نیک ولے نامراد روز ازل نگین مہر سلیمان کر بلا اکبرؑ جناب مہدی ہادی یہ کرتے ہیں ارشاد سوار تازیوں¹⁴ پر شہسوار ہونے لگے ہوئی جو نویت¹⁵ اولاد مرتضیٰ و عقیل بیان کرتا ہے راوی کہ اکبرؑ ذیشان شعاع نور سے میدان ہو گیا روشن</p>	<p>محرران² حدیث عزا و رنج ملال وفات لکھتے ہیں ہم صورت محمدؐ کی جوانا³ مرگ و پُر ارمان و یکس و ناشاد صحیفہ بغل زینبؑ شکستہ جگر مگر اسیر کمند⁷ قضا و دام⁸ بلا ہمائے⁹ اوج سعادت غزال¹⁰ اہل حرم رضا و صبر کے رتبے میں ثانی ایوبؑ شباب¹¹ عمر میں وارنہ¹² عروس¹³ اجل شہید اول و شیدائے خالق اکبر کہ جب شروع ہوا دھڑ کر بلا میں جہاد حسین امام پر غازی ثار ہونے لگے تو پہلے اکبرؑ غازی ہوئے شہید و قاتل¹⁶ پے جہاد ہوئے جب کہ وارد¹⁷ میدان ہر ایک خار ہوا شمع وادی¹⁸ ایمن</p>
---	--

- 1- تصویر بنانے والا 2- کاتب 3- جوانی میں مرنا 4- ڈنڈا 5- خوش فطرت 6- کچھار 7- موت کا پھندا
8- بلا کا جال 9- خیالی پرندہ 10- بہر 11- جوان 12- گزر جانا 13- موت کی دہن
14- عربی گھوڑوں 15- باری 16- قتل 17- داخل 18- حضرت موسیٰ سے وابستہ وادی

کہ ذرے ذرے کو خورشید صبح عید کیا
 باہوش² باش کہ محبوب کبریا آئے
 کوئی پکارا کہ یہ دبدبہ⁴ میں حیدر ہے
 یہ افتخار سلیمان و نوح و آدم ہے
 بدن میں حلقہ⁷ نور خدا کا ہے خلعت⁸
 بھوس بلال ہیں اور کھکشاں ہے چین چین
 نشانی مصحف¹¹ اکبر کے بیچ میں ہے دھری
 کہ ہے سہوں کو یقیں چاند آفتاب میں ہے
 زبان شمع ہے اور طاق¹⁴ نور ہے یہ دہن
 یہ چوہویں کے ہیں دو چاند وہ بلال و عید
 کہ جس کا ترجمہ ہے جوشن¹⁸ صغیر و کبیر
 فلک پہ چشمہ خورشید لہریں لیتا ہے
 تو اپنی آنکھوں کے حلقے فقط لگائے تھے
 ہوا ہے چشمہ خورشید سے عیاں اثر²⁰
 ازل سے پیر و دل²² ہے اور مرید براق
 حیا سے سر بہ گریباں تھی میان میں شمشیر

یہ جلوہ خاک کو اُس نور کبریا نے دیا
 پکارتے ہوئے یہ پیک¹ برملا آئے
 کہا کسی نے کہ لاریب³ یہ پیغمبر ہے
 کہا کسی نے کہ نور خدا مجسم⁵ ہے
 عجب ضیا ہے عجب نور ہے عجب طلعت⁶
 سپہر قدرت معبود ہے جبین مبین
 میان⁹ چہرہ ہے بنی¹⁰ کے طرفہ جلوہ گری
 چمک وہ خال¹² کی روئے پر آب و تاب میں ہے
 دہن¹³ میں نام خدا کیا زبان ہے روشن
 خوشا¹⁵ وہ عارض¹⁶ و دوامد وے جبین سعید
 بدن میں جوشن¹⁷ اکبر کے ہے عجب تاثیر
 بدن پہ حسن زرہ شادی¹⁹ یہ دیتا ہے
 زرہ کے حلقے جو داؤد نے بنائے تھے
 زرہ پہ تنیع علی ولی ہے زہر کمر
 عقاب²¹ جلوہ گری میں ہے برق سے براق
 یہ وصف کرتے تھے اکبر کا سب صغیر و کبیر

1- نامہ بر 2- ہوش میں رہو 3- بے شک 4- شجاعت 5- سرتاپا 6- روشنی 7- جنتی لباس
 8- لباس 9- درمیان 10- تاک 11- قرآن 12- حل 13- منہ 14- محراب 15- خوش بحال
 16- رخسار 17- دعائیں 18- تحفظ 19- گواہ 20- اثر و صا 21- شکاری پرندہ 22- رسول خدا کا کھوڑا

<p>دمِ نبرد¹ ہے یاور یہ جائے رحم نہیں بجھا دو مچھلِ ہستی سے اب چراغِ حسین نشانہ تیر جنا کا بنا دل شیر نسیم فتح گلستانِ معرکہ² میں چلی ہر اک ضرب پہ روح علی ثار ہوئی کہ عین⁴ دل پہ لگا نیزہ مخالف آہ زمین پکاری کہ فریاد یا رسول^۲ اللہ ادھر خیام سے زینب^۶ برہنہ سر نکلی وہ نیکی وہ غربی وہ زاری^۶ زینب^۶ حواس باختہ⁷ دامن دریدہ⁸ گردن خم زمین بلی تھی افلاک تھر تھراتے تھے حسین کہتے تھے زینب^۶ وہ مر گئے ہے ہے حسین بھائی دعا مانگو تم کہ مر جاؤں دولہن نہ آئی اجل پہلے آگئی ہے ہے کہ جان جاتی ہے اکبر^۳ مجھے سنا آواز بلا لے پاس پھوپھی کو کہ روح ہے بے چین پھوپھی کا ہاتھ نہیں آن کر پکڑتے ہو</p>	<p>کہ ناگہاں یہ لگا کہنے^۴ ابنِ سعد لعین منادو نقشِ حبیب^۵ خالقِ کونین یہ حکم سنتے ہی برسائے اہلِ شام نے تیر علی کے پوتے نے کھینچی جو ذوالفقار علی جو بھوک پیاس میں اکبر^۳ سے کارزار³ ہوئی مالِ کار برابر ہوئی قضا ناگاہ گرا جو خاک پہ وہ آفتاب حشر پناہ سنان⁵ پشت سے واں توڑ کر جگر نکلی کروں بیان میں کیا بے قراری زینب^۶ یہ شانِ دختر شیرِ الہ تھی اُس دم ردا کے کونے زمیں پر لٹکتے آتے تھے پکارتی تھی کہ اکبر^۳ کدھر گئے ہے ہے وہ پوچھتی تھی کہاں ڈھونڈوں میں کدھر جاؤں مرے جواں کو نظر کس کی کھا گئی ہے ہے گے⁹ یہ نالہ پُر درد کرتی تھی آواز تصدق¹⁰ اپنی جوانی کا اے جواں حسین مرے رفیق کہاں ایڑیاں رگڑتے ہو</p>
<p>1- وقت جنگ 2- جنگ 3- لڑائی 4- بالکل 5- تیر 6- رونا 7- حواس کشدہ 8- پشنا دامن 9- بعض اوقات 10- صدمے</p>	

<p>وہی تمہیں کو میں اپنا کروں گی اے پیارے پھوپھی کے شانے ہلاؤ گے تم دمِ تلقین کہ اپنے غم میں پھراؤ گے ننگے سر مجھ کو نہ یہ خبر تھی کہ پہلے تمہیں سدھارو گے پھوپھی کی قبر کی خاطر زمیں پسند نہ کی پھوپھی مرے گی تو تابوت کون اٹھائے گا دُہائی فاطمہؑ اماں دُہائی یا زہراؑ تمہارے بابا کی آنت نے اس کو مارا ہے دُہائی کود کا پالا مرا شہید ہوا جسے شروع تھا اٹھارواں برس امسال کہ آئی کان میں خیر النساءؑ کی یہ فریاد بتولؑ ہے شہِ ہفتم¹ سے یاں برہنہ سر میں تیرے پالے کے لاشے پہ روتی ہوں زینبؑ یہ نوحہ پڑھ کے لگی ڈھونڈنے پسر کی لاش</p>	<p>مجھے امید تھی جس دم مروں گی اے پیارے سرہانے بیٹھ کے میرے پڑھو گے تم یسین پر آہ آج کے دن کی نہ تھی خبر مجھ کو میں کہتی تھی مجھے تم قبر میں اتارو گے مرے جنازے پہ تم نے فغاں بلند نہ کی تمہاری لاش کو تو باپ ڈھونڈ لائے گا کبھی بقیہ کی جانب کو دیتی تھی یہ ندا وہ ہم شہیدِ پیغمبرؐ جو میرا پیارا ہے وہ لمبے گیسوؤں والا مرا شہید ہوا وہ میرا شیر جواں ہو گیا لہو میں لال ابھی یہ کہتی تھی رورو کے زینبؑ ناشاد علیؑ کی بیٹی حسینؑ غریب کی خواہر نثارِ قلمت² اکبرؑ پہ ہوتی ہوں زینبؑ صدائے فاطمہؑ سے اس کا دل ہوا صد پاش³</p>
<p>1- ساتویں کی شب 2- قد اکبر 3- سوکڑے</p>	

مثنوی بے عنوان غیر مطبوعہ

اس غیر مطبوعہ مثنوی کو عوام سے روشناس کرانے کا سہرا ڈاکٹر محمد زماں آزادہ کے سر ہے۔ موصوف اپنی شاہکار کتاب مرزا سلامت علی دبیر کے صفحہ (196) پر لکھتے ہیں انھیں مرزا صادق صاحب (ابن مرزا طاہر رفیع ابن مرزا آج ابن مرزا دبیر) کے پاس ایک ایسی غیر مطبوعہ مثنوی ملی جس پر کوئی عنوان نہیں دیا ہے۔“ راقم کو بھی اس مثنوی کا پورا مخطوطہ مرزا آغا کوہر دبیری فرزند مرزا صادق مرحوم سے حاصل ہوا جو (31) صفحات پر مشتمل ہے اور پورا مخطوطہ اس کتاب میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ مثنوی بے عنوان جو دبیر کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے محفوظ ہو جائے اور صاحبان تحقیق و تنقید اس پر آنے والے وقتوں میں اظہار خیال کر سکیں۔ مخطوطہ میں (31) اکتیس صفحات اور اس کا سائز 25x15 سینٹی میٹر ہے۔ بعض صفحات میں چار اور بعض میں چالیس پچاس اشعار لکھے گئے ہیں جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ مثنوی خام مسودہ کی شکل میں ہے۔ ڈاکٹر آزادہ نے لکھا ہے کہ ”گمان غالب ہے کہ یہ بخط مرزا دبیر ہے لیکن ہماری تحقیق اور دبیر مرحوم کے مستند کاغذات سے یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ مثنوی دبیر ہی کے خط سے لکھی گئی جس پر دبیر نے نظر ثانی بھی کی اور چند مصرعوں میں تبدیلی اور چند اشعار کو قطع بھی کر دیا۔ اس مثنوی میں (518) اشعار ہیں اور (9) شعروں کو کاٹ دیا گیا ہے۔ چھ سات اشعار مخطوطہ کو بیاضی شکل دینے میں جزوی طور پر مجروح ہوئے ہیں۔

مرزا دبیر کا خط پڑھنا بعض مقامات پر اس لئے مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ اغلب الفاظ پر نقطے نہیں لگاتے اور اسی طرح ک گ اور کئی دوسرے حروف میں فرق نہیں کرتے تھے۔ بعض مقامات پر لفظ اور حروف جما کر لکھتے اور بعض مقامات پر آڑی ترچھی لکیروں سے کام لیتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ قدیم طرز پر الفاظ کو ملا کر لکھتے تھے چنانچہ یہ تمام نکات اس کتاب میں ان کی مثنوی سے ظاہر ہیں۔ اس مثنوی میں دبیر نے دو مقام پر اپنا تخلص استعمال کیا ہے۔

دبیر اب ترّد کا ہے سامنا ٹھہرا سنبھلنا قلم تھامنا
دبیر اس قدر عذر بس بس خموش خدا نے دیے ہیں تجھے چشم و کوش
مثنوی بے عنوان کی تاریخ تصنیف یا مادہ تاریخ نہیں۔ مثنوی کے شروع میں یہ عبارت ملتی ہے
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين و صلى الله عليه وعلى آله اجمعين الى يوم الدين

اس کا اختتام اس تحریر پر ہوتا ہے۔

الحمد لله رب العالمين و صلوة الله على محمد و آله الطاهرين و لعنة الله على اعدائهم اجمعين
اس مثنوی کو اب تک صرف چند انگشت شمار افراد نے سرسری طور پر دیکھا ہے اور اس کی تحریر سے بعض اشعار شاید طویل مدت تک پوری طرح سے پڑھے نہ جاسکیں اس لئے پہلی بار اس غیر مطبوعہ مثنوی بے عنوان کو من و عن اس کتاب میں جگہ دی گئی ہے۔ اس مثنوی پر کیوں کہ تبصرہ اور تنقید نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے ہم یہاں جو بھی مواد مطبوعہ تحریروں میں پراگندہ ہے اُسے بھی شامل کر رہے ہیں۔ ہمیں اس مثنوی پر صرف تین حوالے ملے۔ پہلا حوالہ ڈاکٹر مرزا محمد زمان آزرودہ کا ہے جو مرزا دبیر کی مثنویات کے عنوان سے ماہ نامہ تعمیر سری نگر میں جولائی 1980 میں شائع ہوا۔ دوسرا اقتباس بھی ڈاکٹر مرزا محمد زمان آزرودہ کا ہے جو ان کی تصنیف مرزا سلامت علی دبیر مطبوعہ 1981ء میں من و عن مرزا دبیر کی ایک غیر مطبوعہ مثنوی کے عنوان سے صفحہ (196) الی (201) پر موجود ہے۔ تیسرا حوالہ پروفیسر اکبر حیدری کا ہے جو انھوں نے باقیات دبیر کے صفحہ (12) پر نقل کیا۔ پروفیسر اکبر حیدری لکھتے ہیں ”راقم الحروف کی نظر سے مرزا دبیر کی ایک اور غیر مطبوعہ قلمی مثنوی گزری ہے۔ وہ بھی صادق صاحب کے ہاں موجود تھی۔ اس میں مادر شاہ کے حملہ ایران اور دہلی کے واقعات بیان کئے

گئے ہیں۔ مثنوی کا کوئی عنوان نہیں رکھا گیا ہے۔ بیچ بیچ میں کاٹ چھانٹ اور ترمیمیں بھی ہیں۔ غالباً مصنف کے ہاتھ کی ہیں۔ کیونکہ مثنوی مایاب اور نادر ہے اس لئے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں۔ اس کے موصوف نے چوبیس (24) اشعار لکھے ہیں۔

پروفیسر آزرده نے اپنے اقتباس میں چھیالیس (46) اشعار کے ساتھ ساتھ مثنوی کے آخری صفحہ کی فوٹو کا پی بھی شائع کی۔ پروفیسر آزرده لکھتے ہیں۔ یہ ایک عجیب و غریب مثنوی ہے اگرچہ اس سے ظاہر ہے کہ مرزا دبیر نے اسے اپنی شاعری کے ابتدائی یام میں نظم کیا ہوگا مگر اس سے جس تاریخی شعور کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا دبیر کو نہ صرف اسلامی تاریخ اور اس کے واقعات سے دلچسپی تھی بلکہ عام سیاسی تاریخ سے بھی انھیں دلچسپی تھی۔ چنانچہ اس مثنوی میں دہلی کے تاریخی حالات ملتے ہیں۔ شیرشاہ کا غلبہ، ہمایوں کی جاوطنی، اس کا شاہ ایران سے مدد طلب کرنا، نادرشاہ کا دہلی آنا اور عہد محمد شاہ کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ قرین قیاس ہے کہ یہ کسی نثری تصنیف کو نظم کی صورت دی گئی ہے یا کسی مظلوم مثنوی کا ترجمہ ہے۔ انلب ہے کہ یہ ماخذ کوئی فارسی کی کتاب رہی ہوگی۔ اس مثنوی کا مقصد واضح نہیں ممکن ہے محض تغن کے لئے کہی ہو۔ منظر نگاری نہ ہونے کے برابر ہے۔ نادرشاہ کے کردار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ زبان و بیان میں دلکشی ہے۔ مسودہ نقل بھی نہیں ہوا ہے بلکہ ہنوز مسودہ کی شکل میں ہے۔ اس کا دوسرا نسخہ بھی دستیاب نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ کوئی اس مثنوی کی نشاندہی نہ کر سکا۔ جو نام اس مثنوی میں آئے ہیں ان میں کچھ یہ ہیں۔

بند۔ ایران۔ کابل۔ قندھار۔ انگ۔ ہمسہ۔ نادرشاہ۔ طماس۔ شاہ صفی۔ محمد شاہ۔ صمد خان۔ ناصر۔ دار شکوہ۔ مظفر خان۔ علی خان قزلباش۔ خان معظم۔ مہر النساء وغیرہ۔

ڈاکٹر حیدری نے کچھ ناموں کا اس طرح اضافہ کیا ہے۔ امیراجیم خان، ہادی علی خان، محمد شاہ قمرالدین، سیف خان وغیرہ۔

اگرچہ پوری مثنوی اس کتاب میں موجود ہے لیکن کیوں کہ اس کا پڑھنا مشکل اور بعض اشعار کا پڑھنا محال ہے راقم اس وقت صرف نمونہ کے طور پر چند اشعار پیش کر رہا ہے۔ آئندہ فرصت میں پوری مثنوی بخط خواندہ مع تشریحات پیش ہوگی۔

وہ میڑھی کلاہ اور وہ ترچھی نگاہ یہ چاہا کہ سیدھا کروں اب چنڈ

پلا جلد ساقی شراب رواں کہ مادر پلا سوئے ہندوستان
غرض سلطنت پر جو قادر ہوا تو ہر کام مادر سے مادر ہوا
ہمایوں کے سلسلے میں شہ ہند کو لکھے گئے خط کے بارے میں نظم کرتے ہیں:

پر اوّل یہ جانے سے آیا خیال شہ کشور ہند کو لکھ یہ حال
اگرچہ بڑی ہے بہت شان ہند پر اُن کا ہے ممنون سلطان ہند
کہ غالب ہوا جس گھڑی شیر شاہ ہمایوں نے لی کوہ دہاموں کی راہ
یہاں شاہ طہماس تھے بادشاہ ہمایوں ہوئے ان سے امداد خواہ
ہوا بس امداد پر وہ دلیر کہ تھا بیشہ نسل حیدر کا شیر
کہا جد ہمارے ہیں شیر خدا ہر ایک وقت میں سب کے مشکل کشا
گئے دشت میں یک بیک شہر سے چھوڑا لائے سلمان کو شہر سے
وہاں شیر تھا اور یہاں شیر شاہ ہمایوں کو اس شیر سے دو پناہ

سلطنت دہلی کا حال سبھی اکثر اشعار میں نظم کیا ہے۔ مادر جو ایران سے دہلی آجاتا ہے اس کا حال اور تاریخ (ہجرت کی تاریخ) بھی کہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

کہا پھر بلا سے جو ہوئے وہ ہو لکھا نامہ اس نے شہ ہند کو
کتابت دی اک مرد ہشیار کو روانہ ہوا آپ قندہار کو
صحیفہ کیا نامہ بر نے حصول چلا جانب ہند بن کر رسول
لئے خط و سوغات ایران سے وہ دہلی میں آیا بڑی شان سے
مورخ نے ہجرت کے سن بر محل لکھے گیارہ سے اور ہفت و چہل
لکھا ہے کہ دہلی میں باعز و جاہ محمد شاہ ان روزوں تھا بادشاہ

دہلی میں خط کے تاثر اور مادر کی وقعت کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

سبک تھا وہ خط پیش خورد و کلاں حسینوں میں جیسے خط عاشقان
ہوا خوار مادر کے خط سے وکیل خط رخ سے معشوق جیسے ذلیل
ایران دہلی تھے یوں ہمکلام کہ مادر ہے کس بے لیاقت کا نام

بڑا کاٹ سمجھا ہے تلوار میں کہ ایران سے آیا ہے قندہار میں
 پڑھے لکھے سے کب ہوئے خطا برابر کا خط بادشاہ کو لکھا
 کتابت میں طور مساوات ہے یہی چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے
 کہاں کا اسے شاہ سے ربط ہے یقین ہے کہ مردک کو کچھ ضبط ہے
 فلک کے مقابل ہوئی ہے زمیں کوئی اس کو سمجھانے والا نہیں
 کہ بابا کہاں تو کہاں بادشاہ یہ کوہ شکوہ اور تو اک برگ کاہ
 یہ بیٹھے بٹھائے تجھے کیا ہوا ارے فصد کھلوا جو سودا ہوا
 غرض مثل مکتوب تھا پیچ و تاب اڑھائی برس بعد لکھا جواب
 اڑھائی برس کے بعد جواب پانے پر مادر کے تاثرات اس طرح نظم کئے ہیں:

پڑھا نامہ مادر نے جو ایک بار بڑھا اور اس خط سے دل کا غبار
 نگاہ غضب سطروں میں گر گئی جبیں پر ہنکن قہر کی پڑ گئی
 سوئے بند فی الغور رہی ہوا نزول عتاب الہی ہوا
 سلطنت دہلی کا بعض اشعار میں خوب نقشہ کھینچا ہے کہ بادشاہ کس طرح لہو و لعب میں مشغول تھا
 اور اسی کے جاں نثار بے دست و پا ہو رہے تھے۔ جب مادر حملہ آور ہوا تو کابل کے صوبہ دار نے کمک
 کے لئے عریضہ بھیجا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ مرزا دہیر کے اشعار میں اس کو ملاحظہ فرمائیں:

لکھا ہے کہ زمان رفیع القام قوانین میں جس کا ناصر ہے نام
 شہ بند کا ناصر و جاں نثار ہمسہ سے کابل کے تھے صوبہ دار
 شہ بند کو اس نے کی عرضداشت نہ کوئی دقیقہ کیا واگداشت
 لکھا یہ ہے تشویش بے حد ہوئی خبردار مادر کی آمد ہوئی
 سمجھ کر کچھ ارشاد فرمائیے کمک کے لئے فوج بھجوائیے
 لڑوں گا میں حضرت کے اقبال سے بھگاؤں گا اس کو برے حال سے
 نہ تھا عیش سے بادشاہ کو فراغ جواب عرائض کا کس کو دماغ
 عجب حشر دلی میں برپا ہوا شہ بند چونکا ارے کیا ہوا

اس مثنوی میں اکثر جگہوں اور شخصیتوں کے نام آئے ہیں جن میں سے بعض کو نظم کرنا آسان نہیں تھا۔ چنانچہ مرزا دبیر نے بھی اس مشکل کا اعتراف کیا ہے۔

دبیر اب ترّد کا ہے سامنا ٹھہرنا سنبھلنا قلم تھامنا
یہ منزل وہ تاریک و باریک ہے کہ بے مشعل عذر ہوگی نہ طے
یہ ہے کو کہ بحر تقارب مگر کئی نام ہیں وزن سے دور تر
تکلف سے داخل کئے ہیں وہ نام کلام ان کی صحت میں ہے لا کلام
وہ شاعروں کا یہ ہے امتیاز ہے مالا بیجور ان کی خاطر جواز
ہے اس قول سے تو غلطی صحیح کہ ہے مذہب شاعران فصیح
بہر حال سب سے یہ ہے التجا چھپلا خطا کو بچشم عطا
دبیر اس قدر عذر بس بس خموش خدا نے دئے ہیں تجھے چشم و کوش
اختتام کے چند شعر یہ ہیں:

ہوئے شاہزادوں سے وہ ہمکنار کیا اوس نے والد کی طرح سے پیار
کرم سے دیا ہاتھ میں اس کے ہاتھ چاہا چاہ سے بحر قطرے کے ساتھ
درخیمہ پر جلد حاضر ہوا بغل گیر شرما کے مادر ہوا
دو چنداں ہوئی چشم کی آب و تاب کہ اک برج میں آئے دو آفتاب

کتابیات

آب حیات	مولانا محمد حسین آزاد	رام نرائن بینی مادھوالہ آباد ۱۹۶۳ء
ابواب المصائب	مرزا سلامت علی دبیر	شاہد پبلی کیشنز، نئی دہلی ۲۰۰۴ء
اردو مرثیہ میں مرزا دبیر کا مقام	ڈاکٹر مظفر حسن ملک	مقبول اکیڈمی، لاہور ۱۹۷۶ء
اردو مثنوی شمالی ہند میں	ڈاکٹر گیان چند جین	جمال پرنٹنگ پریس، دہلی ۱۹۸۷ء
المیزان	سید نظیر الحسن رضوی فوق	مطبع فیض عام، علی گڑھ ۱۹۱۶ء
اردو مثنویاں	ڈاکٹر گوپی چند نارنگ	قومی کونسل برائے فروغ زبان ۲۰۰۱ء
اردو مثنوی کا ارتقا شمالی ہند میں	سید محمد عقیل رضوی	اتر پردیش اردو اکادمی ۱۹۸۳ء
اردو غزل نعت اور مثنوی	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	الوقت پبلی کیشنز ۲۰۰۴ء
باقیات دبیر	ڈاکٹر اکبر حیدری	اتر پردیش اردو اکیڈمی لکھنؤ ۱۹۸۰ء
تاریخ اردو ادب	جمیل جالبی	زریں آرٹ پریس، لاہور ۱۹۱۸ء
تلاش دبیر	کاظم علی خاں	نصرت پبلشرز، امین آباد، لکھنؤ ۱۹۷۹ء
تاریخی مثنویاں	کندن لال کندن	ایس کے آفسٹ پریس، دہلی ۱۹۹۱ء
دبستان دبیر	ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ ۱۹۶۶ء
حیات دبیر حصہ اول	افضل حسین ثابت لکھنوی	مطبع سیوک سسٹم پریس، لاہور ۱۹۱۳ء
دفتر ماتم جلد ہفتم	مرزا دبیر	مطبع احمدی لکھنؤ ۱۹۹۶ء

رزم نامہ دبیر	سرفراز حسین خبیر لکھنوی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ ۱۹۵۴ء
سبع مثانی	سرفراز حسین خبیر لکھنوی	نظامی پریس، لکھنؤ ۱۹۵۲ء
سلک سلام دبیر	مرتبہ: ڈاکٹر سید قتی عابدی	اظہار پبلشرز، لاہور ۲۰۰۴ء
شعر العجم جلد چہارم	شبلی نعمانی	مطبع معارف، اعظم گڑھ
شاعر اعظم مرزا دبیر	ڈاکٹر اکبر حیدری	اردو پبلشرز، لکھنؤ ۱۹۷۶ء
شمس الضحیٰ	مولوی صفدر حسین	مطبع انشاء شری، دہلی ۱۲۹۸ھ
کاشف الحقائق	امداد امام اثر	مطبع انصار آف انڈیا ۱۸۹۷ء
طالع مہر	ڈاکٹر سید قتی عابدی	اظہار پبلشرز، لاہور ۲۰۰۴ء
مرزا دبیر اور ان کی مرثیہ نگاری	ڈاکٹر نفیس فاطمہ	لیتھو پریس، پٹنہ ۱۹۸۷ء
مرزا سلامت علی دبیر	پروفیسر محمد زمان آزرودہ	مرزا پبلشرز، حسن آباد، سری نگر ۱۹۸۵ء
میر قتی میر کلیات	میر قتی میر	لاہور
مجتہد نظم مرزا دبیر	ڈاکٹر سید قتی عابدی	اظہار پبلشرز، لاہور ۲۰۰۴ء
موازنہ انیس و دبیر	شبلی نعمانی	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ ۱۹۸۸ء
مقدمہ شعر و شاعری	الطاف حسین حالی	دہلی
مادرات دبیر	ڈاکٹر صفدر حسین	چمن بک ڈپو، دہلی ۱۹۷۷ء

مثنوی

احسن القصص

(۳۳۱۶) اشعار

مثنوی

معراج نامہ

(684) اشعار

مثنوی بے عنوان
غیر مطبوعہ
(518) اشعار

بسم اللہ الرحمن الرحیم		
<p>وہ برحق یہ پہلا ہے ماہ ربیع² کہ شاہد³ ہے ہفتہ یہ نوروز ہے کھڑی ہے زمیں کس کی تعظیم کو کہ معراج ہے فرش کو عرش پر کئی عرش اونچی زمیں آج ہے میں لیتا ہوں نامِ حبیب و دود⁴ محمدؐ محمدؐ علیہ الصلوٰۃ کشانیدہ⁶ کارِ پست و بلند نوازندہ⁹ بے نوا و حزیں¹⁰ وسیع المروت کثیر الحیا لطیف و شریف و امین و متین جگر گوشہ رحمت ذوالجلال</p>		<p>جسے حق نے بخشی ہے قدر¹ رفیع خصوص آج کا روز کیا روز ہے جھکے ہیں فلک کس کی تسلیم کو قدم کس نے رکھا ہے یہ فرش پر نشانِ قدم کس کا معراج ہے پڑھو کلمہ گویو پڑھو اب درود شہِ مرسلان قبلہ شش⁵ جہات نمائندہ راہِ حق بے گزند فرازندہ رستہ⁸ شرع و دیں رفیع الفضیلت امیر الورا بشیر و نذیر و جمیل و حسین سر شرع و ایمان و فضل و کمال</p>
<p>لغات 1- بلند 2- ہست 3- گواہ 4- اللہ تعالیٰ 5- چھ طرف 6- کھولنے والا 7- بلند کرنے والا 8- پرچم 9- ادا کرنے والا 10- غمگین</p>		

گنہ ہم کریں اور وہ عذر خواہ
کہیں جسمِ انور میں سایا نہیں
کہ فضلِ خدا ساتھ ہے سایہ دار
بنا سرمہ چشمِ خورشید و ماہ
کہ سایہ کرے سب پہ محشر تلک
ہوا صرف مہرِ نبوت میں کچھ
کیا کلک³ قدرت نے قرآن رقم
پڑھیں شب کو چوٹی کا خط جبین⁴
خوشا سایہ خسرو⁵ کائنات
ہوا خال⁶ رخسارہ انبیا
کہیں جس کو اربابِ صحت غلط
کہ ہے دُور شرعِ نبی سے قیاس
وہ ہے نور صاف اور پتلی سیاہ
یہ اندھیرِ ظلمت کہا نور کو
کہ نور نگاہِ رسولان بنا
سبقِ وحی کا عقلِ کل سے پڑھا
وحید⁸ الٰہ ہیں رسولِ جلیل
نہیں عشق میں کوئی اُن کا شریک
یہ اصحابِ توحید میں ایک ہیں
جدا ہیں نبیؐ ما سوئی¹⁰ اللہ سے
نظامی کو اس نظم میں ٹوک لے

کرم ہے نبیؐ کا عجب واہ واہ
کوئی بے مثال ایسا آیا نہیں
نہ کیوں ساتھ سایہ کا ہونا گوار
ہوا گم جو نفل¹ حبیبِ الہ
وہ سایہ بنا سائبانِ فلک
ملا سنگِ کعبہ کی طلعت² میں کچھ
وہ سایہ سیاہی بنا یک قلم
اگر سرمہ دیں اس کا اہل زمیں
چھنی ہے یہ پلوں کی چھانی میں بات
کہ ہر چشمِ حق میں کی پتلی بنا
مگر ہیں یہ مضمون قیاساً فقط
یہ تاویلیں مانیں گے کب حق شناس
یہ سایہ کی مدحت ہے عیب و گناہ
دھواں پہنچے کب شعلہ طور کو
سزاوار⁷ سایہ کی ہے یہ ثنا
نظر پر یہ مضمون بھی کم چڑھا
کہ سایہ نہ ہونے کی ہے یہ دلیل
یہ ہیں عاشقِ وحدہ لاشریک
یہ تہلیل⁹ و تحمید میں ایک ہیں
نہیں شرکتِ سایہ اس راہ سے
دبیر اب کمیت¹¹ قلم روک لے

1- سایہ 2- روپ 3- قلم 4- پیٹانی 5- شہنشاہ 6- تل

7- قابل 8- یکتا 9- کلمہ پڑھنا 10- سوائے 11- سرخ گھوڑا

مضامین پیدا کر اب تو نئے
گل ہاشمی کی سواری چلی
کہ دنیا میں خیر البشر آتے ہیں
ہر اک ذرہ خورشید کا تاج ہے
نذا کفر کی ہے چھپوں میں کہاں
ہوئے آج بے اصل³ اور بے فروغ
عجب نور ماہی⁴ سے تا ماہ ہے
کہ پیدا ہوا شہسوار براق
علیٰ کے محبوب کو معراج ہے
کیا جس نے انگلی سے شق القمر
الف ماہ کے بیچ میں جس طرح
خوشی ہے قریب اور غم دور ہے
کہ عیش و فرح⁷ کا قرینا ہوا
ہوا ابن سعد شنگر ہلاک
گیا سوئے دوزخ یزید پلید
کہ دنیا میں آئے جناب رسول
ہوا پایا⁹ عزیزی کی عزت کا پست
لگی لات کے سر پہ ایماں کی لات
جگر اہل بدعت کا شق ہو گیا
تجلی میں ہر خار ہے نخل¹⁰ طور
کہ دنیا میں آتے ہیں خیر البشر

نبیؐ کی ولادت میں سب کہہ گئے
عدم سے نسیم بہاری چلی
فنا شر کو جن و بشر پاتے ہیں
فلک پر زمیں کا دماغ آج ہے
ہوا دین دنیا میں ہر سو عیاں
چہ خروچہ افسوں¹ چہ کذب² و دروغ
دم ورد الحمد للہ ہے
منور ہے جولاں⁵ گہرہ اشتیاق
نبیؐ کی ولادت کا دن آج ہے
وہ خورشید عالم میں ہے جلوہ گر
پر انگشت تھی چاند میں اس طرح
جہاں نور سے آج معمور⁶ ہے
مبارک بہت یہ مہینا ہوا
نویں کو عدو کا ہوا پیٹ چاک
ہوئی چودھویں کو یہ عید سعید
ہوئی ہفدہم⁸ کو یہ دولت حصول
کیا دین نے ہر طرف بندوبست
لی خاک میں آبروے منات
جدا آج باطل سے حق ہو گیا
زمیں پر فلک سے برستا ہے نور
لرزتے ہیں شعلہ صفت ظلم و شر

1- جادو، طلسم 2- جھوٹ 3- بغیر جڑوں کے 4- مچھلی 5- دوڑنے کی جگہ

6- بھرا ہوا 7- خوشی 8- سترہ (17) 9- بنیاد 10- درخت

کہ میں بھی کسی شاخ سے ہوں نہال¹
 پہ نخل² طلب میں نہ آیا ثمر³
 نہ شاخ اس کی آئی مرے ہات میں
 تعجب نہ کر اس میں اے باخدا
 ترے نخل سے ہوں گے سب بہرہ ور⁵
 بہت دل کو اس کے ہوا پیچ و تاپ
 وہ سینہ سے بھرنے لگا آہ سرد
 اگر خواب صادق ہے یہ آپ کا
 یقین ہے کہ پیدا ہو کوئی نبیؐ
 کرے گا وہ تنخیر⁷ سب غرب و شرق
 پلا جامِ حُب شہِ مرلیں
 امامِ رسلؐ کی ولادت کا حال
 ہوئے رونق افزائے دنیا حضور
 گئے سب جہاں سے بسوئے عدم
 کہ جھکتے تھے سجدے کو اہل جہاں
 کتابوں سے ہیں سر بہ سر آشکار
 زلیخائے دنیا جواں ہو گئی
 محل اس کا محکم تھا بے اشتباہ¹⁰
 کہ چودہ گرے کنگرے خاک پر
 مگر ہے یہ تائید جبریلؑ کی
 کہ ہیں چارہ¹² تن حقیقت میں ایک

مجھے بھی یہ اس وقت آیا خیال
 بڑھایا بہت ہاتھ میں نے ادھر
 تنخیر⁴ ہوا مجھ کو اس بات میں
 یکایک یہ دی اس جواں نے صدا
 ہیں لپٹے ہوئے اس سے یہ جو بشر
 سنا جب کہ کاہن نے میرا یہ خواب
 ہوا خود بخود رنگ چہرے کا زرد
 بڑی دیر میں سوچ کر یہ کہا
 تو صلب⁶ مطہر سے اے متقی
 مری بات میں جانیو تم نہ فرق
 کہاں ہے تو اے ساقی بزم دیں
 بیاں کرتا ہے راوی خوش مقال⁸
 دمِ صبح جمعہ کو چمکا یہ نور
 عناد⁹ و نفاق و دروغ و ستم
 عجب نور تھا ہر طرف کو عیاں
 ولادت کے اعجاز ہیں بے شمار
 کراماتِ یوسفؑ عیاں ہو گئی
 وہ کسرا عجم کا تھا جو بادشاہ
 وہ لرزا ولادت کے وقت اس قدر
 یہاں عقل نے خوب تاویل¹¹ کی
 عیاں ان پہ ہے جو کہ بندے ہیں نیک

- 1- سرسبز 2- درخت 3- پھل 4- حیرت 5- فائدے مند 6- نسل
 7- فتح کرنا 8- بیان 9- دشمنی 10- بغیر غلطی 11- تعبیر 12- چودہ (14)

علیٰ نص¹ قرآن ہے نفسِ رسولؐ
 نبیؐ کے رُخِ پاک سے بے گماں²
 ادب تھا ہر اک تن کا مدِ نگہ
 ہوئے سرد کفار کے دست و پا
 لبالب جو ساوہ میں دریاچہ تھا
 تحیر⁵ میں تھے فارسی چار سو
 یہی شور تھا کس کو پوچھیں گے اب
 ہوا سحر جادوگراں بے اثر
 وہ بُت جن کو نا فہم سمجھے خدا
 لکھا ہے جب آنی ولادت کی شب
 شیاطین فلک پر نہ اب آنے پائیں
 اگر حاضر ابلیس مغرور ہو
 شیاطین پہ تیر شہابی⁷ چلیں
 پھر اک نور پیدا ہوا ناگہاں
 وہ پھیلا عجب شان سے دہر⁸ میں
 جو تھے بادشاہان عالی وقار
 یہ ہے حضرت آمنہ کا بیاں
 ہوا مجھ پہ طاری یہ خوف و خطر
 تحمل کا مجھ میں نہ تھا بالقوا¹⁰
 ادب سے پر و بال وہ کھول کر
 مرے دل سے سب خوف زائل ہوا

جگر گوشہ مصطفیٰ ہیں بتول
 نشان سیزدہ³ نور کا تھا عیاں
 زمیں پر گرے کنگرے چارہ⁴
 کہ ایراں کا آتشکدہ بجھ گیا
 ہوا خشک ایسا کہ گویا نہ تھا
 کہ مشکل تھی دریاچہ⁶ کی جستجو
 کہ دریاچہ گم ہو گیا ہے غضب
 زمیں کو نہ تھی آسماں کی خبر
 گرے منہ کے بل خود بخود جابجا
 فرشتوں کو پہنچا یہ فرمانِ رب
 خبر یہاں کی لے کر زمیں پر نہ جائیں
 کہو دور دور ہو دور دور ہو
 پر و بال کیا خود وہ ناری جلیں
 بہ سمتِ حجاز آیا جلوہ کناں
 کہ تخت اٹھ شاہوں کے ہر شہر میں
 وہ سب گونگے بہرے ہوئے ایک بار
 شبِ وضع⁹ حملِ رسولؐ زماں
 کہ سینہ میں ہلتا تھا میرا جگر
 کہ مرغ سفید ایک پیدا ہوا
 ہوا سایہ افکن¹¹ مرے فرق¹² پر
 سراپا پھر آرام حاصل ہوا

1- جوہر 2- بے شک 3- تیرہ (13) 4- چودہ (14) 5- حیرت 6- جھیل

7- شہابِ ناقب 8- دنیا 9- زہنگی 10- قوت 11- سائبان 12- سر

<p>نمود² ان سے حوروں کا جاہ و جلال شمیم⁴ بہشت ان کے تن سے عیاں بھرا ان میں شربت جنان کا تمام مبارک ہو فرزند اے آمنہ یہ شربت پلانے کو لائے ہیں ہم نظر آئی پھر قدرت کبریا مرا گھر بنا برج شمس و قمر و مرل⁷ کہ ٹھہرے نہ میری نگاہ نظر قصر شام آگئے بے قصور غلامانہ آئے چپے اہتمام کیا عہدہ صف جھک کے سب نے سلام کمر بستہ رضوان خلد بریں لئے ہاتھ میں طشت و ابریق⁹ نور بنا غسل کا آب عطر گلاب نکالی عجب خاتم پر ضیا ہوا نقش مہر نبوت عیاں کیا پہلے سجدے میں سر اپنا خم کہے رب اکبر سے کچھ دل کے راز محمدؐ کو بر¹² میں لیا مثل جاں پھرا لا مرے دوست کو جا بجا دو عالم زیارت سے ہوں بہرہ ور¹³</p>	<p>نظر آئیں پھر عورتیں خوش جمال¹ بدن پر مزین لباس جنان³ ہتھیلی پہ ان کے بلوریں تھے جام کہا مجھ سے آکر سوئے میمنہ⁵ ترے گھر میں جنت سے آئے ہیں ہم وہ شربت لیا اور میں نے پیا ہوئے زیب آفاق خیر البشر عجب نور آنکھوں سے لامع⁶ تھا واہ ہوا روشنی کا یہ اس دم و فور⁸ بوقت تولد فرشتے تمام جو دیکھا جمال رسولؐ انام نبیوں کی روحیں بھی موجود تھیں ہر ایک ساکن عرش رب غفور دیا غسل آب جنان سے شتاب¹⁰ حریر سفید ایک نے وا کیا دھرا اس کو جو پشت کے درمیاں زمین پر جو رکھا نبیؐ نے قدم کیے ہاتھ قبلہ کے جانب دراز¹¹ فلک سے پھر اک آبر آیا وہاں یہ ہاتھ کی بادل کو آئی ندا چہ مشرق چہ مغرب چہ بحر و چہ بر</p>
<p>1- خوب صورت 2- ظاہر 3- بہشت کا لباس 4- خوشبو 5- سیدھی جانب 6- شعلہ 7- پازیب 8- زیادہ 9- لونا 10- جلدی 11- بڑھایا 12- پہلو 13- فائدہ مند</p>	

کہ وہ انھیں دیکھ لیں جان لیں
 چھپا یک بیک آفتاب امید
 درخشاں² ملا گھر میں وہ نجم³ سعد
 مثال مہ چاروہ⁵ جلوہ گر
 وہ گل بریں تھا اور زباں پر درود
 شراباً طہورا کے دے بھر کے جام
 کہ شیعوں کو تازہ ہو فرحت⁷ حصول
 حبیب^۲ خدا کا عدو بے سبب
 پیبر^۲ سے رکھتا تھا دل میں عناد⁸
 سراقہ نے بھی لی مدینہ کی راہ
 اذیت⁹ پیبر^۲ کو پہنچائیے
 ہوا اس کا رہوار غرقِ زمیں
 کہا دل سے وعدہ برابر ہوا
 کیا تھا جو کچھ اس کی پائی سزا
 مجھے اس بلا سے کرو اب رہا
 زمیں سے ہوئے پائے تو سن¹² جدا
 کیا دین حضرت کا دل سے قبول
 حکایت ہے یہ ابن عباس سے
 پیبر^۲ سے رکھتا تھا دل میں حسد
 نہیں زور احمد^۲ سے چلتا مرا
 مگر سحر¹⁴ ہوتا نہیں ان کا رد

مرے گھر کے مالک کو پہچان لیں
 نہاں¹ ہو گیا پھر وہ ابرِ سفید
 مگر قدرتِ حق سے ایک دم کے بعد
 لباسِ سفید آیا بر⁴ میں نظر
 لیا میں نے پھر بریں دلبر کو زود⁶
 کہاں ہے تو اے ساقی نیک نام
 سناؤں میں اب معجزاتِ رسول^۲
 سراقہ بن جہتم اک تھا عرب
 ہمیشہ وہ رہتا تھا گرم فساد
 چلے جب مدینہ سے کعبہ کو شاہ
 یہ تھا قصدِ شہ کو پکڑ لائیے
 غرض جب وہ پہنچا نبی کے قریں¹⁰
 پریشاں و حیراں و ششدر¹¹ ہوا
 پکارا سوئے خاتمِ انبیاء
 بلا شبہ تم ہو رسولِ خدا
 پیبر^۲ نے کی اس کے حق میں دعا
 یہ اس نے جو دیکھا کمالِ رسول^۲
 روایت ہے یہ ابن عباس سے
 ز راہِ جہالت ابو جہل بد
 گروہِ قریشی سے اس نے کہا
 ہزاروں طرح سے میں کرتا ہوں کد¹³

1- پوشیدہ 2- روشن 3- خوش بخت ستارہ 4- بدن 5- چودہ 6- جلدی 7- خوشی

8- دشمنی 9- تکلیف 10- قریب 11- حیران 12- رشی 13- سختی 14- جادو

ہمارا تمھارا ہے کم احترام
 ملا خاک میں نام لات و منات
 کہ سر پر لگاؤں دم سجدہ سنگ
 میں پتھر سے موتی شکستہ کروں
 ہوا کعبہ دیں کے جانب رواں
 کہ مولاً تھے صرف³ رکوع و سجود
 ادھر لے کے پتھر یہ ظالم بڑھا
 اٹھاتے ہی پتھر وہ بت بن گیا
 گیا اپنے ہم مذہبوں کی طرف
 کیا کیوں نہ تو نے پیبر² پہ وار
 نہ اس دم تھا کوئی پیبر² کے پاس
 نہیں ہے تعجب جو مرجاؤں اب
 نظر آیا مجھ کو اک اشتر مہیب
 یقین تھا کہ حملہ کرے دفتن
 نکل جاتا اشتر⁵ مجھے بے درنگ⁶
 زہے معجزات رسول¹ عرب
 کہ آئین کہتے ہیں حور و ملک
 ہوا آج پیدا جو عالی وقار
 سر عرش پر جس نے رکھا قدم
 تو ایمان کامل انھیں کر عطا
 الہی عطا کر انھیں سب کمال

ترقی پہ اسلام ہے صبح و شام
 محمدؐ نے کی تلخ میری حیات
 ارادہ کیا ہے یہ اب ہو کے تنگ
 دل ان کے عزیزوں کا خستہ¹ کروں
 غرض سنگ دل لے کے سنگ گراں
 ہوا اس کا مسجد میں اس دم ورود²
 ادھر تو گئے سجدے میں مصطفیٰ
 مگر تیر بیت سے دل چھن گیا
 پھرا کانپ کر وہاں سے وہ ناخلف
 لگے پوچھنے اس سے سب نابکار⁴
 ہوا کیا یہ تجھ کو جو ہے بے حواس
 یہ کہنے لگا ان سے وہ بے ادب
 گیا حب میں شاہ رسل³ کے قریب
 کھڑا ہے قریب ان کے کھولے دہن
 اگر میں لگاتا پیبر² پہ سنگ
 یہ روداد سن کر ہوئے دنگ سب
 دبیر اب اٹھا بات سوئے فلک
 تجھے اس کی سوگند⁷ اے کردگار
 تجھے اس کے فرق⁸ میں کی قسم
 جو ہیں دوستان رسول¹ خدا
 چہ صولت⁹ چہ دولت چہ عز و جلال

1- رنجیدہ 2- داخلہ 3- مصروف 4- بد معاش 5- اونٹ 6- بے وقتہ

7- قسم 8- سر 9- رعب

شرابِ مسرت سے بھر دے سب²
 مہیا مراد آج سب کی ہوئی
 ارے عید ہے عید ہے عید ہے
 نبیؐ کو ملی آج پیغمبریؐ
 تو اسرار حق کے ہویدا ہوئے
 ہوا سب کو ایمان ان سے حصول
 یہ مرسل ہیں اور خاتم المرسلینؐ
 ہوئی زیب و زینت عجیب و غریب
 ضیا بار ایماں کا گلشن ہوا
 شریعت سے سب خلق ماہر ہوئی
 کہ روشن تھا نورِ رسالت مآبؐ
 ہزاروں برس پیشتر تھا یہ نور
 کروں کس زباں سے میں ان کا پنا
 تو جھکتے تھے تسلیم کو سب شجر
 نبیؐ ہے نبیؐ ہے نبیؐ ہے نبیؐ
 کہ پیدا تھی جس سے تجلی طور
 تمام امر و نہی ان پہ موقوف تھے
 وہ مثل دہن تھے یہ گویا زباں
 نبیؐ سے ملا جو علیؑ سے ملا
 خدا مل گیا بس خدا مل گیا
 سمجھتے تھے سب کی زباں سر بسر⁶

کدھر ہے تو اے ساقی ماہِ روا¹
 عیاں بست و ہفتم رجب کی ہوئی
 خوشی کی ہمیں آج تاکید ہے
 مے عیش سے مست ہیں حیدری
 رسولؐ خدا جب کہ پیدا ہوئے
 حبیبؐ خدا ہیں جناب رسولؐ
 پیغمبرؐ کوئی بعد ان کے نہیں
 جہاں میں جو آئے خدا کے حبیب
 چراغ رسالت جو روشن ہوا
 نبوت نبیؐ کی جو ظاہر ہوئی
 نہ خاک و ہوا تھی نہ آتش نہ آب
 نہ آدم نہ حوا نہ غلام نہ حور
 ہزاروں ہیں اعجاز شاہِ زماںؐ
 نکلتے تھے جب گھر سے خیر البشرؐ
 صدا آتی تھی ہر طرف سے یہی
 یہ سر سے قدم تک ہویدا تھا نور
 ہدایت میں دن رات مصروف تھے
 علیؑ ان کی جانب سے تھے حکمراں
 ملا جو علیؑ سے نبیؐ سے ملا
 جو ان سے ملا مدعا مل گیا
 چہ وحش⁵ و طیور و چہ جن و بشر

1- چاند سورج 2- جام 3- ساتویں 4- ظاہر

5- وحشی جانور 6- پوری طرح

<p>کہ جس سے ہے گلشن کے پھولوں میں باس ملے روز مئے غیب اسے وقت جوع² ملا قاب و قوسین کا عز و جاہ³ فقط آنکھ کا بیچ میں تھا حجاب کہ بھیجو نبیؐ پر درود و سلام کہ ایماں کی دولت سے کردے غنی کرم کر کرم اے خدائے کریم بہت سے بہت ہے یہ احساں مرا بنا مجھ کو زواری موسیٰ رضا</p>	<p>یہ وہ گل ہے اے شیعہ حق شناس¹ جو ہوان کی طاعت میں دل سے رجوع گئے عرش پر جب رسولؐ خدا قریب خدا تھے یہاں تک جناب یہی حکم خالق ہے سب پر مدام⁴ خدایا کرم کر بحق نبیؐ گنہ میرے بخش اے غفور الرحیم اگر ہو خراساں میں جانا مرا یہ ہے آرزوے دبیر اے خدا</p>
<p>حال ولادت باسعادت حضرت صدیقہ فاطمہ زہرا صلی اللہ علیہا زمانے میں آمد ہے کس نور کی ور عرش اعظم کی قدیل ہے جسے حق نے بھیجی دعا نور کی ادب سے ستاروں کی آنکھیں ہیں بند کہ اس روز کے بعد نوروز ہے کہو شیعو صل علی فاطمہ ادھر فاطمہ کی ولادت کی عید انھیں کی ہے تسبیح بعد از نماز سر عرش ہے آستان بتول درود ان پہ پڑھتا ہے ہر دم درود یہ شاہ زناں⁹ ہیں یہ شاہ زناں</p>	<p>زمیں پر کھڑی ہیں صفیں حور کی نثار اس تجلی⁵ پہ جبریلؑ ہے تجلی ہے اس نثر جمہور کی نبیؐ ہیں فقط دید⁶ سے بہرہ مند⁷ تولد کا ان کے عجب روز ہے نہ ہوگا ثنا کا کبھی خاتمہ ادھر مرتضیٰ کی خلافت کی عید خدا سے ہے کیا فاطمہ کو نیاز زہے شوکت و قدر و شان بتول وہ خوشبوئے قدرت ہے ان سے نمود⁸ سراپا جلال خدا ہے عیاں</p>
<p>1- حق جاننے والا 2- بھوک 3- عزت و حشم 4- ہمیشہ 5- روشنی 6- دیدار 7- فائدہ مند 8- ظاہر 9- عورتوں کی سردار</p>	

مگر نورِ زہراؑ تھا جلوہ کناں¹
وہ خیرالبشرؑ ہیں یہ خیرالنساؑ
ہوا نورِ خالق سے مشتق³ یہ نور
ہوئی ظلمتِ کفر ایماں سے دور
کہ ذرے بنے زہرہ و مشتری
کنیریں ہیں دو ان کی شرم و حیا
سلیمان کی بیٹی ہے ان کی کنیر
بدہ⁵ ساغرِ حبِ خیرالنساؑ
کہ ہے دُرِج⁶ عفت کے دُر کی ثنا
سُنیں گوشِ دل سے صغیر و کبیر
خدا و پیمبرؑ کا اُس پر سلام
یہ ارشاد کرتا ہے اے مومنین
کہ بوسوگتے تھے وہ ان کی مدام⁸
کہا اس نے اے عاشقِ کردگار
سدا سوگتے ہو شمیم⁹ بتول
عزیز اور کیا ہیں محبت میں کم
لبِ لعل سے یوں ہوئے درفشان¹⁰
زمیں سے یکایک فلک پر گیا
مجھے لے گئے خلد میں جبریلؑ
کہ طوبیٰ کا میوہ کھلایا مجھے
سوئے پشتِ¹¹ خلق اب ظاہر کیا

نہ تھا آسمان و زمیں کا نشان
شرف² میں ہیں یہ مثلِ خیر الوراؑ
خدا کی ہے قدرت کا ان سے ظہور
ہوا ان کا دنیا میں جس دم ظہور
یہ کی نورِ زہراؑ نے جلوہ گری
مصاحب⁴ ہر اک وقت یاد خدا
یہی ہیں عزیزِ خدائے عزیز
بیا ساقیِ بزمِ ایماں بیا
زباں میری آبِ گہر سے دُھلا
روایت یہ صادق سے ہے دل پذیر
ملائک کا مالک وہ گل کا امام
وہ خیر الامم کا چھٹا جانشین
یہ شیدائے زہراؑ تھے خیر الانام
یہ تھا عائشہ کو بہت ناگوار
بہت ان پہ ہو مہرباں یا رسولؐ
انھیں کا ہر اک دم جو بھرتے ہو دم
یہ سُن کر جنابِ رسولؐ زماں
مجھے رتبہ معراج کا جب ملا
ہوا ناگہاں حکمِ ربِّ جلیل
یہ معراج کا پھل دکھلایا مجھے
اثرِ میوہ کا حق نے ظاہر کیا

1- جلوہ گر 2- منزلت 3- حاصل حصہ 4- اصحاب 5- دے 6- عصمت کا جوہری صندوقچہ

7- دل کے کان سے 8- ہمیشہ 9- خوشبو 10- موتی لٹانے والا 11- نسل

ہوئی خلق یہ بہت خیرالبشر^۱
 کہ زہرا سے آتی ہے طوبیٰ کی بو
 مگر نور زہرا تھا جلوہ نما
 بشر سمجھیں زہرا کو یا حور ہم
 پہ ظاہر میں انبیہ مشہور ہے
 یہ ہے خدمت پاک میں التماس
 کہ راز نہاں ہم پہ ہووے عیاں^۱
 یہ اسرار حق ہے کروں کیا کلام
 ہوا حکمت حق کا ہر جا ظہور
 جب آدم سے مخلوق پہلے ہوا
 تسلی غلاموں کی فرمائیے
 سنو نکتہ قدرت کردگار
 یہ نور بتول اس میں مستور^۳ تھا
 تہ عرش پھر اس کو قائم کیا
 خوش^۴ اس کی کیا تھی بتا دیجئے
 غذا اس کی نام خدا یاد رب
 وہ تازہ تھا تسبیح و تہلیل سے
 ہمیں صلہ^۹ آدم سے پیدا کیا
 کہ پیدا ہو خاتون ارض و سما
 وہ اک سیب تھا سب بہشتوں کی زیب^{۱۰}
 کہا لیجئے ہدیہ کبریا

اسی آب قدرت سے اے بے خبر
 نہ سوگھوں میں کس طرح زہرا کی بو
 نہ تھی خاک و آتش نہ آب و ہوا
 کہا بعضوں نے اے شفیع^۲ اُمم
 نبی بولے باطن میں یہ حور ہے
 کہا پھر یہ لوگوں نے اے حق شناس
 حقیقت ہو اس نور کی کچھ بیاں
 مخاطب ہوئے ان سے خیرالانام
 کیا خلق آدم سے پہلے یہ نور
 کہا سب نے یہ نور خیرالنساء
 کہاں جلوہ گر تھا یہ بتلائیے
 ہوئے ہم سخن یہ رسول کبار^۲
 کہ موجود اک شیشہ نور تھا
 عزیز اس کو رکھتا تھا جو کبریا
 کہا سب نے بالکل بیاں کیجئے
 ہوئے حرف^۵ زن یوں رسول عرب
 قوی^۶ تھا عبادت کی تحصیل^۷ سے
 جب آدم کو حق نے ہویدا^۸ کیا
 ہوا جب یہ مطلوب رب ہدا
 دیا حق نے جبریل کو ایک سیب
 ملک نے میرے پاس حاضر کیا

1- ظاہر 2- رسول بزرگ 3- چھپا ہوا 4- خوراک 5- بولے 6- مضبوط

7- حاصل 8- ظاہر 9- نسب 10- لائق

یہ سیبِ جنّاں نوش فرمائیے
 ولیکن دو نیم² اس کو جس دم کیا
 کہ دہشت سے کانپا میرا بند بند
 کہ خائف³ نہ ہو ہے یہ نورِ بتول
 نہ آسیب پہنچے گا اس سیب سے
 امامت کا ہے نسل میں خاتمہ
 خدا سے محبوں کو وہ بخشائے گی
 بجا لایا میں شکرِ پروردگار
 ہوا صلب⁶ میں نورِ زہرا مقیم
 کہ صادق سے ابن عمر نے کہا
 اس الطاف⁸ کا ہوں میں امیدوار
 بیاں کیجئے آپ اے خوش خصال⁹
 ہوا جب خدمتِ سے عقدِ رسول
 پئے¹⁰ طعن کھولی زباں کھا کے طیش
 رہی گھر میں تنہا وہ عفت پناہ
 شب و روز تنہائی تھی بس رفیق
 ہوئیں زینتِ بطن خیرالنساء
 کہ تھا بطنِ قرآن کا اس میں قرار
 کلام ان سے کرتی تھی یہ حق شناس
 نئی بات ہر روز فرماتی تھیں
 سخن ماں سے ماں کے شکم میں کیا

شرائطِ ادب کے بجا لائیے
 تفاخر¹ سے وہ ہدیہ میں نے لیا
 ہوا شعلہ نور ایسا بلند
 کہا مجھ سے جبریلؑ نے یا رسول
 ممرا⁴ ہے یہ سیبِ آسیب⁵ سے
 مددگارِ کونین ہے فاطمہ
 یہ مشکل میں امت کے کام آئے گی
 یہ سن کر میرے دل کو آیا قرار
 کیا نوشِ سیبِ بہشتِ نعیم
 صدوق⁷ اس کے ہیں راوی باصفا
 ترے میں فدا تیرے جد کے ثار
 کہ خیرالنساء کی ولادت کا حال
 یہ بولا وہ آرام جانِ بتول
 ہوئیں مخرف سب زنانِ قریش
 غرض قطع ہر اک نے کی رسم و راہ
 نہ ہدم نہ مونس نہ کوئی شفیق
 کہ ناگہ ہوا فصلِ ربّ ہدا
 ہوئے بطن سے رازِ غیب آشکار
 خدمتِ کا ہوتا تھا جب دل اُداس
 خدمتِ کے دل کو یہ بہلاتی تھیں
 انھیں حق نے عیسیٰ کا رتبہ دیا

1- فخر سے 2- دو نصف 3- خوف زدہ 4- علیحدہ 5- بلاؤں 6- نسل

7- عالم دین 8- محبت 9- عادت 10- کے لئے

تو پوچھا یہ تم کس سے تھیں ہم کلام
 نہیں اطلاع اس کی حضرت کو کیا
 باطن ہوا اب یہ فضلِ خدا
 وہ کرتی ہے تنہائی میں گفتگو
 اسے حق نے مونس ہمارا کیا
 خدیجہؓ بڑی ہے تو صاحبِ نصیب
 میرے پاس آئے بحکمِ خدا
 خدا نے ہے تم سے یہ اُس دم کہا
 کیا ہم نے اُس پر سراسر² کرم
 کہ امت کی خاطر ہے ظل³ خدا
 وہ گیارہ اماموں کی ماں ہوئیگی
 خلیفہ خدا کے ہیں وہ والسلام
 عمل ان کا چاروں طرف ہوئیگا
 جہاں میں وہ ہوں گے امینِ خدا
 کیا سجدہٴ شکرِ خالق ادا
 نمایاں ہوئے درود⁶ کے اثر
 گھروں سے طلب کیں زنانِ قریش
 ہوئی بلکہ ہر ایک زن طعنہ زن
 کہ صاحب کے گھر میں نہ آئیں گے ہم
 کہ محتاج سے عقد اپنا کیا
 زروسم⁷ سے جس کے خالی ہیں ہاتھ

گھر آئے جو ایک دن رسولِ امام
 خدیجہؓ نے یہ مسکرا کر کہا
 بظاہر نہ تھا کوئی ہمد مرا
 مرے بطن میں ہے جو خورشیدِ رو
 مری قوم نے جو کنارہ کیا
 یہ سن سن کے بولا وہ حق کا حبیب
 ابھی طوطی سدرۃ المنتہی
 ہوئے اس طرح سے وہ نغمہ سرا
 خدیجہؓ کو ہم نے کیا محترم
 وہ دختر اسے ہم کریں گے عطا
 وہ عالم میں شاہِ زماں ہوئیگی
 عیاں نسل سے اس کے ہوں گے امام
 ہر اک ختم ان پر شرف ہوئیگا
 قوی ان سے ہوئیگا دینِ خدا
 خدیجہؓ نے جس دم یہ مژدہ⁴ سنا
 ہوئی مدت حمل⁵ ناگہ بسر
 ہوا تلخ تنہائی سے شہدِ عیش
 نہ آئی خدیجہؓ کے گھر کوئی زن
 یہ پیغام بھیجا سبھوں نے بہم
 بڑا رنجِ حضرت نے ہم کو دیا
 گوارا کیا آپ نے اس کا ساتھ

1-مددگار 2-مسلل 3-سایہ خدا 4-خوش خبری 5-حاملگی

6-زہنگی کا درد 7-سونا چاندی

نہ رکھتا ہے دولت نہ لعل و گہر
تو مہمان ہم آتے ہر طور سے
کہ یہ عذر تھا ان سبھوں کا فضول
ہوئیں عورتیں چار ناگہاں عیاں³
مہ چاروہ⁵ ان کے چہرے کا حال
عرب میں کسی کی یہ شوکت نہ تھی
کہ نام خدا منہ سے جاری ہوا
تو ڈرتی ہے کیوں ہم سے اے نیک نام
بزرگی کا تم پر ہوا خاتمہ
کہ بھیجا ہے حق نے ہمیں تیرے پاس
تری چاروں بہنیں ہیں ہم اے بہن
کیا ہم کو اس وقت تیرا کفیل⁶
خدا ان کے بھائی سے تھا ہم کلام
وہ ہے آسیہ عاشق ذوالمنن
تمہاری اطاعت میں حاضر ہیں سب
جو فرماؤ تم وہ بجا لائیں ہم
سوئے⁷ پشت اک بیٹھی بعد از سلام
ہوا چنچن کا شمار آشکار
کہ زہرا کے آئے زمیں پر قدم
ہوئی فرش سے عرش تک روشنی
منور ہوئے نور سے غرب و شرق

یتیم ابو طالب خوش¹ سیر
جو تم عقد کرتیں کسی اور سے
ہوئیں اس بیاں سے خدیجہ ملول
محل میں تھی ششدر² وہ عرش آستان
خوش اندام⁴ خوش وضع صاحب جمال
زنان عرب کی شباہت نہ تھی
خدیجہ پہ یہ خوف طاری ہوا
کیا اک نے یہ پاس آکر کلام
نہ گھبراؤ اے مادر فاطمہ
خدارا نہ ہو اس قدر بے حواس
یہ تجھ پر ہوا فصل ربّ زن
یہ تجھ پر ہے الطاف ربّ جلیل
وہ موسیٰ کی خواہر ہے کلثوم نام
وہ سارا خلیل خدا کی ہے زن
میں عیسیٰ کی مادر ہوں مریم لقب
یہ حکم خدا ہے خدا کی قسم
کیا اک نے پیش خدیجہ مقام
رہیں دوسو بیٹھیں یمن⁸ و یسار⁹
ہوا ناگہاں عرش مجرے¹⁰ کو خم¹¹
زہے نور رخ کی ضیا افگنی¹²
زمین و فلک میں رہا کچھ نہ فرق

1-خوش رات 2-حیران 3-ظاہر 4-خوش بدن 5-چودھویں کا چاند 6-سرپرست

7-بیچے 8-سیدھے 9-بائیں طرف 10-سلام 11-جھکے 12-ڈالنے والا

زین کا بھی رتبہ دو بالا ہوا
ہراک کی زباں پر تھا جاری درود
لئے ہاتھوں میں طشت و ابریق³ نور
لبالب بھرا ان میں کوثر کا آب
مبارک سلامت تھا ورد زباں
کوئی منہ کو ملتی تھی رخسار سے
سرعت⁶ اٹھی واں سے وہ ہو کے شاد
خدمت⁷ کے دلبر کو بر⁷ میں لیا
کبے چپکے چپکے کچھ احکام رب
بیاں کی فصاحت سے حمد الہ
کہ برحق علی ہیں وصی رسولؐ
دیا غسل کوثر کی ابریق سے
تجل⁸ جس کی خوشبو سے مشکِ نختن
ہراک نام ہے شانِ رب وود
طہارت کا اس پر ہوا خاتمہ
نہ ہو ختم تا حشر یہ داستاں
فقط لفظ زہرا کی تفصیل اب
کسی نے یہ صادق سے اک دن کہا
کہ کیوں فاطمہؑ کا ہے زہرا خطاب
یہ معنی ہیں زہرا کے اے خوش اصول
کہ سراسر سے ہے بوستان¹¹ بہشت

فلک جھک کے پا بوس¹ زہرا ہوا
ہوئیں اور دس عورتیں پھر نمود²
شکوہ و جلالت کا رخ سے ظہور
ہر ابریق میں چاند کی آب و تاب
وہ سب عورتیں تھی بہت شادماں⁴
کوئی لیتی تھی گود میں پیار سے
حضور خدمت⁵ تھیں جو خوش نہاد⁵
محبت سے آغوش کو وا کیا
پھر اس نے دھرا گوش زہرا پہ لب
وہیں فاطمہؑ نے بعد عزو جاہ
ہوئیں بعد کلمہ کے گویا بتول
ہوئی بہرہ ور حق کی توفیق سے
پس از غسل پہنایا وہ پیرہن
پڑھو نام لے لے کے یار و درود
مقدم ہے اک اسم جو فاطمہؑ
کروں شرح سب ناموں کی گریباں
مگر ہاں سنو صاحبانِ ادب
روایت میں راوی نے ہے یہ لکھا
منفصل بتاؤ مجھے اے جناب
ہوا درفشان وہ یتیم رسولؐ
ہے اک سرخ قبہ⁹ میان¹⁰ بہشت

1-قدم چومنا 2-ظاہر 3-لونا 4-چارغوش 5-خوش نظرت 6-تیزی سے

7-پہلو 8-شرمندہ 9-گنبد 10-درمیان 11-گلشن

<p>فقط قدرت حق پہ ہے ایستاد¹ ستون اس کا ہے قدرتِ کردگار کہ جانے سے عاجز ہے پیکِ نظر³ تو اک سال میں ہوئے در پہ گزار عیاں اس میں در ہیں فقط نو ہزار ہراک در پہ حاجب⁶ ہیں قدسی ہزار بہشت ایک اس کا جلو خانہ ہے وہ قبۃ ہے فردوس کا آفتاب ستاروں کو جس طرح اہل زمیں کہ یہ قصرِ پُر نور زہرا کا ہے میری جدہ ماجدہ خوش سیر رگ و ریشہ میں تھا تولائے⁷ حق سدا ان کا محراب میں تھا مقام چمکتا تھا چہرے سے نورِ سفید سمجھتے تھے دھوپ اس کو اہل نظر بیاں کرتے تھے ان سے یہ ماجرا انہیں بھیج دیتے تھے زہرا کے گھر عبادت میں ہے فاطمہؑ خوش خصال ہے وادیِ ایمنِ نبیؐ کا مکاں ہراک اُن پہ پڑتا تھا دل سے درود پے ظہر اُٹھتی تھی وہ خوش خصال</p>	<p>وہ ہے لال یا قوت سے بھی زیاد نہ کوئی ستوں نے رس² آشکار بلندی ہے اس قبۃ کی اس قدر اڑائے سمند⁴ اس طرف گر سوار بتاؤں تجھے اب دروں⁵ کا شمار زہے شانِ محبوبہؑ کردگار فقط نورِ حق کا وہ کاشانہ ہے اسے حق نے بخشی ہے یہ آبِ و تاب اسے دیکھتے ہیں جہاں کے مکین مقولہ یہ ادنیٰ و اعلیٰ کا ہے سُن اب دوسری وجہ اے با خبر دل و جاں سے ہر دم تھیں شیدائے حق شب و روز تھا یادِ خالق سے کام دمِ صبح ہوتا تھا روشن یہ بھید مگر پھیلتا تھا وہ نور اس قدر سب آتے تھے نزدیکِ خیر الورا پیہر² کو اس نور کی تھی خبر یہاں آ کے وہ دیکھتے تھے یہ حال تجلی کے شعلے ہیں رُخ سے عیاں یہ اسرار⁸ ہوتا تھا جس دم نمود اذاں جب کہ ہوتی تھی وقتِ زوال</p>
<p>1- کھڑا 2- رسی 3- نظر کا تیر 4- کھوڑ 5- اندر 6- دربان 7- محبت 8- راز</p>	

تجلی خورشید ہوتی تھی گرد
 حضورؐ نبیؑ آتے تھے خستہ حال¹
 زمین و فلک کیوں ہیں اس وقت زرد
 یہ اسرار ہم کو بتا دیجئے
 سوئے حجرہ فاطمہؑ جاؤ تم
 عبادت میں زہرہؑ کو پاتے تھے وہ
 رخ فاطمہؑ کا ہے وہ زرد نور
 تو آتی تھی محراب میں وہ جناب
 شفق میں ہو سورج کا جیسے ظہور
 سر چرخ⁴ جاتی تھی فوراً شعاع
 سنہری نظر آتے تھے بام و در
 نبیؑ کہتے تھے جاؤ سوئے بتوں
 سوئے کعبہ جیسے ملک صف بہ صف
 حقیقت عیاں ہوتی تھیں ان پہ صاف
 ادا کرتی ہیں سوئے قبلہ نماز
 ہر اک ذرے میں جلوہ طور ہے
 وہ نور ان کو رب ازل نے دیا
 مگر اس کا مہدئی پہ ہے اختتام
 کہ ہو عرش پر شور صل علی
 کہ تیجیس^{۲۳} دن بعد نوروز کے
 در مدعا اس کے قطرے ہیں سب

جہیں سے عیاں ہوتا تھا نور زرد
 زن و مرد ہوتے تھے حیراں کمال
 یہ سب التجا کرتے تھے فرد فرد²
 تسلی برائے خدا دیجئے
 نبیؑ کہتے تھے اب دیکھ آؤ تم
 در فاطمہؑ پر جو آتے تھے وہ
 نظارہ یہ کرتے تھے اہل شعور
 پہ مغرب میں چھپتا تھا جب آفتاب
 عیاں ہوتا تھا رخ سے ایک سرخ نور
 یہ ہوتا تھا اس نور کا ارتقا³
 یہ اس نور کے عکس کا تھا اثر
 پھر آتے تھے سب خلق پیش رسولؐ
 وہ آتے تھے بیت الشرف کی طرف
 جہیں رکھتے تھے در پہ بعد از طواف
 کہ خاتون جنت بہ عجز و نیاز
 جہیں غیرت مشرق نور ہے
 شر کر بلا کو جو پیدا کیا
 یونہی نور وہ پائے گا ہر امام
 پڑھوں اب وہ اعجاز خیر النساء
 روایات سے ہے یہ ثابت مجھے
 برستا ہے نیساں بہ تائید رب

1- تھکا ماندہ 2- ہر ایک شخص 3- بلندی 4- آسمان پر

کہ ہے صاف نیساں کی بارش عیاں
زباں میری نیساں سخن ہیں گہر
کہ اک دن جناب رسولؐ میں
گرسنہ¹ ہوں میں جلد لاؤ غذا
کئی دن سے فاقہ ہے مہماں مرا
مرے چاند لاغر² ہیں مثل ہلال
زیادہ مجھے آپ سے کون تھا
نہایت میں شرمندہ ہوں اور ملول³
ہوئے سیر فاقے میں کھایا یہ غم
ہوئے زیب محراب سلطانِ دیں
دل و جاں سے تھی عاشقِ فاطمہؑ
اور اک گوشت کا پاچہ⁵ سرخ رنگ
دھرا اس کو کاسہ میں بہرِ نبیؐ
ہوئے رونق افزا رسولؐ عرب
وہ بولی کہ رازق نے کھانا دیا
ابھی اس نے مجھ کو دیا کچھ طعام
ہے تھوڑا سا گوشت اور وہ قرص نان
اسے آپ ہی نوشِ جاں کیجئے
کم و بیش کا کچھ نہ غم کھائیے
نظر آئی یہ قدرتِ کبریا
پہ ہے نعمتوں سے سراسر بھرا

یہاں قبلِ نوروز ہے یہ سماں
مگر مدحِ زہراؑ کا ہے یہ اثر
یہ لکھتے ہیں اربابِ صدق و یقین
گئے گھر میں زہراؑ کے اور یہ کہا
وہ بولی کہ شاہد ہے یزداں مرا
حسینؑ و حسنؑ کا ہے تعمیرِ حال
اگر کچھ بھی موجود ہوتی غذا
پیہر⁴ کے فاقہ پہ صدقے بتول
کیا مصطفیٰؐ نے سرِ پاک خم
گئے سوئے مسجدِ ملول و حزیں
لکھا ہے کہ اک باوفا خادمہ
وہ لے آئی دو روٹیاں بے درنگ⁴
ہوئی شادِ محبوبہؑ ایزدی
کیا جلد خیرالوراً کو طلب
کہا کیوں طلب تم نے مجھ کو کیا
مری خادمہ ایک ہے نیک نام
مگر اس غذا کا کروں کیا بیان
کرم اے شہِ دو جہاں کیجئے
کہا مصطفیٰؐ نے اٹھا لائیے
گئیں اس کو لینے جو خیرالنساء
جہاں ہے وہ کاسہ⁶ وہیں ہے دھرا

1- بھوکا 2- دُبا 3- رنجیدہ 4- بغیر سونچے 5- پاؤں 6- کٹورا

<p>مگر کچھ نجل¹ تھیں جناب بتوں نہ شرمائے تم ہم کو ہے سب خبر ازل سے تو صدیقہ ہے میری جاں کہ آگاہ رہوں سے ہوں خاص و عام کیا پختہ بنی نے بہم⁴ نوش جاں جو تھے دور گھر ان کو بھجوا دیا وہ کاسہ ہوا نعمتوں سے نہ کم کہ ادنیٰ یہ زہرا کا اعجاز ہے یہ ہے فضل و انعام رب قدیر ثنا خواں بھی خیر النساء کا کیا کہ اے شمع اُمید خیر البشر چراغ مراد اور باغ مراد ترو تازہ ہستی کے گلشن رہیں نہ کوئی مرض ہو نہ کوئی الم کہ آئین کہیں بے ریا ایک بار</p>	<p>وہ کاسہ تو لائیں حضور رسول کہا مصطفیٰ نے کہ جان پدر نہیں کذب² کا تیرے جانب گماں³ تجھے حق نے جنت کا بھیجا طعام غرض وہ طعام لذیذ جنان پھر اس میں سے سب کو عنایت کیا زہے نعمت خالق ذوالکرم غلامان زہرا کو یہ ناز ہے مقام تفاخر⁵ ہے یہ اے دبیر تجھے نور اخلاص زہرا دیا بقیہ کی جانب گزارش یہ کر محبان دیں کے چراغ مراد ہمیشہ زمانے میں روشن رہیں رہے ان پہ حضرت کا ایسا کرم ہر اک شیعہ سے ہوں میں امیدوار</p>
--	---

حال ولادت باسعادت حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ

<p>بڑی عید ہے کعبۃ اللہ میں تولد خدا کا مصاحب ہوا ولی خدا خانہ زاد خدا یہ تھا مولد تاجدار اُمم تو کعبہ نہ تعمیر کرتے خلیل</p>	<p>ولا شکر کہ حق کی درگاہ میں عیاں آج کعبہ کا صاحب ہوا ہوا خلق کعبہ میں قبلہ نما کھلی آج وجہ⁶ بنائے حرم نہ ہوتے جو پیدا امام جلیل</p>
---	--

1- شرمندہ 2- جھوٹ 3- شک 4- مل کر 5- خر 6- دلیل

<p>علی ولی سید اوصیا کہ اعدائے دیں تین تیرہ ہیں آج ترنزل¹ میں واں کشورِ روم ہے درِ کفر پر دیں کا جھنڈا گرا زبردست بازو نبیؐ کا ہوا کہیں مثل ذرہ پڑے ہیں فلک کہیں جن ہیں محو⁵ قیام و قعود خدائی کا کعبہ پہ انبوہ⁷ ہے گرے خاک پر ہو کے بُت سرنگوں⁹ کہ اللہ کے گھر میں بیٹا ہوا حریمِ خدا میں سوائے علیؑ کہ پایا ولادت کو خالق کا گھر معلم ہے عملِ خوشی سے دماغ وہ ہے سنگِ اسود وہ زمزم کا چاہ میں ہوں ہند میں دل میانِ حرم کہ لا عشقِ حیدر کی خالص شراب نہ زمزم میں رکھ نام کو بھی کمی کروں دور سے میں طوافِ حرم جو بخشے گا شیعوں کو کوثر کے جام پیہرِ بدن ہیں علیؑ سایہ ہیں وزیرِ نبیؐ بادشاہِ جہاں</p>	<p>وصی نبیؐ ناصر انبیاء ہیں اس تیرھویں کو محبت خوش مزاج حرم میں ولادت کی یاں دھوم ہے زر² دین احمد کا سکہ پڑا تولدِ علیؑ ولی کا ہوا کہیں کفش³ کن میں کھڑے ہیں ملک کہیں حور و غلمان ہیں صرف⁴ سجود کسی کو نہیں کوئی اندوہ⁶ ہے ہوئی کعبہ کی قدر و عزت فزوں⁸ ہر اک بندہ محو تماشا ہوا ازل سے نہ پیدا ہوا تھا کوئی نہایت خوش اقبال¹⁰ ہے یہ پسر دبیر اب مرا دل بھی ہے باغِ باغ تصور میں کعبہ ہے پیشِ نگاہ یہ ہے شوقِ روئے امامِ اُمم سوئے ساقی کعبہ یہ ہے خطاب پلا زمزمی پر مجھے زمزمی شرابِ تقرّب وہ دے دم بدم ہوا خلق وہ ساقی نیک نام شرف میں نبیؐ سے یہ ہم پایہ ہیں امامِ اُمم ہادی انس و جاں</p>
<p>1- لرزے 2- سوا 3- جوتا 4- مصروف 5- مشغول 6- غمگین 7- ہجوم 8- زیادہ 9- شکست خوردہ 10- خوش بختی</p>	

بلا شک وہ ہے صاحبِ قل کنھی
مرقع³ ولادت کا کھینچوں میں اب
یہ ہے روضۃ الواعظیں میں بیاں
پہ باطن میں تھے ناصرِ انبیاء
دل و جان سے وارفتہ⁶ ذوالجلال
قریب دو صد⁷ سال پہنچا تھا سن
شب و روز رہتا تھا سجدے میں فرق⁹
کمر اس کی تھی مثلِ محرابِ خم
کیا تھا کبھی کچھ نہ حق سے طلب
کسی دوست کا اپنے دکھلا جمال
کہ عمران وارد ہوئے ناگہاں
ہوا محوِ نظارہ وہ حق شناس
عجب اس بشر کا ہے جاہ و جلال
قمر سے سوا رُخ کی ہے روشنی
رُخِ خضر میں جلوہ ایسا نہیں
قریب اپنے پہلو میں بٹھلا لیا
یہ بولے کہ مکہ میں اے مہرباں
کہا نامِ عمراں ہے اے باوفا
میرے جدِ اعلیٰ ہیں عبدالمناف
خلفِ جن کے ہیں ہاشمِ نیک نام
جبیں پر دئے ہوئے باصد ادب

مہ¹ بل اتی و شہ لا فتا
بافضال² حیدر بتامید رب
سنو اے محبانِ طوبیٰ مکاں
نہ ظاہر ہوئے تھے ابھی مرتھا
یمن میں تھا اک راہب⁴ خوش خصال⁵
عبادت میں رہتا تھا وہ رات دن
سراپا⁸ تھا عشقِ الہی میں غرق
نقاہت سے چسپیدہ¹⁰ پشت و شکم
لکھا ہے کہ مشرم تھا اس کا لقب
خدا سے کیا اس نے اک دن سوال
دعا میں تھا مصروف وہ ناتواں
ابو طالب آئے جو مشرم کے پاس
کیا اپنے دل میں یہ اس نے خیال
یہ طلعت¹¹ نہ دیکھی نہ گاہے سنی
کہوں خضر اس کو تو زیبا نہیں
اٹھا اور ماتھے پہ بوسہ دیا
کہا مڑ کے دولت سرا¹² ہے کہاں
وہ بولا کہ اسمِ شریف آپ کا
نسب اس نے پوچھا تو بولے یہ صاف
وہ عبدالمناف اے بلند احترام
دوبارہ اٹھا پھر وہ مقبول رب

1- چاند 2- فضل 3- نقش 4- عیسائی عالم 5- خوش فطرت 6- نذا

7- دوسو 8- قد و خال 9- سر 10- ملے ہوئے 11- درشن 12- گھر

میں قربان اے خالق انس و جان
 ملا مجھ کو مطلوب اے کبریا
 میں طالب انھیں کا تھا اے کردگار
 کہ اے عاشق خاص رب ہدا
 کہ ہوگا ترے صلب¹ سے وہ پسر
 وہ ختم رسل کا وصی ہو یگا
 کہ پیدا ہو جس دم وہ کل کا امام
 زبانی مری کہو بندہ نواز
 وہ خالق ہے اور ہم ہیں مخلوق سب
 ہمیشہ ازل سے ہے اک اس کا حال
 جزو کل کا خالق فقط ہے وہ آپ
 بلا فصل تم ہو نبی کے وصی
 تمھاری رضا ہے رضائے خدا
 نہایت ہوئے خوش دل و شاد کام
 تو صادق ہے واللہ کاذب³ نہیں
 جو دیکھوں میں کوئی دلیل قوی
 کہ دعوے کے خاطر ہے لازم دلیل
 دعا کر کے حق سے منگا دوں ابھی
 تو کہنے کا میرے یقین لاؤ تم
 طعام بہشت اب منگا دے مجھے
 الہی تو ہے کل کا روزی رساں⁷

کہا دیکھ کر جانب آساں
 طلب جو کیا تھا وہ اس دم دیا
 یہاں آئے بو طالب نامدار
 پھر ان سے یہ مشرم نے ہنس کر کہا
 یہ انجیل میں حق نے دی ہے خبر
 لقب جس پسر کا علی ہو یگا
 لہذا یہ دیتا ہوں تم کو پیام
 ادا کر کے میرا سلام نیاز
 گواہی میں دیتا ہوں یکتا ہے رب
 نہ اس کو فنا ہے نہ اس کو زوال
 نہ بیٹا نہ بیٹی نہ ماں ہے نہ باپ
 خدا کے ہیں برحق محمد نبی
 تمھاری ولا ہے ولائے² خدا
 یہ سن کر ابو طالب نیک نام
 کہا پھر یہ مشرم سے اے خوش یقین
 مگر ہو زیادہ تشفی مری
 وہ بولا کہ ہاں سچ ہے یہ اے عقیل
 طلب کیجئے مجھ سے اب شے کوئی
 موافق⁴ طلب کے اگر پاؤ تم
 وہ بولے صداقت دکھائے مجھے
 ہوا سونے گردوں⁵ وہ رطب اللساں⁶

1- نسل 2- محبت 3- جھوٹ 4- طلب کے موافقت 5- فلک

6- خوش بانی 7- رزق پہنچانوالا

عطا کر اسی دم طعام¹ جنان
 کہ نازل فلک سے ہوا اک طبق³
 معطر ہوا اس کی بو سے دماغ
 کہ ہے میوہ ہائے جنان سے بھرا
 انار اور انگور و سیب و رطب⁵
 لیا اس میں سے آپ نے اک انار
 یہاں آکے اس کو تناول کیا
 گل علم حق سے ہوئے بارور
 ہوئیں حامل گنج علم احد
 ادھر دین کفار باطل ہوا
 کہ بیت سے کانپی زمین جا بجا
 بتوں کی خدائی میں آیا خلل
 ہوا تلخ ہر ایک کو جام عیش
 نیا حادثہ ہے یہ پیش نظر
 کمی زلزلہ میں کوئی دم نہیں
 چلو اب یہاں سے سوئے بوقیاس
 کہ تسکین دل کو کریں یہ عطا
 ہوا زلزلہ اور بھی بیشتر
 ہوائی ہوئے کوہ سے پھٹکے سنگ
 کہا اب نہیں ہے کسی طرح خیر
 ہمارے بتوں کی خدائی نہیں

خدایا اگر سچ ہے میرا بیاں
 ابھی تھا وہ صرف² دعا سوئے حق
 طبق دیکھ کر ہو گیا باغ باغ
 جو کھولا تو دیکھی یہ شان خدا
 قرینے⁴ سے میوے نمایاں ہیں سب
 ہوئے خوش ابو طالب نامدار
 مرخص⁶ ہوئے سوئے دولت سرا⁷
 انار جنان سے یہ پایا ثمر
 سنو اب خلاصہ کہ بنٹ اسد
 ادھر یہ شرف ان کو حاصل ہوا
 ابھی تھے شکم ہی میں شیر خدا
 گرے لات وعزلی وہیں منہ کے بل
 پریشاں وحیراں ہوئے سب قریش
 کیا سب نے یہ مشورہ یک دگر
 سب کیا کہ جو کانپتی ہے زمین
 بتوں کو اٹھا کر شتابی⁸ ہو لیس⁹
 وہاں ان خداؤں سے مانگو دعا
 بتوں کو وہاں لائے جو بے خبر
 سروں سے اڑے ہوش چہروں سے رنگ
 ہوا بت پرستوں کا احوال¹⁰ غیر
 انھیں تاب قدرت نمائی نہیں

1-جنت کے کھانے 2-مشغول دعا 3- طشت 4- طریقہ سے 5- کھجور

6- رخصت 7- گھر 8- جلدی 9- مہر 10- حالات

کیا آپ نے ان سبھوں سے یہاں
 ہوا حادثہ شکر تازہ پدید¹
 کرے گا جو معدوم² کفر و ستم
 اطاعت جو اس کی کرو تم قبول
 جو فرماؤ تم وہ بجا لائیں ہم
 وہ سب زلزلہ برطرف ہو گیا
 میں ایک دن تھا نزدیک بیت الحرم
 شرافت کا جن پر ہوا خاتمہ
 جناب خدا میں یہ گویا⁵ ہوئیں
 ترے در پہ بہر⁶ پناہ آئی ہوں
 میں صادق ہوں اے اصدق الصادقین
 اسی رہنما کے طریقے پہ ہوں
 کہ جس نے یہ کعبہ کیا ہے بنا
 کہ جن پر نبوت کا ہے خاتمہ
 اسی کی قسم تجھ کو اے کبریا
 ولادت کی مشکل کو آسان کر
 کہ دیوار کعبہ کی شق⁸ ہو گئی
 کہ لبیک و سعدیک اے پارسا⁹
 یہ گھر ہے ترا گھر شتاب¹¹ آشتاب
 ہوئی تھی جو دیوار شق مل گئی
 نظر آیا پردہ انھیں اک طرف

بوطالب اتنے میں آئے وہاں
 قسم ہے بذاتِ خدائے مجید
 ہوا ہے وہ مولود زب شکم
 اسی دم اماں تم کو ہوئے حصول³
 کہا سر جھکا کر یہ سب نے بہم
 وہیں آپ نے کی خدا سے دعا
 یہ کہتے ہیں عباس عالی ہم⁴
 کہ ناگاہ بہت اسد فاطمہ
 در کعبہ پر ناصیہ سا ہوئیں
 میں وحدت کا تیرے یقین لائی ہوں
 نبیوں کا تیرے ہے مجھ کو یقین
 خلیلِ خدا کے طریقے پہ ہوں
 قسم اس کی دیتی ہوں میں اے خدا
 چنے حرمتِ حضرت مصطفیٰ
 مرے بطن میں ہے جو یہ مہ لقا⁷
 کرم مجھ پہ کر اور احسان کر
 یہ کہتے ہی تائیدِ حق ہو گئی
 منادی نے دی یہ ندا پر ندا
 دعا کی خدا نے تری مستجاب¹⁰
 مگر جب حرم میں یہ خوشدل گئی
 بڑھا کعبہ میں اور عز و شرف

1- تازہ ہوا 2- نابود 3- حاصل ہو 4- عالی جناب 5- بولنا 6- کے لئے

7- چاند کا کلرا 8- پھٹ 9- نیک 10- قبول 11- جلدی

یہ پنہاں ہوئیں پردوں کے درمیاں
 کہ پیدا ہوا شیرِ پروردگار
 کہ ظاہر ہوا ایک مرغِ سپید
 وہ روح القدس یا کہ روح الامیں
 ید اللہ کے سینہ پر ایک بار
 یہ منقارِ انور تھی گویا قلم
 لکھا سینہ پر صاف نامِ علیؑ
 ہوا داخلِ کعبہ وہ بدیر³
 قریب علیؑ آیا وہ ناگہاں
 کہ آنکھوں میں سرمہ دے اس خاک کا
 کہ تھی بند چشمِ شہِ دو سرا
 نہ ہرگز کھلی دیدہ پُر ضیا
 اٹھایا ید اللہ نے دستِ غضب
 سمجھوں کی نگہ سے شقی گر گیا
 سدا گردنِ بے حیا کج⁶ رہی
 کہ روزِ چہارم ہوا جب عیاں
 برآمد⁸ وہ محبوبہٗ حق ہوئی
 ضیا جس کی فانوسِ افلاک میں
 خدا نے دیا مجھ کو سب پر شرف
 وہ اک آسیہ صاحبِ عزوِ شاں
 کہ خفیہ⁹ وہ کرتی تھی طاعاتِ رب

بصد جاہ و حشمت بصد عز و شاں
 ہوئی قدرتِ کبریا آشکار
 کھلا سقف¹ کعبہ سے ناگہ یہ بھید
 عجب کیا کہ ہو مرغِ سدرہ نشیں
 دھری اس نے منقار² انوارِ بار
 نہ تھا لوحِ محفوظ سے سینہ کم
 کیا مرغ نے رازِ حق کو جلی
 سُنی جب ابو جہل نے یہ خبر
 لئے ہاتھ میں خاکپائے بتاں
 یہی عینِ مطلب تھا ناپاک کا
 انا مل کو چشمِ علیؑ پر دھرا
 بہت زور اس بے حیا نے کیا
 نہ باز⁴ آیا اس پر بھی وہ بے ادب
 طمانچہ وہ مارا کہ منہ پھر گیا
 نہ وہ کبر و نخوت⁵ نہ سج و حج رہی
 اب آگے ہے یوں راویوں کا بیاں
 اسی جا⁷ سے دیوارِ پھر شق ہوئی
 لئے نورِ حق دامنِ پاک میں
 مخاطب تھی یوں ملکوں کی طرف
 جو پہلے تھیں مجھ سے کئی پیماں
 بزرگی کا ان کے یہی ہے سبب

1- چھت 2- چوچ 3- بد نظرت 4- کھولا 5- غرور 6- میڑھی

7- جگہ 8- باہر آئی 9- چھپی طور پر

<p>کہ پیدا ہوئے عیسیٰ پاک جب گرے دانہ ہائے رطب² جا بجا کیے نوش³ چن چن کے شیریں رطب تو بیت المقدس میں تھی وہ جناب کہ ہاں جلد ہو میرے گھر سے رواں مجھے راہ دی حق نے کعبہ میں واہ زچہ خانہ کعبہ ہمارا ہوا ندا آئی نام اس کا رکھو علی کہ ہمنام خالق یہ مخلوق ہے جو حق جاننے کا ہے یہ جانے گا تو آئے جناب رسالت مآب ضیا بخشی خورشید نے ماہ کو سلام علیک اے حبیب خدا یہاں پہلے دیکھا نبی کا جمال کہ اعجاز کا اب سر انجام ہو بیاں علم شاہ ولایت کا ہے بتوں کو خدائی کا اقرار ہے پہنچتے نہ سدرہ تلک جبریل یہی اسم اعظم کی تفسیر ہے یہی نام حاجت روائی کرے گئے خلد کو جب رسول مبین</p>	<p>سنو وجہ اعزاز¹ مریم کی اب شجر تھا جو سوکھا ہوا ہو گیا سیحنا کی ماں نے بعیش و طرب مگر دروزہ⁴ کا تھا جب اضطراب ہوا ان کو حکم خدائے جہاں در کعبہ پر لی جو میں نے پناہ تولد وہاں حق کا پیارا ہوا میں کعبہ سے اس دم جو گھر کو چلی میں عاشق ہوں یہ میرا معشوق ہے یہ بندہ میری قدر پہچانے گا ہوئی داخل خانہ جب وہ جناب لیا بر میں اپنے ید اللہ کو یہ کہہ کر کیا چشم حق ہیں کو وا⁵ وہاں تھا نظر میں خدا کا جلال عطا ساقیا اور اک جام ہو بھروسا خدا کی عنایت کا ہے عجب بیت نام کرار ہے نہ دیتے سبق گر امام جلیل عجب نام اقدس میں تاثیر ہے یہی نام مشکل کشائی کرے زہے رتبہ علم سلطان دین</p>
<p>1- عزت و مقام 2- کھجور 3- کھائے 4- زچگی کا در 5- کھولا</p>	

کہ ناگاہ اک شخص پیدا ہوا
 کف دست میں تازیانہ لئے
 کہاں ہے وحی رسول خدا
 دکھایا جمالِ ید اللہ کو
 جواب سلام اس کو شہ نے دیا
 مبارک رہائی کا عیش و فرح
 ہوا بعد مدت کنویں سے رہا
 ظہورِ پیمبر کی دی تھی خبر
 مقید کیا تھا تجھے بے سبب
 تو محبوس اب تک رہا چاہ میں
 ہوئے ہیں بستر تین سو ساٹھ سال
 مرا آپ کیا جانیں نام و نشان
 بیاں کر گئے ہیں رسولِ انام
 وفاتِ نبیؐ سن کے رونے لگا
 سوال آپ سے ہیں کئی یا علی
 بیاں کر بیاں کر بیاں کر شتاب⁴
 کہ جس کی نہ ہے والدہ نے پدر
 کہ پیدا ہوئی اور نہ ماں ہے نہ باپ
 کہ جنس اس کی انسان و جن سے نہیں
 کہ جو اپنے صاحب کو لے کر پھری
 جو اصحاب کو اپنے دیتا تھا بیم⁵

ید اللہ تھے مسجد میں رونق فرا
 رخ پاک برقع میں پنہاں کئے
 سر جمع عام دی یہ صدا
 بتایا ابوبکر نے شاہ کو
 یہ سن کر شہ دیں کو مجرا¹ کیا
 کہا ہنس کے اے مضر اچھی طرح
 مقید² بہت چاہ میں تو رہا
 تو صد سالہ تھا جبکہ اے خوش سیر
 تجھے قوم سے اپنی پہنچے تعب³
 شہنشاہِ لولاک کی چاہ میں
 تری عمر کا مجھ پہ روشن ہے حال
 تعجب سے کہنے لگا وہ جوان
 کہا مرتضیٰ نے کہ اے نیک نام
 وہ دیدار بے چین ہونے لگا
 ہوا ملتمس یہ علی کا ولی
 علی نے کہا سب کا دوں گا جواب
 وہ بولا کہ اُس مرد کی دو خبر
 وہ ہے کون عورت بتائیں یہ آپ
 پیمبرؐ ہے وہ کون اے شاہ دیں
 وہ ہے قبر کون اے امامِ جری
 وہ حیوان ہے کون اے امامِ کریم

1- سلام 2- قید میں 3- رنج 4- جلدی 5- ہراس

غذا کھا کے جس نے نہ پانی پیا
 کہ جھکا جہاں ایک بار آفتاب
 نہ دیکھے گی اس بقعہ کی سر زمین
 کہ اک دوسرے کی جگہ پر نہیں
 کہ دشمن نہیں ایک کا ان میں ایک
 کہ اپنی سکونت میں ناچار ہیں
 کہ باہم عداوت ہے جن میں سدا
 کہو خوب اور زشت⁴ کا ماجرا
 عیاں جس سے حیوان زندہ ہوا
 مگر مسکرائے امیر عرب
 کہ لے سن جواب ان سوالوں کا سن
 ہے آدم وہ مرد اور حوا وہ زن
 وہ تھا زاغ اے مومن خوش اصول
 کہ یوں دفن کر لاش ہائیل کو
 سن اس قبر کا حال اے اہل خبر
 دکھائی انھیں سیر ہر دم نئی
 دیا جس نے اصحاب کو خوف و بیم⁶
 مبادا سلیمان ہوں اندوہناک⁷
 عصا ہے وہ موٹی کا اے بے ریا
 نہ پانی کے قطرے سے ترکی زباں
 وہ دریا کا ہے قعر⁸ اے ہوشیار

وہ ہے کون سا جسم اے مرتھاً
 وہ ہے کون سا بقعہ¹ اے بو تراب
 اور اب حشر تک نور مہر میں
 وہ ساکن ہیں دو کون اے قطب² دیں
 وہ ہیں کون دو دست اے شاہ نیک
 بتاؤ وہ دو کون سیار ہیں
 وہ دشمن ہیں دو کون اے مقتدا³
 خبر دو کہ شے اور لاشے ہے کیا
 وہ پتھر ہے کون اے دُر بے بہا
 ہوئے ان سوالوں سے حیران سب
 ہوئے مضر دیندار سے ہم سخن
 نہیں جن کے ماں باپ اے نیک تن
 نہ تھا جو کہ انسان و جن سے رسول
 کیا جس نے تعلیم قابیل کو
 دکھاتی تھی جو اپنے صاحب کو سیر
 وہ مچھلی تھی یونس کو جو کھا گئی
 وہ حیوان تھا مورچہ اے فہیم⁵
 ستوں پر چڑھے ہو گرانا نہ خاک
 وہ تن جس نے کھا کر نہ پانی پیا
 کیا جادوے ساحراں نوش جاں
 پڑا جس پہ سورج کا عکس ایک بار

1- گنبد 2- مینار 3- قلاب 4- خراب 5- عقل مند 6- رنج

7- رنجیدہ 8- گہرائی

کیا خشک خالق نے دریائے نیل
 کہ چلنے میں اٹھتا تھا گرد و غبار
 وہ ہے ناقہ صالح با خدا
 جنہیں انتقال اپنی جا سے نہیں
 دیا آئے گردوں⁴ زمیں کی جگہ
 سدا جن کو گردش ہے آٹھوں پہر
 کبھی بغض جن میں نہیں اے جواں
 ہمیشہ ہے جن میں فساد و خلل
 جو لاشے ہے کافر ہے کچھ شک نہیں
 بُرا ہے وہ تن جس پہ ہوئے نہ سر
 کہا اس نے صادق ہو تم اے جناب
 ہویدا⁵ ہے تم پر خفی⁶ و جلی
 ہوئے غرق حیرت یہ سُن کر بیاں
 کہا خوب حال جناب امیر
 فضائل کی تقریر ہے لا جواب
 مضامین یہ ہیں مرحبا مرحبا
 کہ اے ناصر دین خیر البشر
 سفارش میں یہ کبریا سے کہو
 پڑھیں کلمہ پیر و جواں جب تلک
 رہے سنگ اسود کا جب تک نشاں
 شب و روز صبح و مسا⁸ خوش رہے

مگر پیر¹ موسیٰ یہ نکلی سبیل²
 پڑی قعر³ پر دھوپ یہ ایکبار
 وہ حیوان جو پتھر سے پیدا ہوا
 وہ ساکن ہیں دواک فلک اک زمیں
 زمیں جائے چرخ بریں کی جگہ
 وہ سیار دو ہیں یہ شمس و قمر
 محبت ہیں وہ دواک بدن ایک جاں
 وہ دشمن ہیں دواک حیات اک اجل
 وہ شے کیا ہے مومن ہے اے خوش یقیں
 وہ بہتر ہے کیا سب سے شکل بشر
 سوالوں کے اپنے جو پائے جواب
 امام ام ہو تمہیں یا علی
 جو حاضر تھے مسجد میں پیر و جواں
 ہزار آفریں واہ وا رے دبیر
 ولادت کی تصویر ہے لا جواب
 اسے نظم کہتے ہیں صلّ علا
 اب آقاے کونین سے عرض کر
 معین⁷ مجاں ہر اک دم رہو
 ترے کعبہ میں ہوازاں جب تلک
 رہے جب تلک آب زمزم رواں
 ہر اک شیعہ با خدا خوش رہے

1- واسطے 2- راہ 3- عمیق 4- فلک 5- ظاہر 6- پوشیدہ

7- دوست 8- شام

نوید¹ عید غدیر

<p>کہ حیدر ہوئے آج کل کے امیر کہ محشر میں کوثر ہے جس کی جزا³ زمانے میں عید غدیر آج ہے علیٰ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر کہ اک شتمہ⁵ اس عید کا ہو بیاں یہ ادنیٰ فضیلت ہے جس کی عیاں ہوا اس عنایت سے خوش وہ ملول⁷ خلیلِ خدا پر ہوئی آگ گل وزیر آج عیسیٰ کے شمعون ہوئے صلا عمر دنیا کے ہے صوم⁸ کا برابر ہے گر اور دن دے ہزار ملی جاتی ہے آج شیطان کی ناک پہ دشمن کو یہ بات سُنی نہیں بیان بزرگی عید غدیر دعا آج کے روز مقبول ہے فرشتوں کو اس طرح سے بر ملا¹¹ نظارہ کرو جلد چاروں طرف لے آؤ انھیں پیش¹² پروردگار وہ اک عید قرباں ہے اک عید فطر پہ یہ عید رتبہ میں ہے بے نظیر اُڑیں گے ملک بال و پر کھول کر</p>	<p>پلا سا قیا جامِ خم غدیر پلا وہ شرابِ مسرت فزا² عروجِ جنابِ امیر آج ہے زہے قدر و شانِ شہِ قلعہ گیر کہاں قدرتِ خامہ⁴ دو زباں فضائل میں اس کے ہے قاصر⁶ زباں ہوئی آج آدم کی توبہ قبول گئے عرش پر آج شاہِ رسل وصی آج موسیٰ کے ہارون ہوئے عجب روزہ ہے آج کے یوم کا اگر آج درہم کرے اک ثار فرح ناک ہیں سب کہ بالائے خاک کہاں دھوم اس خرمی⁹ کی نہیں سنو غور سے اے صغیر و کبیر¹⁰ امام رضا سے یہ منقول ہے قیامت کے دن ہوگا حکمِ خدا کہ ہاں صفِ بصفِ باشکوہ و شرف مقرر جہاں میں جو عیدیں ہیں چار جہاں جن میں خوش ہو کے ملتا ہے عطر سوم روزِ جمعہ چہارم غدیر بحکمِ خداوند جن و بشر</p>
--	--

1- خوشخبری 2- مسرت بخش 3- ثواب 4- قلم 5- ذرہ 6- مجبور

7- رنجیدہ 8- روزہ 9- خوشی 10- چھوٹے بڑے 11- عام 12- خدا کے سامنے

تہ عرش پر نور لے آئیں گے
 دولہن جس طرح آئے دولہا کے گھر
 ستاروں میں جس طرح روشن قمر
 سنو تازہ مضمون تم مجھ سے اب
 پہ یہ عید ہے مصحف کردگار
 زبور اور توریت و انجیل سے
 ہے ان تین عیدوں سے افضل یہ عید
 کیا جب پیبرؑ نے حج و دواع
 مدینہ کو کعبہ سے راہی ہوئے
 وہاں وحی لائے یہ روح الامیں
 وصی کیجئے مرتضیٰ کو یہیں
 نہ بندوں کو حکم خدا کچھ دیا
 کیا شکر انعام ربّ و دود
 تاکید آئی ہے وحی خدا
 مرے بندوں سے اس کی بیعت بھی لو
 بغل گیر اصحاب باہم ہوئے
 کیا جلد پالاں⁸ سے منبر درست
 اور اک زینہ⁹ پائین بیٹھے علیؑ
 بظاہر ہوئے یوں وصیؑ نبیؑ
 پکارے یہ سکّان¹⁰ بالا و پست
 عیاں شرح نور علی نور ہے

بہم¹ چار عیدوں کو فرمائیں گے
 ہر اک عید آراستہ² سر بسر
 یہ عید غدیر ان میں یوں جلوہ گر
 یہاں تک حدیثوں کا مضمون تھا سب
 کہ عیدیں ہیں چار اور کتابیں ہیں چار
 شرف جیسے برتر ہیں قرآن کے
 چہ جمعہ چہ اضحیٰ چہ فطر سعید
 لکھا ہے خلّاق کا تھا اجتماع
 مرخص³ حبیب الہی ہوئے
 قریب غدیر خم آئے جو ہیں
 یہ ہے تم کو حکم جہاں آفریں
 نہ آج اُن کو تم نے وصی گر کیا
 ہوا حکم جب یہ تو حضرت نے زود⁴
 پس از سجدہ ارشاد سب سے کیا
 کہ خلعت⁵ نیابت⁶ کا حیدر کو دو
 یہ احکام سنتے ہی خرم⁷ ہوئے
 کمر باندھی خدام والا نے چست
 ہوئے جلوہ افروز اس پر نبیؑ
 اگرچہ باطن وصیؑ تھے علیؑ
 علیؑ و نبیؑ کی جو دیکھی نشست
 ذرا دیکھنا واہ کیا نور ہے

1- مل کر 2- سجایا 3- رخصت 4- جلدی 5- شاہی لباس 6- جانشینی

7- خوش 8- کجاوے 9- بیڑی 10- مقیم

دیا لفظ خالق نے زیر و زبر
 کہ تھے آدمی جمع ستر ہزار
 پڑھا خطبہ حمد پروردگار
 محبت کے ساتھ اور شفقت کے ساتھ
 سنو ابھرا الناس⁴ حکم خدا
 بلا فصل ہے جانشین نبی
 ملیں گے محبوں کو روزِ نشور⁶
 علی کے مناقب میں کیا کیا کہا
 پے⁷ قصد بیعت اٹھے یک دگر
 کہ نَجِّ لَكَ یا امیرِ عرب
 نبی کے وصی ہیں شہِ اوصیا
 مشرف ہوئی خلق بیعت سے سب
 نبی نے کیا کوچ سوئے وطن
 کہ تحسین کریں مجھ کو لوح و قلم
 کہ مسجد میں امت کا تھا پردہ پوش
 وہ انجم تھے اور ماہِ تاباں جناب
 سخن وحی حق اور زباںِ جبریل
 یہ سلماں سے بولے رسولِ خدا
 کہ گوشِ سماعت ہیں میرے اُدھر
 مدینے میں مسجد سے آئے شتاب
 پکارا قریب آ کے وہ نیک نام

ہیں مصطفیٰ و علی جلوہ گر
 رقم¹ کرتے ہیں اب یہ اہل شمار
 نبی نے حضورِ صغار² و کبار³
 لیا ہاتھ میں پھر ید اللہ کا ہاتھ
 سرِ مجمعِ عام دی یہ ندا
 یہ میرا وصی ہے یہ میرا وصی
 علی کی محبت کے کیا کیا سرور⁵
 یہ فرما کے من کنت مولا کہا
 یہ سُن کر ابوبکرؓ و عثمانؓ عمرؓ
 کیا بعد بیعت کے یہ وردِ لب
 یہ اقرار اس وقت باہم کیا
 غرض بعد ان کے بارشادِ رب
 جو بیعت سے فارغ ہوئے مرد و زن
 وہ اعجاز⁸ تازہ کروں میں رقم
 سنو گوشِ دل سے یہ اے اہل ہوش
 مصاحب⁹ تھے گردِ رسالت مآب
 مگر ہم سخن تھے رسولِ جلیل
 کہ ناگہ مدینے میں اک نفل اٹھا
 ہوا کیا ذرا جا کے لاؤ خبر
 وہیں سُن کے سلماں یہ حکم جناب
 تو دیکھا کہ ہے مجمعِ خاص و عام

1- لکھا 2- چھوٹے 3- بڑے 4- اے لوگو 5- خوشی 6- حشر

7- کے لئے 8- معجزہ 9- اصحاب

مشوش¹ ہیں اس دم رسولؐ زماں
 نئے سات شخص ان کو آئے نظر
 فزوں مشک پر آب سے ہے شکم
 وہن سے فغاں مثل قرنا² بلند
 کس اقلیم³ میں ہے تمھارا مکاں
 مفصل حقیقت سناؤ مجھے
 چلیں لے کے پیش رسولؐ اُمم
 روا اُن کے درماں⁵ ہمارا کہاں
 ہر اک درد کی ہم دوا پائیں گے
 لگائیں گے آنکھوں سے پائے جناب
 انھیں لائے پیش رسولؐ زمن
 جواب ان کو شاہ رسلؐ نے دیا
 اور اپنے برابر بٹھایا انھیں
 ہر اک آرزو و تمنا کہو
 یہ خط شاہ مغرب کا لائے ہیں ہم
 کہ جس سے ہوا ہے یہ ہم پر عذاب
 کیا حکم قاصد کا اس نے عدول⁷
 سر نامہ بر⁹ بھی کیا زیر تیغ
 خطا کی خطا کی خطا کی خطا
 اجل جس سے ہر سو ہویدا¹¹ ہوئی
 کہ چشمے کا اس کوہ پر ہے ظہور¹²

بتاؤ کہ کیوں ہے یہ شور و فغاں
 یہ سُن کر بٹے سب ادھر اور ادھر
 سیہ رنگ چہروں کے سر تا قدم
 قریب ہلاکت ہر اک دردمند
 پکارے یہ سلمانِ شیریں بیاں
 سب عارضے کا بتاؤ مجھے
 وہ بولے کریں آپ اتنا کرم
 سب احوال⁴ اپنا کریں گے بیاں
 در مصطفیٰ پر اگر جائیں گے
 زیارت میں ان کی ہیں لاکھوں ثواب
 سنے جب یہ سلمان نے ان کے سخن
 پیمبرؐ کو اُن سب نے مجرا کیا
 وفور⁶ کرم سے بلایا انھیں
 کہا پھر کہ ہاں حال اپنا کہو
 وہ بولے کہ مغرب سے آئے ہیں ہم
 سنیں حال پہلے زبانی جناب
 گیا تھا جو شاہ رسل کا رسولؐ
 کیا چاک نامہ کو پھر بے دریغ⁸
 نہ آیا رہ راست پر کج¹⁰ ادا
 بلا ایک فوراً وہ پیدا ہوئی
 پہاڑ ایک مغرب میں ہے اے حضور

1-پریشان 2-سکھ 3-سلطنت 4-حالات 5-علاج 6-شدت

7-عدالت 8-بغیر ڈر کے 9-خط لے جانے والا 10-میل کا 11-ظاہر 12-ظاہر

<p>زراعت کو دیتے تھے وہاں شیخ و شاب¹ اسی سے یہ عالم ہمارا ہوا تو چاروں طرف کی ہوئی راہ بند کہ دل سوختہ اک زمانہ ہوا ہلاک اس کی آمد سے ہیں خاص و عام پیہر نے اس نامہ کو وا³ کیا کہ اے گل کے فریاد رس⁴ دادگر⁵ شہنشاہ ارض و سما الغیاث⁶ خبر لو خبر لو خبر لو مری مرے شہر سے دور ہو اژدہا تو اصحاب سے پھر کیا یوں خطاب کہ اژدہ سے لڑنے پہ طیار ہے شہ غریب منظور ایماں کرے پڑھیں کلمہ حق صغار و کبار کہ گویا اجل سامنے تھی کھڑی پھڑکنے لگیں مچھلیاں دام⁹ میں کہ انبی گیسو چھو اور موا مکدر¹⁰ ہوئے شاہ جن و بشر کھلا باغ طبع رسول جلیل نہ غمگیں ہو اے سید المرسلین نہیں ہے کوئی ان میں ایسا جری</p>	<p>اُسی چشمہ کوہ سے لے کے آب کہ اک اژدہا آشکارا² ہوا ہوا اس کے منہ سے جو شعلہ بلند زباں اور اس کا زمانہ ہوا جلا اس کے شعلے سے صحرا تمام یہ کہہ کر شہ دیں کو نامہ دیا لکھا تھا یہ القاب خیر البشر⁷ دو عالم کی حاجت روا الغیاث⁶ نہیں اب کسی شکل سے جانبری⁷ مسلمان میں ہوں گا بہ دل بے ریا وہ خط پڑھ چکے جب رسالت مآب کوئی تم میں ایسا بھی جرّار ہے جو اس اژدھے کو وہ بے جاں کرے ہو مغرب میں دین خدا آشکار عجب حال اصحاب تھا اس گھڑی ہوا رعشہ اعضا کو اندام⁸ میں یہ اژدہ کا ڈر سب پہ طاری ہوا یہ حالت جو ان سب کی آئی نظر کہ آئے ہوائے پر جبریل یہ احکام حق لائے روح الامیں کہ اژدہ¹¹ سے جا کر کرے ہم سری</p>
<p>1- جوان 2- ظاہر 3- کھولا 4- فریاد سننے والا 5- مدد کرنے والا 6- فریاد 7- جان بچنا 8- بدن 9- جال 10- غمگیں 11- اژدہا</p>	

تمھارا ہی بازو میرا ہاتھ ہے
 کہ اژدر پہ غالب ہو وقتِ جدال¹
 وہاں آئے ہنستے ہوئے مرتضیٰ
 یہ کہہ کر خبر ملک مغرب کو دی
 کہا حکم معبود پر میں نثار
 شجاعت نے جھک جھک کے چومے قدم
 ہوئے شاد و خرم رسولِ قدیر
 کہ روشن کرو دین کے نام کو
 بیار و بیس فوجِ ایماں چلی
 جو مغرب سے آئے تھے نالہ کناں⁶
 ہوا عارضہ ان کا فوراً ہوا
 پکارے تمھیں ہو امامِ اُمم
 غلاموں کو تلقین فرمائیے
 شہ دین نے فوراً مسلمان کیا
 کہ وہ راہ میں راہ پر آگئے
 کہ مغرب میں کل یہاں سے پہنچیں گے ہم
 لگا عرض کرنے یہ اک نیک نام
 کرے طے مہینے میں مغرب کی راہ
 ندیم⁸ شہ غرب عالی مقام
 کہ مغرب ہی میں دوسرا دن ہوا
 قریب آکے یہ عرض کرنے لگا

مگر پیشِ حیدر یہ کیا بات ہے
 نہیں جز علیؑ یہ کسی کی مجال
 یہ سنتے ہی فرمان حق مصطفیٰ
 کہا مصطفیٰ نے کہاں تھے انہی²
 سنا جبکہ فرمانِ پروردگار
 لگائی کمر سے حسام³ دو دم
 مسلح ہوئے جب جنابِ امیر
 دیا حکم یہ فوجِ اسلام کو
 مرخص⁴ ہوئے جب نبیؐ سے علیؑ
 وہ ساتوں رکاب⁵ علیؑ میں رواں
 پڑھی ان مریضوں پہ شہ نے دعا
 گرے شہ کے قدموں پہ ساتوں بہم
 ہمیں دین احمدؑ میں اب لائیے
 یہ سُن کر عطا ان کو ایماں کیا
 پتا راہِ فردوس کا پاگئے
 یہ پھر ان سے بولے امامِ اُمم
 سنا جب یہ شیرِ خدا کا کلام
 جو جائے بہت جلدِ شام و پگاہ⁷
 کہا جس نے یہ قیس تھا اس کا نام
 پہ روزِ دوم خوش وہ مومن ہوا
 ہوا قیس اعجاز شہ پر فدا

1- جنگ 2- بھائی 3- تلوار و دھاری 4- رخصت 5- خدمت

6- نغان کرنا 7- صبح 8- دوست

<p>خبر جا کے دوں بادشہ کو شتاب¹ ہوا قیس راہی² بعیش و طرب³ خدا کی عنایت ہوئی شکر کر کہا رازِ قدرت ہویدا⁵ ہوا رسولوں کے مشکل کشا آئے ہیں کیا جس نے جھولے میں اژدر کو دور ہوئی کس طرح تجھ کو حاصل شفا مسیحائے ارض و سما ہیں علی انھیں کی دعا سے شفا ہوگئی بلا شک وہی ہیں امامِ زماں غلامانہ چلتا ہوں آقا کے پاس وزیر اس کا تھا ایک شمعون شقی کہ جانا مناسب نہیں آپ کا سوے کوہ تشریف لے جائیے پیہر پہ ایمان ہم لائیں گے یہی اس نے حضرت کو بھیجا پیام سواری کو حاضر ہوا خوش خرام جلو میں ملائک یمین و یسار غلامی میں موجود اقبال و جاہ چمکنے لگا کوہ مانند طور نہ دلدل شہ دیں کا آگے بڑھا</p>	<p>مجھے حکم ہووے اگر اے جناب کہا شاہ نے خیر اے با ادب کہا شاہِ مغرب سے اے خوش سیر⁴ وہ بولا بتا تو مجھے کیا ہوا کہ سرتاج عرش علی آئے ہیں ارے ہے یہ وہ حیدرِ نیک خو⁶ کہا شاہ نے قیس سے یہ بتا وہ بولا زبانِ خدا ہیں علی ہمیں زندگی پھر عطا ہوگئی کہا شاہِ مغرب نے اس سے کہ ہاں نہیں اب میرے دل میں مطلق ہراس⁷ سنو اب تم اے دوستانِ علی یہ مغرب کے حاکم سے اس نے کہا یہاں سے یہ پیغام بھجوائیے ظفر⁸ آپ اژدر پہ جب پائیں گے اثر کر گیا اس شقی کا کلام مسح ہوئے شاہِ گردوں مقام چلے جانب کوہ ہو کر سوار کھلا فرق⁹ پر چتر¹⁰ ظل الہ جو پہنچے وہاں یوں امامِ غیور لکھا اب یہ راوی نے ہے ماجرا</p>
<p>1-جلدی 2-مسافر 3-خوشی 4-خوش اخلاق 5-ظاہر 6-نیک طبیعت</p>	<p>7-خوف 8-فتح 9-سر 10-چھتری</p>

امام دو عالم بھی ماہر ہوئے
 کہ دُلدل سے کودے امام ہدا
 پر آتش بیابان سارا ہوا
 کہ فرماتے ہیں یہ شہِ ارجمند
 پہ ہم کو ذرا بھی نہ دشوار تھا
 تو لے جاتا وہ کوہ کو بے خطر
 سلیمان کو جنبش کہاں مور سے
 تو شعلہ نکالا دہن سے ادھر
 کرو سامنے اس کے تیغ دو دم
 بڑھے اس کی جانب شہنشاہ دیں
 ہوئی آگ اس شعلہ کی بے قرار
 حسام شہِ دہن سے بھنسنے لگا
 کنویں میں وہ جلدی نہاں ہو گیا
 شہِ دیں بھی کودے وہیں چاہ میں
 سراسر وہ حیرت کی تصویر تھا
 تو دیکھا ہے اک شخص بیٹھا ہوا
 تو انساں بنا ہے یہاں آن کر
 کہ اب خون میں اپنے نہائے گا تو
 مقابل شہِ دیں کے ناری ہوا
 مری تیغ کس نے بھلا کھائی ہے
 مٹایا ہزاروں کا نام و نشان

اثر بوئے اژدر کے ظاہر ہوئے
 مگر جرأت شاہِ دہن پر فدا
 وہ اژدر بھی واں آشکارا¹ ہوا
 سوے شاہِ دیں منہ سے پھینکی کند²
 ہزاروں کندوں کا وہ بار تھا
 اگر کھینچتا کوہ پر ڈال کر
 بہت اس نے کھینچا مجھے زور سے
 ہوا جبکہ ناچار وہ خیرہ سر³
 ندا آئی یہ اے امام اُمم
 علم کر کے تیغ دو دم کو وہیں
 جو لپکی یہ مصمام مثل شرار
 لگی آگ یہ سر کو دھنسنے لگا
 قضا کا جو ساماں عیاں ہو گیا
 ہلاکت کا ڈر تھا اسے راہ میں
 کنویں میں مکاں ایک تعمیر تھا
 لگے ڈھونڈنے اس کو شاہ ہوا
 کہا شاہ نے اس کو پہچان کر
 بھلا اب کہاں فحج کے جائے گا تو
 لرز کر اٹھا غیظ طاری ہوا
 پکارا اجل آپ کو لائی ہے
 کہاں کا بڑا ایسا ہے پہلوں

1- ظاہر 2- پھینکا 3- بد فطرت 4- تلوار

کہا گیر¹ یہ ہم سے او روسیاء
میں ہوں شیر یزداں امام مہیں
کٹے پرفرشتے کے اک ضرب سے
مگر وار خالی وہ شہ نے دیا
وہ آتی ہے سر پر ترے ذوالفقار
کیا دو سنگم کو اک وار میں
دھرے اپنے سر پر ہے وہ تاج زر
کہا شہ نے آنا کہاں سے ہوا
نبی سے ملا مجھ کو اسلام ہے
ترے گھر میں اب ہیں جناب امیر
کہ دیکھا تمہیں اے نبی کے حبیب
یہ دیو سیہ اک عدو تھا مرا
پڑا تھا جدھر وہ سر بدگھر
زبان مبارک سے پھر کچھ پڑھا
وہ نکلا دھویں کی طرح چاہ سے
پڑی دھوم مغرب میں چاروں طرف
کرامت پہ حضرت کے قربان ہوا
بتوں کو مطیع خدا کر دیا
جہنم نے مہماں اُتارا اسے
وہ خسرو⁶ غلامی میں حاضر رہا
ملے شاد ہو کر رسالت پناہ

یہ سنتے ہی پھرا وہ شیرِ الہ
میں ہوں بازوئے سید المرسلین
جن آگاہ سب ہیں میرے حرب² سے
جلا سن کے یہ اور حملہ کیا
کہا لے خبردار او نابکار
یہ برش تھی مولّا کی تلوار میں
پھر اک شخص یوں شہ کو آیا نظر
ادب سے شہ دیں کو مجرا³ کیا
کہا اس نے راشد مرا نام ہے
یہ فرما گئے ہیں رسولِ قدیر
تکلی خواب سے آنکھ جاگے نصیب
تہ تیغ جس کو ہے شہ نے کیا
یہ سن کر چلے شاہ جن و بشر
سیہ رو⁴ کے سر پر قدم کو دھرا
نہ ٹھہرا گیا فرق⁵ گمراہ سے
برآمد ہوئے جب شہ با شرف
وہ مغرب کا حاکم مسلمان ہوا
دل کفر اسلام سے بھر دیا
شقی تھا جو شمعون مارا اسے
رہے جب تلک شاہ ہر دو سرا
پھر آئے مدینے میں مغرب سے شاہ

1- پکڑو 2- جنگ 3- سلام 4- بدعاش 5- سر 6- شہنشاہ

<p>جو اس عید کے ہیں فضیلت شناس¹ دعا میں کروں اور وہ آئیں کہیں الہی تو ہے معظی² خاص و عام حق کرامات روز غدیر ہر اک آرزو سے تو کر کامیاب خدایا خدایا حق علی ہوا جس کے حلقوم⁴ سے تیر پار تری راہ میں جس نے کھائی سناں عنایت سے کر آج⁵ کو سرفراز ہر اک شے اسے بخش دے ذوالجلال اسی دم یہ میری دعا ہو قبول دکھا تربت نائب بو تراب</p>	<p>دیر ان سے اب ہے مرا التماس نہ خاموش اس انجمن میں رہیں الہی تو ہے کردگار انام حق جلال جناب امیر مرے دل کے مطلب تو برلاشتاب³ الہی الہی حق نبی حق علی اصغر شیر خوار حق دل اکبر نوجواں اٹھاتا ہے تو اپنے بندوں کے ناز زر و دولت و مال اولاد و آل خداوند عالم حق رسول عطا کر زیارت کا مجھ کو ثواب</p>
<p>بہ تہنیت عید نوروز</p>	
<p>جلوس جناب امیر آج ہے ہوئے تخت پر مرتضیٰ جلوہ گر خصوص آج تو عید نوروز ہے کہ فیروزی رنگ نوروز ہے اسی روز معراج و بعثت ہوئی ہوا واز¹⁰ خیبر کا دروازہ آج کہ رنگیں ہیں سب رنگ نوروز ہے یہی روز روزوں میں ہے مثل ماہ</p>	<p>فلک پر دماغ سریر⁶ آج ہے خلافت کا پایہ⁷ گیا عرش پر بفضل خدا عیش نوروز ہے محبوں کو یہ روز فیروز⁸ ہے اسی دن نبی کو رسالت ہوئی علی کو ملی فرحت⁹ تازہ آج کوئی دن نہیں بہتر اس روز سے بڑا رتبہ اس کا ہے پیش الہ</p>
<p>1- اہمیت جاننے والا 2- جس کی اطاعت کی گئی 3- جلدی 4- حلق 5- فرزند دیر 6- تخت 7- مقام 8- فیروزی 9- خوشی 10- کھولا</p>	

<p>ہوئے جانشین جناب نبیؐ یہ فرماتے ہیں اے صغار و کبار¹ کہ یہ دن ہر اک دن سے ہے محترم کہ گویا ہوا رب با ملاذ⁴ پست اور اقرار توحید یزداں کریں یہ واحد سمجھ کر کریں بندگی اماموں کے بھی ہوں مقرر⁵ لا کلام الہی تو آقا ہے بندے ہیں ہم اسی روز طالع⁸ ہوا آفتاب کہ ہر شاخ باغوں میں پھولی پھلی ہوئی کوہ جودی پہ آکر مکین⁹ کہ زندہ کیے مڑے بھی سی¹⁰ ہزار پڑے تھے فقط استخوان¹¹ جا بجا لقب اس مہمیز کا خرقیل تھا میں حیران اے خالق ذوالجلال تو بخشے گا کیونکر انھیں جسم و جاں میں دیکھوں گا ان کو جلا¹³ اے کریم کہ ہاں پانی ان ہڈیوں پر چھڑک ہوئے زندہ حکم خدا سے شتاب جو دیکھا تو ایک دم میں سب کچھ ہوا مہمیز کے قدموں پہ گرنے لگے</p>	<p>یہی روز تھا جو علیؑ ولی امام ششم صادقؑ نامدار مجھے کعبہ ذوالمنن² کی قسم یہی روز بے شک تھا روز آست³ کہ ارواح سب عہد و پیاں کریں یقین لائیں وحدانیت کا میری رسولوں کے قائل ہوں دل سے تمام اسی روز روحیں پکاریں بہم⁶ ہوئے قائل مہر حق شیخ و شاب⁷ یہی روز تھا جو ہوا وہ چلی اسی روز کشتی نوحؑ میں یہ اس روز کو حق نے بخشا وقار نہ تھا گوشت اور پوست کچھ مطلقاً گذر اک مہمیز کا ناگہ ہوا کیا اس نبیؐ نے خدا سے سوال پڑے ہیں جو بوسیدہ¹² یہ استخوان تماشاے قدرت دکھا اے کریم ہوئی اس کو وحی خدا یک بیک غرض استخوانوں پہ چھڑکا جو آب رگ و ریشہ روح و بدن دست و پا وہیں پاؤں سے اپنے پھرنے لگے</p>
<p>1- چھوٹے بڑے 2- اللہ تعالیٰ 3- اللہ سے بندہ کے پیمان کا دن 4- چھوٹے بڑے 5- اقرار کرنا 6- مل کر 7- جوان آدمی 8- طلوع 9- مقام کرنا 10- تئیں 11- ہڈیاں 12- کمزور 13- زندہ کرنا</p>	

<p>کہ سنت ہے خرقل کی حکم رب ہوا وحی رب ہدا کا نزول اسی دن بتوں کو شکستہ کیا ہوئے دوش احمدؑ پہ حیدر سوار جھکا بہر تسلیم چرخ کہن یہ نور علی نور ہے واہ وا تیرے گھر میں کیا کیا ہے نور و ضیا کہ توڑا بتوں کا سراپا⁵ و دست نبیؐ نے کیا تھا علیؑ کو وز پر کہ آکر کرو بیعت مرقتضا یقین جانو اس میں کچھ شک نہیں یہی تھا یہی تھا یہی تھا وہ دن کہ خونِ عدو کی بھی نہر واں کہ ہے دشمنوں کو ملال⁸ شدید اسی روز قتل اک بدایاں ہوا اسی روز مہدئی کا ہوگا نمود⁹ اسی روز دجال ہوگا ہلاک کہ ہوئیں امام الزمان آشکار ہوئے عید اکبر کے معنی جلی¹⁰ کہ روشن ہے فیاضی کبریا علیؑ کے فضائل کی ہے ابتدا</p>	<p>یہی آب پاشی¹ کا بس ہے سبب یہی روز تھا وہ کہ بہر² رسولؐ خلیق خدا نے بحکم خدا یہی ہے وہ یومِ سعادت شعار³ ہوئے دوش پر جبکہ جلوہ لگن صدائے ملک تھی کہ صل علیؑ درخشاں⁴ ہیں شمس و قمر ایک جا یہ دست خدا نے کیا بندو بست ہوئی تھی اسی روز عید غدیر کہا تھا یہ اصحاب سے بر ملا⁶ یہ نائب ہے میرا بروئے زمیں⁷ جب آئے تھے بیعت میں حضرت کے جن ہوا آج طے قصہ نہرواں بڑی ہے خوشی اور بڑی ہے یہ عید جدا نسلِ آدم سے شیطان ہوا اسی دن ہے شیعوں کا ہر اک سرور اسی روز کافر اڑائیں گے خاک یہی سال در سال ہے انتظار زہے شانِ روزِ جلوسِ علیؑ یہ ہے مہر ماہِ نجف کی ضیاء پڑھیں شیعہ تسبیح صل علا</p>
<p>1- پانی ڈالنا 2- رسول کی خاطر 3- نشان 4- روشن 5- قدوخال 6- کھلے عام 7- زمین پر 8- غم 9- ظہور 10- ظاہر</p>	

<p>نہ اک شہ¹ ہو وصف² حیدر³ رقم در دولت ان کا ہے قبلہ مرا سر عرش و کرسی ہے زیر قدم لرزتی ہے سہراب و رستم کی کور⁴ کہ جھکتا ہے سجدے کو عرش بریں کہ حاکم تھا بغداد میں ایک بخیل نجف میں بہت جمع ہے مال و زر ہے قبضے میں دست خدا کے وہ مال مع طبل و لشکر بصد کروفر⁵ نجف میں خزانہ تھا شہ کا جہاں زر و سیم لیس یہ ارادہ کیا چمک اس سے بجلی کی پیدا ہوئی ہوئے صاف جل جل کے ناری تلف⁶ ہوئے سر ہزاروں کے تن سے قلم ارے یارو بھاگو کھنچی ذوالفقار پڑا سکھ ضربت حیدری کہ تلوار کی آنچ میں خود بھنے ہمیشہ ہے دنیا میں اس کا چلن کہ قاتل کے بدلے پڑھوں چار قل علی کی محبت ٹپکنے لگے پری کیا دل حور دیوانہ ہو یکارے ورق یا علی یا علی علی ضیغم⁷ پیشہ⁸ لافٹے⁹ فروح و ریحان اے شیعیاں</p>	<p>لکھیں حشر تک گرچہ لوح و قلم علی ہیں در شہر علم خدا ترو تازہ ہے ان کا باغ کرم یہ ہے پیت شاہ مردان کا شور زبے آستان امام مہین پڑھوں تازہ اعجاز¹⁰ شاہ جلیل کسی نے یہ دی جا کے اس کو خبر تصرف کرے کوئی یہ کیا مجال نجف کو روانہ ہوا بدگھر¹¹ غرض رفتہ رفتہ یہ پہنچا وہاں خزانے کے در کو کشادہ¹² کیا وہیں روشنی اک ہویدا¹³ ہوئی بڑھی روندتی کوندتی جس طرف ملے خاک میں چل کے اہل ستم یہ کہتے چلے اشج¹⁴ روزگار نہ پہلے سے کی تم نے کھوئے کھرے خزانے سے کیا خوب درہم چنے یہ ہے درہم تنغ خیبر شکن پلا سا قیا اور اک جام مل میرا ساغر لب چھلکنے لگے رواں خامہ¹⁵ صفحہ پہ مستانہ ہو جو لغزش ہو پائے قلم سے جلی علی حاکم کشور مل اتی لب جام سے ہوں یہ نغے عیاں</p>
--	---

1- ذرہ 2- فضائل 3- قبر 4- معجزہ 5- بد خصال 6- جاہ و شہمت 7- کھولنا
8- ظاہر 9- مابود 10- بہادری 11- قلم 12- شیر 13- شیروں کی کچھار

جو مومن ہے اس کا یہ ایمان ہے
 ہے اس طرح کشف¹ رازِ نہاں²
 جفا پر سدا تیر کی طرح لیس³
 ہمیشہ سے تھا صاحبِ مال و جاہ
 کہ تھے سب کے سب سنگِ دلِ مثلِ کوہ
 لکھوں پانچ کے بعد لفظِ ہزار
 گنہ کے لیے جیسے لازمِ عذاب
 کہو میرے اجداد و آبا کا حال
 علیٰ نام تھا اک شجاعِ عرب
 جسے عرش سے ذوالفقار آئی ہے
 جگر⁸ گوشہ قدرتِ ذوالجلال
 نصیری خدا کہتے ہیں والسلام
 بزرگوں کو تیرے کیا زیرِ تیغ
 بہا کر کیا تیغ کو سرخرو
 مورخِ پکارے میانِ نجف
 حمیت¹⁰ سے خون آگیا جوش میں
 سوار اپنے ہمرہ لئے دو ہزار
 کمر باندھ کر آئے خدمت میں سب
 وہ رستمِ عرب کے خدا کی پناہ

علیٰ شرع ہے دیں ہے قرآن ہے
 مناقب میں کشفی شیریں بیاں
 کہ ظالم تھا ایک مرہ⁴ بنِ قیس
 وہ پیرِ دراہم ضالیت⁴ پناہ
 شجاعانِ کفار سے ایک گروہ
 جو پوچھے پیادوں⁵ کا کوئی شمار
 ملازم⁶ تھے اس کے یہ خانہ خراب
 کیا مرہ نے ایک دن یہ مقال⁷
 جو تاریخِ داں تھے پکارے وہ سب
 ظفر جس نے جنات پر پائی ہے
 عجم کا تجملِ عرب کا جلال
 کیے بندگی میں خدائی کے کام
 اسی صاحبِ تیغ نے بے دریغ⁹
 ہزاروں بزرگوں کا تیرے لہو
 کہا دفن کس جا ہے وہ ذی شرف
 یہ سن کر نہ مرہ رہا ہوش میں
 ہوا شر پہ آمادہ وہ نابکار¹¹
 کیا پیدلوں کو بھی فوراً طلب
 وہ ٹیزی کلہ¹² اور ترچھی نگاہ

1- بیان کرنا 2- پوشیدہ راز 3- آراستہ 4- گمراہی کا محافظ 5- پیدلوں 6- نوکر
 7- بولنا 8- کلیجہ کا ٹکڑا 9- بغیر افسوس کے 10- غیرت 11- بد معاش 12- ٹوپی

<p>جہاں کا نشیب¹ و فراز² آشکار³ سپر سے سپر کھڑکھڑانے لگی جو گھوڑے پری تھے تو اسوار دیو دباتے چباتے ہوئے ناز سے دل قیس لپتا تھا ہر ایک گام وہ اندھے تھے میدانِ پیکار⁸ میں مٹانے چلا مرقدِ بو تراب مجادر نجف کے ہوئے دل حزیں وہ محو حفاظت ہوئے ہر طرف رواقِ ید اللہ میں لی پناہ گل و خشت¹¹ سے سب نے محکم کیا مگر جنگ سنگ و کلون¹² و خدنگ¹³ جہنم کو سیدھا روانہ کیا یہ چلاتی تھی ہاں بگیر و بزن¹⁵ پڑا جس پہ ڈھیلا گرا اک پہاڑ پڑے ایسے پتھر کہ بت بن گئے کہ اعجازِ حیدر کا ہو آشکار¹⁶ اور آگے بڑھا مرہ نابکار در آیا حرم میں بُتِ روسیہ</p>	<p>بلا کے پیادے غضب کے سوار سناں⁴ چلنے میں لڑکھڑانے لگی ہر اک پہلوانِ فخرِ سہراب و کیو ہوا کو دباتے تگ و تاز⁵ سے وہ ترکی تگادر⁶ تھے لیلی خرام⁷ سواروں کے لے جانے کو ناز میں غرض لے کے یہ فوج خانہ خراب نواح⁹ نجف میں جو پہنچا لعین جو ساکن تھے قرب و جوارِ نجف ہوئی آخر الامر¹⁰ بستی تباہ در روضہ سید اوصیاء چھ روزان سے کی اہل ایمان نے جنگ جسے تیر مارا نشانہ کیا کمان ہو کے قربانِ ناوک¹⁴ نلگن نہ اعدا کے کام آئی ڈھالوں کی آڑ زرہ کی طرح تیروں سے چھن گئے مگر تھا یہ مطلوبِ پروردگار کیا ساکنانِ حرم نے فرار مع رایت¹⁷ و طبل و فوج و سپاہ</p>
<p>1- پستی 2- بلندی 3- ظاہر 4- تیر 5- دوڑنا 6- گھوڑے 7- چال 8- جنگ 9- اطراف 10- آخر کار 11- اینٹ 12- قلعے کی کھڑکی 13- تیر 14- تیر 15- پکڑو مارو 16- ظاہر 17- جھنڈا</p>	

کہا عرش نے الحذر¹ الحذر
 قریب مزار مبارک گیا
 طواف مزار مقدس کجا
 جدا جلد سے مصحف حق کرے
 وہ قدرت کہ بندوں کو ہیبت ہوئی
 ہوئی بانگ اللہ اکبر بلند
 ہوئیں صاف دو انگلیاں آشکار⁴
 عیاں برج مدفن⁵ سے ہیں دو ہلال
 یہ ہے لائے نفی⁶ حیات عدو
 لحد ہے نیام انگلیاں ذوالفقار
 بڑھیں جانب مرۃ بدسیر⁸
 کمر پر کیا وار اور پار تھیں
 دوئی⁹ کی سزا مل گئی دو ہوا
 بدن ہو گیا اس کا سنگ سیاہ
 کہ دیکھیں یہ اعجاز اہل نظر
 لگاتے تھے اس ننگ عزا کو لات
 تو مقبول فرما دعائے دیر
 جسے آج دی مسند مصطفیٰ
 رہیں جب تلک آفتاب و فلک

شکستہ کیے اس نے دیوار و در
 ڈرا قبر حق سے نہ وہ بے حیا
 نہ بوسہ نہ سجدہ نہ صل نلے
 یہ چاہا کہ قبر علی شق² کرے
 کہ پرتو³ فلک حق کی قدرت ہوئی
 زمین و فلک کا ہلا بند بند
 مزار ید اللہ سے ایک بار
 کہا ماہ و خورشید نے حسب حال
 عطارو نے فرمان لکھا چار سو
 ہوئے مدح خواں قدرت کردگار
 وہ دو انگلیاں مثل تیغ دو سر⁷
 وہ دو انگلیاں تیغ کرار تھیں
 نہ قائل وہ توحید کا جو ہوا
 میں قربان اعجاز شیر الہ
 رہا سالہا سال بیرون در
 جب آتے تھے واں زایر پاکذات
 الہی بحق رسول قدر
 قسم اس ولی کی تجھے اے خدا
 عیاں¹⁰ عید نوروز ہو جب تلک

1- پناہ-الامان 2- توڑے 3- ظاہر 4- ظاہر 5- قبر 6- موت

7- دودھاری تلوار 8- ہدمعاش 9- دوکی (شرک) 10- ظاہر

<p>ترقی پہ علم اس کا دائم¹ رہے رہے اس پہ بارہ اماموں کی مہر³</p>	<p>محمد صحیح اور سالم رہے ہر اک سال جب تک ہوتو حویل مہر²</p>
<p>تمام شد</p>	
<p>بنے گا ہر اک قصر⁵ پھر دلکشا علیٰ کہہ علیٰ کہہ ہر اس⁶ نہ ہو علیٰ کیا نہ آئیں گے امداد کو سر کافراں زیر شمشیر ہے کہ ضامن ہے اس کا خدائے حسین خدا ہے علیٰ کل شئیٰ قدیر کہ دنیا میں نوروز کی عید ہے کہ دو عیدیں اس میں برابر ہیں واہ خلافت کی عید اور ولادت کی عید بفضل خدا حق ہے مرکز نشین چے⁸ نذر اک معجزہ نظم کر یہ اعجاز آقائے بدر و حنین رفیق سفر تھا مرا اک جواں میں داخل ہوا بیشہ⁹ شیر میں نظر آئے واں استخوان¹⁰ بشر ہرن¹¹ ہو گئے میرے صبر و قرار لیا پنچہ میں شیر نے دوڑ کر ترپنے لگا وہ اسیر تعب¹²</p>	<p>دلا ورد⁴ کر نام مشکل کشا نہیں کوئی مشکل کہ آساں نہ ہو سنیں گے غلاموں کی فریاد کو نہ گھبرا کوئی دن کی اب دیر ہے نہ ہوگی کبھی کم عزائے حسین زبردست ہے گو یہ قوم شریر بس اب شیعوں پر حق کی تائید ہے بہت نیک اب کی رجب کا ہے ماہ نہ کیوں بارہویں تیرہویں ہو سعید سریر⁷ خلافت پہ ہیں شاہ دیں علیٰ تخت شاہی پہ ہیں جلوہ گر رقم ہے زبائی حاجی حسین ہوا شام سے حملہ کو میں رواں نصیب آگیا راہ کے پیر میں نگاہ تامل سے دیکھا جدھر ہوا شیر بھی ناگہاں آشکار مصاحب پہ میرے ہوا حملہ ور کیا شیر نے قصد کھانے کا جب</p>
<p>1- ہمیشہ 2- سورج 3- محبت 4- پڑھنا 5- محل 6- خوفزدہ 7- مند 8- کے لئے 9- کچھار 10- ہڈیاں 11- فرار 12- رنج</p>	

<p>کیا شیر صحرا سے میں نے خطاب مرے دوست سے دست بردار¹ ہو جہاں دفن ہیں شیر پروردگار گلہ شیر حق سے کروں گا ترا ہراک طرح کا ان کو مقدور³ ہے خداوند کو میرے آیا جلال نہ تیرا یہ بیشہ ہے نے جا یہ زمیں نہ باقی رہے گا درندہ کوئی پیہر² کا بازو ہے دستِ خدا کیا اپنے پنچے سے اس کو رہا زمین پر رگڑنے لگا وہ جہیں ہوئے خیر سے ہم نجف کو رواں کہ بخشا ہمیں حق نے ایسا امام کہ اے شاہِ مرداں نبیؐ کے وزیر اماں⁸ دو اماں دو اماں دو اماں</p>	<p>نہ اس وقت آئی مرے دل کو تاب خبردار اسے شیر ہشیار ہو نجف کے ہیں باشندے ہم بے دیار² اگر تو نے مارا مصاحب مرا غضبِ شاہِ مردان کا مشہور ہے اگر سُن کے تیری تعدی⁴ کا حال یقین جان اے شیر پھر تو نہیں نہ دے گا دکھائی پرندہ کوئی زبردست ہے سب سے وہ مقتدا⁵ اسد⁶ نے جو نامِ مبارک سنا لرزنے لگے اس کے اعضا وہیں باغِاز مولائے کون و مکاں ہے فخر و مباہات⁷ کا یہ مقام انھیں سے ہے یہ التجائے دیر گرفتار ہیں تپ میں خورد و کلاں</p>
<p>تہنیت روزِ بست⁹ و پنجمِ ذی حجہ عیدِ مبارک</p>	
<p>دوبالا¹⁰ ہوئی آج شانِ علیؑ کہ ذی حجہ کی بست و پنجم ہے آج کہ رازِ خفی¹¹ دل پہ ہوویں جلی¹² گھٹے زورِ عصیاں وہ نقشہ چڑھے ازل¹⁴ سے پسندیدہ ہو جو تجھے</p>	<p>مبارک ہو اے شیعیاں علیؑ ہر اک غنچہ وقفِ تبسم ہے آج پلا سا قیا جامِ حبِ علیؑ وہ مے¹³ دے کہ جوشِ طبیعت بڑھے الہی وہ مضمون عطا کر مجھے</p>
<p>1- چھوڑ دے 2- غریب الوطن 3- قدرت 4- ظلم 5- قاید 6- شیر 7- تاز 8- رہائی 9- بچیس (25) 10- دوہرا 11- پوشیدہ 12- ظاہر 13- شراب 14- روزِ است سے</p>	

<p>سدا تجھ کو مقبول ہے اے خدا کہ تیری عنایت سے عیدیں ہیں دو نصارا³ پہ غالب ہوئے مصطفیٰ ہوا سورہ اہل اقی کا نزول مہمیز کے اعجاز کا ہے بیاں کہ نجران کا تذکرہ ہے یہی کرو تم نصارا سے حجت تمام روانہ کیے مصطفیٰ نے رسول⁴ پذیرا⁵ کرو دین حق والسلام ہوئی قلم⁶ فکر میں غوطہ زن پڑھا ان میں وصف رسالت مآب کہ ہیں بعد عیسیٰ نبی مصطفیٰ سراپا⁷ کا پایا سراپا نشاں مگر حیف دانستہ غافل ہوئے نہ لائے وہ ایمان جب تک جیے کہ وہ علم و دانش میں تھے لاجواب کہ دیکھیں صفات رسول زماں ادب سے کیا سب نے جھک کر سلام مہمیز میں پایا وہی دبدبا⁹ کہ اب تو نہیں کچھ تمہیں شک رہا تو ہم تم ہوں صحرا کے جانب رواں</p>	<p>ثا ہے نبی مدحت مرتھا عیاں¹ شش جہت² میں خوشی کیوں نہ ہو ہے اک تو یہ عید مسرت فزا دوم عید ہے عید آل رسول سنو عید اول کی اب داستاں سنو مومنو معجزات نبی خدا نے نبی کو یہ بھیجا پیام کیا دل سے فرمان داور قبول نصارا سے نجران کو بھیجا پیام جو پہنچا یہ حکم رسول زمن کتابوں کو اپنے منگایا شتاب یہ آیا تھا انجیل میں جابجا درائے صفات رسول زماں جو عالم تھے ان کے وہ قائل ہوئے زر و مال پر ایسے مغرور تھے پہ ہفتاد⁸ عالم کیے انتخاب کیا ان کو سوئے مدینہ رواں وہ آئے جو پیش رسول انام کتابوں میں دیکھا تھا جو مرتبا مہمیز نے ان عالموں سے کہا جو مد نظر¹⁰ ہو کوئی امتحاں</p>
<p>1- ظاہر 2- چھ طرف 3- مسیحی 4- پیامبر 5- قبول 6- سمندر 7- قد و خال 8- ستر 9- جاہ و حشمت 10- چاہتے ہو</p>	

کریں مجتمع³ اہل بیت اپنے ہم
وہ ہے باخدا جس کی سُن لے خدا
گئے گھر سے صحرا کو خیرالانام
کیا سوئے معبود روئے نیاز
کھلا پردہ رحمت کبریا
علیٰ و بتول و حسین و حسن
یہ ہیں اہل بیت رسول خدا
کہ تطہیر کا آیہ جبریل لائے
کہ ہاں دیکھو شان رسالت مآب
سمجھ لو کہ نازل ہوا قبر⁹ رب
نظر آئے آثارِ قہر و بلا
بنا ہر فرنگی¹² گلِ ارمنی
کہ برحق ہے دین رسولِ امام
پذیرا¹³ کرو جزیہ¹⁴ بہر¹⁵ خدا
کیا حکم خالق سے جزیہ قبول
قسم کھا کے بولے رسول خدا
ابھی ہوتیں تبدیل شکلیں یہ سب
یونہیں ہے یونہیں ہے یونہیں ہے یونہیں
کہ یہ دن علیٰ کی سخاوت کا ہے
عطا حق نے کی سورتِ بل اتا
بصحت یہ لکھتے ہیں وجہ نزول

تم اپنے اقارب¹ کرو واں بہم²
خدا سے کریں یک دگر⁴ بد دعا
وہ عالم ہوئے اس پہ راضی تمام
بچھائی وہاں نور کی جا نماز
عبائے مبارک کو پھر وا⁵ کیا
بزیر⁶ عبا آئے واں چار تن
فلک کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا
یہ کہتے ہی سب مطلب دل بر آئے⁷
کیا عالموں سے نبی نے خطاب
خبردار نفرین⁸ کرتا ہوں اب
نظر کی جو ان سب نے سوئے سما¹⁰
ہوا خاک سب غرہ¹¹ جی پر بنی
لرز کر پکارے وہ عالم تمام
نہیں طاقتِ جنگ ہم میں شہا
مطیع جناب خدا تھے رسول
انصارا کے حق میں نہ کی بد دعا
عذابِ الہی مہیا تھے سب
پکارے یہ سدرہ سے روح الامیں
سب دوسرا یہ فضیلت کا ہے
عبادت میں جو کی اگلوٹھی عطا
مگر واقفانِ حدیث رسول

1- عزیزوں 2- جمع 3- اجتماع 4- ایک دوسرے 5- کھولا 6- نیچے 7- ہاتھ آئے 8- بد دعا

9- عذاب 10- آسمان کی طرف 11- غرور 12- انگریز 13- قبول 14- ٹیکس 15- واسطے

<p>زہے عزو شاں شہ لا فتا ثنا خواں ہیں اُن کے خدا و نبی ہوا خلق سب کچھ برائے علی نہ ہوتے فلک نے زمین و زمیں² دیا کل کا حق نے انھیں اختیار قضا و قدر⁴ ان کے محکوم⁵ ہیں رضائے الہی کے خواہاں رہے مثالی زباں منہ میں تھا حق کا نام فدا حق پہ گھر بار سارا کیا کہ اک سال ذی جہ میں ناگہاں دلِ فاطمہ جانِ محبوبِ رب تپ آئی انھیں دلِ نبی کا جلا ہوئے ان کی تپ سے نہایت ملول⁸ نہ غمگین ہو ہوگی صحت حصول کہ حاصل انھیں ہوگی جس دم شفا تو ہم روزہ رکھیں گے یارب سہ روز بجا لائے حکمِ رسولِ خدا حسین و حسن سے ہو فوراً جدا کیا وعدہ نذر سب نے وفا عبادات حق میں کیا طے وہ یوم تو افطار کو ماحضر¹² کچھ نہ تھا</p>	<p>کہ آیا ہے یوں سورۃ ہل اتا بشر سے ہو کیونکر ثنائے علی نہ ہو خلق¹ کیونکر فدائے علی نہ ہوتی اگر ذاتِ خیر شکن عیاں ان سے ہے قدرتِ کردگار شرف ان کے قرآن میں مرقوم³ ہیں سدا نامِ خالق پہ قرباں رہے نہ دنیا سے مطلب تھانے زر⁶ سے کام خدا سے کبھی سر نہ پیارا کیا رقم کرتا ہے راوی خوش بیاں حسین و حسن مہر و ماہِ عرب ہوئے تپ⁷ کی آزار میں مبتلا جنابِ نبی و علی و بتوں بتوں و علی سے یہ بولے رسول یہ نیت کرو تم بصدق و صفا جدا ہوگا ان سے جو تپ کا یہ سوز⁹ بتوں و علی نے یہ جس دم سنا ہوا تپ کو تب حکمِ ربِ خدا ہوئی فصلِ داور¹⁰ سے حاصل شفا معِ فطرہ خوش خوش کیا قصد¹¹ صوم غرض روزِ اول جو آخر ہوا</p>
<p>1- خلقت 2- زمانہ 3- لکھا ہے 4- تقدیر 5- تابع 6- سوا 7- بخار 8- رنجیدہ 9- جلن 10- خدا 11- ارادہ 12- غذا</p>	

تردد² سے تھا حال زہراً سقیم³
گئے پاس شمعون کے ایک بار
ہاجرت سے آثار جو اس سے لائے
کرو تین حصے کہ ہم تم ہوں سیر
دوم حصہ کل پیس کر تم پکاؤ
کہ مابھوک سے ہوں پیارے ملول
غرض روٹیاں پانچ تیار کیں
حضور⁵ ان کے نان⁶ قمر بے نمک
ہوئے گھر میں داخل مع مرتھاً
حضور⁵ ان کے بیٹھے جناب امام
ہوئے گود میں جد کے جلوہ فگن⁷
کہ باہم کریں پانچوں تن نوش جاں⁸
کہ اے اہل بیت رسول خدا
پذیرا⁹ ہو اس دم سوال غلام
کئی دن کے فاقہ سے غمگیں ہوں میں
غذا دو جو باورچی خانے میں ہو
خدا نعمتیں دے تمہیں خلد کی
اور اپنا اسے جا کے حصہ دیا
وہ سب روٹیاں کی اسی کو عطا
کیا روزہ افطار پانی سے واہ
قریب زوال انھیں خیرالنساء

جگر غم سے تھا مثل گندم دو نیم¹
غرض اٹھ کے سلطان دلدل سوار
تقسیم⁴ جنان شرم سے سر جھکائے
کہا فاطمہ سے یہ ہیں تین سیر
اب آج ایک حصے کو مصرف میں لاؤ
سوم حصہ پرسوں پکانا بتول
وہ جو پیس کر فاطمہ نے وہیں
عجب روٹیوں میں عیاں تھی چمک
عشنا سے جو فارغ ہوئے مصطفیٰ
ہوئے زیب مند رسول امام
بصد ناز آکر حسین و حسن
دھریں آگے زہراً نے وہ روٹیاں
کسی نے یہ دی در پہ ناگہ صدا
سدا تم پہ حق کا درود و سلام
غریب و فقیر اور مسکین ہوں میں
کریم و سخی تم زمانے میں ہو
خدا کے لئے لو خبر تم مری
یہ سنتے ہی اٹھے شہ اوصیاً
کیا پھر کسی نے وقفہ ذرا
دیا کھانا ہر اک نے نذر الہ
دوم روز روزے پہ روزہ رکھا

1- دو کلوے 2- فکر 3- ضعیف 4- تقسیم کرنے والا 5- سامنے 6- ماہ کامل

7- بیٹھے 8- کھائیں 9- قبول ہونا

<p>اسی طور تیار کیں روٹیاں کہ پھر در سے پیدا ہوئی یہ صدا یتیم و گرسنہ¹ ہوں میں خستہ حال مجھے قوت دو بہر² رب مجید اُٹھے ہاتھ میں روٹی لے کر شتاب³ ملائک نے باہم⁴ کہا مرحبا⁵ رفاقت⁶ کی ہر ایک نے شاہ کی ہوئی ان کی ہمت پہ ہمت فدا بقیہ وہ ہو پسے با صد سرور⁷ مرتب⁸ کیے پانچ پھر قرص ناں ہوئے گھر میں داخل جزو شرف ہوئے گرم افطار صائم¹⁰ تمام کہ اے عترت خاتم انبیاء غذا کا طلب گار میں آج ہوں نہ پھر شاہ مردان رہے ہوش میں چلے در کے جانب کو سوئے اسیر¹¹ وہاں آئے قیدی کھڑا تھا جہاں کیا سب نے قیدی کو کھانے سے سیر تو خورشید خاور¹³ ہوا جلوہ گر کہ جبریل آئے حکم خدا کہ اس میں ہے بالکل علی کی ثنا</p>	<p>دوم حصہ جو پیش کر پھر وہاں دھریں لاکے پیش رسول خدا علیک السلام اے پیمبر کی آل پدر روز عقبہ ہوا ہے شہید نہ آئی دل شاہ مرداں کو تاب عطا کی وہ اس کو مخلق و حیا محبت تھی سب کو جو اللہ کی سوم روز پھر سب نے روزہ رکھا بدستور اُنھیں بتوں غیور نہ تھی تن میں ہر چند تاب و تواں⁸ نماز عشا پڑھ کے شاہ نہٹ کیا پیش فاطمہ نے طعام بدستور سابق یہ آئی صدا اسیر و دل افکار و محتاج ہوں صدا پہنچی یہ شہ کے جب گوش میں اُٹھے لے کے روٹی جناب امیر⁹ چلے ساتھ ساتھ ان کے خور و کلاں¹² توقف کسی نے کیا اور نہ دیر ہوئی رات فاقہ میں جس دم بسر پیمبر تھے مسجد میں جلوہ فزا دیا سورہ ہل اتی اور کہا</p>
<p>1- بھوکا 2- واسطے 3- جلدی 4- مل کر 5- مبارک 6- دوستی 7- سوخوشیاں 8- قوت 9- پکائے 10- روزہ دار 11- قیدی 12- چھوٹے بڑے 13- مشرق</p>	

بہت ان سے راضی ہوا کبریا
جو حکم خدا تھا وہ ظاہر کیا
عطا سے شہر ہل اتا تم ہوئے
تو پایا بہت حال ان کا تباہ
نہیں تاب جو فرش سے اٹھ سکے
دل و چشم ہے جانب ذوالجلال
تو کیا دیکھتی ہے وہ بنت رسولؐ
معطر ہے خوشبو سے سارا مکان
گئے گلشنِ خلد میں جب رسولؐ
کیا راہ ایمان کو بعضوں نے کم
ہوئی کعبہ میں بدعت نو³ عیاں
مدینے کے والی کو یہ خط لکھا
ہوئی ہے اب یہ خواہش دل مری
بنے ویسا ہی منبر مصطفیٰ
کہ رفعت ہے منبر کی مجھ کو پسند
بجا لا میرا حکم اے نیک خو
وہیں آیا مسجد میں وہ خود غلط
ہوا اس کے دل کو نہایت ہراس⁶
زمیں شکل گہوارہ ہلنے لگی
لرزنے لگے خوف سے شیخ و شاب⁸
وہ نجار گھر کو رواں ہو گیا

علیؑ نے جو روزے پہ روزہ رکھا
نبیؐ نے یہ مژدہ¹ علیؑ کو دیا
کہا خاص رب ہدا تم ہوئے
نبیؐ نے جو کی سوئے زہراؑ نگاہ
ہیں فاقوں سے آنکھوں میں حلقے پڑے
مگر اس میں بھی ہے یہ طاعت کا حال
عبادت سے فارغ ہوئی جب بتوں
دھرا ہے مصلے کے پاس ایک خوان
بیاں کرتا ہے راوی خوش اصول
ہوا سال ہجری چہل اور² یکم
پئے حج ہوا ابن حارث رواں
ہوا حج سے فارغ جو وہ بے حیا
پہنچتا ہے شقہ⁴ میرا اے جری
کہ ہے شام میں جیسا منبر مرا
اسی کے برابر تو کرنا بلند
بلا کر مدینے میں نجار⁵ کو
مدینے کے حاکم کو پہنچا یہ خط
گیا جب کہ نجار منبر کے پاس
شکستہ کیا تھا نہ منبر ابھی
ہوا چرخ پر منکشف⁷ آفتاب
قیامت کا سب کو گماں ہو گیا

1- خوش خبری 2- اکالیس (41) 3- نبی ظاہر ہوئی 4- امامہ 5- بڑھی 6- خوف

7- ظاہر 8- جوان

<p> حذر¹ الحذر² الاماں³ الاماں⁴ کر ہوئی ہو جو ہم سے خطا ہوا آماں پر عیاں یک یک بیک عتاب⁷ خدا یہ نمایاں ہوا لکھی ابن حارث کو سب واردات⁸ فلک پر ہے تصویر شاہ نجف یہ نام خدا حق کے ہم نام ہیں دو عالم کے صاحب سمجھوں کے امیر گئے ان کی کرسی تھا عرشِ قدیر دو عالم میں ہیں پیر پرنا و پیر چہ انجم⁹ چہ گردوں¹⁰ چہ بحر و چہ بر¹¹ سفید و سیاہ و چہ نار و چہ نور یہ سب ہیں مطیع شہِ باشکوہ مسیح¹² ان کی الفت کا بھرتے ہیں دم یہ بندہ خدائی کا کرتا ہے کام لکھیں حشر تک تو رہیں نامتنام پڑھو صدق دل سے درود و سلام سوئے شام تھے شاہِ والا رواں ملازم ستارے یہ بدر منیر¹³ رواں جس طرح موج ہو بعد موج نظر کی ہر اک سو بشوقِ تمام </p>	<p> یہ پیر و جواں کے تھا وردِ زباں عیاں³ کر تو خورشید اے کبریا غرض مہر⁵ خالق سے مہر⁶ فلک مدینہ کا حاکم پشیمان ہوا منگا کر شتابی قلم اور دوات زہے شان و توقیر شاہ نجف عجب ان کے اعزاز و اکرام ہیں خدا کے مصاحب نبی کے وزیر گئے دوش احمد تھا ان کا سریر نہیں کوئی عالم میں ان کا نظیر چہ شام و چہ صبح و چہ شمس و قمر چہ دوزخ چہ جنت چہ غلمان و حور چہ باغ و بیاباں چہ اشجار و کوہ تن مردہ میں ڈالتے ہیں جو دم دو عالم کا مولّا سے ہے انتظام ہیں اس درجہ اعجاز شاہِ انام سنو تازہ اعجاز اے خاص و عام یہ کرتے ہیں مقدار اسود¹² بیاں رکابِ ظفر میں تھی فوج کثیر چپ و راست اصحاب تھے فوج فوج کہ ناگاہ حضرت نے لی باگ تھام </p>
<p> 1- حذر 2- الاماں 3- الاماں 4- کر ہوئی ہو جو ہم سے خطا 5- عتاب 6- خدا یہ نمایاں ہوا 7- لکھی ابن حارث کو سب واردات 8- فلک پر ہے تصویر شاہ نجف 9- یہ نام خدا حق کے ہم نام ہیں 10- دو عالم کے صاحب سمجھوں کے امیر 11- گئے ان کی کرسی تھا عرشِ قدیر 12- دو عالم میں ہیں پیر پرنا و پیر 13- چہ انجم چہ گردوں چہ بحر و چہ بر سفید و سیاہ و چہ نار و چہ نور یہ سب ہیں مطیع شہِ باشکوہ مسیح ان کی الفت کا بھرتے ہیں دم یہ بندہ خدائی کا کرتا ہے کام لکھیں حشر تک تو رہیں نامتنام پڑھو صدق دل سے درود و سلام سوئے شام تھے شاہِ والا رواں ملازم ستارے یہ بدر منیر رواں جس طرح موج ہو بعد موج نظر کی ہر اک سو بشوقِ تمام </p>	<p> 1- حذر 2- الاماں 3- الاماں 4- کر ہوئی ہو جو ہم سے خطا 5- عتاب 6- خدا یہ نمایاں ہوا 7- لکھی ابن حارث کو سب واردات 8- فلک پر ہے تصویر شاہ نجف 9- یہ نام خدا حق کے ہم نام ہیں 10- دو عالم کے صاحب سمجھوں کے امیر 11- گئے ان کی کرسی تھا عرشِ قدیر 12- دو عالم میں ہیں پیر پرنا و پیر 13- چہ انجم چہ گردوں چہ بحر و چہ بر سفید و سیاہ و چہ نار و چہ نور یہ سب ہیں مطیع شہِ باشکوہ مسیح ان کی الفت کا بھرتے ہیں دم یہ بندہ خدائی کا کرتا ہے کام لکھیں حشر تک تو رہیں نامتنام پڑھو صدق دل سے درود و سلام سوئے شام تھے شاہِ والا رواں ملازم ستارے یہ بدر منیر رواں جس طرح موج ہو بعد موج نظر کی ہر اک سو بشوقِ تمام </p>

<p>کہ صحرا تھا بالکل اُدھر آشکار² کہ بیشک خضر کے ہو تم رہنما اب آگے جدھر چلیے حاضر غلام نہیں بے سبب اس طرف میں رواں کہ اقلیم⁵ ایماں کے ناظم ہیں ہم وہ ہرگز نہیں تم کو آتا نظر علیٰ کو ہے بالکل ہر اک کی خبر کہ زیرِ نگیں خلد ہے والسلام مکیں اس میں اک شخص باخیر ہے زمانے میں عیسیٰ کا ہے کلمہ گو اسے کلمہ حق پڑھائیں گے ہم میں توڑوں گا ناقوس⁷ و زنار کو تمہیں ساتھ چلنے میں ہے اختیار جو چاہے کرے استراحت⁸ یہاں کہ بے آپ کے دن ہے آنکھوں میں رات پس پشت⁹ سب لشکرِ باوفا ہوئی مردِ راہب¹¹ کو فوراً خبر نظر دور تک آئی اس کو سپاہ کیا نور اسلام نے دل میں گھر کہاں کا ارادہ ہے اے رہنما سوئے شام لڑنے کو جاتا ہوں میں</p>	<p>بڑھایا پھر اک سمت کو راہوار¹ یہ اصحاب نے مرتضیٰ سے کہا مگر اس طرف تو نہیں راہِ شام ہوئے درفشایوں شہِ راستاں³ رموز⁴ دو عالم کے عالم ہیں ہم جو پیش نظر ہے میرے جلوہ گر چہ کوہ و چہ دریا چہ خشک و چہ تر ہمیں کیا ہے سیرِ بیاباں سے کام مگر اس بیاباں میں اک ذیر⁶ ہے ہر اک فن میں یکتا ہے وہ نیک خو رہِ راست جا کر دکھائیں گے ہم کروں گا جدا گل سے میں خار کو خوشی سے میں کہتا ہوں یہ بار بار جو چاہے چلے ساتھ میرے وہاں کہا ان بھوں نے نہ چھوڑیں گے سات بڑھے الغرض وہاں سے شیرِ خدا ہوا متصل¹⁰ ذیر کے جب گذر سربام¹² کی اس نے آکر نگاہ پڑی روئے انور پر جس دم نظر جھکا کر سرِ بندگی یہ کہا علیٰ بولے یثرب سے آتا ہوں میں</p>
<p>1- کھوڑا 2- ظاہر 3- سچا 4- رازوں 5- سلطنت 6- مندر 7- سچی جس میں پھونکتے ہیں 8- آرام 9- پیچھے 10- لگا ہوا 11- عیسائی مرد 12- چھت</p>	

تمہیں دیکھ کر ہوش ہیں میرے گم
مگر سب کا حاکم ہوں محشر تلک
بتاؤ تمہارا بھی کیا ہے خطاب
ملقب¹ ہیں اس نام سے مصطفیٰ
ہیں خوب اس سے واقف رسولِ انام
تمہیں کیا ہو توریت میں میت میت
ہے یہ بھی رسولِ دو عالم کا نام
لکھا ایلیا حق نے اے خوش بیاں
قدم رنجہ³ اعجاز سے یاں کیا
کہ عیسیٰ ہیں بالفعل گردوں نشیں
حضور آپ ہیں موسیٰ نیک خو
عصا⁴ اژدہا یہاں بناؤ گے کیا
نہ موسیٰ مجھے جان اے بے ریا
مرے خیر خواہوں میں وہ ایک ہے
خدا کی قسم تجھ کو اے باخدا
سراسر ہے اعجاز تیرا بیاں
رسولوں میں دیکھا نہیں یہ جلال
ہمارا ہر اک جا جدا ہے خطاب
کہ مجھ کو عطا سے سدا کام ہے
بحیلان کہتے ہیں زگی⁷ تمام
خراسان میں حیدر ہوں میں ورد لب
دوم پر ہوں مشہور عبد الحمید

وہ بولا فرشتے ہو یا جن ہو تم
کہا آپ نے ہوں نہ جن نے ملک
کہا اس نے انجیل میں طاب طاب
کہا شہ نے اے راہب اے باوفا
ہے انجیل میں سخطیا میرا نام
وہ بولا کہ اے افضل اہل بیت
ہوئے درفش² یوں امامِ انام
مرا نام توریت کے درمیاں
پکارا وہ راہب مسیحا ہو کیا
کہا شہ نے ہرگز میں عیسیٰ نہیں
یہ راہب نے کی شہ سے پھر گفتگو
تھیلی کا جلوہ دکھاؤ گے کیا
جواب اس کو نہس کر یہ شہ نے دیا
خدا کا نبی موسیٰ نیک ہے
یہ سنتے ہی راہب نے کی التجا
شتاب⁵ اپنا نام و نسب کر عیاں
سراپا⁶ ہے بالکل عدیم المثال
دیا شاہ دیں نے یہ اس کو جواب
عرب میں مرا اہل اتی نام ہے
ہے باب البلد مکے میں میرا نام
نصارا میں عیسیٰ کا حامی لقب
میں پہلے فلک پر ہوں عبد الحمید

1- لقب دار 2- موتی جھڑانا 3- تشریف لانا 4- ڈنڈا 5- جلدی

6- قد و نال 7- حبشی

وہ عبدالصمد سب مجھے کہتے ہیں
 مکرر مجھے کہتے ہیں ذوالعلا
 ششم پر مسمیٰ¹ برت العلا
 علیٰ اور اعلا ہے اے باوفا
 خدا نے کیا مومنوں کا امیر
 مجھے کہتے ہیں بارہا بو تراب
 جہاں میں ہے کنیت مری بو الحسن
 سراپا² بنا شکل حیرت تمام
 کہا شہ نے بتلا یہ کہتا ہے کیا
 میری عقل کیا عقل کل دنگ ہے
 فقط بانگِ ناقوس مشہور ہے
 عیاں جس پہ ہوں سر⁴ مانی الضمیر
 مرے آگے تو یہ صدا ہے صدا
 کہ ہاں پنہ⁵ اب کوشِ دل سے نکال
 کہ اللہ ہے وحدہ لا شریک
 الہی تو سبوح⁶ و قدوس ہے
 خودی چھوڑ کر پایا قرب خدا
 معلق⁷ گرا شوقِ اسلام سے
 کہ ہاں جلد جا جلد جا جلد جا
 پروں پر اسے روک لے راہ میں
 حفاظت سے لایا بروئے زمیں
 نہ کی دیر سب آئے بیرونِ دیر
 ہراک راست کو¹⁰ اور ہراک راست رو¹¹

سوم چرخ پر جو ملک رہتے ہیں
 چہارم فلک پر ملائک صدا
 لقب پنجہیں پر مز کے میرا
 لقب ساتویں آساں پر میرا
 نہیں بندوں میں کوئی میرا نظیر²
 عطا و کرم سے رسالتِ تاب
 نہ کوئی ہے دنیا میں میرا چلن
 شہ دیں کے سن سن کے راہب کلام
 کہ ناقوس کی آئی ناگہ صدا
 کہا اُس نے یہاں حوصلہ تنگ ہے
 معانی سے عقل³ رسا دور ہے
 جو ہو کوشِ ربِ سمیع و بصیر
 وہ مطلب نے بانگِ ناقوس کا
 زبانِ خدا نے کیا یہ مقال
 یہ آوازِ ناقوس ہے ٹھیک ٹھیک
 یہ مضمون آوازِ ناقوس ہے
 یہ سن کر وہ ہشیار بے خود ہوا
 مثالِ کبوتر لبِ بام⁸ سے
 ہوا اک فرشتے کو حکمِ خدا
 گرا ہے یہ اسلام کی چاہ میں
 ہوا وہ ملک اس کا حافظ وہیں
 مریدوں نے اس کے جو دیکھی یہ سیر⁹
 رقم ہے مفصل وہ تھے چار سو

1- نام رکھا گیا ہو 2- مثال 3- عقل انسانی 4- راز فانی 5- روئی 6- بہت پاک

7- لکا ہوا 8- چھت 9- حالت 10- سچا 11- تچا چہرہ

<p>یہ کیا حال ہے جلد کر آشکار درِ دیر¹ پر آئے گا اک جواں جہنم کی آگ ان پہ ہوگی حرام محمدؐ ہیں شاہِ رسلؐ والسلام بتوں سے پھرے قائل رب ہوئے کہاں تو کہاں پختہ کی شا الہی تو ہے گل کا حاجت روا تو برلا³ مرے مدعائے⁴ ولی</p>	<p>کہا سب نے راہب سے اے ہوشیار وہ بولا کہ انجیل میں ہے بیاں مطیع اس کے ہوئیں گے جو خاص و عام میں ایمان لایا کہ یہ ہیں امام یہ سن کر مسلمان وہ سب ہوئے دیہر اب ہے آگے خموشی کی جا یہ سرکار² معبود میں کر دعا حق رسولؐ و بتوں و علیؑ</p>
<p>کہ پیدا کیے اس نے کیا کیا مکین جنابِ حسنؑ کی ولادت ہے آج کہ وجہ⁷ حسن سے حسن ہیں گواہ ہوا ماہ برج شرف آشکار کہ یہ ماہ ماہ مبارک ہوا یہ قرآن آیا ہے اس ماہ میں کہ لکھنے میں حسن و حسن ایک ہے امامِ زمن کا تولد ہے آج علیؑ جس طرح جانشینِ نبیؐ حسنؑ ہیں حسنؑ ہیں حسنؑ چمکنے لگی جا بجا برقی نور دیا حکم معبود دنیا و دیں</p>	<p>زہے قدرتِ احسن⁵ الخالقین خصوصاً عیاں حسنِ قدرت ہے آج ہویدا⁶ ہے حسنِ کمالِ الہ شب نیمہ⁸ ماہ پروردگار ولادت کا یہ فیض بے شک ہوا یہ رونق کی صورت ہے کس ماہ میں عجب حسنؑ نام شہ نیک ہے جنابِ حسنؑ کا تولد ہے آج یلا فضل یہ ہیں علیؑ کے وصی امامِ ام بعدِ خیر شکن جمالِ حسنؑ کا ہوا جب ظہور پے تہنیت⁹ آئے روح الامیں</p>
<p>1- مندر 2- سلطنت 3- پوری کر 4- خواہشات 5- اللہ تعالیٰ 6- ظاہر</p>	<p>7- دلیل 8- ماہ کامل 9- مبارک باد</p>

<p>علیٰ مثل ہاروں ہے اور تم کلیم کہ بھائی کا بھائی وصی کا وصی وصی ہے برادر ہے داماد ہے جو ہاروں کے تھا طفل³ اکبر کا نام زباں ہے یہ عبرانی اے جبریل بھلا ربط کھائے گا یہ کب یہاں عرب میں ہیں شبر کے معنی حسن حسن نام رکھو تم اس طفل کا سنو معجزات جناب حسن یہ معجز نما ہیں یہ معجز نما نبی سے وہ بالکل علیٰ کو ملا نبی سے علیٰ اور علیٰ سے حسن گہر⁸ ان کی خاطر سے دو کر دیا طرازندہ¹⁰ مسند خلق و حلم دل و روح استاد روح الامیں علیہ السلام و علیہ الصلوٰت گہر ہیں سخن ابر نیساں زباں تو قائم مقام¹³ ان کے شبر ہوئے جھکے ہر تسلیم شاہ انام کرامت سے آگاہ فرمائیے تو اعجاز اُن کے دکھاؤ ضرور</p>	<p>کہ اخلاص¹ میں اے رسول کریم ہے اس رشتہ میں دُر² یکتا علیٰ علیٰ سے تمھارا گھر آباد ہے رکھو شبر اس نیک اختر کا نام ہوئے ہنس کے گویا⁴ رسول جلیل ہماری زباں ہے عرب کی زباں وہ بولا کہ اے عاشق ذوالحسن⁵ زبان عرب اس سے ہے آشنا ولادت سے تو دل ہوا خندہ زن⁶ دو عالم ہیں عاجز بوقت ثنا جو کچھ علم حق سے نبی کو ملا ہوئے بہرہ ور⁷ علم سے بے سخن دو عالم میں خالق نے یکتا کیا شگافندہ⁹ معنی لفظ علم جگر پارہ¹¹ سید الساجدین شہنشاہ دیں باقر پاک ذات زبان مبارک سے ہیں دُر فشاں¹² رواں سوئے جنت جو حیدر ہوئے کئی شخص آئے حضورِ امام کہا ہم کو اعجاز دکھائیے جو برحق علیٰ کے ہیں نائب حضور</p>
<p>1- خلوص 2- موتی 3- بڑا بچہ 4- بولے 5- اللہ تعالیٰ 6- ہنسا 7- فائدہ مند 8- موتی 9- کھولنے والا 10- نقش کرنے والا 11- کلیجہ کا ٹکڑا 12- موتی بکھیرنے والا 13- پائشیں</p>	

پر ایمان لاؤ گے بے قیل و قال¹
 ابھی ہوں گے ایماں سے ہم بہرہ یاب²
 کہ بسم اللہ اب دیکھو کارِ حسن
 تو پہچان لو سب پکارے کہ ہاں
 چکا چوند میں آگیا آفتاب
 ادھر سب کی آنکھوں سے پردہ اٹھا
 کہ اس گھر میں ہے کون دیکھو شتاب
 کہ بیٹھے ہوئے ہیں علی ولی
 ہمیں وارثِ مرتضیٰ جان لو
 سرِ کفر اب زیرِ شمشیر ہے
 جو جانے گا بیشک وہی مانے گا
 شہنشاہِ کونین مشکل کشا
 وہی شان و شوکت وہی عقل و ہوش
 تمہیں ہو وصی جناب علی
 دکھایا علی نے نبیؐ کا جمال
 سب ادنیٰ تھے پر رتبہ اعلیٰ دیا
 مسلمان ہوئے اور رتبہ بڑھا
 بوجہ حسن معجزاتِ حسن
 کہ اک دن حسنِ ارض و سما
 لباسِ تفاخر⁹ تھا زیبِ بدن
 پسینہ سے بو عطر کی آب آب

کہا شہ نے مقبول ہے یہ سوال
 وہ چٹائے ہاں کیوں نہیں اے جناب
 دوبارہ حسن یوں ہوئے حرفِ زن³
 زیارت کرو گر علیؑ کی یہاں
 یہ سنتے ہی پردہ اٹھایا شتاب⁴
 ادھر تو وہ پردہ سراپا اٹھا
 حسنؑ نے کیا ان سمجھوں سے خطاب
 نظر کی تو دیکھا یہ رازِ جلی⁵
 پکارے حسنؑ خوب پہچان لو
 کہا سب نے کیا ایسا اندھیر ہے
 نہ کون ان کو شیرِ خدا جانے گا
 کہے کور⁶ بھی ہے یہ نورِ خدا
 وہی رخ وہی لب وہی چشم و گوش
 ہمیں شک نہیں اے خدا کے ولی
 ابو بکر کو تو پس از انتقال
 ہمیں تم نے حیدر کو دکھلا دیا
 یہ کہہ کر پیمبرؐ کا کلمہ پڑھا
 سنو اے محبانِ شاہِ زمن⁷
 بنِ شہر آشوب سے ہے لکھا
 محل سے ہوئے یوں تجلی فلک⁸
 لگائے ہوئے عطر مشک و گلاب

1- چون و چرا 2- فائدہ مند 3- بولے 4- جلدی 5- ظاہری 6- اندھا

7- زمانہ 8- بکھیرنے والا 9- فخر کے ساتھ

<p>پری جس کے بالا پری³ پر ہو غش عیان ساز⁵ سے قدرت کار ساز⁶ کئی حلقہ شہ پر ادھر اور ادھر مدینہ کے کوچوں کی کرتے تھے سیر لباس کہن تن میں مثل فقیر پیہر سے کینہ طبیعت میں تھا جلا آتش رشک¹⁰ سے اس کا تن کہ ہاں باگ رو کو شہ دو جہاں گزارش ہے خادم کی سن لیجئے عناں تھام لی آپ نے دفعتن بیاں کر بیاں جلد اے باتمیز یہ کہتے تھے اکثر رسول خدا یہ ہے کچھ دنوں جنت الکافرین بھلا کون ہے تم سے مومن سوا مرا حال بالکل فقیرانہ ہے ہو عشرت میں تم اور میں عسرت¹³ میں ہوں بسر تنگدستی میں کرتا ہوں میں پہ تجھ کو نہیں نور عرفاں حصول تجھے رتبہ مومن کے آئیں نظر زبان جان میری زبان نبی</p>	<p>تہہ راں سمند¹ رواں حوروش² مزین⁴ تھا زین اور مرصع تھا ساز جلو⁷ میں رفیقان عالی سیر⁸ ہوا خواہ⁹ سب تھے نہ تھا کوئی غیر کہ ناگہ نمایاں ہوا ایک پیر یہودی وہ موسیٰ کی امت میں تھا شقی نے جو دیکھا جلال حسن عنان¹¹ زباں پھیری سوئے بیاں توقف یہاں کوئی دم کیجئے زہے خلق و حلم جناب حسن کہا کیا ہے مطلب ترا اے عزیز وہ بولا کہ اے سرور دھرم یہ دنیا ہے زنداں پئے مومنین پر اس دم ہے مجھ کو تحیر¹² بڑا بدن میں لباس امیرانہ ہے شب و روز فاقہ کی محنت میں ہوں دم سرد ہر وقت بھرتا ہوں میں کہا شاہ نے سچ ہے قول رسول ترا دیدہ دل ہو بینا¹⁴ اگر لے سُن مجھ سے شرح بیان نبی</p>
<p>1- گھوڑا 2- حور کی طرح 3- پاکیزہ 4- سجا ہوا 5- گھوڑے کا سامان 6- نظام کائنات 7- آگے 8- فطرت 9- طرفدار 10- حد 11- لگام 12- حیرت 13- غربت 14- دیکھنے والا</p>	

نہیں اس کا ہرگز یہ عشر عشر¹
 ہے ان کے لیے کوثر و خلد و حور
 کہ محشر میں تحت السقر² ہے مکاں
 بہ نسبت وہاں کے یہ زندان ہے
 بدلنے لگا مثل چنبر³ وہ رنگ
 سخاوت حسن کی نہ ہوئے بیاں
 یتیموں کے حامی مثال پدر
 سدا فیضیاب ان سے ہر خاص و عام
 گداے حسن ہے یہ اک چرخ پیر
 فقیرانہ در پر ہے شام و پگاہ⁸
 یہاں حرص کا حوصلہ تنگ ہے
 میں حاضر تھا پیش جناب حسن
 کیا عرض اس نے یہ بعد از سلام
 مدد میری فرماؤ بہر خدا
 نہیں ظلم سے اس کے ملتی پناہ
 سدا خورد سالوں⁹ کو اس سے ہر اس
 ہوئے حرف زن¹⁰ یوں بخل حسن
 ابھی چل کے ہم اس سے لیں انتقام
 مہمات¹¹ لاحل¹² کے حلال¹³ ہیں
 کہ ایذا پہ تیرے مہیا¹⁵ ہے وہ
 میں لوں نام اس کا تمہارے حضور¹⁷

قیامت میں دے گا جو رپ قدیر
 معزز ہیں مومن خدا کے حضور
 یہ دنیا ہے کافر کو اس سے جناں
 ہمیں عیش کا واں جو سامان ہے
 جواب حسن نے کیا اس کو دنگ
 اگر ہر بن مو⁴ ہو مثل زباں
 فقیروں کے غم خوار شام و سحر
 جمل ہاتھ سے ابر نیساں مدام⁵
 زہے بخشش شاہ گردوں⁶ سریر
 لئے ہاتھ میں کاسہ⁷ مہر و ماہ
 سخاوت کا سب سے جدا ڈھنگ ہے
 یہ کہتا ہے راوی شیریں سخن
 کہ اک شخص آیا حضور امام
 اے راحت جاں اے مشکل کشا
 عجب ایک دشمن میں رکھتا ہوں آہ
 نہ پیروں کی حرمت کا کرتا ہے پاس
 سنے شاہ نے جب یہ اس کے سخن
 بتا اپنے دشمن کا تو مجھ کو نام
 ارے شہر داور کے ہم لال ہیں
 بتفصیل¹⁴ کہہ کون ہے کیا ہے وہ
 وہ بولا کہ ہاں اذن¹⁶ ہے اے حضور

1- ذرہ برابر بھی 2- دوزخ کے نیچے 3- آسمان 4- بال 5- ہمیشہ 6- فلک نشین 7- کٹورا

8- صبح 9- چھوٹوں 10- بولے 11- مشکلات 12- معرکہ 13- حل کرنے والے۔

14- تفصیل سے 15- تیار 16- اجازت 17- سامنے

<p>پریشانی و تنگدستی¹ ہے نام یہ خادم سے بولے امام اُمم خزانے میں درہم ہوں جتنے لے آ لے آیا درم جا کے پنجاہ⁴ صد قسم دی اسے اور یہ ہنس کر کہا تو لانا مرے پاس اے نوجواں اسے تیغ زر⁵ سے کروں گا ہلاک ہوئی روح حاتم کی آکر ثار انھیں سے شریعت کا روشن چراغ سوئے کعبہ گھر سے چلے جب حسن انھیں میں تھا اک شخص ابن زبیر امامت کا حضرت کی قائل نہ تھا ہوا قافلہ تشنگی سے ندھال نظر آیا اک چشمہ با آب و تاب ولیکن تھے وہ خشک بے آب سب ہوئی روح تازی کہ واں پایا آب سر آب اُترا غرض قافلہ کیا خیمہ شاہ گروں نشیں کہ سوکھے ہیں یہ نخل پانی بغیر تو کھاتا رطب¹¹ ان میں سے توڑ کر ہے مائل رطب پر بہت تیرا جی</p>	<p>وہ دشمن جو خادم کا ہے صبح و شام سوئے سینہ شہ نے کیا سر کو خم نہ کر خیر² میں دیر اے باخدا یہ سنتے ہی خادم بصد جد و کد³ محب کو وہ درہم کیے سب عطا یہ دشمن ہو تیری طرف جب رواں مخالف سے ہونا نہ تو دردناک زہے بخشش شاہ عالی وقار انھیں سے ہے سرسبز ایماں کا باغ سنو تازہ اعجاز شاہ زمن جلو⁶ میں تھے شہ کے عزیز اور غیر سوئے حق وہ نادان مائل نہ تھا پس از چند منزل بوقت زوال ہوئے ہر طرف لوگ جویائے⁷ آب بہت گرد چشمہ تھے نخل⁸ رطب ہوئے جمع آکر وہیں شیخ و شاب قرینہ⁹ سے بستر کیے جابجا حسن کے بھی خدام نے بس وہیں ہوا ملتمس¹⁰ بڑھ کے ابن زبیر ترو تازہ ہوتے اگر یہ شجر یہ کہنے لگا اس سے سرو¹² نبی</p>
<p>1- غربت 2- نیکی 3- جلدی 4- پچاس سو 5- سونے کی تلوار 6- آگے 7- پوچھنے لگے 8- درخت 9- طریقہ 10- التماس 11- کھجور 12- شمشاد نبی سے مراد امام حسن ہیں</p>	

<p>جو تازے رطب ہوں تو کھائے غلام پر اک لفظ کوئی نہ سمجھا ذرا ہوا اک شجر برگ و بر سے نہال² لگے توڑ کر کھانے احباب سب کیا شاہِ دہلی سے یہ اس نے بیاں کیا جادوئے سامری پائے مال کہ سوکھے شجر کو ہرا کر دیا نہ جادو سے نسبت دے اعجاز⁵ کو مگر دونوں آگے ترے ایک ہیں شگفتہ ہوں دنیا میں جنت کے پھول نظر خار میں آئیں طوبی کے پھل یہ اعجاز اعجاز اعجاز ہے زمیں دگر و آسمان دگر محبوں کے ہر دم مددگار ہیں مدینہ میں تھا اک محب⁷ کا مکاں بوجہ حسن تھا محبِ حسن سدا اس پہ کرتا تھا جور و جفا نہ کچھ زور چلتا تھا حیران تھا کہا اے نگاہِ پیمر کے نور پہ ہمسایہ سے اپنے رنجور⁸ ہوں لبوں پر اب آیا ہے فدوی⁹ کا دم</p>	<p>کہا اس نے ہاں اے شہِ خاص و عام کچھ آہستہ شہ نے خدا سے کہا زہے رتبہ شاہِ عالی خصال¹ نظر آئے شاخوں میں تازے رطب شتربان³ اس کا تھا جو بدگماں بڑا سحر⁴ میں آپ کو ہے کمال عیاں طور خیرالوراً کر دیا کہا شاہ نے اس بد آغاز کو برابر بھلا کب بد و نیک ہیں یہ کیا ہے اگر چاہیں آلِ رسول کھلیں باغ ہر جا شجر کے بدل ارے یہ اماموں کا انداز ہے جہاں میں دکھائیں جہان⁶ دگر حسنِ خانہ حق کے مختار ہیں محبو سنو یہ نئی داستان اسے دل سے تھا عشق شاہِ زمن پہ ہمسایہ اس کا تھا اک بے حیا ستم سے یہ اس کے پریشان تھا یہ اک روز آیا حسن کے حضور محبوں میں حضرت کے مشہور ہوں کہاں تک اٹھاؤں میں اس کے ستم</p>
<p>1- حادثہ 2- تازہ پورا 3- اونٹ چرانے والا 4- جادو 5- معجزہ 6- دوسری دنیا 7- دوست 8- رنجیدہ 9- فدا ہونے والا</p>	

ستم سے ستمگر کے کیجئے رہا
 نہ پہنچے گا اب اس سے تجھ کو ضرر
 ہوا چین سے گھر میں جا کر مکیں¹
 نہ ہمسایہ سے آئی مطلق صدا
 پکارا کئی بار لے لے نام
 نہیں تیری پروا تو گھر اپنے جا
 نہیں تیرے شوہر کی آئی صدا
 بہم کھانا کھاتے تھے اے باخدا
 نہ باقی رہے اس کے ہوش و قرار
 ہر اک سمت مدہوش پھرتا تھا وہ
 کبھی کرتا تھا اس طرح التجا
 طلب مجھ سے کرتے ہو کیا یا علی
 کہ اک بار میں نے سنی یہ صدا
 عدو ہے ہمارا یہ خانہ خراب
 نہ بچگی ہی لی اور وہیں مر گیا
 یہ معطی⁴ سے ہے عرض مطلب دبیر
 مری نظم کو بخش حسن قبول
 بزہد و ورع⁶ ہوں یہ سب متقی
 بصحت جہاں میں رہیں روز و شب
 حسن کی طرح منور دکھا
 بنا زائرے کربلائے حسین

غریبوں کے حضرت ہیں مشکل کشا
 کہا شہ نے اس سے کہ جا اپنے گھر
 یہ کہتا ہے وہ شیعہ شاہ دیں
 مگر گوش² دل تھا ادھر کو مرا
 گیا اس کے در پر میں ناشاد کام
 جواب اس کی زوجہ نے مجھ کو دیا
 کہا میں نے بتلا مجھے کیا ہوا
 وہ بولی کہ میں اور شوہر مرا
 ہوا ناگہاں خود بخود اضطرار
 رواں تھا کبھی گاہ گرتا تھا وہ
 زمیں پر رگڑتا تھا گہ دست و پا
 یہ کس جرم کی ہے سزا یا علی
 یہ گھبرا کے کرتا تھا وہ التجا
 کہ اے مار لے اب اسے تو شتاب³
 یہ سنتے ہی بس وہ سفر کر گیا
 مناجات کا وقت ہے اب دبیر
 خدایا پئے⁵ قدر و شان رسول
 کرم کر محبوں پر بہر حق
 بصوم و صلوة و بعیش و طرب⁷
 بقیعہ⁸ میں پہنچا مجھے اے خدا
 پذیرا⁹ دعا کر برائے حسین

1- جاگزین ہونا 2- دل سے سننا 3- جلدی 4- اطاعت کرنے والا 5- خدا کے واسطے سے

6- تقویٰ 7- خوشی 8- روضہ فاطمہ 9- قبول

<p>کہ پیدا ہوئے عیسیٰ پاک جب گرے دانہ ہائے رطب² جا بجا کیے نوش³ چن چن کے شیریں رطب تو بیت المقدس میں تھی وہ جناب کہ ہاں جلد ہو میرے گھر سے رواں مجھے راہ دی حق نے کعبہ میں واہ زچہ خانہ کعبہ ہمارا ہوا ندا آئی نام اس کا رکھو علی کہ ہمنام خالق یہ مخلوق ہے جو حق جاننے کا ہے یہ جانے گا تو آئے جناب رسالت مآب ضیا بخشی خورشید نے ماہ کو سلام علیک اے حبیب خدا یہاں پہلے دیکھا نبی کا جمال کہ اعجاز کا اب سر انجام ہو بیاں علم شاہ ولایت کا ہے بتوں کو خدائی کا اقرار ہے پہنچتے نہ سدرہ تلک جبریل یہی اسم اعظم کی تفسیر ہے یہی نام حاجت روائی کرے گئے خلد کو جب رسول مبین</p>	<p>سنو وجہ اعزاز¹ مریم کی اب شجر تھا جو سوکھا ہوا ہو گیا سیخا کی ماں نے بعیش و طرب مگر دروزہ⁴ کا تھا جب اضطراب ہوا ان کو حکم خدائے جہاں در کعبہ پر لی جو میں نے پناہ تولد وہاں حق کا پیارا ہوا میں کعبہ سے اس دم جو گھر کو چلی میں عاشق ہوں یہ میرا معشوق ہے یہ بندہ میری قدر پہچانے گا ہوئی داخل خانہ جب وہ جناب لیا بر میں اپنے ید اللہ کو یہ کہہ کر کیا چشم حق ہیں کو وا⁵ وہاں تھا نظر میں خدا کا جلال عطا ساقیا اور اک جام ہو بھروسا خدا کی عنایت کا ہے عجب بیت نام کرار ہے نہ دیتے سبق گر امام جلیل عجب نام اقدس میں تاثیر ہے یہی نام مشکل کشائی کرے زہے رتبہ علم سلطان دین</p>
<p>1- عزت و مقام 2- کھجور 3- کھائے 4- زچگی کا دور 5- کھولا</p>	

کہ پیدا ہوئے عیسیٰ پاک جب
گرے دانہ ہائے رطب² جا بجا
کیے نوش³ چن چن کے شیریں رطب
تو بیت المقدس میں تھی وہ جناب
کہ ہاں جلد ہو میرے گھر سے رواں
مجھے راہ دی حق نے کعبہ میں واہ
زچہ خانہ کعبہ ہمارا ہوا
ندا آئی نام اس کا رکھو علی
کہ ہنام خالق یہ مخلوق ہے
جو حق جاننے کا ہے یہ جانے گا
تو آئے جناب رسالت مآب
ضیا بخشی خورشید نے ماہ کو
سلام علیک اے حبیب خدا
یہاں پہلے دیکھا نبی کا جمال
کہ اعجاز کا اب سر انجام ہو
بیاں علم شاہ والدیت کا ہے
بتوں کو خدائی کا اقرار ہے
پہنچتے نہ سدرہ تلک جبریل
یہی اسم اعظم کی تفسیر ہے
یہی نام حاجت روائی کرے
گئے خلد کو جب رسول مبین

سنو وجہ اعزاز¹ مریم کی اب
شجر تھا جو سوکھا ہرا ہو گیا
میٹھا کی ماں نے بعیش و طرب
مگر درِ زہ⁴ کا تھا جب اضطراب
ہوا ان کو حکم خدائے جہاں
در کعبہ پر لی جو میں نے پناہ
تو لد وہاں حق کا پیارا ہوا
میں کعبہ سے اس دم جو گھر کو چلی
میں عاشق ہوں یہ میرا معشوق ہے
یہ بندہ میری قدر پہچانے گا
ہوئی داخل خانہ جب وہ جناب
لیا بر میں اپنے ید اللہ کو
یہ کہہ کر کیا چشم حق ہیں کو وا⁵
وہاں تھا نظر میں خدا کا جلال
عطا ساقیا اور اک جام ہو
بھروسا خدا کی عنایت کا ہے
عجب بیت نام کرار ہے
نہ دیتے سبق گر امام جلیل
عجب نام اقدس میں تاثیر ہے
یہی نام مشکل کشائی کرے
زہے رتبہ علم سلطان دین

1- عزت و مقام 2- کھجور 3- کھائے 4- زہیگی کا در 5- کھولا

<p>کہ پیدا ہوئے عیسیٰ پاک جب گرے دانہ ہائے رطب² جا بجا کیے نوش³ چن چن کے شیریں رطب تو بیت المقدس میں تھی وہ جناب کہ ہاں جلد ہو میرے گھر سے رواں مجھے راہ دی حق نے کعبہ میں واہ زچہ خانہ کعبہ ہمارا ہوا ندا آئی نام اس کا رکھو علیٰ کہ ہمنام خالق یہ مخلوق ہے جو حق جاننے کا ہے یہ جانے گا تو آئے جناب رسالت مآبؐ ضیا بخشی خورشید نے ماہ کو سلام علیک اے حبیبؐ خدا یہاں پہلے دیکھا نبیؐ کا جمال کہ اعجاز کا اب سر انجام ہو بیاں علم شاہِ ولایت کا ہے بتوں کو خدائی کا اقرار ہے پہنچتے نہ سدرہ تلک جبریلؑ یہی اسم اعظم کی تفسیر ہے یہی نام حاجت روائی کرے گئے خلد کو جب رسولؐ مبین</p>	<p>سنو وجہ اعزاز¹ مریم کی اب شجر تھا جو سوکھا ہوا ہو گیا سیخا کی ماں نے بعیش و طرب مگر درِ زہ⁴ کا تھا جب اضطراب ہوا ان کو حکمِ خدائے جہاں در کعبہ پر لی جو میں نے پناہ تو لد وہاں حق کا پیارا ہوا میں کعبہ سے اس دم جو گھر کو چلی میں عاشق ہوں یہ میرا معشوق ہے یہ بندہ میری قدر پہچانے گا ہوئی داخل خانہ جب وہ جناب لیا بر میں اپنے ید اللہ کو یہ کہہ کر کیا چشم حق ہیں کو وا⁵ وہاں تھا نظر میں خدا کا جلال عطا ساقیا اور اک جام ہو بھروسا خدا کی عنایت کا ہے عجب ہیئت نامِ کرار ہے نہ دیتے سبق گر امامِ جلیل عجب نام اقدس میں تاثیر ہے یہی نام مشکل کشائی کرے زہے رتبہ علم سلطانِ دین</p>
<p>4- زچگی کا در 5- کھولا</p>	<p>1- عزت و مقام 2- کھجور 3- کھائے</p>

کہ پیدا ہوئے عیسیٰ پاک جب
گرے دانہ ہائے رطب² جا بجا
کیے نوش³ چن چن کے شیریں رطب
تو بیت المقدس میں تھی وہ جناب
کہ ہاں جلد ہو میرے گھر سے رواں
مجھے راہ دی حق نے کعبہ میں واہ
زچہ خانہ کعبہ ہمارا ہوا
ندا آئی نام اس کا رکھو علی
کہ ہنام خالق یہ مخلوق ہے
جو حق جاننے کا ہے یہ جانے گا
تو آئے جناب رسالت مآب
ضیا بخشی خورشید نے ماہ کو
سلام علیک اے حبیب خدا
یہاں پہلے دیکھا نبی کا جمال
کہ اعجاز کا اب سر انجام ہو
بیاں علم شاہِ والدیت کا ہے
بتوں کو خدائی کا اقرار ہے
پہنچتے نہ سدرہ تلک جبریل
یہی اسم اعظم کی تفسیر ہے
یہی نام حاجت روائی کرے
گئے خلد کو جب رسول مبین

سنو وجہ اعزاز¹ مریم کی اب
شجر تھا جو سوکھا ہرا ہو گیا
میٹھا کی ماں نے بعیش و طرب
مگر درِ زہ⁴ کا تھا جب اضطراب
ہوا ان کو حکمِ خدائے جہاں
در کعبہ پر لی جو میں نے پناہ
تو لد وہاں حق کا پیارا ہوا
میں کعبہ سے اس دم جو گھر کو چلی
میں عاشق ہوں یہ میرا معشوق ہے
یہ بندہ میری قدر پہچانے گا
ہوئی داخل خانہ جب وہ جناب
لیا بر میں اپنے ید اللہ کو
یہ کہہ کر کیا چشم حق ہیں کو وا⁵
وہاں تھا نظر میں خدا کا جلال
عطا ساقیا اور اک جام ہو
بھروسا خدا کی عنایت کا ہے
عجب بیست نام کرار ہے
نہ دیتے سبق گر امام جلیل
عجب نام اقدس میں تاثیر ہے
یہی نام مشکل کشائی کرے
زہے رتبہ علم سلطانِ دین

1- عزت و مقام 2- کھجور 3- کھائے 4- زہلی کا در 5- کھولا

<p>کیا یہ بیاں اے شہِ مشرقین عیانِ تم پہ ہے حالِ ارض و سما زیں روز دیتی تھی جن کو حساب خدائی کے مشکل کشا ہیں علی علی کی طرح حل مشکل کرو قضا کر گئی اے امامِ زمیں اجل⁴ نے وصیت کی مہلت نہ دی خبر اتنی ہے تھا بہت مال و زر کیا اس کے گھر شہرِ لطفِ خدا تو ٹھہرا وہاں جانشینِ رسول اجابت⁶ پڑھی کہہ کے روحی فداک تو رہِ جلیل اور میں عبدِ ذلیل خدایا بچے مرتضیٰ و بتوں کہ اس کو وصیت کی تھی آرزو کیا قدرت⁹ ذوالمنن کو عیاں یہاں لبِ ہلے وہاں وہ زندہ ہوئی مسیحا نے آواز دی واہ وا مرے معجزوں کو جلاتے¹¹ ہو تم گئے پاس اس کے شہِ نیک ذات کیا پھر یہ شاہِ اُمم سے بیاں ہے اس مال کا آپ کو اختیار</p>	<p>ہوا آکے استاد¹ پیشِ حسین نہیں تم سے پنہاں حیات و قضا پدر آپ کے حضرت بو تراب ہزیر² جنابِ خدا ہیں علی حقِ علی مجھ کو خوش دل کرو مری والدہ عاشقِ پنجتن مجھے اس نے میراث³ دولت نہ دی نہیں مال کی اس کے مجھ کو خبر یہ سن کر اٹھے اس مشکل کشا مگر جب ہوا آستان پر نزول⁵ اٹھائے برائے دعا دستِ پاک ہوا ملتجی⁷ یوں وہ فخرِ خلیل خدایا بچے آبروے رسول حیات⁸ اس زنِ مردہ کو بخش تو میں قربانِ اعجازِ شاہِ زماں وہ عورت تھی جو بے وصیت موئی¹⁰ فلک پر اٹھا شور صلِ علا کرامت یہ ہے جو دکھاتے ہو تم غرض مومنہ نے جو پائی حیات دیا مال کا اپنے اس نے نشان مری جان اور مال علی پر نثار</p>
<p>1- کھڑا 2- عقل مند 3- ورثہ 4- صوت 5- نازل ہوا 6- قبولیت 7- التجا کرے 8- زندگی 9- قدرتِ خدا 10- مری 11- زندہ کرنا</p>	

<p>جو باقی رہا وہ حق پر محبت آپ کا ہو جو یہ نور عین وگرنہ جسے چاہیو دیکھو کہ لونڈی مدفون² کرنا تمہیں تمہیں سے ہے مجھ کو خلوص و نیاز بجا لائے اس کی وصیت امام بیان عطاءئے شہِ مشرقین شخصکی میں بدر اور قد میں ہلال کہ قرآن ناطق تھا شہ کا خطاب ہوا حسب دستور کتب نشیں معلم تھا بچوں کا وہ مرد نیک معلم نے کی حمد حق ہو کے شاد پڑھا اس پر نے وہ سورہ تمام ہوا خوش یہ سبط رسول و دود ہوا سر سے حاضر وہ عالی⁵ نہاد طائنی ہوئے اس کے رخسار سرخ کہ تھا جوش میں بحر جود⁷ و سخا معلم کا منہ موتیوں سے بھرا وہ حلقے کہ دیبا کے تھے یادگار صلا ایک الحمد کا اس قدر یہ اخوند⁹ ہے کیا خوش اقبال واہ</p>	<p>ہے اک ثلث¹ نذر شہ بحر و بر پر اس میں ہے شرط ولائے حسین مرا مال اس کو عطا کچھو بڑی آرزو یہ ہے اے شاہ دیں تمہیں میری میت پہ پڑھیو نماز یہ کہہ کر گئی سوئے دارالسلام³ سنو شیعین جناب حسین کہ فرزند شہ کا تھا اک خورد⁴ سال پدر تھا بزرگی میں ام الکتاب حمایل تھا خوردی میں وہ مہ جبین غرض عبد رحمان سلمیٰ تھا ایک کیا سورہ الحمد کا اس نے یاد فصاحت سے ایک دن حضور امام زہے قدر دانی زہے فیض وجود کیا شاہ دیں نے معلم کو یاد دیے یک ہزار اس کو دینار سرخ نہ اس پر بھی شہ نے کیا اکتفا⁶ سلایا نہ آنکھوں میں زر اک ذرا سر دست حلقے⁸ بھی بخشے ہزار جو حاضر تھے کہنے لگے یک دگر مقدر کا لکھا تھا یہ مال واہ</p>
<p>1- ایک سوم 2- دفن کرنا 3- بخت 4- چھوٹا 5- عالی مرتبت 6- بس کرنا 7- سخاوت 8- لباس 9- عتقد پڑھانے والا معلم</p>	

<p>شیرِ اخیا¹ قبلہ مشرقین ہر اک شے کے عالم ہمیں ہیں ہمیں حضور اس کے میرا عطیہ ہے کیا روایت یہ کرتا ہے وہ معتبر میں اک دن تھا ہم صحبت² بورجا وہ تھا دشمن شاہ ہر دو جہاں کہا اس نے شیر کو ناسزا ہوا موردِ قہر وہ روسیا⁴ فلک سے ہوئے دو ستارے جدا قریب اس کی آنکھوں کے آئے شتاب نہ کی پتلیوں نے بھی جنبش تلک بصارت نہ تھی آنکھ میں کور⁶ تھا کہ پلکوں نے دستِ تاسف⁷ ملے چراغ اس کی آنکھوں کے گل⁸ ہو گئے ستاروں نے آنکھوں کے تارے لیے لی عینِ تعذیر⁹ بعد از خطا کہ لے ڈوبی آنکھوں کو بھی اپنے سات یہ کہتا ہے وہ مرد شیریں زباں میں حبابہ و البیہ کے پاس سنے تازہ اعجاز شیر تو زبان مبارک کرو درفش¹¹</p>	<p>مخاطب ہوئے یوں جناب حسین عزیز و تہیں علم اس کا نہیں معلم نے تعلیم جو ہے کیا ہے قرۃ بن اعین اک باخبر زبانی خالد ہے یہ ماجرا ہوا اک سیہ قلب وارد³ وہاں بجائے درود و سلام و ثنا بخلم خداوند خورشید و ماہ یکایک بفرمانِ رب ہدا شعاع ان کی تھی مثل قہر و عتاب پلک سے لگی پھر نہ اس کی پلک وہ منہ زور پھر زندہ در گور⁵ تھا یہ آنکھوں کے پردے سراسر جلے پریشاں وہاں جزو و کل ہو گئے خدا کے غضب نے اشارے کیے کہا نور چشمِ نبی کو بُرا زباں ہو گئی خشک کہہ کر یہ بات روایت ہے صالح سے اے صالحاں مع ابنِ ربیع گیا باحواس کہا اس نے آیا ہے یہ آرزو میں بولا کہ ہاں عمہ¹⁰ مہرباں</p>
<p>1- خچوں کے شاہ 2- باہم بات کر رہے تھے 3- داخل 4- کالا چہرہ 5- قبر 6- اندھا 7- افسوس کے ہاتھ ملانا 8- خاموش 9- سزا 10- پھوپھی 11- موتی بکھیرنے والا</p>	

مسیحا کا ابنِ یَد اللہ کا
 کہ ہاں گوش¹ دل سے سن اے میری جاں
 بغیر ان کے دیکھے نہ آتا تھا چین
 کرم مجھ پہ کرتے تھے شاہِ ہدا
 برص کے مرض میں ہوئی مبتلا
 ہوئی تنگ² صحت سے چشمِ امید
 زیارت سے محروم رہنے لگی
 برص ہی میں گزرے مہینے کئی
 مسیحِ دو عالم ہے آفا مرا
 کہ مبروص⁶ ہے زائرہ شاہ کی
 دل خستہ تھا جانبِ بے نیاز
 دل و جانِ زہرا کی آمد ہوئی
 قدم سے لگی صحتِ جاوداں⁸
 قریب آئے میرے بصد زین و زین
 سبب کیا ہوا اے کنیزِ بتوں
 نہ حاضر ہوئی تو حضورِ امام
 برص کے مرض میں گرفتار تھی
 کہ حاصل ہوا ندوہ⁹ سے ان فراغ¹⁰
 کیا شاہ نے وا¹¹ دہانِ لطیف
 ملا کہہ کے بسم اللہ آبِ دہن¹³
 چپے سجدہ شکر ہو جلدِ خم

سناؤ مجھے معجزہ شاہ کا
 کہا ہنس کے حیا بہ نے یہ بیاں
 میں تھی بلبلِ باغِ روئے حسین
 زیارت کو جاتی تھی میں بارہا
 فلک سے گری مجھ پہ نازل بلا
 ابھر آیا ماتھے میرا داغِ سفید
 قلقِ ہجرِ موٹا کا سہنے لگی
 نہ میں سوئے بزمِ حسینی گئی
 یہ اندیشہ⁴ ہر دم تھا زنجیرِ پا
 مبادا⁵ کہے خلق اللہ کی
 اسی جا میں پڑھتی تھی اک دن نماز
 کہ ناگہ مسیحا کی آمد ہوئی
 جلو⁷ میں شفا اور صحتِ رواں
 شفا بخش عالمِ جنابِ حسین
 مخاطب ہوئے مجھ سے سبطِ رسول
 ہوا ایک مدت کا دورہ تمام
 کہا میں نے واری میں بیمار تھی
 یہ کہہ کر دکھایا برص کا وہ داغ
 پڑی داغ پر جو نگاہِ شریف
 پھر اس داغ پر شاہ نے دفعتن¹²
 ہوا مجھ کو فرمانِ شاہِ اُمم

1- دل سے سنو 2- امید 3- رنج 4- فکر و خیال 5- شاید 6- جوازی 7- آگے
 8- ہمیشہ کی صحت 9- غم 10- فراغت 11- کھولا 12- فوراً 13- لعابِ دہن (تھوک)

<p>منگا آنینہ دیکھ اے خوش¹ دماغ کیا سجدہ شکر میں نے وہیں جہیں پر ملی آنینہ کی جلا شفا میرے عیسیٰ نے دے دی مجھے مثلیا وہ داغ برص دم میں بس</p>	<p>کہاں ہے سفیدی کہاں ہے وہ داغ اور آنینہ منگوا کے دیکھی جہیں² نہ داغ برص کا نشان بھی ملا کہ حاصل ہوئی رو سفیدی مجھے میٹھا سے ہوتا نہ یہ سو برس</p>
<p>تہنیت ولادت باسعادت امام چہارم حضرت امام زین العابدین علیہ السلام روحی فدا</p>	
<p>ہوا تازہ کس گل سے دنیا کا باغ ہوا خلق یہ کون عیسیٰ مزاج خوشی سے ہیں چاروں عناصر دو چار کوئی فکر دنیا کی باقی نہیں مے عیش یہاں یاد باری میں ہے بیاد علیٰ مست ہیں حیدری مے عیش ہے حُب⁶ خیرالانام علیٰ کی محبت کا یہاں ہے سرور فلک کو کب اس مے سے پرہیز ہے دل انبیا اس کا پیانہ ہے وہ ساتی ہے معبود ہشیار و مست اسی سے ہے مداح کی التجا دکھا ساقیا ربیع مسکوں کی سیر عیاں اپنے آقا کی شوکت کروں امام چہارم ہیں زین العباد یہ نظم ولادت نہ رنگیں ہو کیوں</p>	<p>زین کا ہے چوتھے فلک پر دماغ زین آسمان چہارم ہے آج مگر معرض³ غم میں دو چار یار مے⁴ عیش حاضر ہے ساتی نہیں کہ مستی بھی پرہیزگاری میں ہے خُم⁵ آسمان میں یہ مے ہے بھری یہاں نام ہے اور مے کا حرام نہ کہیے شراب اس کو ہے حق کا نور صراحی مہ نو کی لہریز ہے کہ ساتی خدا عرش خخانہ ہے وہ ساتی ہے خلاق بالا و پست اسی سے ہے خوف اور اسی سے رجا⁷ پلا چار ساغر مجھے خم کی خیر امام چہارم کی مدحت کروں ولادت سے جن کے دو عالم ہیں شاد ہے اخبار میں شیخ طوسی سے یوں</p>
<p>1-خوش فکر 2-پیٹانی 3-حالت مرض 4-شراب 5-صراحی 6-حُب 7-امید</p>	

تو پیدا ہوئے علیؑ خوش خصال
یہ ماہ ولادت کا ہے نام سعد¹
صداقت پہ اُن کے میں دل سے ثار
ہوا خلق² بانوے ایراں کا لال
مدینہ کو جلوہ دیا نور سے
کیا یاد حیدر کا انداز بس
ہر اک حال میں آپ خوش حال تھے
کہ شاہ شہیدان سے صحبت رہی
لکھے ہیں روایت میں پینتیس سال
انھیں سے ہے دنیا انھیں سے ہے دیں
کہ لکھتے ہیں ستاون اہل خبر
مدینہ کی زینت مدائن⁵ کا نور
کہ القاب تھا ان کا شاہ زماں
صداقت کے گلشن کا وہ پھول ہے
کہ پیدا کروں میں امام زماں
کہ جس کی ہے یہ آبرو روز و شب
وہ پاس اپنے رکھتا ہے با آب و تاب
امام زمیں کے پدر کو پلا
فرشتہ پلاتا ہے جاکر وہ آب
تو ہوتا ہے نطفہ کا اس سے قیام
چہل روز سنتا نہیں کچھ کلام

کہ ہجرت کو گزرے جو چھتیس سال
لکھوں لفظ اول جمادی کے بعد
یہ فرماتے ہیں صادق ممدار
علیؑ کی شہادت سے قبل از دو سال
زمیں کو منور کیا نور سے
مصاحب³ علیؑ کے رہے دو برس
حسنؑ کی حضوری میں دس سال تھے
یونہیں دس برس اور عشرت⁴ رہی
امامت کی مدت کا پوچھو جو حال
حسینؑ و حسنؑ کے ہیں یہ جانشین
سن و سال میں ہیں مثال پدر
ہے ماں شہر بانوے صاحب شعور
حدیثوں میں اکثر کیا ہے بیاں
روایت یہ صادق سے منقول ہے
یہ جب چاہتا ہے خدائے جہاں
خطاب اس فرشتہ سے کرتا ہے رب
رواں ہے تہ⁶ عرش اعظم جو آب
کہ ہاں تحفہ تازہ یہ لے کے جا
بفرمودہ⁷ خالق شیخ و شاب
وہ پانی جو پیتا ہے عالی مقام
مگر اپنی ماں کے شکم میں امام

1- نیک 2- پیدا 3- ساتھی 4- خوشی 5- مدائن کی شہزادی تھیں

6- عرش کے نیچے 7- جیسا کہ فرمایا ہے

<p>وہ سنتا ہے تقریر ہر انس و جن تو آتا ہے پھر وہ ملک شاد¹ کام اس آئیہ کو کرتا ہے خوش خوش³ رقم³ سمیع العلیم اس کی ہے انتہا جو ہوتا ہے وہ عاشق ذو المنن⁶ ہر اک سبج⁷ و اقلیم میں روز و شب امام زمیں دیکھے اس نور سے شرافت میں آدم سے برتر یہ ہیں کس⁹ بیکساں حاکم انس و جن زمانہ سے کسرا¹⁰ نے کی جب قضا کیا اس نے روشن عدالت کا نام پری دیکھ کر جس کو ہو جائے غش تھی اس کی حیا پر تصدق¹³ حیا کہے دیکھ کر حور صل علا کنیریں تھیں خدمت کو حاضر مدام¹⁶ سدا ذکر آرام و راحت کا تھا محل میں ہر اک وقت رہتی تھی عید کہ حاصل ہوئی دولت دوسرا زیں سے ہے تا چرخ نور و ضیا سراسر محل مشرق نور ہے ہر اک سوعیاں شان باری کی ہے</p>	<p>گزر جاتے ہیں جب کہ چالیس دن جو ہوتا ہے پیدا وہ عالی مقام میان² دو چشم امام اُمم کہ تمت⁴ اس آئیہ کی ہے ابتدا امامت کی مسند پہ جلوہ⁵ گلن مقرر پھر اک نور کرتا ہے رب عمل نیک و بد ہوں جو جمہور⁸ سے نسب میں دو عالم سے برتر یہ ہیں اطاعت میں ان کی ہیں سب رات دن رقم کرتے ہیں راوی باصفا ہوا بزدجر اس کا قائم مقام صبیہ تھی اس شہ کی اک حوروش¹¹ بڑی صاحب عفت و پارسا¹² بشر سے بیاں حسن اس کا ہو کیا محل رشک¹⁴ فردوس بہر¹⁵ خرام مہیا¹⁷ سب اسباب عشرت¹⁸ کا تھا زمانہ کا غم تھا دلوں سے بعید¹⁹ ہوئے بخت اک شب کو ایسے رسا²⁰ نظر خواب میں آیا یہ ماجرا ہر اک شمع میں جلوہ طور ہے ہر اک سمت آمد سواری کی ہے</p>
<p>1-خوش 2-دونوں آنکھوں کے بیچ 3- لکھا ہے 4-اتمام 5- رونق افروز 6- اللہ تعالیٰ 7- سات 8- عوام 9- وائی بیکساں 10- عجم کا بادشاہ 11- حور کی طرح 12- نیک 13- صدقہ 14- حد 15- حال 16- ہمیشہ 17- فراہم 18- خوشی 19- دور 20- خوش۔ اچھے</p>	

<p>نمائیاں ہوا ناگہاں اک سریر¹ قریب اس کے بستر کے آیا وہ تخت نظر آئی خاتون اک تخت پر بلائیں بزرگوں کے مانند لیں کہا خواب میں جوڑ کر اپنے ہات نوازش کی لوٹدی پہ ماں سے سوا دیا ہنس کے اُس بی بی نے یہ جواب تحیر⁶ میں کیوں ہے تو اے نیک خو حسین ابن حیدر ہے جو میرا لال نصیبوں کی تیرے ہیں یہ خوبیاں یہ فرما کے زہرا نہاں ہو گئی کہا دل سے یہ خواب تھا یا خیال نہ بیٹھے نہ لیٹے تھا بانو کو چین غرض بعد مدت کے جو سو گئی نظر آئیں پھر فاطمہ خواب میں گرمی پاؤں پر اور رو کر کہا میرے درد کی کچھ دوا کیجئے نہ اس درد کی گر دوا پاؤں گی کیا نامزد⁹ جس سے اے خوش خصال مری زیست¹⁰ کی کوئی صورت نہیں کہا اس سے زہرا نے اے خوش خصال</p>	<p>نجل² جس کے پایہ³ سے عرش منیر ہوئی سخت حیراں وہ بیدار⁴ بخت پڑھے کلمہ جس کی ضیا کا قمر دعائیں بہت شہز بانو کو دیں کہ تم کون ہو اے نختہ⁵ صفات عنایت کا اس درجہ باعث ہے کیا میں زہرا ہوں بنت رسالت² مآب میں ہوں ساس تیری تو میری بہو مقدر میں تیرے ہے اس کا وصال⁷ بلا شک ہے تو نو اماموں کی ماں یہ گھبرا کے بیدار یہاں ہو گئی ہوئی روتے روتے ہر اک آنکھ لال تصور میں اس خواب کے شور شین⁸ تو بیدار تقدیر پھر ہو گئی ملی دردِ دل کی دوا خواب میں خبر خوب لوٹدی کی لی واہ وا مجھے قید غم سے رہا کیجئے تڑپ کر کسی شب کو مر جاؤں گی خدارا دکھا دو اب اس کا جمال مرے دل کو اب تابِ فرقت¹¹ نہیں پذیرا¹² کیا میں نے تیرا سوال</p>
---	---

1- تخت 2- شرمندہ 3- مرتبہ 4- خوش بخت 5- مبارک 6- حیرت

7- ملاقات 8- اضطراب 9- مٹنی کرنا 10- زندگی 11- جدائی 12- قبول

<p>بتائے شریعت کے آئین² اسے نہ فرقت³ میں اب کچھ تو فغاں شب ہجر گزری سحر ہوگئی مدینہ میں تجھ کو وہ لے جائے گی یہ کل کا شرف ہے یہ دُرِ نجف ہوئی قدرت کبریا آشکار ٹھہرتی نہ تھی جس کے رُخ پر نگاہ زبانِ قدم سے نجلِ مہر و ماہ ہوا عشق کا تیر سینہ سے پار حیا نے کیا سر کو زانو پہ خم نظر آئیں اس کو نہ خیر النساء بلکنا وہی بے قراری وہی مدینہ سے آئی مدائن میں فوج کیا سب نے تاراج⁷ کسرا کا گھر کیا آلِ کسرا کو بھی دستگیر⁸ مدینہ میں داخل ہوئی سب سپاہ عمر نے جھکایا پے سجدہ سر لگا دیکھنے شکل اک ایک کی کہ کسرا کی پوتی کا دیکھے جمال کہ ہوئے ابھی روز روشن سیاہ تو دیکھے مرا منہ غضب ہے غضب</p>	<p>یہ کہہ کر کیا کلمہ تلقین¹ اُسے کیا پھر یہ خیر النساء نے بیاں جدائی کی مدت بسر ہوگئی یہاں فوج اسلام کی آئے گی کہا پھر کہ ہاں دیکھ دہنی طرف سوئے راست دیکھا جونہی ایک بار نظر آیا استادہ اک رشک⁴ ماہ عمیاں چہرے سے شان و اقبال و جاہ ہوئی جان سو جان سے اس پر نثار کہا شوق نے چوم لے تو قدم ہوئی خواب سے ناگہاں چشم وا وہی آہ تھی اور زاری وہی ہوا ناگہاں پست گسرا⁵ کا اوج⁶ ہوئی فوج اسلام اعدا پہ در غنیمت میں ہاتھ آیا مالِ کثیر غرض فتح کے بعد با عزو جاہ اسیروں⁹ کو لائے حضورِ عمر اسیروں⁹ کے پاس آکے اک بارگی مگر جب کہ اس کو ہوا یہ خیال لرز کر پکاری یہ وہ رشک⁴ ماہ جہاں سے اٹھی رسم شرم و ادب</p>
<p>1- کہلویا 2- تانوں 3- جدائی 4- حسد 5- عجم کا بادشاہ 6- بلندی</p>	<p>7- برباد 8- قیدی بنانا 9- قیدیوں</p>

وہیں رہ وہیں رہ نہ آنا یہاں
 ہوا آگ کی طرح غصہ سے لال
 ابھی اس کی دوں گا تجھے میں سزا
 در شہر علم نبیؐ مرتھا
 کہ ہاں ہاں یہ دشنام⁴ دیتی نہیں
 فلک کا یہ کرتی ہے بیشک گلا
 کہ بچو اسے جا کے بازار میں
 نہیں بیچ⁷ شہزادیوں کی روا⁸
 اگرچہ نہ واقف ہو اسلام سے
 کسی کو قبول اپنی خاطر کرے
 اسی سے ابھی اس کا یہاں عقد ہو
 اٹھی جلد وہاں سے وہ اہل حیا
 وہاں آئی کسرا کی وہ نور عین
 یکا یک دھرا دوش¹¹ مولّا پہ ہاتھ
 اسے مرتھا نے اوڑھادی عبا
 کہ پائی بہو گھر سے اللہ کے
 جہاں میں جہاں شاہ ہے میرا نام
 کہ ہے شہر بانو ترا اب خطاب
 محل میں ہوئی دھوم ہر اک طرف
 یہ آباد ہو کوکھ¹² اور مانگ سے
 یہ پوتوں پھلے اور دودوں نہائے

ارے ہے میرا جد نوشیرواں
 نہ زہار¹ سمجھا یہ اُس کا مقال²
 پکارا کہ دشنام³ دیتی ہے کیا
 پر اس دم تھے مسجد میں رونق فزا
 عمر کو پکارے یہ سلطان دیں
 مگر ہے اسیری⁵ سے اس کو حیا
 عمر نے ندا کی یہ حضار میں
 جناب علیؑ ولی نے کہا
 محبت ہو گو اس کو اصنام⁹ سے
 مگر ہاں اجازت اسے اب یہ دے
 رضامند جس سے ہو یہ نیک خو
 عمر نے کہا ہے یہ میری رضا
 کھڑے تھے جدھر کو جناب حسینؑ
 محبت کے ساتھ اور تفاخر¹⁰ کے ساتھ
 وہیں عقد شاہ نبھت نے پڑھا
 کھلے غنچہ لب ید اللہ کے
 جو نام اس سے پوچھا کیا یہ کلام
 مخاطب ہوے اس سے یوں بو تراب
 گئے گھر میں پھر لے کے شاہ نبھت
 دعا دیتے تھے سب یہ چھوٹے بڑے
 بہو فاطمہؑ کی سدا چین پائے

1-ہرگز 2-قول 3-گائی 4-برے الفاظ 5-قیدی 6-حاضرین

7-پینا 8-مناسب 9-بتوں 10-فخر 11-کاندھے 12-گودی

رہے سر پہ اس کے سلامت حسین
ریاض¹ جہاں میں یہ پھولے پھلے
دعائے حرم نے دیا یہ اثر
ہوئے جبکہ پیدا شدہ ملدار
مبارک سلامت کی تھی دھوم دھام
ہوئی نور کی چار سو روشنی
خوشی کی ہوئی عرشِ اعلیٰ پہ دھوم
حسین اپنے گھر میں جو داخل ہوئے
علیٰ نے لیا گود میں آن کر
نظارہ سے دل کو مزا مل گیا
لبوں پر اور آنکھوں پہ بوسہ دیا
کہا واہ کیا روئے گلخام⁸ ہے
بزرگی سے اس کے ہے واقف الہ
حسن نے کبھی بر⁹ میں اس کو لیا
کہا بھائی سے ہو مبارک یہ لال
لیا گود میں اپنے وہ نور عین
فرحناک¹¹ تھی آل شاہ رسل
دل و جان سے تھی شہز بانو نثار
فلک پر تھے حور و ملک شاد شاد
ترو تازہ زہرا کا گلزار ہو
نہ ہوتی اگر ذات سلطان دیں

نصیب اس کو ہوئے زمانہ کا چین
یہ آباد ہو آل و اولاد سے
کہ نخل² تمنا ہوا بارور³
سرور³ آل احمد کو تھا بے شمار
ہوئے شاد اہل مدینہ تمام
زیں عبرت⁴ عرشِ اعلیٰ بنی
قمر بن گئے آسمان پر نجوم⁵
خوشی کا سنا مژدہ⁶ ہر ایک سے
جگر سے لگایا مثال جگر
دل مرتھا غنچہ ساں⁷ کھل گیا
بہت پیار حضرت نے ان کو کیا
جہاں میں ہمارا یہ ہمنام ہے
یہ چوتھا ہے برجِ امامت کا ماہ
کیا پیار اور بھائی کو دے دیا
رہے تیرے سایہ میں یہ نونہال¹⁰
بجا لائے شکر الہی حسین
نہ پھولے ساتے تھے مانند گل
وہ اک پھول تھا اور بلبل ہزار
دعا مانگتے تھے کہ رہے عباد¹²
عدو ان کا پشمرده¹³ و خار ہو
نہ ہوتی زیں اور نہ عرش بریں

1-باغ 2-درخت 3-پُرشر 4-ریشک 5-تارے 6-انعام 7-جیبا

8-پھول کی شکل 9-سینے 10-غنچے 11-خوش حال 12-بندوں 13-مرجھا

نہ انجم گردوں¹ نہ کوہ و شجر
یہ ہیں درد مندوں کے امن و پناہ
ایں راز کے سید الساجدین
عبادت سے زینت ہے محراب کو
یہ واقف ہیں حال بد و نیک سے
دو عالم کے مشکل کو کرتے ہیں حل
یہ ہیں جانشین نبیؐ و علیؑ
نہ نکلے قیامت تلک آفتاب
مسیح و خضر کے ہیں یہ پیشوا
زبان اُن کی گویا زبان نبیؐ
سکندر اک آئینہ دار ان کا ہے
اطاعت میں ان کے ہیں شام و سحر
نجل⁵ روئے تاباں⁶ سے ہے شمع طور
دعا ان کی ہوتی ہے ہر دم قبول
ثنا خوان ان کا ہے رپ ہدا
کہ اعجاز عیسیٰ دکھاتا ہوں میں
ہے خورشید طلعت میں یہ معجزہ
دل اس کا تھا گھر شاہ کی یاد کا
پے نذر تحفہ بھی لاتا تھا وہ
زیارت کو حضرت کی راہی⁸ ہوا
کہ بیشک ہیں سجاؤ گل کے امام

نہ حور و ملک اور نہ جن و بشر
جہاں میں ہیں شاہ و گدا کے یہ شاہ
میں قربان القاب سلطان دیں
وضو سے ملی آبرو آب کو
بلند ان کا پایہ ہے ہر ایک سے
زمین و فلک پر ہے ان کا عمل
رموز² خفی ان پہ ہیں منجلی³
اگر ان کو منظور ہو انقلاب
توسل⁴ سے ان کے ہے قرب خدا
بیاں ان کا بیشک بیان نبیؐ
دو عالم پہ ظاہر وقار ان کا ہے
نجوم و فلک آفتاب و قمر
چراغ ہدایت ہے چہرے کا نور
یہ ہیں گلشن قدرت حق کے پھول
بشر کر سکے ان کی کیونکر ثنا
عجب معجزہ اب سناتا ہوں میں
رقم⁷ ہے روایت میں یہ معجزہ
محبت ایک تاجر تھا سجاؤ کا
زیارت کو ہر سال آتا تھا وہ
بدستور اک سال وہ باوفا
کیا اس کی زنجہ نے اس سے کلام

1- آمان 2- اسرار مخفی 3- روشن 4- وسیلہ- ذریعہ 5- شرمندہ 6- روشن

7- لکھا ہے 8- مسافر

انھیں سے دو عالم کا ہے انصرام¹
مگر ان کے آگے نہیں تیری قدر
تجھے بھی وہ کچھ تحفہ کرتے عطا
خبردار پھر تو نہ کہو یہ بات
مراد ان سے ملتی ہے ہر ایک کی
عطا² پاش ہیں سائر³ الغیب ہیں
میں ہوں گا تجل⁵ پیش شاہ زمیں
مدینہ میں آیا وہ عالی مقام
کہ جب نوش کرتے تھے خاصہ⁶ امام
کہ بسم اللہ آ کچھ مرے ساتھ کھا
تناول غذا کی شہ دست کے ساتھ
اٹھے ہاتھ دھونے کی خاطر امام
کہ دھلوائے دست امام ہدا
کہ مہماں سے لیتے نہیں کام ہم
میں ہوں میزباں اور تو مہماں
میں خدمت کروں اور تو ہاتھوں کو دھو
دھلانے لگے ہاتھ اس کے امام
بنا آفتاب وہیں آفتاب
پکارا کہ اے شاہ عالی صفات
شرف مجھ کو قنبر کا اب دیجیے
بجائے علی تم ہو اب یا علی

ہے قبضہ میں ان کے خدائی تمام
وہ برج امامت کے چوتھے ہیں بدر
حضور ان کے ہوتا جو رتبہ ترا
لرز کر پکارا وہ عالی صفات
پدر تھا سخی ہیں وہ خود بھی سخی
خدا کی طرح عالم الغیب ہیں
نہ بہر خدا مجھ پہ ہو طعنہ⁴ زن
یہ کہہ کر چلا گھر سے سوئے امام
پر اس نے کیا آ کے اس دم سلام
جواب سلام اس کو دے کر کہا
یہ سنتے ہی مہماں نے دھوکے ہاتھ
غرض نوش⁷ فرما چکے جب طعام
لیا آفتاب⁸ کو اس نے اٹھا
ہوئے درفش⁹ یوں امام اُمم
ہم اپنے محبوب کے ہیں قدر داں
مجھے آفتاب دے اے نیک خو
زہے خلق¹⁰ و الطاف¹¹ شاہ انام
لی دست اقدس سے جو آب و تاب
وہ مہماں جب دھوپکا اپنے ہات
مجھے آفتاب عطا کیجئے
دھلایا تھا دست علی وہ جری¹²

1- کامل ہوا 2- عطا کرنے والے 3- عیبوں کو چھپانے والے 4- طعن کرنا 5- شرمندہ

6- کھانا 7- کھا چکے 8- لوٹا 9- موتی بکھیرنے والا 10- اخلاق 11- محبت 12- بہادر

جہاں میں بڑی آبرو پاؤں گا
اسے شاہ² نے آفتاب³ دیا
کہا آبرو نے اسے مرحبا⁴
کیا ہنس کے مہماں سے شہ⁵ نے خطاب
کہ اسرار⁶ معبود تجھ پر کھلے
کہ دامن میں پانی انڈیلا وہیں
کہ موتی تھے پانی کے قطرے تمام
سمندر ہے یا ہے یہ دامن مرا
تخیر⁷ ہے کیوں تجھ کو اے خوش سیر⁸
ہمیں دل کی ہر ایک کے ہے خبر
بتادوں دیا تھا جو طعنہ تجھے
تو اس پارسا⁹ کو یہ دینا گھر
یہ عابد کا ہدیہ ہے اے نیک نام
روانہ ہوا گھر کو وہ تندگام¹⁰
دھرے زوجہ کے سامنے وہ گھر
سو مولّا نے بھیجے ہیں موتی تجھے
پکاری میں قربان زین العباد
ہوئی پئے زیارت وہ حلقہ بگوش
چلوں گی ترے ساتھ میں اب کی سال
لگاؤں گی آنکھوں سے ان کے قدم
ہوئی ساتھ اس کے زن¹¹ پارسا

جو میں ہاتھ آٹا کے دھلواؤں گا
نہ حضرت نے آزرده¹ اس کو کیا
ہوا صرف خدمت وہ اہل وفا
ہوا طشت جب تین حصے پر آب
یہ تو طشت کا پانی دامن میں لے
بجا لایا ارشاد سلطان دیں
نظر آگئی آبروئے امام
تخیر⁵ سے کہتا تھا وہ باوفا
یہ مہماں سے بولے شہ بحر و بر
چہ وحش و طیور و چہ جن و بشر
تری زوجہ نے کیا کہا تھا تجھے
یہاں سے جو تو جائیو اپنے گھر
مرے سمت سے کہنا بعد از سلام
کیا اس نے جھک کر ادب سے سلام
پس از قطع منزل گیا اپنے گھر
کہا تو نے طعنہ دیا تھا مجھے
ہوئی دیکھ کر موتیوں کو وہ شاد
کیا دل میں الفت نے حضرت کے جوش
کیا اس نے شوہر سے پھر یہ مقال⁹
میں دیکھوں گی روئے شہ باکرم
غرض پھر مدینہ کو جو یہ چلا

1- مایوس 2- لونا 3- شلباش 4- راز 5- حیرت 6- خوش مزاج

7- نیک 8- تیز قدم 9- گفتگو 10- نیک عورت

<p>دیا مومنہ کو اجل¹ نے پیام ہوئی قطع بالکل امید شفا بدن سرد ہونے لگا سر بسر پکاری مدینہ کو با چشمِ غم نہ دیکھا تھیں اور جہاں سے چلی یہ غم ہے نہ دیکھے تمہارے قدم قضا سے مجھے اب بچا جائے کہ ہے تابع⁴ حکم مرگ و حیات قضا و قدر کے ہو مختار تم نہ پوری ہوئی تھی یہ میری دعا نہ آگے قدم پھر قضا کا اٹھا وہ آئے وہ آئے وہ آئے علی مجسم فقط نور پروردگار بجا لایا آداب و تسلیم کو خبردار یہ ہے مری میہماں ملے زندگی کے اسے تیس سال وہیں دم کیا میرے سینہ میں دم میں اٹھ بیٹھی اور وہ نہاں ہو گئے چلی سوئے دربارِ شہِ اُمم ہوئے آکے پابوسِ زینِ العباد ہوئی مثل آئینہ حیراں کمال</p>	<p>قریب مدینہ کیا جو مقام یکایک مرض میں ہوئی مبتلا قضا² کا ملک آیا بالین³ پر ہوا جمع سینہ میں جوتن کا دم خبر لو مری یا علی یا علی نہیں اپنے مرنے کا رنج و الم قدم معجزہ سے دکھا جائے نہیں آپ کے آگے مشکل یہ بات دو عالم کے بیشک ہو سردار تم بیاں کرتی ہے وہ زنِ پارسا کہ اک شور صلِ علی کا اٹھا اٹھا غل وہ تشریف لائے علی ہوا اک جواں یک بیک آشکار اٹھا قاضِ روح تعظیم کو کیا قاض⁵ جاں سے اس نے بیاں کیا میں نے اس دم خدا سے سوال یہ سن کر نہ مارا فرشتہ نے دم تحیر⁶ میں خورد⁷ و کلاں ہو گئے ٹھہرنا ہوا شاق⁸ واں ایک دم زن و مرد خندہ⁹ زن و شاد شاد مگر مومنہ نے جو دیکھا جمال</p>
<p>1- موت 2- موت 3- سر ہانے 4- تحت 5- ملک الموت (روح قبض کرنے والا) 6- حیرت 7- چھوٹے بڑے 8- مشکل 9- ہستے ہوئے</p>	

سبب کیا جو اس وجہ حیراں ہے تو
 ملک قبض کرتا تھا جب میری جاں
 یہ حضرت ہی تشریف وہاں لائے تھے
 بچانا کہاں کا جلایا² مجھے
 یہ فرماتے ہیں باقر مقتدا³
 ہوا وارد کعبہ محترم
 باطن خدا سے وہ کافر پھرا
 دل و جان سے محو⁵ جمال خدا
 نگہ میں نہ تھا اس کا جاہ و جلال
 لگا پوچھنے سب سے وہ بدگھر
 جبیں سے قدم تک ہے نور الہ
 جمال منور سے ہے آشکار
 یہ ہے راحت جان خیر البشر
 یہ ہے یادگار شہ نادر
 اسی کا ہے القاب زین العبا
 یہ کعبہ میں ہے کعبہ اتقیا⁷
 دو عالم میں مشہور ہے یہ علی
 اہم دو عالم سے کی گفتگو
 توجہ نہیں تم کو میری طرف
 پدر کو ترے میں نے مارا نہیں
 کشندہ¹⁰ ہے اُن کا ہمیشہ خراب

کہا اس سے شوہر نے اے نیک¹ خو
 یہ کہنے لگی وہ زین خوش بیاں
 یہی ہیں یہی ہیں جو کام آئے تھے
 انھیں نے اجل سے بچایا مجھے
 سنو اے محبان زین العبا
 کہ اک سال عبدالملک بدشیم⁴
 طواف حرم میں بظاہر پھرا
 مگر آگے اس کے تھے زین العبا
 نہ عبدالملک کی طرف تھا خیال
 تحیر سے کی سوئے مولانا نظر
 کہ ہے کون یہ صاحب عز و جاہ
 جلالت شہامت شکوہ و وقار
 کسی نے کہا اس سے او بدگھر
 یہ ہے وارث شاہ دلدل⁶ سوار
 یہ ہے نور چشم شہ کربلا
 یہ ہے ورثہ دار خلیل خدا
 علی کا یہ ہمنام ہے او⁸ شقی
 یہ سن کر وہیں بیٹھا وہ کینہ جو
 کہ اے نائب بادشاہ نجف
 تمہیں قرب⁹ میرا گوارا نہیں
 دیا شاہ دیں نے یہ اس کو جواب

1- نیک خصلت 2- زندہ کرنا 3- تائید 4- بد طبیعت 5- مصروف 6- رسول خدا کا گھر

7- مشقیوں 8- عالم 9- قریب 10- قاتل

<p>وہ دونوں جہاں میں ہوا روسیہ¹ وہی ہوگا تیرا بھی انجام کار کرو عرض بندہ خدا³ قبول کہ ہو مال دنیا سے تم بہرہ⁴ ور زمیں پر بچھا دی پھر اپنی ردا⁵ ہوئے روبرو حق کے یوں درفشاں ترے دوست کی ہے بڑی آبرو تو گوہر سے بھر دے یہ میری ردا بھری موتیوں سے وہ چادر تمام کہ ان پر نہ ٹھہری کسی کی نظر شہ خوش گہر بولے او بد گہر ترے مال کی اس کو حاجت ہے کیا ہیں مختار لعل و در⁶ و سیم و زر خدائی کا مالک کیا ہے ہمیں مجھے حاجت ان گوہروں کی نہیں تو میرا شہنشاہ ہے میں ہوں گدا کہ غائب ہوئے وہ دُر شاہوار⁷ پشیمان بے شرم و غیرت ہوا چراغ مزار علی و بتوں کہ عابد شہنشاہ جن و بشر جلو میں تھے صدہا⁹ محبت اور غلام</p>	<p>کیا قتل جس نے انھیں بے گناہ اگر ان کے قاتل کا ہے دوست² دار کہا اس نے اے باغ حیدر کے پھول ادھر آؤ اے مالک بحر و بر قریب اس کے بیٹھے امام ہدا کئے ہاتھ اونچے سوئے آسماں بہت دوست کو دوست رکھتا ہے تو بڑھا دے مری آبرو اے خدا زہے آبروے دعائے امام ہوئے اس قدر وہ گہر جلوہ گر دکھا کر وہ عبدالملک کو گہر جسے آبرو دے یہ رب ہدا نہیں ہم سا دنیا میں عالی گہر شرف ہر بشر پر دیا ہے ہمیں ہوئے ملتی حق سے پھر شاہ دیں غنی ہوں ترے لطف سے اے خدا ابھی درفشاں تھے شہ نامدار وہ عبدالملک غرق حیرت ہوا بلا شک ہیں عابد وصی رسول بیاں کرتے ہیں راوی معتبر چلے سوئے کعبہ بصد⁸ احترام</p>
--	--

1- کلامہ (منہوس) 2- چاہنے والا 3- خدا کے لئے 4- فائدہ مند 5- چادر

6- موتی چاندی سونا 7- بڑا موتی 8- احترام کے ساتھ 9- کئی سو

مثل ہے کہ شملہ بمقدار علم
جو برہان قاطع تھے بہر جہاں
کلید در گنج علم خدا
برآمد ہوئے آپ لاؤ سمند¹
سوئے عرش جیسے نماز ملک
ہوا پر کیا بوئے گل نے قرار
نقیبانہ³ بولے یہ علم و عمل
شگافندہ⁵ علم دین آتے ہیں
رموز الہی کے کاشف⁶ یہ ہیں
ہوئے زینت بارگاہ یہود
لب فرش پر آکے تسلیم کی
حضور شہ دیں کیا خود قرار
عیان چاند کے گرد جیسے نجوم
اجازت ہے پہلے کروں میں سوال
شکوہ امامت ہے سب سے بلند
کہ معنوں میں مخفی⁹ و ظاہر ہے ایک
کہ تھا پہلے کیا خالق پاک سے
پکارا کہ ہاں اے ملائک تاب
اگر جانتا ہے تو گن دس تک
کہا شاہ نے اچھی طرح کر شمار
کہا اس نے اے خسرو¹¹ انس و جن

بندھا سر پہ عمامہ صبر و حلم
کمر میں حائل وہ تیغ رواں
کف دست میں مصطفیٰ کا عصا
کیا خاموں نے یہ نعرہ بلند
بڑھا رخس² در کی طرف یک بیک
ہوا نائب شاہ دلدل سوار
ہوئے وقف خدمت حیات و اجل
بڑھو شاہ گردوں⁴ نشیں آتے ہیں
ہراک بطن قرآن کے عارف یہ ہیں
غرض اس شمس⁷ سے وہ نور و دود
غلامانہ عالم نے تعظیم کی
بٹھایا سر مسند اقتدار
مجان باقر کا تھا یوں ہجوم
ہوا ملتمس عالم خوش مقال⁸
کہا شہ نے بسم اللہ اے عقلمند
میرے آگے اول اور آخر ہے ایک
وہ بولا بتاؤ یہ ادراک¹⁰ سے
کہا شہ نے تجھ کو ہے علم حساب
مخاطب ہوئے شاہ جن و ملک
وہ کہنے لگا ایک دو تین چار
جو ہے ایک سے پہلے اس کو بھی گن

1- کھوڑا 2- کھوڑا 3- نگہبانہ 4- آساں 5- کھولنے والے 6- ظاہر کرنے والے

7- دہ پہ 8- قول 9- پوشیدہ 10- ہوش۔ بادشاہ

<p>کہا شہ نے شاباش اے با فرد کہ اپنی زباں سے تو قائل ہوا ارے ایک سے پہلے کوئی نہیں ہمیشہ سے ہے وحدہ لا شریک ہے دین خدا ملت احمدی نبی کی شریعت پہ مائل ہوا درست اپنے فدوی⁴ کا آئین⁵ کرو عطا گنج⁶ بے رنج ایماں کیا محمد کو عمر خضر کر عطا رہے حفظ میں تیرے وہ ماہ و سال سلامت رہے دایما روز و شب کہ دیکھے امام زماں کا ظہور</p>	<p>نہیں ایک سے پہلے کوئی عدد اب آسان یہ کارِ مشکل ہوا خدا بھی تو واحد ہے اے خوش یقیں نہ اول نہ آخر ہے اس کا شریک کہا اس نے لاریب¹ یا سیدی میں قائل ہوا تم سے قائل ہوا مجھے کلمہ اب جلد تلقین³ کرو اے شاہ دیں نے مسلمان کیا دعائے دجیر اب یہ ہے اے خدا پے حرمت باقر خوش خصال بجاہ و جال اور بعیش و طرب یہ عمر دراز⁷ اس کو دے اے غیور</p>
<p>در تہنیت ولادت با سعادت امام ششم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام روحی فداہ</p>	
<p>صبحی⁸ پہ راغب⁹ خلافت ہوئی مے طاعت حضرت ذوالجلال ہے اس بادہ کا نشہ صدق یقیں کہ دوہری خوشی ہے بڑی عید ہے مگر درجہ اس چاند کا ہے رفیع¹² کہ بشتاش ہیں جس میں ہم اور تم وہ اک تو نبی اک ہمارا امام</p>	<p>اٹھو ساقیو صبح صادق ہوئی مگر وہ صبحی کہ جو ہے حلال وہ بادہ¹⁰ کہ جس میں کدورت نہیں خدا کی یہ شیعوں پہ تائید ہے یہ پہلا ہے دنیا میں ماہِ ربیع¹¹ خصوصاً یہ دن آج کا ہفدہم¹³ ہوئے خلق دو صادق نیک نام</p>
<p>1- بے شک 2- طرفدار 3- پڑھا 4- فدا ہونے والا 5- نظام فکر (ایمان) 6- خزانہ 7- طولانی عمر 8- صبح کی شراب 9- رغبت 10- شراب 11- ہنسنت 12- بلند مرتبہ 13- سترہ (17)</p>	

<p>امام ہدا کی ولادت ہے آج نبیؐ کی ولادت کو موزوں کیا زر² سکۂ نظم پر دوں رواج جواں ہو کے تنقا ہے چرخ کہن⁵ مبارک سلامت کا ہر جا ہے غل امام ششم آئے دنیا میں آج چھٹا برج ایمان کا ہے آفتاب نخست سے مرغ ہوگا بری الگ حق و باطل نظر آئیں گے کہ جام شراب صداقت پلا جسے کہتے ہیں سب صداقت پناہ صداقت کا ہر سو عمل ہوئے گا سر کذب ہے زیر شمشیر آج کہ بعد آپ کے کون ہے رہنما مرے بعد باتر ہے گل کا امام ہوئے درفشایوں امام مہیں جو باتر کا ہو یگا مسند نشیں ازل سے اسی کا ہے صادق خطاب پیبرؐ کے دلبر ہیں صادق تمام صداقت ہے ان کی عیاں ہر طرف کہ تم سب ہو صادق صداقت مآب</p>	<p>رسولؐ خدا کی ولادت ہے آج پہ سال گذشتہ میں اے اتقیا¹ امام زمن کی ولادت کو آج خوشی شش³ جہت میں ہے جلوہ فگن⁴ بجاتا ہے گردوں⁶ خوشی کے دہل⁷ ہوئی شش جہت کی روا⁸ احتیاج مچایا ہے زہرہ⁹ نے نل بے حساب انھیں حق نے دی ہے وہ نیک اختر¹⁰ جدا صادق و کذب¹¹ آج ہو جائیں گے ندا دے تو پیر¹² خرد کو دلا زمیں پر اب آیا ہے وہ اہل جاہ نہاں¹³ کذب¹⁴ کا سب خلل ہوئے گا صداقت کا ہر سمت ہوگا رواج¹⁵ محبوں نے عابد سے اک دن کہا ہوئے یوں مخاطب شہ نیک نام وہ بولے ہے کون ان کا مسند نشیں وہ ہے جعفر صادق اے اہل دیں وہ چمکائے گا دین کا آفتاب کیا ان سمجھوں نے یہ شہ سے کلام خدا نے دیئے سب وقار و شرف ہوا خاص کیوں ان کا صادق خطاب</p>
<p>1- متقی 2- اشرفی 3- چہ سمت 4- جلوہ بکھرنے والی 5- فلک پیر 6- آماں 7- دہل 8- تمام 9- ستارہ 10- نیک قسمت 11- جھوٹ 12- عقل 13- غائب 14- جھوٹ 15- طریقہ</p>	

<p>یہ کہنے لگے شاہ جن و بشر مری نسل میں اک پسر ہو یگا اور اس کا بھی ہو یگا جعفر لقب امامت کا دعو کرے گا دروغ سو یہ حکمت⁴ رب ارباب ہے یہ صادق ہے بحر علوم خدا زہے حضرت صادق دیں پناہ لکھا ہے کہ تھا روز نیک آج کا دماغ زمیں آسمان پر گیا سنو مادر شاہ دیں کا نسب⁶ محمد کو حق نے یہ رتبہ دیا محمد ابو بکر کے تھے پسر محمد کا قاسم تھا لخت جگر شرف ام فردہ کا بالا ہوا نظر آیا جس دم وہ چشم و چراغ کیا شرع نے شاہ دیں کو سلام فلک نے دُر انجم کے صدقہ کیے میٹا نے الفت کا کلمہ پڑھا کریں کیا بنی آدم ان کی ثنا ظہور ان کا ہے قدرت کبریا پڑھوں معجزات شہ خوش نہاد</p>	<p>پیمبر سے پہنچی ہے مجھ کو خبر کہ وہ صدق¹ کی آبرو کھو یگا ولیکن ہے کذاب² وہ بے ادب کہ شمع ترقی کو ہوئے فروغ³ یہ جعفر ہے صادق وہ کذاب ہے امام ششم نائب مصطفیٰ صداقت پہ جن کے پیمبر گواہ زمیں کو ملا مرثدہ⁵ معراج کا وہ جلوہ ہوا طور غش کر گیا کہ ہے ام فروہ وہ مقبول رب علی نے انھیں اپنا بیٹا کہا بیسرت⁷ فرشتہ بصورت⁸ بشر وہ تھی دختر قاسم نامور خلف حجت حق تعالیٰ ہوا ہوا ام فروہ کا دل باغ باغ ہوا دین قربان مثل غلام مہ⁹ و خور نے بوسے قدم پر دیئے خضر نے کہا آکے صل علا کہ خلق ان کی خاطر سے آدم ہوا یہ نور خدا ہیں یہ نور خدا کہ شیعوں کا افزود¹⁰ ہو اعتقاد</p>
<p>1- بچ 2- جونا 3- ترقی 4- عقل مندی 5- خوش خبری 6- نسل 7- سیرت میں 8- صورت میں 9- چاند سورج 10- زیادہ</p>	

نخن ہے گل جعفری کا چمن
محبوں میں ہے قدر جس کی رفیع²
پہنچتے ہیں جعفر سے صدمے مجھے
بلا تے ہیں خفیہ³ وہ لوگوں کو پاس
نہ رکھوں گا باقی میں نام و نشان
ستنگر نے یہ حکم اس کو دیا
ابھی جا مدینہ میں اے باوقار
خردار ان کو نہ دینا اماں
یہاں کاٹ کر ان کے سر لائیو
پئے⁴ قصد قتل امائم ہدا
سنی شاہ والا نے بھی یہ خبر
کہا باندھ دو ان کو ڈھیڑی پہ اب
ہوئے زیب سجادہ شاہ اُمم
جو تھی مانگی حق سے مانگی دعا
میں اس وقت ڈھیڑی پہ تھا ایستاد⁷
در⁸ آیا قریب در محترم
ہر اک برق شمشیر تھی شعلہ⁹ ریز
کہ ان اشتروں¹⁰ کے کرو سر جدا
ترپ کر ہوئے سرد¹¹ وہ خاک پر
بہت دل میں اپنے تھے مسرور¹² وہ
تو کیسہ¹³ کو کھولا بعیش و سرور¹⁴

زباں مدح جعفر میں ہے حرف¹ زن
بیاں کرتا ہے اس طرح سے رفیع
کہا مجھ سے اک دن یہ منصور نے
خلافت کا میرے نہیں ان کو پاس
مرے ہاتھ سے جائیں گے وہ کہاں
رفیقوں میں اس کے تھا اک بے حیا
کہ ہاں ساتھ لے کر تو دس سوسوار
ملیں تجھ کو موسیٰ و جعفر جہاں
ذرا رحم ان پر نہ تو کھائیو
سواروں کو وہ ساتھ لے کر چلا
غرض آیا یثرب میں وہ خیرہ⁵ سر
کیے شہ نے دو اونٹ فوراً طلب
کیا پھر عزیزوں کو اپنے بہم
بجا لائے طاعات رب ہدا
یہ کہتے ہیں اب کاظم خوش نہاد⁶
کہ ناگاہ سردار فوج ستم
برہنہ کیے تھا ہر اک تیغ تیز
سواروں سے سردار نے یہ کہا
سواروں نے کاٹے وہیں ان کے سر
روانہ ہوئے سوئے منصور وہ
گئے جبکہ منصور کے وہ حضور

1- بولتی ہے 2- بلند 3- چھپ کر 4- قصد کر کے 5- بد نظرت 6- خوش نظرت 7- کھڑا ہوا
8- اندر آیا 9- شعلے بکھرنے والا 10- اونٹوں 11- مر گئے 12- خوشی 13- خیلی 14- خوشحال

تعب سے اس نے نظارے کیے
یہ سرکن کے لائے ہو تم کاٹ کر
نہیں ہے کچھ اس میں ہمارا قصور
ہوئی دفعۃً³ تیرگی⁴ اس قدر
ہوئی کچھ نہ تمیز⁵ اصلاً ہمیں
کہ یہ نور میں تھے مہ و خور⁷ کی شکل
کہ ہیں جعفر و کاظم نامدار
اماموں میں بھی ہے کمالِ نبیؐ
یہ اعجاز اعجاز اعجاز ہے
خطا ہے خطا ہے خطا ہے خطا
کسی سے نہ کہنا کبھی تم یہ راز
محبتِ خدائے سمیع و بصیر
طوافِ حرم میں میانِ حرم
درِ حکمتِ خالق اہل بیت
بتاؤ انھیں بخشے گا کردگار
برادرِ بشر ان کو سمجھا ہے تو
کوئی خوک¹² ہے ان میں کوئی بے سگ
کہ اے صادق آلِ خیر البشرؑ
مجھے ان کی شکلیں دکھا دیجئے
کہا دیکھ اب حاجیوں کو ذرا
کیا تھا جو ارشاد آیا نظر

نکالے وہ سر اور اس کو دیئے
پکارا یہ غصہ سے وہ خیرہ¹ سر
سواروں نے کی عرض اے بے شعور²
گئے در پہ جعفرؑ کے جب یک دگر
نظر آئے دو شخص اس جا ہمیں
وہاں تو نہ تھی ان کی اشتر⁶ کی شکل
وہاں تو یہ ہم پر ہوا آشکار
ارے قدرتِ حق ہیں آلِ نبیؐ
کرامت سے ایک ایک ممتاز ہے
نہ رد⁸ و بدل ان سے کر بے حیا
مخاطب ہوا ان سے وہ حیلہ ساز
خبر طرفہ⁹ دیتے ہیں یہ بو بصیر
کہ ہمراہ صادق تھے اک سال ہم
کہا میں نے اے صادق اہل بیت
یہ حجاج¹⁰ جو جمع ہیں بے شمار
یہ گویا¹¹ ہوئے صادق نیک خو
یہ انساں نہیں تم سے سب ہیں الگ
گزارش یہ کی میں نے بارگزر¹³
مری چشم کو یہ ضیا دیجئے
مری چشم پر ہاتھ شہ نے دھرا
نگہ کی جو میں نے ادھر اور ادھر

- 1- سرکش 2- بے وقوف 3- فوراً 4- تاریکی 5- فرق 6- اونٹ 7- چاند سورج
8- سوال جواب 9- انوکھی چیز 10- حاجیوں (مضمون ماؤتند یہ جہم جمع حاج کر، میڈ اسم فاعل است بمعنی جگہ کنہہ)
11- بولے 12- سور 13- دوبارہ

<p>کہا میں یا کبریا الاماں² سلیمان ہیں محکوم⁴ شاہ ہدا بیاں اس روایت⁶ کا یوس سے ہے گلوں میں بہار اور ستاروں میں ماہ دو زانو میں بیٹھا حضورِ امام ہے قرآن میں ذکرِ خلیلِ خدا کہ ایک بارگی⁸ چار طائر⁹ جئے نہیں ذہن میں آتے رازِ خدا مخاطب ہوئے یوں دمِ قال و¹⁰ قیل کہا سب نے ہاں اے خداوند ہاں فلک کیا ہوا کی ہوئی راہ بند طلب زاع¹³ و طاؤس¹⁴ کو بھی کیا پھرے پہلے پروانہ ساں¹⁵ گر دشاہ سوئے شاہ رخ سب سے موڑے ہوئے وہیں ذبح ان طائروں کو کیا ملا کر دھرا گوشت سب ایک جا چہ زاع و کبوتر چہ طاؤس و باز ادب سے نظر کی بسوئے امام کرامت مری اور امامت مری لیا شہ نے ان چاروں میں جس کا نام نہ مخلوط²⁰ ریشہ رہا اور نہ رگ</p>	<p>سگ و خوک¹ ہیں کعبہ کے درمیاں مطہج³ سلیمان تھے مرغ و ہوا نشان اس حکایت⁵ کا یوس سے ہے کہ تھے جلوہ گر ایک مجمع میں شاہ بجا لا کے تسلیم شاہِ امام کیا التماس اے امام ہدا حکمِ خدا ہونٹھ یوں وا⁷ کیے وہ طائر تھے اک قسم کے یا جدا وہ فخر سلیمان شکوہ خلیل وہ اعجاز دیکھو گے تم بھی یہاں کیا شہ نے فرق¹¹ مبارک بلند وہیں نام باز¹² و کبوتر لیا یہ چاروں ہوئے حاضر بارگاہ جو بیٹھے تو بچوں کو جوڑے ہوئے بحکم وزیر شہِ انبیاء کیے سر جدا بال و پر بھی جدا کسی کے نہ بچے¹⁶ کا تھا اتنیاز غرض گوشت مخلوط¹⁷ کر کے تمام کہا شہ نے دیکھو کرامت¹⁸ مری رہے قدرتِ شاہ والا¹⁹ مقام ہوا گوشت سے گوشت اس کا الگ</p>
<p>1- کتے سور 2- خدا کی پناہ 3- اطاعت گزار 4- اطاعت گزار 5- کہانی 6- کہاوت 7- کھولا 8- ایک بار 9- پرندے 10- گفتگو 11- سر 12- عقاب 13- کوآ 14- مور 15- جیبا 16- ذرہ 17- ملا کر 18- معجزہ 19- بلند 20- ملا ہوا</p>	

<p>بس اڑنے لگا وہ ادھر اور ادھر کہا شیعوں نے آفریں¹ آفریں کہاں تو کہاں مدح صادق بھلا خدائی ثنا خواں ہے فرش پر نہیں جھوٹ مدح صادق ہے تو الہی پے³ صادق پاک ذات اماموں کے روضوں کا زوار کر تو چاہے تو ساماں ابھی ہو درست تر و خشک میں میرا رہبر ہے تو</p>	<p>ملائن سے سر اور لگے بال و پر ہوا ہو گئے چاروں طائر یونہیں دیر اب ہے ہنگام² شکر خدا خدا ان کا مداح ہے عرش پر پہ شہابش و تحسین کے لائق ہے تو خدا سے دعا کر یہ پھیلا کے ہات مرے بخت⁴ خفتہ کو بیدار کر نہیں کوئی ساز⁵ سفر گو درست اماں بخش خضر و سکندر ہے تو</p>
<p>ولادت ہے موسیٰ کاظم علیہ السلام روحی فدا جلی⁸ نئی ہفت⁹ اختر میں ہے سپر¹¹ شرف کا مہ ہفتمیں¹² پیبر² کے یہ ساتویں چاند ہیں تصدق¹⁴ کو آئے ہیں ساتوں نجوم کہایاں کے گاہک¹⁵ ہیں سب نئے فروش¹⁶ پھر ان کو شراب طہوراً پلا کہ پتے ہی پہنچے فلک پر دماغ میں لے جاؤں پھر عرش پر فرش سے جہاں میں میرا بول بالا رہے</p>	<p>خوشی حق نے شیعوں پہ لازم کی آج ساں نور کا ہفت⁷ کشور میں ہے در¹⁰ شاہوار نجف شاہ دیں حضور جبین مہر و مہ ماند¹³ ہیں ولادت کی ہے چرخ ہفتم پہ دھوم کہاں ہے تو اے ساتی اہل ہوش پڑھا پہلے توبہ کی ان کو دعا شراب ترقی کا بھر لا ایاغ¹⁷ زمیں پر خن آیا تھا عرش سے بلندی مضمون کا چرچا رہے</p>
<p>1- شہابش 2- وقت 3- خاطر 4- سوئی قسمت 5- سامان 6- مبارکبادی 7- ساتوں فلک 8- روشنی 9- ساتوں تارے 10- بڑا موتی 11- آسان 12- ساتواں 13- مدغم 14- صدقہ 15- خریدار 16- شراب فروش 17- جام 18- عزت و وقار</p>	

مرے دل پہ فرحت³ کا اب جوش ہے
 سر⁴ مو نہیں فرق اے شیعیاں
 اسے ابن عکاسہ کہتے تھے سب
 میں باقر کی خدمت میں اک دن گیا
 قرآنِ مہ و مہر تھا آشکار
 انھیں سے ہر ایک بار کرتے تھے بات
 کھلاتے تھے انگور ان کو امام
 جواں اب ہوئے یہ بفضلِ خدا
 کہیں عقد صادق کا اب کیجئے
 کہ برابر سے آئیگا تاجر یہاں
 خریدوں گا اس کو میں اے ذی⁷ شعور
 یہ کہنے لگے شاہِ گردوں اساس
 یہ ہمایاں⁸ زر لے کے جا اس کے پاس
 وہ قیمت جو مانگے اسے دیجو
 سوئے تاجرِ شہر برابر چلا
 کہا میں نے اس سے کہ اے حق شناس
 ہے اک پارسا⁹ کی تمنا مجھے
 کنیریں جو لایا تھا وہ بک چکیں
 جنھیں دے زلیخا کنیری کا خط
 گل اندام و گلنام و غنچہ دہن
 حقیقت میں دونوں تھیں مانند حور

تردد¹ جہاں کا فراموش² ہے
 کلینی نے لکھی ہے یہ داستان
 محبت ایک باقر کا تھا خوش نسب
 بیاں کرتا ہے یوں وہ اہلِ وفا
 قرین⁵ ان کے تھے صادق نامدار
 بہت ان پہ باقر کا تھا التفات⁶
 بہت شاد تھے قبلہ خاص و عام
 کہا میں نے ماں باپ میرے فدا
 پاپا بزمِ عیش و طرب کیجئے
 ہوئے باقر اس طرح گوہر فشاں
 وہ لائے گا ہمراہ اک رشکِ حور
 گیا بعد چندے جو حضرت کے پاس
 وہ تاجر اب آیا ہے اے حق شناس
 نہ تکرار کچھ مول میں کچھ
 میں ہمایاں زر لے کے رخصت ہوا
 غرض جب کہ پہنچا میں تاجر کے پاس
 کنیریں جو لایا ہے دکھلا مجھے
 وہ بولا کہ اب کوئی باقی نہیں
 مگر دو کنیریں رہیں ہیں فقط
 خوش انداز و خوش وضع شیریں خن
 کنیروں کو پھر لایا میرے حضور¹⁰

1- شک 2- بھولنا 3- خوشی 4- ذرہ برابر 5- قریب 6- محبت

7- عقل مند 8- اشرفیوں کی تھیلی 9- نیک 10- سامنے

کہ خورشید رُو¹ تھی وہ اور مہ جہیں
وہ تھی بزمِ ایماں کا چشم و چراغ
کہ دینار ستر ہیں اس کا بہا
شہِ ملک بربر کی دختر ہے یہ
نہ ستر سے دینار اک ہوگا کم
نہیں مجھ کو قیمت میں کچھ قیل و قال⁵
عوض اس کے مجھ کو کنیزک یہ دے
مجھے گن کے لونڈی کا دے مول تو
کہ قیمت کی گویا تھی ان کو خبر
نظر آیا اعجازِ شاہِ ہدا
کہ ستر تھے بالکل نہ افزوں⁸ نہ کم
کنیز اس نے دی مجھ کو اور لے لیے
کہا حال وہ شہ سے بالکل بیاں
ہوئے حمد خالق میں رطب⁹ اللساں
وہ بولی حمیدہ ہے میرا لقب
صفاتِ حمیدہ ہے تجھ میں تمام
کہ حاصل اسے وصل¹⁰ جعفر ہوا
ہوا بطن میں مہر دیں کا نزول
ستارے سے شمس الضحا ہو گئی
چلے حج کو یثرب سے مولائے دیں
فلک گرد پھرتا تھا پروانہ وار

مگر دونوں میں اک بہت تھی حسین
اسے دیکھ کر دل ہوا باغ باغ
کیا مول² دریافت تو یہ کہا
نسب میں خلأق³ سے برتر ہے یہ
جو لینا ہو لے اے بختہ⁴ شیم
کہا میں نے تاجر سے اے خوشحال
یہ کیسہ ہے پُر زرا سے مجھ سے لے
وہ بولا کہ ہمایان⁶ زر کھول تو
میں قربان بائز کے اعجاز پر
کیا میں نے کیسہ کو فوراً جو وا⁷
ہوئے خوش وہ دینار گنتے ہی ہم
وہ دینار اس کو حوالہ کیے
کنیزک کو لے کر ہوا میں رواں
بھکے سجدہ حق میں شاہِ زماں
کنیزک سے پوچھا جو نام و نسب
کہا کیوں حمیدہ نہ ہو تیرا نام
حمیدہ کا بخت اور یاور ہوا
شرف پر شرف ہو گیا یہ حصول
جبین پر قمر کی ضیا ہو گئی
یہ کہتا ہے اب راوی بالیقین
حرم بھی تھے سب محملوں میں سوار

1- آفتابِ نماچہرہ 2- قیمت 3- دوسرے افراد 4- مبارک مزاج 5- چون و چرا 6- اشرفی کی تھیلی

7- کھولا 8- زیادہ 9- محو گفتگو 10- شادی

جلو میں تھا میں خادمِ خاکسار
کیا صادقِ پاک نے وہاں مقام
چنا² اہل خدمت میں لا کر طعام
کہ اک جاریہ⁴ آئی خندہ زناں
حمیدہ تمہیں کر رہی ہے طلب
گئے شاد⁵ و خرم کنیزک کے ساتھ
تو آثارِ شادی⁷ تھے رُخ سے نمود⁸
تہسم کناں⁹ اور خندہ¹⁰ جبیں
مگر اس خوشی کا سبب کچھ کہو
مجھے حق نے بخشا عجب دل ربا
یہ فرزند ہوگا میرا جانشین
معطر جہاں ہوگا اخلاق سے
رہا تین دن جشن وہاں صبح و شام
یہ برحق ہیں کونین کے رہنما
زبردست عالم کے ان سے ہیں زیر
کہ زنداں میں جب تھے امامِ سعید
کہ موسیٰ کا تو جا کے سر کاٹ لا
پئے¹³ قتل زنداں میں داخل ہوا
چمکتے تھے رخسار مانند ماہ
خمیدہ زمیں پر تھا سجدہ میں فرق¹⁴
ہوئے شیر دو پہلوؤں میں عیاں¹⁵

یہ مرکب¹ پہ تھے صادقِ نامدار
ہوئی جبکہ ابوا کی منزل میں شام
نمازِ عشاء پڑھ چکے جب امام
غذا شاہ دیں کرتے تھے نوش³ جاں
قریب آ کے بولی یہ با صد ادب
شہ دین نے دھوئے وہیں اپنے ہاتھ
پس از چند ساعت کیا پھر ورود⁶
چڑھائے ہوئے کہنی تک آستین
کہا میں نے مولّا سدا خوش رہو
یہ صادق نے ہنس ہنس کے مجھ سے کہا
کہ دنیا میں ہے علم حق کا امیں
شرف میں یہ برتر ہے آفاق¹¹ سے
پس از حج جو یثرب میں آئے امام
فضائل کی ان کے نہیں انتہا
یہ شیرِ خدا کے جہاں میں ہیں شیر
بیاں کرتا ہے اس طرح اب حمید
رشید لعین نے یہ اک دن کہا
علم کر کے شمشیر میں بر ملا¹²
نظر آئے مجھ کو مصلے پہ شاہ
ہمہ تن تھے یادِ الہی میں غرق
مگر میں نے تولی جو تیغ رواں

1- سواری 2- لگایا 3- کھانا 4- لونڈی 5- خوشی خوشی 6- داخل 7- خوشی 8- ظاہر

9- مسکراہٹ 10- ہنس کھ 11- فلک 12- عام میں 13- قتل کے لئے 14- سر 15- ظاہر

<p>کہ شیرِ فلک کا بھی کانپا بدن ہوا مثلِ روبہ³ وہاں سے فرار ہوا مجھ پہ غصہ بہت وہ پلید⁴ رفیقوں کو ہمراہ میرے کیا ابھی تک تھے سجدہ میں شاہِ عرب لیا ان کی ہیبت نے ایک ایک کو گھیر رفیق اس کے ڈر کر ہرن⁶ ہو گئے پشیمان⁸ رشید اپنے دل میں ہوا خرددار کرنا نہ افشاں¹⁰ یہ راز حدیثوں سے ہم کو ملی ہے خبر خلاق¹¹ دو جانب تھی محوِ سلام عجب یاس و حسرت سے ہیں نوحہ گر وہ بے جان ہے اور غم سے یہ نیم جاں بتا مجھ کو اتنا ہے کیوں اضطراب عیاں تم پہ ہے حالِ گاوِ زمیں بجا¹² آوری حکم کی فرض ہے یہی تھا معیشت¹⁴ کا میرے سبب مرے بچے فاقے سے مرجائیں گے دو عالم کے عادل شہنشاہ نے تو ہو حکم حق سے یہ زندہ ابھی چلا¹⁷ کر اُسے کیجئے مجھ کو شاد</p>	<p>ہوئے ہمہ¹ کر کے یوں نعرہ زن میں ڈر کر لرزنے لگا بیدوار² کہا حال شیروں کا پیشِ رشید ستمگر نے الزام مجھ کو دیا رفیق اس کے زنداں میں جو آئے سب اسی طرح آئے نظر دونوں شیر وہ شیرِ ثیاں⁵ نعرہ زن ہو گئے جو دیکھا تھا جاکر کہا بر ملا⁷ پکارا یہ غصہ سے وہ حیلہ ساز⁹ روایت یہ راوی سے ہے معتبر حرم میں تھا یہ قبلہ خاص و عام یہ دیکھا کہ یک زن اور اس کے پسر اور اک گاوِ مردہ پڑی ہے وہاں کیا اس ضعیفہ سے شہ نے خطاب وہ رو کر پکاری کہ اے شاہِ دیں مگر حسبِ ارشاد یہ عرض ہے اسی گاوِ مردہ کا بس ہے تعب¹³ تردد¹⁵ ہے قوت¹⁶ اب کہاں پائیں گے کہا اس سے مولائے ذی جاہ نے اگر تجھ کو منظور ہوئے یہی وہ بولی یہی تو ہے میری مراد</p>
<p>1- شیر کی گونج 2- بید کی طرح 3- لومڑی 4- بد ذات 5- غضبناک 6- فرار 7- مجمع نام 8- آدم 9- حیلہ کرنے والا 10- ظاہر 11- خلقت 12- انجام دینا 13- رنج 14- روزی 15- شک 16- خوراک 17- زندہ</p>	

<p>اٹھائے سوئے قبلہ دستِ دعا مسیحاؑ نے کی واں فلک سے نگاہ اُدھر قسم² باذنی خدا نے کہا وہیں گاؤ مُردہ کھڑی ہوگئی کرامت کے قائل ہوئے مرد و زن بحق رضائے فلک⁵ اقتدار زمیں پر ہے جب تک یہ چرخ بریں مَحَبَّانِ حیدر رہیں جاوداں</p>	<p>نمازِ دعا شاہِ نے کی ادا گئے گاؤ مُردہ کے بالیں¹ پہ شاہ لگائی ادھر شہ نے انگشتِ پا یہ قدرت عیاں اُس گھڑی ہوگئی ہوئی پائے شہ پر وہ زن³ بوسہ زن⁴ الہی بچے کاظمِ نادر رہے جب تک استادہ گاؤ زمیں بصحت بعشرت میانِ جہاں</p>
<p>در تہنیت ولادت با سعادت امام ہشتم حضرت امام موسیٰ رضا علیہ التحیۃ و الثنار و جی فدائہ</p>	
<p>کہ ذی قعدہ کی آج ہے بارہویں درخشاں⁷ ہوا اٹھواں آفتاب نہیں مہر تاباں کی اب احتیاج زمیں پر ہوئے آج رونق⁸ فزا ہر اک ذرہ سورج کا سرتاج ہے نشانِ کفِ پایے مندیل⁹ عرش ملکِ حُسن پر ان کے شیدا ہوئے زمیں سے فلک تک تھا بس ایک نور ہوا ساکنانِ دو عالم کو چین وہ آنکھیں کہ نرگس رہے شرمسار محبوبوں کی بخشش کا سماں ہوا</p>	<p>فلک پر نہ ہو کیوں دماغِ زمیں اُفق سے امامت کے با آب و تاب زمیں نور میں برجِ ہشتم ہے آج جنابِ علی ابنِ موسیٰ رضا زمیں کے لیے آج معراج ہے جمالِ معلیٰ ہے قندیلِ عرش امامِ ہدایا جب کہ پیدا ہوئے جنابِ رضا کا ہوا جب ظہور خوشا یمن پائے شہِ مشرقین وہ صورت کہ جس پر قمر ہو نثار زبردستِ بازوئے ایماں ہوا</p>
<p>1- سر ہانے 2- کھڑی ہو جا میری اجازت سے 3- عورت 4- چومنے لگی 5- آسمانِ قدرت 6- عیش کے ساتھ 7- روشن 8- رونق بکھیرنے والے 9- دستار</p>	

کمال اپنا حق نے ہویدا¹ کیا
گل باغِ ایماں تھا روئے جناب
جنابِ الہی کے یہ نور ہیں
خدا نے عجب ان کو رتبے دیئے
عجب رتبہ شاہِ خراساں کا ہے
شجاعت میں حیدر کرم میں حسن
ہم القابِ حیدر ہیں وہ شاہِ دیں
امامِ دو عالم جنابِ رضا
وہ نورِ خدا ہے وہ جانِ نبیؐ
جو اک بیت ان کی ثنا میں کہے
زمین و فلک اور شمس و قمر
مسیحِ دو عالم وہ سرتاج ہے
گدا کو وہ چاہیں سلیمان کریں
فضائل ہیں حضرت کے حد سے سوا
میں حالِ ولادت کروں اب بیاں
یہ فرماتی ہیں مادرِ شاہِ دیں
ہوا نورِ عارض سے معمور¹¹ گھر
کیے ہاتھ پھر سوئے گردوں¹² دراز
نہ سمجھی سخن ان کے میں مطلقاً
کہی مجھ سے کاظم نے اس دم یہ بات
بجا لا تو شکرِ خدائے قدیر

خلائق² کے رہبر کو پیدا کیا
سینے میں آتی تھی بوئے گلاب
جہاں کی ہدایت پہ مامور ہیں
شرف ان کے قرآن میں افشاں³ کیے
وہ فرمانروا⁴ ملکِ ایماں کا ہے
غربی میں شبیرِ فخرِ زمن⁵
وہی قبلہ اہل صدق و یقین
رضا کی ثنا ہے رضائے خدا
وہ نامِ خدا ہے نشانِ نبیؐ
ہمیشہ وہ بیتِ جنان میں رہے
اطاعت میں ہیں ان کے شام و سحر
مسیح ان کے درماں کا محتاج ہے
ہر اک ذرہ کو مہر⁶ تاباں کریں
نہ تا حشر ہو اک شتمہ⁷ ادا
کہ سن سن کے ہوں اہلِ دیں شادماں⁸
کہ طالع⁹ ہوا جبکہ وہ ماہِ دیں
اٹھایا سوئے آسماں پہلے سر
جنابِ خدا میں کہے دل کے راز
تخیر¹³ مجھے حد سے افزوں¹⁴ ہوا
تعجب میں کیوں ہے تو اے خوش صفات
جہاں میں یہ ہوگا ہمارا وزیر

1- ظاہر 2- خلقت 3- ظاہر 4- حکمران 5- زمانہ 6- چمکتا سورج 7- ذرہ 8- خوش
9- طلوع 10- رخسار 11- بھرا ہوا 12- فلک 13- حیرت 14- زیادہ

<p>ولیعہد مامون ہوئے جب امام زمانے سے باطل ہوا ہر طرف کیا معجزوں کے قمر نے طلوع پے کفر حق کو مٹانے لگے زیادہ ہوا ملک ایماں کا نور یہ بات اس نے ماموں سے جا کر کہی رضا کو ولیعہد اپنا کیا رجوع انکے جانب ہیں اب خاص و عام بس اب رفتہ رفتہ تو معزول³ ہے بنے جس طرح ان کو موقوف کر میں کہتا ہوں الفت سے سُن یا نہ سُن عیاں کرتے ہیں معجزے صبح و شام جو فاضل ہیں یاں سب کو اک جا کروں کہ محفل میں نادم ہوں شاہِ انام تو محفل میں سب عالموں کو بلا کئے جمع مجلس میں ذی⁷ علم سب امامت کا دُعا ہے تم کو سدا کہ شاہِ رسل² کا میں ہوں جانشین نیابت⁹ خلیفہ کی کیوں کی قبول غلط معجزے کرتے ہیں وہ بیاں نہیں جھوٹ کی شمع کو کچھ فروغ¹¹</p>	<p>رقم¹ کرتے ہیں راوی نیک نام ہوا جلوۂ دین حق ہر طرف ہوئے شیعہ حق کی طرف کو رجوع جو منکر تھے وہ رنج کھانے لگے ہوئے جب ولیعہد ماموں حضور حمید ابن مہراں تھا اک مدعی² ارے بے خبر تو نے یہ کیا کیا بھلا کوئی کرتا ہے ایسا بھی کام اطاعت رضا ہی کی مقبول ہے خبر اپنے کشور کی لے بے خبر ہیں آویزہ⁴ گوشِ دل یہ سخن سب ان کو سمجھتے ہیں اپنا امام رضا⁵ دے جو تو بزم برپا کروں جناب رضا سے کریں وہ کلام کہا اس نے بہتر ہے اے باوفا ہوا مستعد⁶ سُن کے وہ بے ادب حمید ابن مہراں نے شہ سے کہا سرِ عام فرماتے ہیں شاہِ دیں بھلا جھوٹ دعوے سے ہے کیا حصول⁸ تمہارے جو شیعہ ہیں خوردو¹⁰ کلاں کہو ان سے بولیں نہ اتنا دروغ</p>
<p>1- لکھنا 2- دعویٰ کرنے والا 3- زوال پذیر 4- لکاؤ 5- اجازت 6- تیار 7- عالم 8- حاصل 9- جانشینی 10- چھوٹے بڑے 11- ترقی</p>	

کہ بس بس رضا پر نہ ہو طعنہ زن
مرا اور یوسف کا ہے ایک حال
خدائی کا مختار ہم کو کیا
ہر اک کوہ جلنے لگے مثل طور
ہر اک دشت کو رشک³ دریا کریں
تو طوبا⁴ کے پھل اس میں ہوں بہم
جسے کہہ عدم سے بلا دیں ابھی
جلگر بند محبوب یزداں ہیں ہم
پکارا حضور شہنشاہ دیں
بشر کا یہ مقدور⁷ دیکھا نہیں
تو ببر⁸ خدا کیجئے اب نہ دیر
یہ بے روح ہیں خلق کے سامنے
مسلط⁹ انہیں مجھ پہ پھر کیجئے
کہاؤ کے شیروں کی جانب کہ ہاں
تو قالین سے ہو جاؤ دونوں جدا
حمید ابن مہراں کو کھاجاؤ تم
اٹھے ہمہ کر کے قالین سے شیر
کیا دونوں نے اک نوالا اُسے
لرزتا تھا ہیبت سے اُس دم رشید
کبھی پائے اقدس پہ گرتے تھے وہ
قسم حق کی تم ہو امامِ زمن

مخاطب ہوئے تب امامِ زمن
نظر کر تو قرآن میں اے بد خصال¹
نہیں ہم کو کیا کیا خدا نے دیا
جو ہم چاہیں تو نار² ہو جائے نور
جو ہم چاہیں دریا کو صحرا کریں
کریں خار پر ہم جو چشمِ کرم
بشر کو ملک ہم بنا دیں ابھی
ارے دونوں عالم کے سلطان ہیں ہم
یہ سن کر ہوا آگ وہ اہل کیں⁵
تخن لن⁶ ترانی کے زیبا نہیں
اگر تم ہو شیرِ الہی کے شیر
یہ دو شیر قالین پہ ہیں جو بنے
انہیں معجزے سے چلا دیجئے
ہوا لال روئے شہ انس و جاں
اگر ہوں میں دلہند¹⁰ شیر خدا
لپک شیرِ اصلی کی دکھلاؤ تم
ہوئی تھی تخن کو نہ حضرت کے دیر
گرا کر وہیں پھاڑ ڈالا اُسے
پھرے دونوں پھر گرو شاہِ سعید
کبھی گردِ مولّا کے پھرتے تھے وہ
یہ اپنے زباں میں تھے وہ نعرہ زن

1- بد کردار 2- آگ 3- حاسد 4- بخت کا درخت 5- دشمن 6- شئی

7- قسمت 8- خدا کے لئے 9- حملہ آور 10- دل کا کلوا

سدا مورد لعن معبود ہے
 رضا² دو تو ماموں کو کھا جائیں ہم
 بس اپنی جگہ پر کرو تم قیام
 جو منکر تھے وہ سخت نادم³ ہوئے
 کہ ہر سو ہے نل ساقیا ساقیا
 پلا بادۂ جنت ہشتمیں⁵
 شہنشاہ ہشتم کا یہ ذکر ہے
 علی کے محبوں میں شامل نہ ہو
 بیاں کرتے ہیں حالِ علمِ رضا
 کیا میں نے ناگہ وطن سے سفر
 خریدار کا روز و شب تھا خیال
 رضا کی امامت کا قائل نہ تھا
 کہ موسیٰ پہ موقوف⁸ امامت ہوئی
 وہیں تھے رضا باغِ زہرا کے پھول
 نظر آیا مجھ کو غلام اک وہاں
 میں لایا ہوں آقا کا اپنے پیام
 اُسے دینا ہے خلعت¹⁰ آخری
 کہ مومن کی تکفین ہو عزت کے ساتھ
 بتا اپنے آقا کا اسمِ شریف
 ارے واقعی حق سے واقف نہیں

جو منکر ہے تم سے وہ مردود¹ ہے
 جو کچھ اور کہتے بجا لائیں ہم
 کیا شاہ دیں نے یہ اُن سے کلام
 وہ قائلین پر جا کے قائم ہوئے
 سوئے مجلسِ عیش² ساقیا
 دو سالہ سہ سالہ کی حاجت⁴ نہیں
 ثنائے رضا کی مجھے فکر ہے
 رضا کی ولا جس کو کامل نہ ہو
 وہ عالمِ لقب جن کا ہے مرتضاً
 کہ ناقل⁶ ہے اک راوی معتبر
 میرے ساتھ تھا پر تجارت کا مال
 ولے⁷ واقفیت تھا مذہب مرا
 ہر اک واقعی کا ہے مذہب یہی
 ہوا کشور⁹ مرو میں جب نزول
 گیا میں جو بازار کے درمیاں
 مخاطب ہوا مجھ سے یوں وہ غلام
 وفات ایک شیعہ نے کی ہے ابھی
 تو برویمن¹¹ بیع¹² کر میرے ہاتھ
 کہا میں نے سُن کر پیامِ لطیف
 وہ بولا خدا کا تو عارف نہیں

1- جسے روکیا گیا ہو (ملعون) 2- اجازت 3- شرمندہ 4- ضرورت 5- آٹھویں 6- نقل کرتے ہیں

7- لیکن 8- ختم 9- ملک 10- لباس 11- چادر 12- بچنا

<p>دو عالم کے وہ آٹھویں ہیں امام جو لایا تھا میں مال سب یک چکا رضا سے کیا عرض میرا جواب پکارا یہ کہتے ہیں شاہِ اُم ہے بردیمن¹ ایک اے ہوشیار وہ اُس جلدانی³ میں مستور⁴ ہے وہیں دل میں یہ عہد و پیاں کیا کروں ترک میں مذہبِ واقعی شہِ دیں نے جس کا دیا تھا پتا نظر آئی بردیمن ناگہاں خن اپنی بیٹی کا یاد آگیا سفر سے وطن کو جو لائے خدا کوئی چیز میرے لیے لایو ہوا میں مطیعِ امام رضا یہ ہدیہ ہے لے جا تو پیشِ جناب رضا کی رضا مول⁸ اس کا ہے بس گیا پیش مول¹⁰ لیے پیش¹⁰ کش جو تھا حال مخفی وہ فرما دیا نہیں تیرا ہے تیری دختر کا مال یہ ہے مال بیگانہ اے خوش یقیں</p>	<p>رضا ہے رضا میرے آقا کا نام کہا میں نے اے بندہ با وفا گیا وہ غلامِ صداقت مآب و لیکن پھر آیا وہ اُلٹے قدم عیاں مجھ پہ یہ حال ہے تار تار اُسے ڈھونڈ اگر بچ² منظور ہے اس ارشاد نے مجھ کو حیراں کیا عیاں⁵ ہو صداقت جو اس قول کی کیا میں نے اس جلدانی کو وا⁶ ہوئی صحت قولِ مول⁷ عیاں وہ بردیمن جب کہ میں پا گیا کہ بردیمن دے کے تھا یہ کہا درم اس کی قیمت میں جو پائیو مطابق جو پایا کلامِ رضا غلامِ رضا سے کیا یہ خطاب نہیں اس کی قیمت میں زر⁷ کی ہوس ہوا برق رفتار وہ برق⁹ و ش رضا نے وہ ہدیہ میرا رد کیا کہ اس ہدیے کے رد کا ہے یہ مال تصرف¹¹ تجھے اس پہ جائز نہیں</p>
<p>1- یحییٰ چادر 2- بچنا 3- برتنوں کی الماری 4- پوشیدہ 5- ظاہر 6- کھولا 7- سونا 8- قیمت 9- بجلی نما 10- تحفہ 11- حق اور اختیار</p>	

<p>اسے بیچ اور تو کوئی شے خرید دیا مول اُس مال کا دام دام ہوئی مجھ کو حضرت سے الفت زیاد وہ کاغذ پہ مرقوم² میں نے کیے جناب رضا کے قدم لیجئے نظر آیا درپر ہجوم جہاں نہ تھی تل کے رکھنے کی باقی جگہ پہ واقف ہوئے خود جناب رضا کہاں بنت الیاس کا ہے پر محبت جدید رضا میں ہوں میں سوالوں کے میرے رقم⁶ تھے جواب تو سابق⁷ کے مذہب کو سمجھا غلط رضا کی امامت کا کلمہ پڑھا جناب رضا واہ صلی علا درم نا خریدہ غلام تو ام کہ ہے لا مکاں اک مکان رضا تجلی خورشید و مہتاب¹⁰ ہے شریعت کی محفل کے یہ ہیں چراغ یہ ہیں عالم غیب بیشک و ریب¹²</p>	<p>جو اس نے کہا ہے وہ کراے سعید زہے حسن بیچ¹ و شرائے امام یہ سن کر بڑھا بندے کا اعتقاد بتائے تھے کاظم نے جو مسئلے کہا چل کے اب امتحاں کیجئے ہوا سوئے دولت³ سرا میں رواں بچھاتے تھے آنکھوں کو اہل نگہ نہ میں ہوسکا باریاب⁴ رضا پکارا مجھے خادم اک آن کر تفاخر⁵ سے میں نے کہا میں ہوں میں دیا بند کاغذ کا اس نے شتاب پڑھے میں نے مولّا کے جو دستخط محک⁸ پر مرا نقد ایماں چڑھا سوئے آستان دی یہ میں نے ندا شب و روز قربان نام تو⁹ ام زہے شوکت و قدر شان رضا عجب نام میں آب اور تاب ہے انہیں سے ہے سرسبز ایماں کا باغ نہیں ان سے پوشیدہ اسرار¹¹ غیب</p>
<p>1- حسن تجارت 2- لکھا ہوا 3- گھر 4- ملاقات کرنا 5- فخر کے ساتھ 6- لکھا ہوا 7- قبلی 8- کوئی 9- تمھارا 10- چاند 11- غیب کے راز 12- بلاشبک</p>	

تو حاضر ہو کوثر بعد آبرو
 رضا جب ہوئے سوئے ماموں رواں
 ہوا قریہ² سرخ پھر آشکار
 کیا عرض داخل ہے وقتِ صلوٰۃ
 وہ بولے یہاں آبِ نایاب ہے
 بظاہر نہ دریا نہ یاں چاہ ہے
 چلے چند گام اور کھڑے ہو گئے
 اٹھالی سر⁵ دست اک مشّت خاک
 زمیں سے وہیں چشمہ جاری ہوا
 پڑھی قبلہ دیں کے پیچھے نماز
 وہ اب نامِ حضرت سے مشہور ہے
 تو ہو نام سے اس کے لب آشنا
 کرے کھیت میں اُس کا پانی رواں
 نہ چشمے سے مزرع⁷ ہوا بہرہ ور⁸
 نہ اک قطرہ سوئے زراعت بہا
 زمیں میں وہ چشمہ نہاں ہو گیا
 کیا چشمے نے پھر زمیں سے ظہور¹¹
 مسافر اُترتے ہیں اکثر وہاں
 یہ ہیں مالک کوثر و سلسبیل
 زر¹³ گل عنادل¹⁴ پئے نذر لائے

جو پانی کی خواہش ہو بہر وضو
 یہ کرتا ہے فرزندِ صالح بیاں
 ہوئیں قطع¹ جب منزلیں بے شمار
 پڑھا سب نے شہ پر سلام و صلوٰۃ
 کہا شہ نے دیکھو کہیں آب ہے
 تمہیں علم باطن³ کا یا شہ ہے
 یہ سُن کر رضا اک طرف کو گئے
 ہوئے خم⁴ مثالِ فلک شہِ پاک
 خضرِ محو الطاف باری ہوا
 وضو کر کے سب نے بعجز و نیاز
 وہ چشمہ بہ از چشمہ نور ہے
 لکھیں بعد چشمہ جو نامِ رضا
 کیا ایک دھقان⁶ نے یہ قصد وہاں
 بہت اس میں کوشش کی اس نے مگر
 کہ استادہ⁹ پانی اُسی جا رہا
 یہ اعجاز¹⁰ تازہ عیاں ہو گیا
 مگر بعد چندے جو کی خاک دور
 وہ چشمہ ہے اب تک اُسی جا رواں
 ولا ان کی ہے فصلِ حق کی دلیل
 اشارہ جو حضرت کے خادم کا پائے

1- کاٹیں 2- گاؤں 3- پوشیدہ 4- جھکے 5- بس یونہی 6- کسان 7- کھیت

8- فائدہ مند 9- کھڑا ہوا 10- معجزہ 11- ظاہر ہوا 12- محبت 13- سنہرا پھول 14- بلبلیں

<p>ابھی گل خزانہ اُگل دے زمیں یہ مقبول رب ذوالافضل ہیں کہ اک روز وہ عیسیٰ دو جہاں گلستاں کی جانب کو جیسے بہار سلیمان اس عہد کے تھے حضور مکین جیسے کرسی پہ عرش بریں میں خوش خوش رکاب رضا میں چلا کیا اک شجر کے تلے وہاں قیام کہوں سدرہ پوچھو اگر منتہا کہ ہے قرب عقد اور میں ہوں تنگدست نہیں آج میں مالک یک دم کچھ اپنا تصدق عطا کیجئے عیاں تم پہ ہے حال برنا⁴ و پیر کیا تازیانے سے اعجوبہ⁵ کام تو ظاہر ہوا کیسہ⁶ زر وہیں کہ ہاں لے اے اپنے مصرف میں لا زباں پر نہ لانا نہ لانا یہ راز کہ تھا ہم نشیں میرا اک خوش نہاد⁷ میں حاضر ہوا لے کے مال کثیر پریشاں ہوا اور میں حیراں ہوا</p>	<p>اشارہ جو فرمائیں سلطان دیں علیٰ و پیبر کے یہ لال ہیں رقم ابن موسیٰ سے ہے داستان چلے سوئے صحرا بحر و وقار جلو میں جن و انس و وحش و طیور مزیں¹ تھے بالائے زیں شاہ دیں برائے رضامندی ذوالعلا ہوئے زیب صحرا جو شاہ انام ہوا رتبہ طوطے سے اس کا سوا² کہا میں نے اے سید حق پرست مجھے خالق سیم³ و زر کی قسم کیا تھا جو وعدہ وفا کیجئے زمانے میں ہیں آپ روشن ضمیر ہوئی عرض میری قبولِ امام ہٹائی زمیں سے جو خاک زمیں مخاطب ہوئے مجھ سے شاہ ہدا خبردار اے صاحب امتیاز خبر دیتا ہے سہل ابن زیاد وہ کہتا ہے پیش شہ بے نظیر مگر میرا مولّا نہ شاداں⁸ ہوا</p>
<p>1- سچائے ہوئے 2- زیادہ 3- چاندی اور سونا 4- جوان 5- عجیب 6- سونے کی تھیلی 7- خوش فطرت 8- خوش</p>	

سایا نہ شے کی نظر میں یہ مال
 کیا حکم فوراً یہ سوئے غلام
 دکھاؤں اسے قدرتِ کبریا
 بڑھایا شے دیں نے دستِ کرم
 دھلانے لگا دستِ شاہِ ام
 کہ قطروں کے بدلے ٹپکتا تھا زر
 بھرا دامنِ طشت با آب و تاب
 کیا مخزن³ لب کو یوں زر فشاں
 اُسے کیا ہو پروائے مالِ کثیر
 کہ عاجز ہیں ادراک⁴ میں شش جہات⁵
 کروں نظم ان میں سے میں برملا⁶
 سراسر وہ روضہ ہے سرکارِ فیض
 برستا ہے وہاں نورِ پروردگار
 سلامی ہیں شمس و قمر صبح و شام
 سدا جن پہ قندیلِ گردوں نثار
 مہکتا ہے قدرت کا مشک و گلاب
 مجاور ہیں دو ایک حسن ایک نور
 بندی میں سروِ ریاض⁹ جہاں
 خضر جس کا پوچھے مزاج شریف
 گیا لٹ کے میں روضہ شاہ پر

کیا میں نے یہ اپنے دل میں خیال
 ہوئے زیب¹ کرسی پھر اٹھ کر امام
 کہ ہاں طشت و ابریق² تو جلد لا
 وہ طشت اور ابریق لایا بہم
 کیا اس نے ابریق کو جلد خم
 سر دست اعجاز آیا نظر
 زرِ سرخ سے ایک دم میں شتاب
 مخاطب ہوئے مجھ سے شاہِ زماں
 جسے بخشے قدرت یہ ربِ قدیر
 ہزاروں ہیں اعجاز عہدِ حیات
 ہوئے ہیں جو اعجاز بعد از فنا
 رواقِ مبارک ہے دربارِ فیض
 ملک صف بھف ہیں یئین⁷ و یبار
 سنہری وہ بابِ رواقِ امام
 وہ قندیلیں در میں جواہر نگار
 وہ روضہ بہشتوں میں ہے انتخاب
 وہ گنبد تجلی میں سر تاجِ طور
 وہ گلستے روضے کے جلوہ⁸ کناں
 رواں سخن میں ہے وہ نہرِ لطیف
 یہ کہتا ہے اک زائرِ خوش سیر

1- بیٹھے 2- ٹوٹی والوں 3- خزانہ 4- احساس 5- چھ طرف 6- عام

7- سیدھے اور بائیں طرف 8- جلوہ نما 9- باغِ جنت

<p>یہ کہنے لگے شاہ جن و بشر مری نسل میں اک پسر ہو یگا اور اس کا بھی ہو یگا جعفر لقب امامت کا دعو کرے گا دروغ سو یہ حکمت⁴ رب ارباب ہے یہ صادق ہے بحر علوم خدا زہے حضرت صادق دیں پناہ لکھا ہے کہ تھا روز نیک آج کا دماغ زمیں آسمان پر گیا سنو مادر شاہ دیں کا نسب⁶ محمد کو حق نے یہ رتبہ دیا محمد ابو بکر کے تھے پسر محمد کا قاسم تھا لخت جگر شرف ام فردہ کا بالا ہوا نظر آیا جس دم وہ چشم و چراغ کیا شرع نے شاہ دیں کو سلام فلک نے دُر انجم کے صدقہ کیے میٹا نے الفت کا کلمہ پڑھا کریں کیا بنی آدم ان کی ثنا ظہور ان کا ہے قدرت کبریا پڑھوں معجزات شہ خوش نہاد</p>	<p>پیمبر سے پہنچی ہے مجھ کو خبر کہ وہ صدق¹ کی آبرو کھو یگا ولیکن ہے کذاب² وہ بے ادب کہ شمع ترقی کو ہوئے فروغ³ یہ جعفر ہے صادق وہ کذاب ہے امام ششم نائب مصطفیٰ صداقت پہ جن کے پیمبر گواہ زمیں کو ملا مرثدہ⁵ معراج کا وہ جلوہ ہوا طور غش کر گیا کہ ہے ام فروہ وہ مقبول رب علی نے انھیں اپنا بیٹا کہا بیسرت⁷ فرشتہ بصورت⁸ بشر وہ تھی دختر قاسم نامور خلف حجت حق تعالیٰ ہوا ہوا ام فروہ کا دل باغ باغ ہوا دین قربان مثل غلام مہ⁹ و خور نے بوسے قدم پر دیئے خضر نے کہا آکے صل علا کہ خلق ان کی خاطر سے آدم ہوا یہ نور خدا ہیں یہ نور خدا کہ شیعوں کا افزود¹⁰ ہو اعتقاد</p>
<p>1- بچ 2- جونا 3- ترقی 4- عقل مندی 5- خوش خبری 6- نسل 7- سیرت میں 8- صورت میں 9- چاند سورج 10- زیادہ</p>	

نخن ہے گل جعفری کا چمن
محبوں میں ہے قدر جس کی رفیع²
پہنچتے ہیں جعفر سے صدمے مجھے
بلاتے ہیں خفیہ³ وہ لوگوں کو پاس
نہ رکھوں گا باقی میں نام و نشان
ستنگر نے یہ حکم اس کو دیا
ابھی جا مدینہ میں اے باوقار
خردار ان کو نہ دینا اماں
یہاں کاٹ کر ان کے سر لائیو
پئے⁴ قصد قتل امائم ہدا
سنی شاہ والا نے بھی یہ خبر
کہا باندھ دو ان کو ڈھیڑی پہ اب
ہوئے زیب سجادہ شاہ اُمم
جو تھی مانگی حق سے مانگی دعا
میں اس وقت ڈھیڑی پہ تھا ایستاد⁷
در⁸ آیا قریب در محترم
ہر اک برق شمشیر تھی شعلہ⁹ ریز
کہ ان اشتر¹⁰ کے کرو سر جدا
ترپ کر ہوئے سرد¹¹ وہ خاک پر
بہت دل میں اپنے تھے مسرور¹² وہ
تو کیسہ¹³ کو کھولا بعیش و سرور¹⁴

زباں مدح جعفر میں ہے حرف¹ زن
بیاں کرتا ہے اس طرح سے رفیع
کہا مجھ سے اک دن یہ منصور نے
خلافت کا میرے نہیں ان کو پاس
مرے ہاتھ سے جائیں گے وہ کہاں
رفیقوں میں اس کے تھا اک بے حیا
کہ ہاں ساتھ لے کر تو دس سوسوار
ملیں تجھ کو موسیٰ و جعفر جہاں
ذرا رحم ان پر نہ تو کھائیو
سواروں کو وہ ساتھ لے کر چلا
غرض آیا یثرب میں وہ خیرہ⁵ سر
کیے شہ نے دو اونٹ فوراً طلب
کیا پھر عزیزوں کو اپنے بہم
بجا لائے طاعات رب ہدا
یہ کہتے ہیں اب کاظم خوش نہاد⁶
کہ ناگاہ سردار فوج ستم
برہنہ کیے تھا ہر اک تیغ تیز
سواروں سے سردار نے یہ کہا
سواروں نے کاٹے وہیں ان کے سر
روانہ ہوئے سوئے منصور وہ
گئے جبکہ منصور کے وہ حضور

1- بولتی ہے 2- بلند 3- چھپ کر 4- قصد کر کے 5- بد نظرت 6- خوش نظرت 7- کھڑا ہوا
8- اندر آیا 9- شعلے بکھرنے والا 10- اونٹوں 11- مر گئے 12- خوشی 13- خیلی 14- خوشحال

تعب سے اس نے نظارے کیے
یہ سرکن کے لائے ہو تم کاٹ کر
نہیں ہے کچھ اس میں ہمارا قصور
ہوئی دفعۃً³ تیرگی⁴ اس قدر
ہوئی کچھ نہ تمیز⁵ اصلاً ہمیں
کہ یہ نور میں تھے مہ و خور⁷ کی شکل
کہ ہیں جعفر و کاظم نامدار
اماموں میں بھی ہے کمالِ نبیؐ
یہ اعجاز اعجاز اعجاز ہے
خطا ہے خطا ہے خطا ہے خطا
کسی سے نہ کہنا کبھی تم یہ راز
محبتِ خدائے سمیع و بصیر
طوافِ حرم میں میانِ حرم
درِ حکمتِ خالق اہل بیت
بتاؤ انھیں بخشے گا کردگار
برادرِ بشر ان کو سمجھا ہے تو
کوئی خوک¹² ہے ان میں کوئی بے سگ
کہ اے صادق آلِ خیر البشرؑ
مجھے ان کی شکلیں دکھا دیجئے
کہا دیکھ اب حاجیوں کو ذرا
کیا تھا جو ارشاد آیا نظر

نکالے وہ سر اور اس کو دیئے
پکارا یہ غصہ سے وہ خیرہ¹ سر
سواروں نے کی عرض اے بے شعور²
گئے در پہ جعفرؑ کے جب یک دگر
نظر آئے دو شخص اس جا ہمیں
وہاں تو نہ تھی ان کی اشتر⁶ کی شکل
وہاں تو یہ ہم پر ہوا آشکار
ارے قدرتِ حق ہیں آلِ نبیؐ
کرامت سے ایک ایک ممتاز ہے
نہ رد⁸ و بدل ان سے کر بے حیا
مخاطب ہوا ان سے وہ حیلہ ساز
خبر طرفہ⁹ دیتے ہیں یہ بو بصیر
کہ ہمراہ صادق تھے اک سال ہم
کہا میں نے اے صادق اہل بیت
یہ حجاج¹⁰ جو جمع ہیں بے شمار
یہ گویا¹¹ ہوئے صادق نیک خو
یہ انساں نہیں تم سے سب ہیں الگ
گزارش یہ کی میں نے بارگزر¹³
مری چشم کو یہ ضیا دیجئے
مری چشم پر ہاتھ شہ نے دھرا
نگہ کی جو میں نے ادھر اور ادھر

- 1- سرکش 2- بے وقوف 3- فوراً 4- تاریکی 5- فرق 6- اونٹ 7- چاند سورج
8- سوال جواب 9- انوکھی چیز 10- حاجیوں (مضمون ماؤتند یہ جہم جمع حاج کر، میڈ اسم فاعل است بمعنی جگہ کنہہ)
11- بولے 12- سور 13- دوبارہ

<p>کہا میں یا کبریا الاماں² سلیمان ہیں محکوم⁴ شاہ ہدا بیاں اس روایت⁶ کا یوس سے ہے گلوں میں بہار اور ستاروں میں ماہ دو زانو میں بیٹھا حضورِ امام ہے قرآن میں ذکرِ خلیلِ خدا کہ ایک بارگی⁸ چار طائر⁹ جئے نہیں ذہن میں آتے رازِ خدا مخاطب ہوئے یوں دمِ قال و¹⁰ قیل کہا سب نے ہاں اے خداوند ہاں فلک کیا ہوا کی ہوئی راہ بند طلب زاع¹³ و طاؤس¹⁴ کو بھی کیا پھرے پہلے پروانہ ساں¹⁵ گر دشاہ سوئے شاہ رخ سب سے موڑے ہوئے وہیں ذبح ان طائروں کو کیا ملا کر دھرا گوشت سب ایک جا چہ زاع و کبوتر چہ طاؤس و باز ادب سے نظر کی بسوئے امام کرامت مری اور امامت مری لیا شہ نے ان چاروں میں جس کا نام نہ مخلوط²⁰ ریشہ رہا اور نہ رگ</p>	<p>سگ و خوک¹ ہیں کعبہ کے درمیاں مطہج³ سلیمان تھے مرغ و ہوا نشان اس حکایت⁵ کا یوس سے ہے کہ تھے جلوہ گر ایک مجمع میں شاہ بجا لا کے تسلیم شاہِ امام کیا التماس اے امام ہدا محکم خدا ہونٹھ یوں وا⁷ کیے وہ طائر تھے اک قسم کے یا جدا وہ فخر سلیمان شکوہ خلیل وہ اعجاز دیکھو گے تم بھی یہاں کیا شہ نے فرق¹¹ مبارک بلند وہیں نام باز¹² و کبوتر لیا یہ چاروں ہوئے حاضر بارگاہ جو بیٹھے تو بچوں کو جوڑے ہوئے بحکم وزیر شہ انبیاء کیے سر جدا بال و پر بھی جدا کسی کے نہ بچے¹⁶ کا تھا اتنیاز غرض گوشت مخلوط¹⁷ کر کے تمام کہا شہ نے دیکھو کرامت¹⁸ مری رہے قدرت شاہ والا¹⁹ مقام ہوا گوشت سے گوشت اس کا الگ</p>
<p>1- کتے سور 2- خدا کی پناہ 3- اطاعت گزار 4- اطاعت گزار 5- کہانی 6- کہاوت 7- کھولا 8- ایک بار 9- پرندے 10- گفتگو 11- سر 12- عقاب 13- کوآ 14- مور 15- جیبا 16- ذرہ 17- ملا کر 18- معجزہ 19- بلند 20- ملا ہوا</p>	

<p>ملائن سے سر اور لگے بال و پر ہوا ہو گئے چاروں طائر یونہیں دیر اب ہے ہنگام² شکر خدا خدا ان کا مداح ہے عرش پر پہ شاباش و تحسین کے لائق ہے تو خدا سے دعا کر یہ پھیلا کے ہات مرے بخت⁴ خفتہ کو بیدار کر نہیں کوئی ساز⁵ سفر گو درست اماں بخش خضر و سکندر ہے تو</p>	<p>بس اڑنے لگا وہ ادھر اور ادھر کہا شیعوں نے آفریں¹ آفریں کہاں تو کہاں مدح صادق بھلا خدائی ثنا خواں ہے فرش پر نہیں جھوٹ مداح صادق ہے تو الہی ہے³ صادق پاک ذات اماموں کے روضوں کا زوار کر تو چاہے تو ساماں ابھی ہو درست تر و خشک میں میرا رہبر ہے تو</p>
<p>در تہنیت⁶ ولادت با سعادت حضرت امام ہفتم موسیٰ کاظم علیہ السلام روحی فدا خوشی حق نے شیعوں پہ لازم کی آج سماں نور کا ہفت⁷ کشور میں ہے در¹⁰ شاہوار نجف شاہ دیں حضور جبین مہر و مہ ماند¹³ ہیں ولادت کی ہے چرخ ہفتم پہ دھوم کہاں ہے تو اے ساقی اہل ہوش پڑھا پہلے توبہ کی ان کو دعا شراب ترقی کا بھر لا ایاغ¹⁷ زمیں پر سخن آیا تھا عرش سے بلندی مضمون کا چرچا رہے</p>	<p>ولادت ہے موسیٰ کاظم کی آج تجلی⁸ نئی ہفت⁹ اختر میں ہے سپہر¹¹ شرف کا مہ ہفتمیں¹² پیبر کے یہ ساتویں چاند ہیں تصدق¹⁴ کو آئے ہیں ساتوں نجوم کہ ایماں کے گاہک¹⁵ ہیں سب نئے فروش¹⁶ پھر ان کو شراب طہوراً پلا کہ پتے ہی پہنچے فلک پر دماغ میں لے جاؤں پھر عرش پر فرش سے جہاں میں میرا بول بالا رہے</p>
<p>1- شاباش 2- وقت 3- خاطر 4- سوئی قسمت 5- سامان 6- مبارکبادی 7- ساتوں فلک 8- روشنی 9- ساتوں تارے 10- بڑا موتی 11- آسمان 12- ساتواں 13- مدغم 14- صدقہ 15- خریدار 16- شراب فروش 17- جام 18- عزت و وقار</p>	

مرے دل پہ فرحت³ کا اب جوش ہے
 سر⁴ مو نہیں فرق اے شیعیاں
 اسے ابن عکاسہ کہتے تھے سب
 میں باقر کی خدمت میں اک دن گیا
 قرآنِ مہ و مہر تھا آشکار
 انھیں سے ہر ایک بار کرتے تھے بات
 کھلاتے تھے انگور ان کو امام
 جواں اب ہوئے یہ بفضلِ خدا
 کہیں عقد صادق کا اب کیجئے
 کہ برابر سے آئیگا تاجر یہاں
 خریدوں گا اس کو میں اے ذی⁷ شعور
 یہ کہنے لگے شاہِ گردوں اساس
 یہ ہمایاں⁸ زر لے کے جا اس کے پاس
 وہ قیمت جو مانگے اسے دیجو
 سوئے تاجرِ شہرِ برابر چلا
 کہا میں نے اس سے کہ اے حق شناس
 ہے اک پارسا⁹ کی تمنا مجھے
 کنیریں جو لایا تھا وہ بک چکیں
 جنھیں دے زلیخا کنیری کا خط
 گل اندام و گلنام و غنچہ دہن
 حقیقت میں دونوں تھیں مانند حور

تردد¹ جہاں کا فراموش² ہے
 کلینی نے لکھی ہے یہ داستان
 محبت ایک باقر کا تھا خوش نسب
 بیاں کرتا ہے یوں وہ اہلِ وفا
 قرین⁵ ان کے تھے صادق نامدار
 بہت ان پہ باقر کا تھا التفات⁶
 بہت شاد تھے قبلہ خاص و عام
 کہا میں نے ماں باپ میرے فدا
 پاپا بزمِ عیش و طرب کیجئے
 ہوئے باقر اس طرح گوہر فشاں
 وہ لائے گا ہمراہ اک رشکِ حور
 گیا بعد چندے جو حضرت کے پاس
 وہ تاجر اب آیا ہے اے حق شناس
 نہ تکرار کچھ مول میں کچھ
 میں ہمایاں زر لے کے رخصت ہوا
 غرض جب کہ پہنچا میں تاجر کے پاس
 کنیریں جو لایا ہے دکھلا مجھے
 وہ بولا کہ اب کوئی باقی نہیں
 مگر دو کنیریں رہیں ہیں فقط
 خوش انداز و خوش وضع شیریں خن
 کنیروں کو پھر لایا میرے حضور¹⁰

1- شک 2- بھولنا 3- خوشی 4- ذرہ برابر 5- قریب 6- محبت

7- عقل مند 8- اشرافیوں کی تھیلی 9- نیک 10- سامنے

مگر دونوں میں اک بہت تھی حسین
 اسے دیکھ کر دل ہوا باغ باغ
 کیا مول² دریافت تو یہ کہا
 نسب میں خلأق³ سے برتر ہے یہ
 جو لینا ہو لے اے بختہ⁴ شیم
 کہا میں نے تاجر سے اے خوشحال
 یہ کیسہ ہے پُر زرا سے مجھ سے لے
 وہ بولا کہ ہمایاں⁶ زر کھول تو
 میں قربان بائز کے اعجاز پر
 کیا میں نے کیسہ کو فوراً جو وا⁷
 ہوئے خوش وہ دینار گنتے ہی ہم
 وہ دینار اس کو حوالہ کیے
 کنیزک کو لے کر ہوا میں رواں
 جھکے سجدہ حق میں شاہِ زماں
 کنیزک سے پوچھا جو نام و نسب
 کہا کیوں حمیدہ نہ ہو تیرا نام
 حمیدہ کا بخت اور یاور ہوا
 شرف پر شرف ہو گیا یہ حصول
 جبین پر قمر کی ضیا ہو گئی
 یہ کہتا ہے اب راوی بالیقین
 حرم بھی تھے سب محملوں میں سوار

کہ خورشید رُو¹ تھی وہ اور مہ جبین
 وہ تھی بزمِ ایماں کا چشم و چراغ
 کہ دینار ستر ہیں اس کا بہا
 شہِ ملک بربر کی دختر ہے یہ
 نہ ستر سے دینار اک ہوگا کم
 نہیں مجھ کو قیمت میں کچھ قیل و قال⁵
 عوض اس کے مجھ کو کنیزک یہ دے
 مجھے گن کے لوٹدی کا دے مول تو
 کہ قیمت کی گویا تھی ان کو خبر
 نظر آیا اعجازِ شاہِ ہدا
 کہ ستر تھے بالکل نہ افزوں⁸ نہ کم
 کنیز اس نے دی مجھ کو اور لے لیے
 کہا حال وہ شہ سے بالکل بیاں
 ہوئے حمد خالق میں رطب⁹ اللساں
 وہ بولی حمیدہ ہے میرا لقب
 صفات حمیدہ ہے تجھ میں تمام
 کہ حاصل اسے وصل¹⁰ جعفر ہوا
 ہوا بطن میں مہر دیں کا نزول
 ستارے سے شمس الضحا ہو گئی
 چلے حج کو یثرب سے مولائے دیں
 فلک گرد پھرتا تھا پروانہ وار

1- آفتابِ نماچہرہ 2- قیمت 3- دوسرے افراد 4- مبارک مزاج 5- چون و چرا 6- اشرفی کی تھیلی

7- کھولا 8- زیادہ 9- محو گفتگو 10- شادی

جلو میں تھا میں خادمِ خاکسار
کیا صادقِ پاک نے وہاں مقام
چنا² اہل خدمت میں لا کر طعام
کہ اک جاریہ⁴ آئی خندہ زناں
حمیدہ تمہیں کر رہی ہے طلب
گئے شاد⁵ و خرم کنیزک کے ساتھ
تو آثارِ شادی⁷ تھے رُخ سے نمود⁸
تہسم کناں⁹ اور خندہ¹⁰ جبیں
مگر اس خوشی کا سبب کچھ کہو
مجھے حق نے بخشا عجب دل رُبا
یہ فرزند ہوگا میرا جانشین
معطر جہاں ہوگا اخلاق سے
رہا تین دن جشن وہاں صبح و شام
یہ برحق ہیں کونین کے رہنما
زبردست عالم کے ان سے ہیں زیر
کہ زنداں میں جب تھے امامِ سعید
کہ موسیٰ کا تو جا کے سر کاٹ لا
پئے¹³ قتل زنداں میں داخل ہوا
چمکتے تھے رخسار مانند ماہ
خمیدہ زمیں پر تھا سجدہ میں فرق¹⁴
ہوئے شیر دو پہلوؤں میں عیاں¹⁵

یہ مرکب¹ پہ تھے صادقِ نامدار
ہوئی جبکہ ابوا کی منزل میں شام
نمازِ عشاء پڑھ چکے جب امام
غذا شاہ دیں کرتے تھے نوش³ جاں
قریب آ کے بولی یہ با صد ادب
شہ دین نے دھوئے وہیں اپنے ہاتھ
پس از چند ساعت کیا پھر ورود⁶
چڑھائے ہوئے کہنی تک آستیں
کہا میں نے مولّا سدا خوش رہو
یہ صادق نے ہنس ہنس کے مجھ سے کہا
کہ دنیا میں ہے علم حق کا امیں
شرف میں یہ برتر ہے آفاق¹¹ سے
پس از حج جو یثرب میں آئے امام
فضائل کی ان کے نہیں انتہا
یہ شیرِ خدا کے جہاں میں ہیں شیر
بیاں کرتا ہے اس طرح اب حمید
رشید لعین نے یہ اک دن کہا
علم کر کے شمشیر میں بر ملا¹²
نظر آئے مجھ کو مصلے پہ شاہ
ہمہ تن تھے یادِ الہی میں غرق
مگر میں نے تولی جو تیغ رواں

1- سواری 2- لگایا 3- کھانا 4- لونڈی 5- خوشی خوشی 6- داخل 7- خوشی 8- ظاہر

9- مسکراہٹ 10- ہنس کھ 11- فلک 12- عام میں 13- قتل کے لئے 14- سر 15- ظاہر

<p>کہ شیرِ فلک کا بھی کانپا بدن ہوا مثلِ روبہ³ وہاں سے فرار ہوا مجھ پہ غصہ بہت وہ پلید⁴ رفیقوں کو ہمراہ میرے کیا ابھی تک تھے سجدہ میں شاہِ عرب لیا ان کی ہیبت نے ایک ایک کو گھیر رفیق اس کے ڈر کر ہرن⁶ ہو گئے پشیمان⁸ رشید اپنے دل میں ہوا خرددار کرنا نہ افشاں¹⁰ یہ راز حدیثوں سے ہم کو ملی ہے خبر خلاق¹¹ دو جانب تھی محوِ سلام عجب یاس و حسرت سے ہیں نوحہ گر وہ بے جان ہے اور غم سے یہ نیم جاں بتا مجھ کو اتنا ہے کیوں اضطراب عیاں تم پہ ہے حالِ گاوِ زمیں بجا¹² آوری حکم کی فرض ہے یہی تھا معیشت¹⁴ کا میرے سبب مرے بچے فاقے سے مرجائیں گے دو عالم کے عادل شہنشاہ نے تو ہو حکم حق سے یہ زندہ ابھی چلا¹⁷ کر اُسے کیجئے مجھ کو شاد</p>	<p>ہوئے ہمہ¹ کر کے یوں نعرہ زن میں ڈر کر لرزنے لگا بیدوار² کہا حال شیروں کا پیشِ رشید ستمگر نے الزام مجھ کو دیا رفیق اس کے زنداں میں جو آئے سب اسی طرح آئے نظر دونوں شیر وہ شیرِ ثیاں⁵ نعرہ زن ہو گئے جو دیکھا تھا جاکر کہا بر ملا⁷ پکارا یہ غصہ سے وہ حیلہ ساز⁹ روایت یہ راوی سے ہے معتبر حرم میں تھا یہ قبلہ خاص و عام یہ دیکھا کہ یک زن اور اس کے پسر اور اک گاوِ مردہ پڑی ہے وہاں کیا اس ضعیفہ سے شہ نے خطاب وہ رو کر پکاری کہ اے شاہِ دیں مگر حسبِ ارشاد یہ عرض ہے اسی گاوِ مردہ کا بس ہے تعب¹³ تردد¹⁵ ہے قوت¹⁶ اب کہاں پائیں گے کہا اس سے مولائے ذی جاہ نے اگر تجھ کو منظور ہوئے یہی وہ بولی یہی تو ہے میری مراد</p>
<p>1- شیر کی گونج 2- بید کی طرح 3- لومڑی 4- بد ذات 5- غضبناک 6- فرار 7- مجمع نام 8- آدم 9- حیلہ کرنے والا 10- ظاہر 11- خلقت 12- انجام دینا 13- رنج 14- روزی 15- شک 16- خوراک 17- زندہ</p>	

<p>اٹھائے سوئے قبلہ دستِ دعا مسیحاؑ نے کی واں فلک سے نگاہ اُدھر قسم² باذنی خدا نے کہا وہیں گاؤ مُردہ کھڑی ہوگئی کرامت کے قائل ہوئے مرد و زن بحقِ رضائے فلک⁵ اقتدار زمیں پر ہے جب تک یہ چرخِ بریں مَحَبَّانِ حیدرؑ رہیں جاوداں</p>	<p>نمازِ دعا شہاۃؑ نے کی ادا گئے گاؤ مُردہ کے بالیں¹ پہ شہاۃؑ لگائی اُدھر شہؑ نے انگشتِ پا یہ قدرت عیاں اُس گھڑی ہوگئی ہوئی پائے شہؑ پر وہ زن³ بوسہ زن⁴ الہی بچے کاظمِ نادر رہے جب تک استادہ گاؤ زمیں بصحتِ بعثتِ میانِ جہاں</p>
<p>در تہنیت ولادت با سعادت امام ہشتم حضرت امام موسیٰ رضا علیہ التحیۃ و الثنار و جی فدائہ</p>	
<p>کہ ذی قعدہ کی آج ہے بارہویں درخشاں⁷ ہوا اٹھواں آفتاب نہیں مہرِ تاباں کی اب احتیاج زمیں پر ہوئے آج رونق⁸ فزا ہر اک ذرہ سورج کا سرتاج ہے نشانِ کفِ پاپے مندیل⁹ عرش ملکِ حُسن پر ان کے شیدا ہوئے زمیں سے فلک تک تھا بس ایک نور ہوا ساکنانِ دو عالم کو چین وہ آنکھیں کہ نرگس رہے شرمسار محبوبوں کی بخشش کا سماں ہوا</p>	<p>فلک پر نہ ہو کیوں دماغِ زمیں اُفق سے امامت کے با آب و تاب زمیں نور میں برجِ ہشتم ہے آج جنابِ علی ابنِ موسیٰ رضا زمیں کے لیے آج معراج ہے جمالِ معلیٰ ہے قندیلِ عرش امامِ ہدایا جب کہ پیدا ہوئے جنابِ رضاؑ کا ہوا جب ظہور خوشا یمن پائے شہؑ مشرقین وہ صورت کہ جس پر قمر ہو نثار زبردستِ بازوئے ایماں ہوا</p>
<p>1- سرہانے 2- کھڑی ہو جا میری اجازت سے 3- عورت 4- چومنے لگی 5- آسمانِ قدرت 6- عیش کے ساتھ 7- روشن 8- رونق بکھیرنے والے 9- دستار</p>	

کمال اپنا حق نے ہویدا¹ کیا
گل باغِ ایماں تھا روئے جناب
جنابِ الہی کے یہ نور ہیں
خدا نے عجب ان کو رتبے دیئے
عجب رتبہ شاہِ خراساں کا ہے
شجاعت میں حیدر کرم میں حسن
ہم القابِ حیدر ہیں وہ شاہِ دیں
امامِ دو عالم جنابِ رضا
وہ نورِ خدا ہے وہ جانِ نبیؐ
جو اک بیت ان کی ثنا میں کہے
زمین و فلک اور شمس و قمر
مسیحِ دو عالم وہ سرتاج ہے
گدا کو وہ چاہیں سلیمان کریں
فضائل ہیں حضرت کے حد سے سوا
میں حالِ ولادت کروں اب بیاں
یہ فرماتی ہیں مادرِ شاہِ دیں
ہوا نورِ عارض سے معمور¹¹ گھر
کیے ہاتھ پھر سوئے گردوں¹² دراز
نہ سمجھی سخن ان کے میں مطلقاً
کہی مجھ سے کاظم نے اس دم یہ بات
بجا لا تو شکرِ خدائے قدیر

خلائق² کے رہبر کو پیدا کیا
سینے میں آتی تھی بوئے گلاب
جہاں کی ہدایت پہ مامور ہیں
شرف ان کے قرآن میں افشاں³ کیے
وہ فرمانروا⁴ ملکِ ایماں کا ہے
غربی میں شبیرِ فخرِ زمن⁵
وہی قبلہ اہل صدق و یقین
رضا کی ثنا ہے رضائے خدا
وہ نامِ خدا ہے نشانِ نبیؐ
ہمیشہ وہ بیتِ جنان میں رہے
اطاعت میں ہیں ان کے شام و سحر
مسیح ان کے درماں کا محتاج ہے
ہر اک ذرہ کو مہر⁶ تاباں کریں
نہ تا حشر ہو اک شتمہ⁷ ادا
کہ سن سن کے ہوں اہلِ دیں شادماں⁸
کہ طالع⁹ ہوا جبکہ وہ ماہِ دیں
اٹھایا سوئے آسماں پہلے سر
جنابِ خدا میں کہے دل کے راز
تخیر¹³ مجھے حد سے افزوں¹⁴ ہوا
تعجب میں کیوں ہے تو اے خوش صفات
جہاں میں یہ ہوگا ہمارا وزیر

1- ظاہر 2- خلقت 3- ظاہر 4- حکمران 5- زمانہ 6- چمکتا سورج 7- ذرہ 8- خوش
9- طلوع 10- رخسار 11- بھرا ہوا 12- فلک 13- حیرت 14- زیادہ

<p>ولیعہد مامون ہوئے جب امام زمانے سے باطل ہوا ہر طرف کیا معجزوں کے قمر نے طلوع پے کفر حق کو مٹانے لگے زیادہ ہوا ملک ایماں کا نور یہ بات اس نے ماموں سے جا کر کہی رضا کو ولیعہد اپنا کیا رجوع انکے جانب ہیں اب خاص و عام بس اب رفتہ رفتہ تو معزول³ ہے بنے جس طرح ان کو موقوف کر میں کہتا ہوں الفت سے سُن یا نہ سُن عیاں کرتے ہیں معجزے صبح و شام جو فاضل ہیں یاں سب کو اک جا کروں کہ محفل میں نادم ہوں شاہِ انام تو محفل میں سب عالموں کو بلا کئے جمع مجلس میں ذی⁷ علم سب امامت کا دُعا ہے تم کو سدا کہ شاہِ رسل² کا میں ہوں جانشین نیابت⁹ خلیفہ کی کیوں کی قبول غلط معجزے کرتے ہیں وہ بیاں نہیں جھوٹ کی شمع کو کچھ فروغ¹¹</p>	<p>رقم¹ کرتے ہیں راوی نیک نام ہوا جلوۂ دین حق ہر طرف ہوئے شیعہ حق کی طرف کو رجوع جو منکر تھے وہ رنج کھانے لگے ہوئے جب ولیعہد ماموں حضور حمید ابن مہراں تھا اک مدعی² ارے بے خبر تو نے یہ کیا کیا بھلا کوئی کرتا ہے ایسا بھی کام اطاعت رضا ہی کی مقبول ہے خبر اپنے کشور کی لے بے خبر ہیں آویزہ⁴ گوشِ دل یہ سخن سب ان کو سمجھتے ہیں اپنا امام رضا⁵ دے جو تو بزم برپا کروں جناب رضا سے کریں وہ کلام کہا اس نے بہتر ہے اے باوفا ہوا مستعد⁶ سُن کے وہ بے ادب حمید ابن مہراں نے شہ سے کہا سر عام فرماتے ہیں شاہِ دیں بھلا جھوٹ دعوے سے ہے کیا حصول⁸ تمہارے جو شیعہ ہیں خوردو¹⁰ کلاں کہو ان سے بولیں نہ اتنا دروغ</p>
<p>1- لکھنا 2- دعویٰ کرنے والا 3- زوال پذیر 4- لکاؤ 5- اجازت 6- تیار 7- عالم 8- حاصل 9- جانشینی 10- چھوٹے بڑے 11- ترقی</p>	

کہ بس بس رضا پر نہ ہو طعنہ زن
مرا اور یوسف کا ہے ایک حال
خدائی کا مختار ہم کو کیا
ہر اک کوہ جلنے لگے مثل طور
ہر اک دشت کو رشک³ دریا کریں
تو طوبا⁴ کے پھل اس میں ہوں بہم
جسے کہہ عدم سے بلا دیں ابھی
جلگر بند محبوب یزداں ہیں ہم
پکارا حضورِ شہنشاہ دیں
بشر کا یہ مقدور⁷ دیکھا نہیں
تو ببر⁸ خدا کیجئے اب نہ دیر
یہ بے روح ہیں خلق کے سامنے
مسلط⁹ انہیں مجھ پہ پھر کیجئے
کہاؤں کے شیروں کی جانب کہ ہاں
تو قالین سے ہو جاؤ دونوں جدا
حمید ابن مہراں کو کھاجاؤ تم
اُٹھے ہمہ کر کے قالین سے شیر
کیا دونوں نے اک نوالا اُسے
لرزتا تھا ہیبت سے اُس دم رشید
کبھی پائے اقدس پہ گرتے تھے وہ
قسم حق کی تم ہو امامِ زمن

مخاطب ہوئے تب امامِ زمن
نظر کر تو قرآن میں اے بد خصال¹
نہیں ہم کو کیا کیا خدا نے دیا
جو ہم چاہیں تو نار² ہو جائے نور
جو ہم چاہیں دریا کو صحرا کریں
کریں خار پر ہم جو چشمِ کرم
بشر کو ملک ہم بنا دیں ابھی
ارے دونوں عالم کے سلطان ہیں ہم
یہ سن کر ہوا آگ وہ اہل کیں⁵
تخن لن⁶ ترانی کے زیبا نہیں
اگر تم ہو شیرِ الہی کے شیر
یہ دو شیر قالین پہ ہیں جو بنے
انہیں معجزے سے چلا دیجئے
ہوا لال روئے شہِ انس و جاں
اگر ہوں میں دلہند¹⁰ شیر خدا
لپک شیرِ اصلی کی دکھلاؤ تم
ہوئی تھی تخن کو نہ حضرت کے دیر
گرا کر وہیں پھاڑ ڈالا اُسے
پھرے دونوں پھر گرو شاہِ سعید
کبھی گردِ مولّا کے پھرتے تھے وہ
یہ اپنے زباں میں تھے وہ نعرہ زن

1- بد کردار 2- آگ 3- حاسد 4- بخت کا درخت 5- دشمن 6- شنی

7- قسمت 8- خدا کے لئے 9- حملہ آور 10- دل کا کلوا

سدا مورد لعن معبود ہے
 رضا² دو تو ماموں کو کھا جائیں ہم
 بس اپنی جگہ پر کرو تم قیام
 جو منکر تھے وہ سخت نادم³ ہوئے
 کہ ہر سو ہے نل ساقیا ساقیا
 پلا بادۂ جنت ہشتمیں⁵
 شہنشاہ ہشتم کا یہ ذکر ہے
 علی کے محبوں میں شامل نہ ہو
 بیاں کرتے ہیں حالِ علمِ رضا
 کیا میں نے ناگہ وطن سے سفر
 خریدار کا روز و شب تھا خیال
 رضا کی امامت کا قائل نہ تھا
 کہ موسیٰ پہ موقوف⁸ امامت ہوئی
 وہیں تھے رضا باغِ زہرا کے پھول
 نظر آیا مجھ کو غلام اک وہاں
 میں لایا ہوں آقا کا اپنے پیام
 اُسے دینا ہے خلعت¹⁰ آخری
 کہ مومن کی تکفین ہو عزت کے ساتھ
 بتا اپنے آقا کا اسمِ شریف
 ارے واقعی حق سے واقف نہیں

جو منکر ہے تم سے وہ مردود¹ ہے
 جو کچھ اور کہتے بجا لائیں ہم
 کیا شاہ دیں نے یہ اُن سے کلام
 وہ قائلین پر جا کے قائم ہوئے
 سوئے مجلسِ عیش آ ساقیا
 دو سالہ سہ سالہ کی حاجت⁴ نہیں
 ثنائے رضا کی مجھے فکر ہے
 رضا کی ولا جس کو کامل نہ ہو
 وہ عالمِ لقب جن کا ہے مرتضاً
 کہ ناقل⁶ ہے اک راوی معتبر
 میرے ساتھ تھا پر تجارت کا مال
 ولے⁷ واقفیت تھا مذہب مرا
 ہر اک واقفی کا ہے مذہب یہی
 ہوا کشور⁹ مرو میں جب نزول
 گیا میں جو بازار کے درمیاں
 مخاطب ہوا مجھ سے یوں وہ غلام
 وفات ایک شیعہ نے کی ہے ابھی
 تو برویمن¹¹ بیع¹² کر میرے ہاتھ
 کہا میں نے سُن کر پیامِ لطیف
 وہ بولا خدا کا تو عارف نہیں

1- جسے روکیا گیا ہو (ملعون) 2- اجازت 3- شرمندہ 4- ضرورت 5- آٹھویں 6- نقل کرتے ہیں

7- لیکن 8- ختم 9- ملک 10- لباس 11- چادر 12- بچنا

<p>دو عالم کے وہ آٹھویں ہیں امام جو لایا تھا میں مال سب یک چکا رضا سے کیا عرض میرا جواب پکارا یہ کہتے ہیں شاہِ اُم ہے بردین¹ ایک اے ہوشیار وہ اُس جلدانی³ میں مستور⁴ ہے وہیں دل میں یہ عہد و پیاں کیا کروں ترک میں مذہبِ واقعی شہِ دیں نے جس کا دیا تھا پتا نظر آئی بردین ناگہاں خن اپنی بیٹی کا یاد آگیا سفر سے وطن کو جو لائے خدا کوئی چیز میرے لیے لایو ہوا میں مطیعِ امام رضا یہ ہدیہ ہے لے جا تو پیشِ جناب رضا کی رضا مول⁸ اس کا ہے بس گیا پیش مول¹⁰ لیے پیش¹⁰ کش جو تھا حال مخفی وہ فرما دیا نہیں تیرا ہے تیری دختر کا مال یہ ہے مال بیگانہ اے خوش یقیں</p>	<p>رضا ہے رضا میرے آقا کا نام کہا میں نے اے بندہ با وفا گیا وہ غلامِ صداقت مآب و لیکن پھر آیا وہ اُلٹے قدم عیاں مجھ پہ یہ حال ہے تار تار اُسے ڈھونڈ اگر بچ² منظور ہے اس ارشاد نے مجھ کو حیراں کیا عیاں⁵ ہو صداقت جو اس قول کی کیا میں نے اس جلدانی کو وا⁶ ہوئی صحت قولِ مول⁷ عیاں وہ بردین جب کہ میں پا گیا کہ بردین دے کے تھا یہ کہا درم اس کی قیمت میں جو پائیو مطابق جو پایا کلامِ رضا غلامِ رضا سے کیا یہ خطاب نہیں اس کی قیمت میں زر⁷ کی ہوس ہوا برق رفتار وہ برق⁹ و ش رضا نے وہ ہدیہ میرا رد کیا کہ اس ہدیے کے رد کا ہے یہ مال تصرف¹¹ تجھے اس پہ جائز نہیں</p>
<p>1- یحییٰ چادر 2- بچنا 3- برتنوں کی الماری 4- پوشیدہ 5- ظاہر 6- کھولا 7- سونا 8- قیمت 9- بجلی نما 10- تحفہ 11- حق اور اختیار</p>	

<p>اسے بیچ اور تو کوئی شے خرید دیا مول اُس مال کا دام دام ہوئی مجھ کو حضرت سے الفت زیاد وہ کاغذ پہ مرقوم² میں نے کیے جنابِ رضا کے قدم لیجئے نظر آیا درپر ہجوم جہاں نہ تھی تل کے رکھنے کی باقی جگہ پہ واقف ہوئے خود جنابِ رضا کہاں بنتِ الیاس کا ہے پیر محبتِ جدیدِ رضا میں ہوں میں سوالوں کے میرے رقم⁶ تھے جواب تو سابق⁷ کے مذہب کو سمجھا غلط رضا کی امامت کا کلمہ پڑھا جنابِ رضا واہ صلی علا درم نا خریدہ غلام تو ام کہ ہے لا مکاں اک مکانِ رضا تجلی خورشید و مہتاب¹⁰ ہے شریعت کی محفل کے یہ ہیں چراغ یہ ہیں عالمِ غیب پیشک و ریب¹²</p>	<p>جو اس نے کہا ہے وہ کراے سعید زہے حسنِ بیع¹ و شرائے امام یہ سن کر بڑھا بندے کا اعتقاد بتائے تھے کاظم نے جو مسئلے کہا چل کے اب امتحاں کیجئے ہوا سوئے دولت³ سرا میں رواں بچھاتے تھے آنکھوں کو اہلِ نگہ نہ میں ہوسکا باریاب⁴ رضا پکارا مجھے خادم اک آن کر تفاخر⁵ سے میں نے کہا میں ہوں میں دیا بند کاغذ کا اس نے شتاب پڑھے میں نے مولّا کے جو دستخط محک⁸ پر مرا نقدِ ایماں چڑھا سوئے آستانِ دی یہ میں نے ندا شب و روز قربانِ نام تو⁹ ام زہے شوکت و قدرِ شانِ رضا عجب نام میں آب اور تاب ہے انہیں سے ہے سرسبز ایماں کا باغ نہیں ان سے پوشیدہ اسرار¹¹ غیب</p>
<p>1- حسن تجارت 2- لکھا ہوا 3- گھر 4- ملاقات کرنا 5- فخر کے ساتھ 6- لکھا ہوا 7- قبلی 8- کوئی 9- تمھارا 10- چاند 11- غیب کے راز 12- بلاشبک</p>	

تو حاضر ہو کوثر بعد آبرو
 رضا جب ہوئے سوئے ماموں رواں
 ہوا قریہ² سرخ پھر آشکار
 کیا عرض داخل ہے وقتِ صلوٰۃ
 وہ بولے یہاں آبِ نایاب ہے
 بظاہر نہ دریا نہ یاں چاہ ہے
 چلے چند گام اور کھڑے ہو گئے
 اٹھالی سر⁵ دست اک مشّت خاک
 زمیں سے وہیں چشمہ جاری ہوا
 پڑھی قبلہ دیں کے پیچھے نماز
 وہ اب نامِ حضرت سے مشہور ہے
 تو ہو نام سے اس کے لب آشنا
 کرے کھیت میں اُس کا پانی رواں
 نہ چشمے سے مزرع⁷ ہوا بہرہ ور⁸
 نہ اک قطرہ سوئے زراعت بہا
 زمیں میں وہ چشمہ نہاں ہو گیا
 کیا چشمے نے پھر زمیں سے ظہور¹¹
 مسافر اُترتے ہیں اکثر وہاں
 یہ ہیں مالک کوثر و سلسبیل
 زر¹³ گل عنادل¹⁴ پئے نذر لائے

جو پانی کی خواہش ہو بہر وضو
 یہ کرتا ہے فرزندِ صالح بیاں
 ہوئیں قطع¹ جب منزلیں بے شمار
 پڑھا سب نے شہ پر سلام و صلوٰۃ
 کہا شہ نے دیکھو کہیں آب ہے
 تمہیں علم باطن³ کا یا شہ ہے
 یہ سُن کر رضا اک طرف کو گئے
 ہوئے خم⁴ مثالِ فلک شہِ پاک
 خضر محو الطاف باری ہوا
 وضو کر کے سب نے بعجز و نیاز
 وہ چشمہ بہ از چشمہ نور ہے
 لکھیں بعد چشمہ جو نامِ رضا
 کیا ایک دہقان⁶ نے یہ قصد وہاں
 بہت اس میں کوشش کی اس نے مگر
 کہ استادہ⁹ پانی اُسی جا رہا
 یہ اعجاز¹⁰ تازہ عیاں ہو گیا
 مگر بعد چندے جو کی خاک دور
 وہ چشمہ ہے اب تک اُسی جا رواں
 ولا ان کی ہے فصلِ حق کی دلیل
 اشارہ جو حضرت کے خادم کا پائے

1- کاٹیں 2- گاؤں 3- پوشیدہ 4- جھکے 5- بس یونہی 6- کسان 7- کھیت

8- فائدہ مند 9- کھڑا ہوا 10- معجزہ 11- ظاہر ہوا 12- محبت 13- سنہرا پھول 14- بلبلیں

ابھی گل خزانہ اُگل دے زمیں
یہ مقبول رب ذوالافضل ہیں
کہ اک روز وہ عیسیٰ دو جہاں
گلستاں کی جانب کو جیسے بہار
سلیمان اس عہد کے تھے حضور
مکین جیسے کرسی پہ عرش بریں
میں خوش خوش رکاب رضا میں چلا
کیا اک شجر کے تلے وہاں قیام
کہوں سدرہ پوچھو اگر منتہا
کہ ہے قرب عقد اور میں ہوں تنگدست
نہیں آج میں مالک یک دم
کچھ اپنا تصدق عطا کیجئے
عیاں تم پہ ہے حال برنا⁴ و پیر
کیا تازیانے سے اعجوبہ⁵ کام
تو ظاہر ہوا کیسہ⁶ زر وہیں
کہ ہاں لے اے اپنے مصرف میں لا
زباں پر نہ لانا نہ لانا یہ راز
کہ تھا ہم نشیں میرا اک خوش نہاد⁷
میں حاضر ہوا لے کے مال کثیر
پریشاں ہوا اور میں حیراں ہوا

اشارہ جو فرمائیں سلطان دیں
علیٰ و پیبر کے یہ لال ہیں
رقم ابن موسیٰ سے ہے داستان
چلے سوئے صحرا بحر و وقار
جلو میں جن و انس و وحش و طیور
مزیں¹ تھے بالائے زیں شاہ دیں
برائے رضامندی ذوالعلا
ہوئے زیب صحرا جو شاہ انام
ہوا رتبہ طوطے سے اس کا سوا²
کہا میں نے اے سید حق پرست
مجھے خالق سیم³ و زر کی قسم
کیا تھا جو وعدہ وفا کیجئے
زمانے میں ہیں آپ روشن ضمیر
ہوئی عرض میری قبولِ امام
ہٹائی زمیں سے جو خاک زمیں
مخاطب ہوئے مجھ سے شاہ ہدا
خبردار اے صاحب امتیاز
خبر دیتا ہے سہل ابن زیاد
وہ کہتا ہے پیش شہ بے نظیر
مگر میرا مولّا نہ شاداں⁸ ہوا

1- سچائے ہوئے 2- زیادہ 3- چاندی اور سونا 4- جوان 5- عجیب 6- سونے کی تھیلی

7- خوش فطرت 8- خوش

سایا نہ شے کی نظر میں یہ مال
 کیا حکم فوراً یہ سوئے غلام
 دکھاؤں اسے قدرت کبریا
 بڑھایا شے دیں نے دستِ کرم
 دھلانے لگا دستِ شاہِ ام
 کہ قطروں کے بدلے ٹپکتا تھا زر
 بھرا دامنِ طشت با آب و تاب
 کیا مخزن³ لب کو یوں زر فشاں
 اُسے کیا ہو پروائے مالِ کثیر
 کہ عاجز ہیں ادراک⁴ میں شش جہات⁵
 کروں نظم ان میں سے میں برملا⁶
 سراسر وہ روضہ ہے سرکارِ فیض
 برستا ہے وہاں نورِ پروردگار
 سلامی ہیں شمس و قمر صبح و شام
 سدا جن پہ قندیلِ گردوں نثار
 مہکتا ہے قدرت کا مشک و گلاب
 مجاور ہیں دو ایک حسن ایک نور
 بندی میں سروِ ریاض⁹ جہاں
 خضر جس کا پوچھے مزاج شریف
 گیا لٹ کے میں روضہ شاہ پر

کیا میں نے یہ اپنے دل میں خیال
 ہوئے زیب¹ کرسی پھر اٹھ کر امام
 کہ ہاں طشت و ابریق² تو جلد لا
 وہ طشت اور ابریق لایا بہم
 کیا اس نے ابریق کو جلد خم
 سر دست اعجاز آیا نظر
 زرِ سرخ سے ایک دم میں شتاب
 مخاطب ہوئے مجھ سے شاہِ زماں
 جسے بخشے قدرت یہ ربِ قدیر
 ہزاروں ہیں اعجاز عہدِ حیات
 ہوئے ہیں جو اعجاز بعد از فنا
 رواقِ مبارک ہے دربارِ فیض
 ملک صف بھف ہیں یئین⁷ و یبار
 سنہری وہ بابِ رواقِ امام
 وہ قندیلیں در میں جواہر نگار
 وہ روضہ بہشتوں میں ہے انتخاب
 وہ گنبد تجلی میں سر تاجِ طور
 وہ گلستے روضے کے جلوہ⁸ کناں
 رواں سخن میں ہے وہ نہرِ لطیف
 یہ کہتا ہے اک زائرِ خوش سیر

1- بیٹھے 2- ٹوٹی والوں 3- خزانہ 4- احساس 5- چھ طرف 6- عام

7- سیدھے اور بائیں طرف 8- جلوہ نما 9- باغِ جنت

ہوا شہ کی الفت میں میں بے دیار¹
 پہ ڈوبا رہا آپ کی چاہ میں
 ملا چشم تر سے غبارِ ضریح
 کہ دیکھا جمالِ امامِ غریب
 رگری اینٹ سونے کی روضے سے ایک
 اسے بچ کر اپنے مصرف میں لا
 شہ دیں کی مجھ پر عطا ہو گئی
 وہ بخشش بظاہر بھی آئی نظر
 مبادا مجاور ہوں درپے⁵ ترے
 خزانے میں بے عذر داخل کیا
 کہ پھر مجتہد کو بشارت ہوئی
 حضور⁶ اس کے وہ اینٹ حاضر کرو
 ہمیں دے کے آئے ہیں یہ زرا سے
 ہوا مجتہد آکے یوں حرف⁷ زن
 جنابِ رضا ہیں ثنا خواں ترے
 دیئے اور دینار اس کے سوا
 کہ محفل میں ہو شور صلِ علی
 میں تھا ساکن مشہدِ شہا دیں
 کھنچا عارضے⁸ کو زمانہ طویل
 مگر اک مسیحا کہ تھے عرش پر

پکارا سر قبر یوں ایک بار
 حریفوں نے لوٹا مجھے راہ میں
 یہ کہہ کر ہوا میں نثارِ ضریح
 مگر سو گیا میں تو جاگے نصیب
 ولے وقت نظارہ روئے² نیک
 دکھا کر اسے مجھ سے بولے رضا
 یہ سنتے ہی بس چشم وا³ ہو گئی
 سرہانے ملی مجھ کو وہ خشت⁴ زر
 و لیکن یہ خوف آیا دل میں مرے
 نہ اس خشت زریں کو میں نے لیا
 دوبارہ رضا کی عنایت ہوئی
 مرے دوست کی جا کے خاطر کرو
 کسی کا نہیں چاہئے ڈر اُسے
 سنا جب یہ فرمان شہا زمن
 شہ دیں کے مہمان قرباں ترے
 یہ فرما کے دی اس کو خشتِ طلا
 پڑھوں اب میں اعجاز وہ برملا
 یہ کہتا ہے اک تاجر خوش یقیں
 ہوا ناگہاں میرا بیٹا علیل
 اطلب⁹ تمام آئے بندے کے گھر

1- بے وطن 2- نیک صورت 3- کھل گئی 4- سونے کی اینٹ 5- پیچھے 6- خدمت

7- بولا 8- بیماری 9- بحکم

<p>کسی سے نہ ہوئے گا اس کا علاج نکالا ہے² نذرِ شاہِ زماں قریبِ ہلاکت ہے میرا پسر مرے بچے کو آپ بخشیں شفا کہ آئے ہیں گھر میں جنابِ رضا زمیں آسمانِ چہارم بنی وہ خضرِ دو عالم امامِ ہدا نہ گھبرا نہ گھبرا کہ آپہنچے ہم نہ جان اس کو بیمار ہے تندرست کہا میں نے ہے نذرِ شاہِ ہدا کرے غسلِ صحت جو تیرا پسر مرے روضے میں وہ خوش اطوار ہے اسے ڈھونڈ لینا مری قبر پر کہا دیجو اس کو یہ زرِ تمام وہیں رشتہ⁷ عمر اس کا بڑھا کھلی خواب سے آنکھ میری شتاب کہ مطلق نہ تھا عارضے⁸ کا اثر پڑھا اذن اور بولا روحی⁹ فداک وہ ہدیہ کیا نذرِ جا کر قریب یہ میرا نہیں ہے میں کیوں اس کو لوں</p>	<p>کہا دیکھ کر حالِ نبض و مزاج غرض اس کی ماں نے جواہر¹ گراں کہا یا جنابِ رضا لو خبر پذیرا³ ہو یہ نذرِ لونڈی فدا اسی رات کو دیکھتی ہے وہ کیا عیاں رُخ سے عیسیٰ کی ہے روشنی لباسِ بدن سبز سر تا پیا⁴ مخاطب ہوئے مجھ سے با صد کرم⁵ ولائے علیٰ پر کمر باندھ چست یہ زر کیا کرے گی تو بعد از شفا یہ گویا⁶ ہوئے پھر شہِ بحر و بر مرا زائرِ اک سخت نادار ہے لگا ہے غریبی میں وہ خوش سیر نشان دے کے بتلایا زائر کا نام یہ کہہ کر پسر پر مرے کچھ پڑھا گئے یہ کرامت و کھا کر جناب ملا تندرست اس طرح سے پسر گیا گھر سے تاجر سوئے قبر پاک ملا روضے میں زائرِ خوش نصیب کہا زائرِ شہ نے میں کیا کروں</p>
<p>1- مہنگے زیورات 2- کے لئے 3- قبول 4- سر سے پاؤں تک 5- سوکرم کے ساتھ 6- بولے 7- عمر کی رشتہ 8- بیماری 9- میری روح آپ پر فدا ہو</p>	

<p>میں ہوں جن کے در پر وہ دیں گی مجھے یہ کہنے لگا تاجر نیک نام نہیں آپ کو اس میں جائے سخن یہ سنتے ہی خوش وہ ولی ہو گیا خدایا بحق جناب رضا بنا مجھ کو زوار سلطان طوس وہ گنبد ہے یا عرش اعظم ترا جو اک بارشہ کی زیارت کو جائے الہی مرے دل کو تو چین بخش رہے شیعوں پر پنجتن کا کرم ترقی اقبال و طول حیات</p>	<p>نہیں چاہئے کچھ کسی سے مجھے کوئی دے گا کیا جو امامِ انام یہ زر ہے عطائے امامِ زمن رضا کے کرم سے غنی¹ ہو گیا تو برا² مرے دل کا یہ مدعا دکھا جلوۂ قبر شمس الشمس کہ قدرت سے مملو ہے صبح و مساء³ صلہ حق سے ہفتا⁴ و حج کا وہ پائے ہر اک طرح کی زینت و زین بخش نصیب ان کو دنیا کا جاہ و حشم سرورِ دل و تندرستی ذات</p>
---	--

در تہنیت ولادت با سعادت امام نهم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام روحی فداء

<p>سب کیا کہ قدسی فرحناک⁵ ہیں خزاں ہے گلستانِ عالم سے گم خوشی کا ہے سامان ہر اک طرف زمیں پر یہ کس کے قدم آتے ہیں یہ ہے ہاتقانِ فلک کی ندا مجا⁷ ہو حلہ⁸ سے ہر ایک حور ہوا اس ندا سے جو دل کو سرور عجب عالم وجد طاری ہوا میں تشنہ ہوں اے ساقیِ اتقیا¹²</p>	<p>ترو تازہ ٹہہ⁶ باغِ افلاک ہیں جہاں ہے فزائیں بہشتِ نهم فرشتے ہیں تسبیح میں صف بصف فلک سے ملک دم بدم آتے ہیں کہ ہاں جشنِ دنیا میں ہو جا بجا بہشتوں کے آراستہ⁹ ہوں قصور¹⁰ تو پہنچا فلک پر دماغِ شعور¹¹ کہ مطلعِ زباں سے یہ جاری ہوا ولائے تقی کی مجھے مے پلا</p>
--	--

- 1- مالدار 2- پورا کر 3- شام 4- ستر 5- خوش حال 6- نور 7- بچے ہوئے
8- جنتی لباس 9- بچے ہوئے 10- محلات 11- احساس کا ادراک 12- متقین

<p>نہ خورشید محشر سے جھپکے پلک صراطِ علیؑ پر رہوں مستقیم کہ ہو شکر خالق میں رطب² اللساں دو عالم میں چودہ کو پیدا کیا کیا چارہ³ کا ثنا خواں مجھے ہر اک بیت پر میری امداد کر تقاوت⁴ کے اعضا ہیں جس سے قوی⁵ بدن جس کا مانند جاں ہے لطیف ہلالِ رضا آفتابِ رضا محمدؐ کا ہم نام ہے یہ امام دوبارہ محمدؐ کا دیکھا جمال یہ شیعوں کے خاطر ہیں حرز⁷ جواد یہ ہوتا ہے اخبار سے منکشف⁸ وہ جمعہ تھا اور نیمہ ماہِ صوم⁹ ولادت رقمِ شاہِ ذی جاہ کی کہ تاریخِ دسویں تھی ماہِ رجب لیا باج¹⁰ ہر ذرہ نے طور سے سکینہ ہے ریحانہ اور خیزران عزیزوں میں اُن کے تھی یہ پارسا¹¹ پدر جن کے کاظم علیہ السلام لبِ لعل سے یوں ہے گوہر فشاں</p>	<p>رہوں میں اسی نقہ میں حشر تک زمانے کو جس دم ہو اُمید و بیم¹ زبانِ بشر میں یہ طاقت کہاں ہماری شفاعت کو اے کبریا خوش آئے مری خوش کلامی تجھے دمِ فکر دل کو مرے شاد کر یہ اس کے تولد کی ہے مثنوی محمد اسی کا ہے اسمِ شریف چراغِ مزارِ جنابِ رضا نہ کیوں کر ہو امت کا دل شاد کام بڑھا کلمہ گو یوں کا عز و جلال لقب ان کا نام خدا ہے جواد⁶ ولادت میں اقوال ہیں مختلف ہوا جب کہ پیدا یہ سردارِ قوم ہے انیسویں کو بھی اس ماہ کی روایت ہے یہ شیخ طوسی سے اب مدینہ منور ہوا نور سے لقب شہ کی ماں کے سنو شیعیان جو تھی ماریہ زوجہ مصطفیٰ حکیمہ وہ خاتونِ جنتِ مقام وہ سرمایہٴ اتقیا سے جہاں</p>
<p>1- آسرا 2- مدح ثنائی 3- چودہ 4- تقویٰ 5- مضبوط 6- حتی 7- تعویذ 8- معلوم ہوا 9- رمضان 10- محصول 11- نیک</p>	

یہ اک روز مجھ سے مخاطب ہوئے
 کہ تھا پردہ غیب میں جو نہاں
 رہو اس سے ہشیار اے حق شناس
 عیاں ہوگا بُرجِ امامت کا ماہ
 بہن فرق اس میں سرمو³ نہیں
 رضا⁴ اس کی جانو رضاے⁴ رضا
 سکینہ کی جانب چلی شاد کام
 ہوئی خیزراں سوئے حجرہ رواں
 ہوئے داخل حجرہ با صد صفا
 گیا صحن میں واں سے وہ حق کا نور
 ہویدا⁶ تھے سب درد⁷ زہ کے اثر
 پہ روشن ہوا سب کا قصر دماغ
 کیا مہر برج حمل نے طلوع
 وہ حجرہ سوا⁸ دن سے روشن ہوا
 نہ حاجت تھی کچھ روشنی کی وہاں
 زمیں بن گئی صاف عرش بریں
 نظر آیا چہرے پہ نازک حجاب
 عیاں ابر میں جس طرح آفتاب
 رُخ پاک سے آیا آنکھوں میں نور
 وہ مہ پارہ¹⁰ میں نے رضا کو دیا
 ملے اپنے رخسار رخسار سے

جناب رضا بھائی صاحب مرے
 بہن آج کی شب وہ ہوگا عیاں
 سکونت¹ کرو تم سکینہ کے پاس
 یہ مہر⁹ خداوند عالم پناہ
 یہ فرزند ہوگا مرا جانشین
 نہ ریحانہ سے آج ہونا جدا
 میں سنتے ہی بھائی کا اپنے کلام
 ہوئے شب کے آثار جس دم عیاں
 مع قابلہ مجھ کو لے کر رضا
 بٹھا کر مجھے خیزراں کے حضور
 سوئے خیزراں کی جو میں نے نظر
 کہ اتنے میں واں ہو گیا گل چراغ
 تجلی ہوئی خود بخود واں شروع
 نظر آگئی قدرت کبریا
 ہوا نور حجرہ میں ایسا عیاں
 زہے جلوہ چہرہ نازنین
 لیا گود میں میں نے اُٹھ کر شتاب
 مگر گرد ہے اس طرح وہ حجاب⁹
 وہ برقع کیا میں نے چہرے سے دور
 ہوئے داخل اتنے میں بھائی رضا
 لیا گود میں بھائی نے پیار سے

1- قیام 2- خورشید 3- ہال برابر 4- رضامندی 5- دائی 6- ظاہر

7- زہنگی کا درد 8- زیادہ 9- پردہ 10- چاند کا ککڑا

کہا مجھ سے رہنا بہن ہوشیار
 ہوئی میں نہ ۴ رضاً سے جدا
 تفتی نے کیا چشم حق ہیں کو ۲
 مخاطب ہوئے پھر یمن ۳ و یسار
 زباں سے پڑھا کلمہ توحید کا
 کیا عرض یہ حال پیش رضاً
 تبسم کے گل غنچہ لب پہ آئے
 دکھائے گا قدرت یہ غنچہ دہن
 ابھی سے یہ کشف ۵ اسرار ہے
 یہ ہے وارث معجزات رسول
 تو گیارہ برس کا تھا حضرت کا سن
 امامت میں کرتے تھے کچھ اشتباہ ۷
 حضور تفتی آئے وہ خوشحال
 نظارہ کیے معجزے بے حساب
 بتائے انھیں مسئلے دس ہزار
 امامت کا اقرار سب نے کیا
 عروسی ۸ مولانا کا کچھ ذکر کر
 کہ روشن ہوا آفتاب وصال
 مئے وصل کیا ہے سرور نکاح
 ابھی بزم شادی ہو آراستہ
 بلا قاضی آساں کو بلا

کیا نسب ۱ گہوارہ فرما کے پیار
 میں ارشاد حضرت کا لائی بجا
 عیاں تیسرا روز جس دم ہوا
 نظر پہلے گردوں پہ کی ایک بار
 دکھایا اثر حق کی تائید کا
 مجھے فرط ۴ حیرت سے سکتہ ہوا
 جناب رضاً خوش ہوئے مسکرائے
 کہا شہ نے اس سے زیادہ بہن
 امین خدا میرا دل وار ہے
 محمدؐ میں سب ہیں صفات رسولؐ
 ہوا جو جلوس ۶ شہ انس و جنس
 بہت شیعین شہ دیں پناہ
 ہوئے حج سے فارغ جو سب ایک سال
 ہوئے فیض صحبت سے جب کامیاب
 یہ اہل خبر نے کیا ہے شمار
 انھیں نورِ ایمان تفتی نے دیا
 دبیر اس جگہ اب نئی فکر کر
 پلا ساقیا اب شراب وصال
 وہ بادہ کہ پینا ہے جس کا مباح ۹
 وہ مے دے کہ دل ہو نہ برخاستہ
 یہ ہے محل عقد ۴ رضاً

1- جھولے میں رکھنا 2- کھولنا 3- سیدھے اور بائیں جانب 4- شدت 5- ظاہر کرنے والا

6- تخت نشینی 7- غلطی 8- شادی 9- ثواب

<p>یہ زہرہ¹ کو دے حکم اے خوش مزاج یہ ہے محفل عقد دُر نجف ستاروں کے نقل آج لٹ جائیں گے براتی ہیں خاصان⁴ رب وود مگر عقد میں ہے ابھی قیل و قال⁵ رقم کرتے ہیں راویان سعید جو قتل رضا سے پشیمان⁶ ہوا ہوا مشورہ جو وہ دل سے نخواست⁸ یہ چاہا کہ دختر جو ہے اُم فضل لکھا نامہ بہر وصی رسول جمال مبارک کی جب دید¹⁰ کی کیا ایک ایوان خالی شتاب مگر قصد حاکم جو افشا ہوا سیہ دل بہت نیلے پیلے ہوئے خلیفہ سے جا کر کہا بر ملا رضا کو جو تو نے کیا تھا وزیر نہ کر عقد دختر کا اس سے خیال نہ دانستہ¹⁴ برباد کر تمکنت¹⁵ ہنوز¹⁶ ان کے درجہ نہیں کچھ بڑھے اگر ہوتے کامل تو یوں بھی سہی پکارا خلیفہ کہ خاموش ہو</p>	<p>کہ زہرا کے پوتے کا ہے عقد آج فلک سے اتر آ یہاں لے کے دف² سحر کو نہ مطلق³ نظر آئیں گے تو شربت پلائی ہے نقد درود کہ قاضی سے یاں ہے جواب و سوال کہ ہارون کا فرزند مامون رشید رضائے قتی کا وہ خواہاں⁷ ہوا کیا دام دامادی⁹ نو درست عروسی حضرت کا پائے وہ فضل ہوا داخل شہر ماہ بتول ہوئی اس کو شادی مہ¹¹ عید کی ہوا داخل اس برج میں آفتاب تو منہ زرد عباسیوں کا ہوا کہ بند¹² اُن کے قوت کے ڈھیلے ہوئے یہ بیٹھے بٹھائے تجھے کیا ہوا نہ راضی تھے اُس پر بھی تیرے مشیر قتی ہیں ابھی کودک خورد¹³ سال نہ کھو ہاتھ سے اپنے تو سلطنت گئے کس کے مکتب میں کس سے پڑھے اب آگے تری راے تیری خوشی تم احمق ہو ناداں ہو بیہوش ہو</p>
<p>1-ستارہ 2-ڈھول 3-سفید چنوں کی طرح گول مٹھائی 4-خاص 5-باہمی گفتگو 6-دام 7-طلب گار 8-پہلے 9-پھندا 10-دیکھنا 11-عید کا چاند 12-جوڑ 13-چھوٹے</p>	

<p>یہ ہیں معدنِ علم و فضل و ہنر خدا نے پڑھایا خدا سے پڑھے معلم کا ان کے خدا نام ہے فرشتوں کو تسبیح سکھاتے ہیں خدا نے انھیں علمِ سینہ دیا یہ شاگرد ہیں عالم الغیب کے یہ شاگرد ہیں اور وہ استاد ہے علیٰ کے ہیں اک طفل² مکتب نشین نہ اس نحو³ سے ہواوا ایک حرف تو فر فر کرے شمسِہ کا بیاں انھیں علم ہے منطق⁵ الطیر کا کسی روز ہو جمع عالمائے یہ کوہی یہ چوگاں یہ میدان ہے ہوا فیصلہ دے سخن کو نہ طول خلیفہ نے ایواں مزین کیا ہوئے داخل بارگاہِ امیر نگہ گو نہ ملتی تھی جانے کی بار ادب سے اسے لائے واں بے ادب نہ رتبے میں تھا اس سے بہتر کوئی شہنشاہِ اقلیم¹⁰ ایماں کو لائے زمیں بوس ہونے لگا آسماں</p>	<p>ارے جاہلو تم کو کیا ہے خبر ازل سے مدارج¹ ہیں ان کے بڑھے نہ مکتب نہ ملا کا یاں کام ہے تہ عرش قدرت یہ دکھلاتے ہیں زمانے کو علمِ سفینہ دیا عیاں ان پہ اسرار ہیں غیب کے پڑھایا ہے جو حق نے سب یاد ہے مصاحبِ پیہر² کے روح الامیں اگر نحو میں نہ عمر دنیا ہو صرف جو ذرہ کو یہ حکم بخشیں کہ ہاں یہ مقدور حاشا⁴ نہیں غیر کا جو باور نہ ہو تم کرو امتحاں یہاں علم کی تیغِ عریان ہے کہا سب نے اچھا ہمیں ہے قبول یہ کہہ کر غرض دن معین کیا چہ جاہل چہ عالم چہ برنا⁶ چہ پیر یہ تھا ازدحام⁷ صغار⁸ و کبار لکھا ہے کہ قاضی تھا یچی لقب نہ تھا علم میں اس کا ہمسر⁹ کوئی خلیفہ پکارا کوئی جلد جائے ہوا ناگہاں نورِ خالق عیاں</p>
<p>1- درجے 2- مدرسہ کا طالب علم 3- طریقہ 4- ہرگز 5- پرندوں کی منطق 6- جوان 7- ہجوم 8- چھوٹے بڑے 9- برابر 10- سلطنت</p>	

<p>برفتار سر و خرامان⁹ خلد جہیں سے عیاں صبح صادق کا نور کرن کا عصا² تھام کر مہر³ و ماہ وہ یچی اس آمد سے مردہ ہوا اٹھا بہر تعظیم مولاً رشید جگہ اپنے منہ پہ دی شاہ کو خلیفہ سے یچی نے مانگی رضا رضا اس نے دی شوق سے کرسوال کرے صید⁷ کو قتل محرم اگر یہ سن کر وہ مجموعہ ہر کمال یہ کیا پوچھا اے قاضی بد یقیں بتفصیل⁸ کہہ ہم سے جودل میں ہے ہے عالم کہ جاہل وہ نیکو سیر دوبارہ ہوا یا کہ اول یہ کام وہ محرم کہ جو صید افکن¹⁰ ہوا یہ عمرے کا یا حج کا احرام ہے وہ ہے صید بڑی کہ بحری شکار ہے اس میں بھی قسم صغار¹¹ و کبار بیاں جب یہ کرتے تھے شاہ ہدا عجب قلزم علم تھا موج پر تحیر میں تھے سب صغار و کبار</p>	<p>برخسار خورشید ایوان خلد کہاں صبح صادق یہ خالق کا نور پکارے جلو⁴ میں کہ روشن نگاہ بدن دفتر کرم⁵ خوردہ ہوا کہ نازل ہوا واں کلام مجید بٹھایا شہنشاہ ذی جاہ کو کہ کھولوں زباں پیش⁴ رضا کہا اس سے اے خاصہ⁶ ذوالجلال ہے قرآن میں کفارہ کی کیا خبر مخاطب ہوا ہے یہ ناقص سوال مگر حال محرم سے محرم نہیں وہ محرم حرم میں ہے یا حل⁹ میں ہے ہے بالغ کہ نابالغ اے بے خبر وہ آزاد ہے یا کسی کا غلام یہ جرم اس سے عمداً کہ سہون ہوا بتا دن کا یا شب کا ہنگام ہے چرندہ ہے یا طائر اے ہوشیار بیاں کر بڑا ہے کہ چھوٹا شکار وہ منہ دیکھتا تھا یہ کہتے ہیں کیا کہ جس کی ہر اک موج تھی اوج¹² پر فصاحت فدا تھی بلاغت ثار</p>
<p>1- خوش رفتار 2- ڈنڈا 3- سورج چاند 4- آگے 5- دیک لگا ہوا 6- خاصان خدا 7- شکار 8- تفصیل سے 9- احرام سے باہر ہونا 10- شکار کرنا 11- چھوٹے بڑے 12- بلندی</p>	

<p>لگا چائے ہونٹ ہو کر خجل¹ برائے سخن تھی یہ سولی نئی زباں منہ میں تھی کودک³ بے زباں جواب ایک طرف خود غلط ہو گیا کیا قہقہہ سب نے یکبارگی یہاں تک ہنسے سب کہ رونے لگے جناب رضا کے خلف⁴ مرحبا⁵ یہ میری زباں ہے یہ میرا بیاں میں کہتا نہ تھا ہے یہ بحق امام خدا کے سوا⁶ سب کے حاکم یہ ہیں یہ ہیں خرمن⁸ علم ہم خوشہ چیں نہ ایسا محدث¹⁰ نہ ایسا فقیہ قضا و قدر ان کے ہیں دو گواہ پڑھا شاہ سے صیغہ¹¹ اُم فضل امام ختم سے مدد کر طلب محبان حیدر ہیں جو متقی بصحت رہیں تا ظہور امام یہ دیکھیں ظہور امام زماں یہ مہدی ہادی کے پو میں قدم</p>	<p>ہوا اور بھی مردہ یچی کا دل زباں دار دار القضا² بن گئی نہ باقی رہی کچھ مجال بیاں وہ حیرت کا نقشہ فقط ہو گیا ہوئی طرفہ یچی کو بے چارگی مخالف پشیمان ہونے لگے ہر اک فقرہ پر غیب کی تھی ندا خدا کی طرف سے ندا تھی عیاں کہا ابن ہاروں نے اے خاص و عام اسے علم کہتے ہیں عالم یہ ہیں یہ ہیں گلشن علم سب سیریں⁷ کہا اہل مجلس نے لاریب⁹ فیہ یہ ہیں قاضی شرع و دین الہ خلیفہ نے دیکھا جو علم و فضل دعا کر دہر سخن سن¹² اب کہ اے جان زہرا جناب حق رہو حافظ جاں تم ان کے مدام¹³ عنایت کرو ہستی¹⁴ جاوداں باقبال و دولت بجاہ و حشم</p>
<p>در تہنیت ولادت با سعادت امام دہم حضرت علی نقی علیہ السلام روحی فدائے</p>	
<p>پلا آب شیریں نہر رجب کہ پیتے ہی زائل¹⁶ ہو گرد ملال¹⁷</p>	<p>ادھر اور ادھر ساتی غنچہ لب لبالب وہ دے جام آب زلال¹⁵</p>
<p>1- شرمندہ 2- موت کا تختہ 3- بچہ 4- بیٹا 5- شاباش 6- علاوہ 7- سیاح 8- کھیتی 9- اس میں کوئی شک نہیں 10- علم حدیث کا ماہر 11- نکاح 12- سمجھنے والا 13- ہمیشہ 14- زندگی جاوید 15- عفاف 16- نکل جائے 17- غم کا غبار</p>	

میں افطار روزہ رجب کا کروں
 نوید² آج دیتے ہیں یہ دس حواس
 زمیں ہے بلندی میں چرخِ خم
 کہ تاریخِ پنجم رجب کی ہے آج
 ثنا خواں ہیں دس عقلمیں جن کی مدام
 کلاہ⁴ سر دس ہر متقی
 جو چھوٹا وہ حق سے جدا ہو گیا
 علی نام کنیت بھی ہے بوالحسن
 نجیب و فقیہ و نقی و امین
 یہی طیب و مومن⁶ میں فدا
 اماں ان سے محتاج امن و امان
 نمائندہ راہ باغِ جناں
 بہارِ گلستانِ دنیا و دیں
 قرارِ دل انبیائے جلیل
 خلیلِ حریم نیازِ خدا
 امینِ خدا جانِ روح الامین
 گلِ گلشنِ علم پروردگار
 کہ نورِ خدا کا قرینہ ہوا
 یہ آتی ہے روح الامیں کی صدا
 کرامت جو مخفی¹² ہے ہو منجلی¹³
 کہ اس نے یہ احساں کیے ہیں تمام

وہ مے¹ دے کہ سماں طرب² کا کروں
 مبارک ہو اے ساتھی حق شناس
 زمانے میں آئے امامِ وہم
 نشاط و طرب کا ہے گھر گھر رواج
 ہوا آج پیدا وہ دسواں امام
 وصی محمد علی نقی
 جو ان سے ملا با خدا ہو گیا
 تہور⁵ میں حیدر حیا میں حسن
 سنو شرح القاب مولائے دیں
 یہی ہادی و عالم و مرتضیٰ
 پناہِ خلائی⁷ پناہِ جہاں
 کشاید⁸ عقدہ مومنوں
 چراغِ شہستانِ علم و یقین
 توانائے⁹ شہرِ جبریل
 مسیحِ مریضانِ جرم و خطا
 شفیعِ امم ناصرِ مومنین
 درِ قلم¹⁰ قدرتِ کردگار
 ولادت سے روشن مدینہ ہوا
 یہاں گوشِ دل میں مرے بر ملا¹¹
 سنا شیعوں کو معجزاتِ نقی
 دلا¹⁵ شکر اللہ کا کر مدام¹⁵

1- شراب 2- خوشی 3- خوش خبری 4- ٹوپی 5- بہادری 6- امانت دار 7- خلقت 8- کھولنے والا
 9- قوت دینے والا 10- سمندر 11- صاف 12- پوشیدہ 13- روشن 14- اے دل 15- ہمیشہ

نبیوں کو دنیا میں پیدا کیا
وصی جن کے ہیں سید اوصیا
ہمیں بخشوائیں گے غفار سے
کہ آزاد دوزخ سے کرتا خدا
کہ بارہ اماموں کا پیرو کیا
نہیں کوئی بندہ کا تجھ سا رفیق
عطا تیری بے حد ہے اے ذوالجلال
اگر بندگی کی تو کیا ہم نے کی
کہ سر کو بھی تو نے ہی پیدا کیا
کریں شکر تیرا تو کیا فخر و ناز
وہن کس نے بخشا زباں کس نے دی
تری ہی عطا ہے ترا ہے کرم
تو عفو کرتا ہے اور ہم گناہ
ہو مدح خوانوں میں شہرہ³ مرا
امام دہم جس کو تو نے کیا
کہ فضل ابن احمد سے ہے یہ بیان
وہ در پے⁴ تھا آقائے ذی جاہ کے
ہوا بزمِ حاکم میں جلوہ فروز
کہ فرزند خاقان کا تھا فتح نام
بباطن⁵ غلام جناب امیر
کہ ہے وہ سیہ⁶ قلب غصہ سے لال

ہماری ہدایت کو کیا کیا کیا
خصوصاً ہمارے نبی مصطفیٰ
بچائیں گے لاریب¹ وہ نار سے
کہاں اپنے کردار تھے یہ بھلا
وسیلہ قوی ہم کو حق نے دیا
الہی تو ہی ہے معین و شفیق
ادا شکر تیرا کریں کیا مجال
عبادت کی توفیق تو نے ہے دی
جو سجدہ کیا ہم نے تو کیا کیا
ازل سے ابد تک جو اے کارساز
تن و جاں کو تاب و توان کس نے دی
یہ قالب² یہ اعضا یہ سر یہ قدم
عجب تیرا الطاف ہے واہ وا
مضامین عالی بھی کر تو عطا
یہ اس کی ولادت کا ہے معجزہ
سنو گوش دل سے تم اے شیعین
خلیفہ تھا جو عہد میں شاہ کے
معزز کے میں ہمراہ جو ایک روز
وزیر خوش انجام و عالی مقام
بظاہر خلیفہ کا وہ تھا وزیر
نظر آیا مجھ کو یہ حاکم کا حال

1- بے شک 2- بدن 3- شہرت 4- دشمنی میں پیچھے رہنا

5- اندر سے 6- بد قلب کینہ جو

کہ حاصل نہیں لطف تاج و سریر²
 وزیر اس کا کہتا ہے جبراً درست
 علی نقی ہیں خطا سے بری⁵
 شرارت سے کہنے لگا وہ شریر
 بدن آگ سے پھر جلاؤں گا میں
 نہیں ان کے آگے مجھے کچھ فروغ
 طلب پھر کیے چار ترکی غلام⁶
 وہ چار آئے اس جا پر یاری کے پاس
 کہ ہاں قتل کرنا جب آئیں امام
 اشارہ کیا اس نے سرہنگ⁸ سے
 بلا لا بلا لا بلا لا شتاب
 کہ آئے جناب امام الزماں
 یہ اس دم نقی کا تھا جاہ و جلال
 مگر تھی دعا کوئی وردِ زباں
 چمن میں کرے جیسے کوئی خرام¹⁰
 بشر کیا وہ جن سے نہیں ڈرتے ہیں
 جلالِ خدا داد آیا نظر
 رُخِ زشت¹¹ پر مُردنی چھا گئی
 ہوا رام¹³ خود وہ بُتِ سنگِ دل
 جھکا کور¹⁴ باطن پئے کونش
 قدم¹⁵ رنجہ آنکھوں پہ فرمائے

مخاطب ہے اس طرح سوئے¹ وزیر
 نقی کے سبب سے حکومت ہے ست
 مگر افترا³ کرتے ہیں مفتری⁴
 نہ باور کیا یہ کلامِ وزیر
 لہو آج ان کا بہاؤں گا میں
 کیا کرتے ہیں دُعا ہاے دروغ
 یہ ترکی زباں کی ہوئی جب تمام
 شرارے ہوئے جمع ناری کے پاس
 انھیں دے کے تیغیں کیا یہ کلام
 ہوا جب کہ فارغ اس آہنگ⁷ سے
 بہانا ہے خونِ نقی کا ثواب
 خبر دی یہ دربانوں نے ناگہاں
 بیاں کرتے ہیں فصلِ شیریں مقال
 نہ اندیشہ⁹ تن تھا نہ خوفِ جاں
 یہ تھا رنگِ رفتارِ شاہِ امام
 بلا شک جو خوفِ خدا کرتے ہیں
 لرزے لگا حاکمِ بد سیر
 شرارتِ تلکِ دل میں تھرا گئی
 اٹھا بہرِ تعظیم ہو کر تجل¹²
 حضورِ شہنشاہِ عالی منش
 کہا آئے آئے آئے

1- طرف 2- تخت 3- بہتان 4- بہتان لگانے والا 5- آزاد 6- ترقی 7- پروگرام
 8- کرل 9- فکر 10- چال 11- بد صورت 12- شرمندہ 13- آرام 14- اندھا 15- تشریف

<p>مروت سے آقاؐ نے سر خم کیا کہا شہ نے میں بھی خود آیا نہیں ابھی سوئے دولت سرا جائیے تجل¹ سے پہنچاؤ تا آستان غلامان ترکی قدم پر گرے مگر دھاریں مثل عرق بہہ گئیں خلیفہ کی ہیبت ہوئی برطرف³ کیا کیوں نہ خونِ علی نقیؑ نہ ایسے کے خون کا کبھی نام لے بھلا چار کیا شش جہت⁴ بھی ہیں کم تو پھر سلطنت تھی نہ تو تھا نہ ہم وہ بولے ابھی تک تو واقف نہیں تو اٹھا تھا کیوں پہلے تعظیم کو تجمل دو عالم کے ایک جا ہوئے باطن تھی اک فوج قبرِ خدا وہ تیغیں قضا جن کا بھرتی ہے دم نگاہوں کے سر یک قلم کٹ گئے عیاں تھی فقط قدرتِ کردگار فقط جوہر تیغِ اعجاز تھا کرامت فقط تھی کرامت فقط ارے وہ کہاں تو کہاں ہم کہاں</p>	<p>مگر کیوں سر افراز اس دم کیا وہ بولا کہ میں نے بلایا نہیں پکارا شقی عفو فرمائیے عزیزوں کو اپنے پکارا کہ ہاں شہ دیں جو ہو کر مرخص² پھرے وہ تیغیں کھنچی کی کھنچی رہ گئیں ہوئے شہ رواں سوئے بیت الشرف غلامان ترکی سے بولا شقی وہ بولے کہ ہاں ہاں زباں تھام لے حضورِ جلالِ امامِ امنگ جو سران کے قدموں پہ کرتے نہ خم کہا اس نے کیونکر ہوا یہ یقین جھکے ہم تو اس وقت تسلیم کو یہاں جب نقی رُوق افزا ہوئے بظاہر تو تنہا تھے شاہِ ہدا سوا سو سے تھیں گرد تیغِ علم قیامت کے برش⁵ تھے دل پھٹ گئے نہ آئے نظر ہم کو شمشیر دار نہ جن کا نہ قدسی کا انداز تھا عیاں تھا جلالِ امامت فقط نہ کر ہم سری اس سے اے بدگماں</p>
<p>1- شان و شوکت 2- رخصت ہوئے 3- تمام 4- طرف 5- کاٹ</p>	

کہ برحق یہ ہیں دو جہاں کے امام
 ہوا دل پہ مفتوح باب فتوح²
 محبت فتح باب خیبر کا تھا
 کہ دل میں ہے دریائے مضمون بھرا
 کہ تھے سرہ من راعے میں جب امام
 نظر آیا مجھ کو یہ حال جناب
 وہاں ہے جلوس شہ دو جہاں
 مگر کچھ تکدر⁷ ہے دل کو نہ رنج
 نہیں خوف فردا خلیفہ کو آج
 کہ ہے بود⁸ و باش گدایاں جہاں
 گھٹاتا ہے آل پیہر کی قدر
 جلیوں⁹ کو کرتا ہے ناحق ذلیل
 کہیں ہوں خدا کے ہیں نزدیک ہم
 عیاں دبدبہ¹⁰ بوترائی کا ہے
 کہ کم جلوہ بوترائی نہیں
 ہمیں ہے فقط خاکساری پسند
 کسی کے مٹانے سے مٹتے نہیں
 حقیقت کی صورت بگڑتی نہیں
 کہا ہاں ادھر دیکھ اے نیک ذات
 تو دیکھا یہ اعجاز سلطان دیں
 خیاباں¹² خیاباں ہیں نہریں رواں

کیا فتح سے بے حیا نے کلام
 یہ سن کر تن فتح میں آئی روح
 مگر فتح عاشق پیہر کا تھا
 بیاں اب کروں معجزہ دوسرا
 سخن سنج³ ہے صالح خوش کلام
 ہوا شہ کے مجرے⁴ سے میں باریاب⁵
 فقیروں کے رہنے کا جو ہے مکاں
 خرابی میں ہے علم ایماں کا کنج⁶
 کہا میں نے اے عرش اعظم کے تاج
 اتارا ہے ظالم نے تم کو کہاں
 بڑھا ہے خلیفہ کا یہ ظلم و غدر
 کہے گا یہ کیا پیش رہ جلیل
 کہا شہ نے بھائی نہیں جاے غم
 خرابی میں کیا غم خرابی کا ہے
 خرابی میں خوف خرابی نہیں
 نہ مسند نہ ہے تاجداری پسند
 ہم آیات خالق ہیں اے خوش یقین
 کبھی چاند پر خاک پڑتی نہیں
 اٹھایا پھر اک سمت حضرت نے ہات
 ادھر مڑ کے میں نے نظر کی وہیں
 نے پھول ہیں اور نئے بوستاں¹¹

- 1- جس کو فتح کیا گیا 2- فتح کا دروازہ 3- بات جاننے والے 4- حضور 5- ملاقات 6- خزانہ
 7- افسوس 8- روزگار 9- عظمت والے 10- قدرت 11- گلشن 12- سڑکیں

<p>ہر اک باغ میں ہیں وہ صدہا قصور¹ کہیں کبک وہاں کرتی ہیں قہقہے نظر آئی یہ سیر جو متصل تعب ہوا اور تنہیر⁵ ہوا کیا شے نے ارشاد اے باوفا ہمیں ہیں گل بوستانِ رسول اگر اپنی قدرت کریں ہم عیاں الہی بحق علی نقی ہر اک حیدری کو سر افراز کر</p>	<p>جو قصرِ جنان میں بنائیں قصور² کہیں عندلیبوں³ کے ہیں چہچہے ہوا سرو کی طرح میں پا⁴ بگل کہ بیہوش پیک⁶ تصور ہوا تعب نہ کر ہم ہیں معجز نما یہ اعجاز رنگیں کے پھولے ہیں پھول ہر اک دشت بن جائے باغِ جنان خدا بحق محمد نقی کہ تکمیلِ ایماں سے ممتاز کر</p>
<p>درتہنیت ولادت باسعادت امام یازدہم حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام روحی فداہ</p>	
<p>کہ ہاں فوجِ انجم صف آرا ہو سب بنائیں روپہلی⁸ سنہری علم بجیں ہفت نقارہ آساں ہے پیدائشِ حضرت عسکری کہ طالع¹⁰ ہوا گیارہواں آفتاب بوجہ حسن جانشینِ حسن جنابِ علی نقی کے خلف¹¹ امام الزماں ان کے قائم مقام دروہ ان کی خاطر یہ بہر درود کہ نور خدا جلوہ افروز ہے کہ ہوتا ہے طالع قمر گیارہواں</p>	<p>ندا دے رہا ہے نقیب⁷ ادب مہ و مہر حکم خدا سے بہم نظر آئے ہر جا خوشی کا سماں جھکے بہر تسلیم ہر لشکری ہوئی برج دیں کی دو⁹ چند آب و تاب چراغِ حریمِ رسولِ زمن زمین کے شکوہ آساں کا شرف پدر مہدی دین کے شاہِ انام در معدنِ علم رب وود مبارک عجب آج کا روز ہے زمین آج طلعت¹² میں ہے آساں</p>
<p>1- جنتی مخلوق 2- محلات 3- بلیں 4- پریشان 5- حیرت 6- نامہ بر 7- نگہبان 8- روپیہ (روشن) 9- دو برابر 10- طلوع 11- بیٹے 12- دیدار</p>	

<p>عوض¹ دھوپ کے ہوتجلی کا فرش فرحناک³ ہیں شیعانِ علی جنابِ حسن حضرت عسکری بشوکت علی اور بخصلت حسن دو عالم کے یہ گیارہویں ہیں امام یہ ہیں صاحبِ معجزات علی یہ ہیں گوہر درج⁶ شاہِ نجف یہ دن رات ہیں حاکم مہر و ماہ چراغ و گل مرقد⁷ مرتضیٰ مثالی علی ہیں یہ مشکل کشا جو ان کا عدو ہے وہ مقہور¹⁰ ہے دلیر و دلاور شجاع و جری سدا قرب یزداں ہے ان کو حصول¹¹ بنائیں بیاباں یہ گلزار کو خدا کی خدائی کا ہے اختیار رسولوں کے ان میں سراغِاز ہیں صفاے بدنِ آئینہ کی ضیا وہیں اس کی حاجت ہو فوراً روا کہ طاقت زباں کو نہیں زینہار¹⁴ ولادت ہے مصحف کی شانِ نزول گل بوستانِ ولادت پُکو</p>	<p>عجب کیا بنے گر زمیں رشکِ عرش جلی² ہوتا ہے حق کا رازِ خفی ہوا آج پیدا امامِ جری⁴ وصی پیہرِ امامِ زمن یہ ہیں خاص خالق کے اے خاص و عام یہ ہیں جانشینِ علی نقی یہ ہیں اختر⁵ برجِ شاہِ نجف یہ بعد از نقی ہیں دو عالم کے شاہ یہ ہیں زینتِ مسندِ مصطفیٰ خلائق کی حاجت ہے ان سے روا⁸ جو ان کا محب ہے وہ مغفور⁹ ہے کریم و رحیم و غنی و سخی دعا ان کی ہوتی ہے ہر دم قبول جو چاہیں کریں نور یہ نار کو چہ دنیا چہ عقبی چہ لیل و نہار یہ جن و ملائک سے ممتاز ہیں غبارِ قدمِ غیرت¹² کیما توسل¹³ سے ان کے کریں جو دعا بیاں کیا کروں ان کے عزو وقار یہ نورِ الہی ہیں آلِ رسول ثنائے حسن گوش دل سے سنو</p>
<p>1- بدلے 2- ظاہر 3- خوش حال 4- بہادر 5- ستارہ فلک 6- جواہرات کا ڈبہ 7- قبر 8- قبول 9- مغفرت کر دیا ہوا 10- جس پر عذاب نازل ہوا 11- حاصل 12- مقابل 13- وسیلہ 14- ہرگز</p>	

<p>تجلی دہ¹ مند و تحت و تاج حدیث اور سوسن ہے ماں کا خطاب حدیثوں سے ہے بو محمد عیاں لکھا ہے کہ ثانی تھا ماہِ ربیع ہوا جمعہ کو خلق با صد وقار دوم ہے چہارم ہے ہشتم وہم ہر اک روز شیعوں کو لازم ہے عید اگر آٹھویں ہے تو نوروز ہے یہ خورشیدِ ایماں ہویدا⁵ ہوا یہ نورِ علی نور کا تھا ظہور شگفتہ گل دو⁶ سرا ہو گیا کیا سجدہ شکر رب عباد بے تہنیت⁷ آئے شہ کے قریں⁸ بغل گیر آپس میں ہوتے تھے سب محبوں کے رخ تھے بر¹⁰ افروختہ کہ پیدا ہوا قبلہ خاص و عام گل و غنچہ خنداں چمن در چمن ثمر آئیں شہ پر نچھاور کرے ہوا خلق شہزادہ ارجمند تو ہو جائیں ہم بادشاہ ہما ہے اعجاز کے باغ میں گل فشاں</p>	<p>ہیں القاب ہادی زکی و سراج علی نقی باپ عالی جناب مگر کنیت سید انس و جاں ہے ماہِ ولادت کا درجہ ربیع² یہ مجموعہ حکمتِ کردگار سنو اختلافات تاریخ تم یہ تاریخیں چاروں ہیں پیشک سعید چہارم وہم عید ہر روز ہے پیدا⁴ سحر کا جو پیدا ہوا ادھر صبح کا نور ادھر دن کا نور امامت کا گلشن ہرا ہو گیا علی کے محبت ہو گئے شاد شاد نہ پھولوں سماتے تھے ارباب دیں یہ بٹاش اس دم تھے خاصانِ رب عدو آتشِ غم سے تھے سوختہ⁹ زمیں سے فلک تک تھی یہ دھوم دھام ہر اک سمت آراستہ انجمن یہ طوبی کے دل میں تھے ارماں بھرے صدا طاروں کی تھی ہر سو بلند جو ہو سایہ آگن¹¹ یہ فلک¹² خدا ابو ہاشم جعفری خوش بیاں</p>
<p>1- روشنی دینے والا 2- عالی 3- دوسری 4- سحر 5- ظاہر 6- دو عالم کا پھول 7- مبارک ہادی 8- قریب 9- جلے بھنے 10- بٹاش 11- سائبان 12- سایہ خدا</p>	<p>1- روشنی دینے والا 2- عالی 3- دوسری 4- سحر 5- ظاہر 6- دو عالم کا پھول 7- مبارک ہادی 8- قریب 9- جلے بھنے 10- بٹاش 11- سائبان 12- سایہ خدا</p>

<p>شہ دیں کے رتبہ سے آگاہ ہو نہ تھا ہتھکڑی کے سوا دستگیر¹ کیا حشر زنجیر پا نے پیا مستسل لکھا شاہ کو اپنا حال عدو ہیں مرے ہر گھڑی کید⁴ میں وہ سب انبیاء کے ہیں مشکل کشا ہوئے چاہ و زنداں سے یوسف رہا نداریم⁵ غیر از تو فریاد⁶ رس یہ عقدہ⁷ مرا جلد وا⁸ کیجیے گلو گیری طوق سے دم ہے بند اسی شیر یزداں کے تم ہو جگر یہ زنجیر اس در سے بھاری نہیں لکھا خامہ¹⁰ فیض سے یہ جواب نماز اول وقت کر تو ادا ادا میں نے کی وقت پیشیں¹¹ نماز ادا کی نماز اور رہائی ہوئی مگر قید عسرت¹³ میں تھا بتلا ہوئی شرم زنجیر پائے قلم گلو گیر طوقِ حیا ہو گیا مجھے شرم و غیرت نے عاجز کیا ہوا علم حضرت کا رتبہ عیاں</p>	<p>ذرا گوش دل سے سنو مومنو ہوا قید زنداں میں وہ مرد پیر گئے طوق آہن² پڑا بے خطا قلق طوق و زنجیر سے تھا کمال میں شومی³ طالع سے ہوں قید میں جہاں میں ہو تم نائب مرتہا جناب علی سے جو کی التجا میرا بھی یہی اب وظیفہ ہے بس روا ہے کہ حاجت روا کیجیے میں ہوں بار زنجیر سے درمند اٹھایا ہے حیدر نے خیر کا در تم اس کے اٹھانے میں عاری⁹ نہیں یہ عرضی جو گذری حضور جناب نہ مضطر ہو دے گا رہائی خدا یہ تحریر پڑھ کر بعجز و نیاز عیاں رمز¹² مشکل کشائی ہوئی ہوا قید زنداں سے تو میں رہا یہ چاہا کروں حال عسرت رقم حمیت سے بے دست و پا ہو گیا نہ لکھا یہ مطلب بہ فرط حیا گیا اپنے گھر میں جو میں ناگہاں</p>
<p>1- ہاتھ تھامنے والا 2- لوہا 3- پد نصیبی 4- بغض دشمنی 5- نہیں رکھتے 6- فریاد سننے والا 7- مشکل 8- جھک 9- دشمنی، عیب، بگاڑ 10- وقت فضیلت 11- راز 12- دشواری</p>	

وہیں آدمی در پہ موجود تھا
دئے مجھ کو دینار سو بے طلب
کہ ہیں رازِ پنہاں³ سے آگاہ ہم
غنی ہے خدا اور محتاج سب
کہ افزود⁴ ہو دل میں حبِ امام
محبتِ شہنشاہِ گردوں⁵ نشیں
کہ اک سال مفلس ہوا میں کمال⁶
کیا سر جھکا کر ادب سے سلام
کہا حالِ فاقہ کشی پھر تمام
کہا مجھ سے رزاق ہے ذوالجلال
عیان تازیانہ تھا جیسے کرن
کہ عسرت⁷ کی مشکل کو آساں کیا
یکایک زمیں پر لگایا اسے
کہ پیدا زمیں کے دینے⁹ ہوں سب
زمیں سے ہوئی ایک شے آشکار
کہ فاقہ کشی سے نہایت ہے تنگ
اسے بچ کر صرف¹¹ میں لائیو
بکی پانچ سو کو وہ بازار میں
کہ جعفر تھا اک شخص عالی ہم¹²
وہ جعفر تھا جعفر کی اولاد میں
شجاعت میں جعفر کا ہمسر تھا وہ

عیان ان پہ خادم کا مقصود¹ تھا
یہ رحمتِ عجب ہے یہ بخششِ عجب
کیا کلک² الطاف سے یہ رقم
نہ پھر شرم کرنا بوقتِ طلب
سنو اور اعجازِ شاہِ امام
ابو ہاشم جعفری اہل دیں
بیاں کرتا ہے یوں کرامت کا حال
گیا میں حضورِ شہِ خاص و عام
لے پہلے آنکھوں سے پائے امام
تاتف کیا شہ نے سُن کر کمال
میانِ کفِ دستِ شاہِ زمن
سردست⁸ یہ مجھ پہ احساں کیا
سردست شہ نے اٹھایا اسے
نہ تھا شہ کے اعجاز سے کچھ عجب
نظر آگئی قدرتِ کردگار
کہا مجھ سے لے لے اسے بید رنگ¹⁰
نہ عسرت کا تو رنج اب کھائیو
ہوا میں غنی شوقِ دینار میں
ابو قاسم نیک سے ہے رقم
ولاشہ کی تھی اس کی بنیاد¹³ میں
نہایت دلیر و دلاور تھا وہ

1- حاصل مراد 2- قلم 3- پوشیدہ راز 4- زیادہ 5- فلک 6- زیادہ 7- دشواری
8- فوراً 9- خزانے 10- بغیر سوچے سمجھے 11- استمال 12- عالی منصب 13- فطرت

<p>گھرا نابکاروں² میں وہ با وقار حمایت کی حضرت سے کی التجا پڑھا یک⁴ قلم اس کو شے نے تمام مدد گار تیرا ہے رب غفور اگرچہ عدد ہیں تیرے بے شمار ہوئے جمع اجزائے ہوش و حواس نبیؐ کے لیے جیسے ناد علیؑ ہوا فتحنامہ یہ فرماں اُسے کہ ہر سطر شقہ بنی ذوالفقار ہوا پشت مرکب پہ جلوہ نما لکھا ہے یہ راوی نے گل تھے ہزار عدد کا جگر ہو گیا بیقرار لیے گرز و تیغ و تبر میں الف کماں میں پیاپے کڑکنے لگیں کہ گردوں چھپا زیر گرد و غبار ہر اک دم میں زور اس گھٹا کا گھٹا کیا شیروں نے حملہ حیدری بگیرد¹² بزن¹³ ہاں بدار¹⁴ و بکش ہزاروں کو اک دم میں بیجاں کیا دمِ معرکہ بخت یاور ہوا ہزاروں پہ غالب ہوئے اک ہزار</p>	<p>پھرے ناگہاں اس سے کینہ¹ شعار شہِ دیں کو اس نے عریضہ³ لکھا عریضہ وہ آیا جو پیش امام جواب اس کو لکھا کہ اے ذی شعور نہ کچھ فکر کرنا نہ کچھ اضطراب یہ شقہ⁵ گیا جب کہ جعفر کے پاس ہوئے شقے سے رازِ نصرت⁶ جلی⁷ ملا درد کا خوب درماں اُسے ملی تیغ نصرت پئے⁸ کارِ زار سجا تن پہ اس نے سلاح و نثار رفیق آئے پھر گرد سب ہالہ وار⁹ برآمد ہوا گھر سے شیرانہ وار ادھر اک ہزار اور ادھر میں الف ہر اک سمت تیغیں چمکنے لگیں یہ گرم تگ¹⁰ و پو ہوئے راہوار¹¹ سر دست ڈھالوں کی چھائی گھٹا رفیقوں کو لے کر بڑھا جعفری ندا اک نے دی ایک کو ہو کے خوش دلیروں نے کارِ نمایاں کیا ظفریاب¹⁵ اعدا پہ جعفر ہوا اثر قول شہ کا ہوا آشکار</p>
<p>1- کینہ فطرت 2- ہدمعاش 3- چٹنی 4- ایک ہی وقت میں 5- تاسہ 6- مدد 7- موجود 8- کے لئے 9- ہالہ کی طرح 10- دوڑ دھوپ 11- گھوڑا 12- پکڑو 13- مارو 14- سولی پر چڑھاؤ 15- خلیاب</p>	

کہا جو زباں سے ہوا وہ عیاں
عجب ان کا رُتبہ ہے پیشِ خدا
خلیفہ تھا عباسی اک بد گہر
وہ خورد¹ وکلاں سب تھے نوے ہزار
دریدہ² دہن نے دیا حکم عام
گل سرخ سے تم بناؤ، بہاڑ
نخل³ جس سے گنبد ہو افلاک کا
کیا اک جگہ خاک کا سب نے ڈھیر
عیاں تھا خلیفہ کے دل کا غبار
کہ اس ٹیلے کے نیچے باندھو پرا⁵
تو لوہے کی دیوار اٹھی ہر طرف
لئے تھا کوئی ہاتھ میں گرز و تیغ
چرندے پرندے ہرن⁸ ہو گئے
بلایا حسن کو وہاں ایک بار
زمین پر ہوا عرش کرسی نشین
کہ فرعون کے پاس جیسے کلیم
مقدر¹⁰ میں تھا شہ کا نقش قدم
سو پہلے سے معراج دی خاک کو
ذرا دیکھئے آپ میری سپاہ
ابھی آگ میں کود پڑتے ہیں یہ
سمندر ہے یا شور میں موج موج

زباں ان کی ہے کبریا کی زباں
نہ کیوں شیعہ اُن پر ہوں جاں سے فدا
خبر اور دیتے ہیں اہل خبر
کئے جمع صحرا میں اس نے سوار
نہ تھی اس مخالف کے منہ میں لگام
کہ ہاں اے سوارانِ صاحبِ وقار
زمین پر کرو ڈھیر اس خاک کا
خلیفہ کے ارشاد میں کی نہ دیر
ہوا خاک کا اک پہاڑ آشکار⁴
پکارا وہ مردود ہر دوسرا
سواروں نے باندھی برابر جو صف
ہلاتا تھا نیزہ کوئی بے دریغ⁶
یہ سب شیرساں⁷ نعرہ زن ہو گئے
چڑھا آپ ٹیلے پہ مثل غبار
ہوئے رونق افزا وہاں شاہ دیں
برابر خلیفہ کے یوں تھے مقیم⁹
سنو رمز ٹیلے کی کہتے ہیں ہم
یہ معلوم تھا ایزد پاک کو
خلیفہ مخاطب ہوا سوئے شاہ
کہوں ہاں تو شیروں سے لڑتے ہیں یہ
کھڑے ہیں ملازم مری فوج فوج

1- چھوٹے بڑے 2- پھٹے منہ 3- شرمندہ 4- ظاہر 5- فوجی دستہ 6- بے خوف

7- شیرسا 8- فرار 9- قیام 10- قسمت

تجھے اتنے لشکر پہ ہے یہ غرور
 ہوئے ملتجی¹ حق سے شاہِ زماں
 ترے ہاتھ ہے آبروئے حسنی
 کہ ہاں سراٹھا سوئے گردوں شتاب
 مسلح نظر آئے لاکھوں سوار
 ہجوم ان کا مشرق سے مغرب تلک
 چمکتے ہیں منہ صورت شمع طور
 یہ ہے عسکر⁶ حضرت عسکری
 کہ فی الفور بیہوش ماری ہوا
 سر کفر سے کبر و غرہ⁷ گرا
 بتا کیوں ارے دیکھا لشکر مرا
 ہمیں فضل حق سے یہ مقدور ہیں
 باطن میں ہم کو ڈراتا تھا تو
 خدا پر فقط ہے توکل⁸ ہمیں
 قدم بوسِ حضرت وہ ظالم ہوا
 یہ بلطوں سے ہے اک روایت رقم
 ہر اک وقت اس کا مصاحب تھا میں
 کوئی روم سے لایا بندے پچاس
 وہ بندے خلیفہ نے مجھ کو دیئے
 شروط ادب ان کو سکھائیو
 طریقہ ادب کا سکھایا انہیں

کہا شہ نے خاموش او بے شعور
 مری فوج دیکھے گا بولا کہ ہاں
 کہا تو مستب² ہے اے ذوالمنن³
 کیا پھر خلیفہ سے شہ⁴ نے خطاب
 نظر کی خلیفہ نے جو ایک بار
 سروں پر عیاں خود⁴ کی جا فلک
 مزین بدن پر ہے ملبوس نور
 نقیبانہ⁵ کہتے ہیں جن و پری
 خلیفہ پہ یہ خوف طاری ہوا
 وہ ٹیلے سے مانند ذرہ گرا
 جو ہوش اس کو آیا تو شہ نے کہا
 تو سمجھا تھا ہم کو کہ مجبور ہیں
 بظاہر تو لشکر دکھاتا تھا تو
 سمجھتے ہیں مالک جزو کل ہمیں
 نہایت پشیمان و نادم ہوا
 سنو شیعینِ امامِ اُمم
 خلیفہ کے ایوان کا حاجب⁹ تھا میں
 میں حاضر تھا اک دن خلیفہ کے پاس
 خوشامد سے نذر خلیفہ کئے
 دیا حکم غافل نہ ہو جائیو
 غرض گھر میں اپنے میں لایا انہیں

1- التماس 2- سبب بنانے والا 3- اللہ 4- لوہے کی ٹوپی 5- نگہبان 6- فوج

7- غرور 8- بھروسہ 9- دربان

خلیفہ کے پاس آئے شاہِ انام
ادب سے غلامانہ تسلیم کی
کہ ہاں ان غلاموں کو یاں جلد لا
ہوا دیکھ کر خوش وہ اہل غرور
بھکے بھر سجدہ زمیں پر تمام
کیا فرط² حیرت سے اس نے رکوع
یہی تو نے ان کو سکھایا ہے واہ
پھرے مجھ سے حضرت کو سجدہ کیا
نہ میری خطا ہے نہ میرا گناہ
وگر نہ تیرا سر میں کاٹوں گا اب
کہ یہ ہیں وصی رسولِ انام
یہ تشریف لاتے ہیں ہر سال واں
بتاتے ہیں راہِ خدا ہم کو بس
کہ پیرو ہیں ہم اور یہ راہبر
شہ⁵ دیں کو رخصت کیا بے درنگ⁵
غلاموں کا سر اس نے کاٹا وہیں
میں حاضر ہوا رو بروئے امام
بتا مجھ کو تو ان غلاموں کا حال
خلیفہ نے کائے غلاموں کے سر
کہ ہاں دیکھ تو قدرت کبریا
نظر آیا اعجازِ سلطانِ دیں

ولیکن ہوا اک برس جب تمام
خلیفہ نے حضرت کی تعظیم کی
خلیفہ نے مجھ سے اشارا کیا
لے آیا انہیں میں شقی کے حضور
غلاموں نے دیکھا جو روئے امام
خلیفہ نے دیکھا جو ان کا خضوع¹
پکارا یہ غصہ سے وہ روسیہ³
نہ ان بندوں نے پاس آقا کیا
کہا میں نے شاہد ہے میرا اللہ
کہا پوچھ سجدے کا ان سے سبب
غلاموں سے پوچھا تو بولے غلام
جس اقلیم⁴ میں ہے ہمارا مکاں
یہ دس روز رہتے ہیں وہاں ہر برس
جھکاتے پئے سجدہ کیونکر نہ سر
اڑا اس سخن سے خلیفہ کا رنگ
مرخص⁶ جو اس سے ہوئے شاہِ دیں
یہ کہتا ہے بلطون ہنگامِ شام
کیا شاہِ دیں نے یہ مجھ سے سوال
کہا میں نے روشن ہے سب آپ پر
سوئے⁷ پردہ مجھ کو اشارا کیا
ہوا داخل پردہ میں دل حزیں⁸

1- عاجزی 2- شدت 3- سیاہ چہرہ 4- حکومت 5- فوراً 6- بوقت

7- پیچھے 8- دل غم زدہ

<p>تفرج¹ کناں خندہ² زن شاد کام وہ بٹاش بیٹھے ہوئے کھاتے ہیں نہیں پیش عارف یہ حیرت کی بات دو عالم کا حاکم کیا ہے ہمیں ہمارے ہیں قبضے میں صبح و مسا³ جسے چاہیں دوزخ سے ہم دیں نجات بجا ہے بجا ہے یوہیں ہے یوہیں بلا شک یہ ہیں مالک خشک و تر بنیں عین⁴ دریا میں موجیں شرر⁵ چہ رعد⁶ و چہ برق و چہ کوہ و شجر چہ انسان و جتہ چہ غلمان و حور چہ طوبیٰ چہ کوثر چہ باغ⁷ ارم چہ جرم و خطا و چہ اجر و ثواب حسن کا ہر اک شے پہ ہے اختیار ثنائے حسن میں ہے یوں حرف زن اسیر اس نے شے کو کیا بے گناہ پڑا قحط اس شہر میں ناگہاں تجسس⁹ میں اکثر کئے زیر خاک کہ باراں¹⁰ کی خاطر کریں سب دعا گئے سوئے صحرا بھی با چشمِ نم مگر تھی وہی خشک سالی ہنوز¹²</p>	<p>کہ بیٹھے ہیں زندہ سارے غلام طبق میووں کے غیب سے آتے ہیں کہا مجھ سے حضرت نے اے نیک ذات ہر اک رتبہ حق نے دیا ہے ہمیں سفید و سیہ اور حیات و فنا جسے چاہیں بخشیں خضر کی حیات کہا اس نے خادم کو آیا یقین ثارِ جلال شہ بحر و بر جو چشمِ غضب سے کریں یہ نظر چہ افلاک و انجم چہ شمس و قمر چہ دریا چہ صحرا چہ وحش و طیور چہ عرش و چہ کرسی چہ لوح و قلم چہ فردوس و دوزخ چہ باد و سحاب⁸ چہ سرد و چہ گرم نور و چہ نار علیٰ نام اک شیعہ ابنِ حسن خلیفہ تھا عباسی اک روسیہ ابھی قید میں تھے شے دو جہاں ہوا شکلِ گندم جگرِ غم سے خاک خلیفہ نے یہ حکم سب کو دیا خلاق ہوئے مسجدوں میں بہم¹¹ برابر دعا سب نے کی تین روز</p>
<p>1- خوش حال 2- ہنس مکھ 3- شام 4- بچ 5- شعلہ 6- گرج 7- بخت 8- ہادل 9- جتو 10- بارش 11- جمع 12- ابھی</p>	

<p>تو صحرا کی جانب چلا جالبیق اوراک اس کا راہب مصاحب بہت کیا ہاتھ اونچا بسوئے فلک مینہ⁵ برساکہ وہ دشت دریا ہوا ہوئے مینہ کے طالب صغار⁶ و کبار کئے ہاتھ گردوں کی جانب دراز⁷ ہوئی تازہ بارش سے جان جہاں ہر اک دین راہب پہ مائل ہوا ہوا خشک روئے خلیفہ مگر پکارا کہ اے وارثِ انبیاء کہ ایماں سے برگشتہ⁸ ہیں شیخ و شاب⁹ کہ ان کی دعا سے نہ بارش ہوئی اب اسلام سے ہاتھ دھوتے ہیں سب دکھا دو انہیں معجزہ تم کوئی کہ کل ہوں گے ہم سوئے صحرا رواں نہ باقی رہے گا کسی دل میں شک بر آمد ہوا گھر سے خورشید نور چپ و راست تھے شیعیاں صدیق ہوئے نور سے ڈرہ مانند ماہ ہوئے محو نظارہ سب عقلمند کہا شہ نے ہاں ہاتھ راہب کا تھام</p>	<p>ہوا جب نہ بارش کا کوئی طریق¹ رفتق اس کے ترساو راہب² بہت وہ راہب بڑھا غول³ سے یک بیک وہیں لکھ⁴ ابر پیدا ہوا ہوا دوسرا روز جب آشکار بڑھا پھر وہ راہب بعجز و نیاز بڑھا وہ اور آئی گھٹا ناگہاں ہوا تیسرے دن یہی ماجرا زیں تو ہوئی آبِ باراں سے تر طلب اس نے زنداں سے شہ کو کیا خبر امت جد کی اب لو شتاب نہ مقبول خالق گذارش ہوئی جیل¹⁰ گہر¹¹ و ترسا سے ہوتے ہیں سب ابھی خیر ہے اے خدا کے ولی ہوا درفشاں یوں وہ خضر جہاں بحق خدائے زمین و فلک کیا صبح اقرار نے جو ظہور¹² ہوا ہمہ شاہ دیں جالبیق مثال خضر آئے صحرا میں شاہ کئے ہاتھ راہب نے ناگہ بلند مؤدب¹³ کھڑا تھا غلامِ امام</p>
<p>1- طریقہ 2- عیسائی رہبر 3- مجمع 4- کلا 5- بارش 6- چھوٹے بڑے 7- بلند کیے 8- پلٹے 9- جوان 10- شرمندہ 11- کافر 12- پیدا 13- ادب کے ساتھ</p>	

جو ہے ہاتھ میں ان کے وہ چھین لے
 دلیرانہ اس کا لیا ہاتھ تھام
 نظر آیا اک پارہ³ استخوان
 یہ لے آیا وہ استخوان چھین کے
 یہ راہب سے بولے امالم زماں
 بھلا اب تو مینہ کے لیے کر دعا
 کہ آکر فلک پر گھٹا پھر گئی
 کہاں ہے کدھر ہے تو لا ابر کو
 مگر شرم سے پانی پانی ہوا
 بتاؤ تو کس کا ہے یہ استخوان
 نہ شک کچھو ہے یہ قول صحیح
 زمیں کو ہے ان کے سبب سے قرار
 ہوا ہے بلا شبہ اس کا گذر
 یہ ہے استخوانِ نبیؐ بے گماں
 اسی استخوان کی کرامت ہے یہ
 وہیں مینہ برسنے لگے یک⁸ بیک
 کہ حقا یہ ہیں نامِ مصطفیٰ
 یہی ہیں خلائق کے حق میں اماں
 سنو اس کو تم اسے صغیر و کبیر
 قمر کی دوات اور کرن کا قلم
 ہے راوی ابو قاسم خوش بیاں

سر دست¹ خالق سے تحسین لے
 بڑھا حکم آسا² سے فوراً غلام
 بہت کشمکش سے کھلیں انگلیاں
 ہوا کچھ نہ ہاتھوں سے بے دین کے
 دیا شاہ والا کو وہ استخوان
 بھلا اب تو اپنی کرامت دکھا
 ترے شعبدہ⁴ کی ہوا پھر گئی
 بھلا ہم بھی دیکھیں بولا ابر کو
 نہ گویا⁵ وہ بدعت کا بانی ہوا
 خلیفہ نے کی عرض اے غیب داں
 ہوا درفشاں یوں وہ فخر مسیح
 کہ ہیں جا بجا انبیاء کے مزار
 انہیں تربتوں⁶ میں کسی قبر پر
 وہاں ہاتھ آیا ہے یہ استخوان
 نہ یہ سحر⁷ نے کوئی صنعت ہے یہ
 اٹھاؤ اسے جب کہ سوئے فلک
 ہوا چار سو شور صل نلے
 انہیں سے ہے قائم زمین و زماں
 یہ اعجازِ رتبہ میں ہیں بے نظیر
 مگر چاہیے مجھ کو وقت رقم⁹
 کتابوں سے یہ معجزہ ہے عیاں

1- بھی فوراً 2- فرمان 3- کلہاڑی کا 4- جادوگری 5- بولا 6- قبروں

7- جادو 8- فوراً 9- لکھا

<p>پہ موتی کی لڑیاں تھیں سطریں تمام کہ اُٹھے عبادت کی خاطر امام ادھر نامہ پر کی جو میں نے نظر جو تھا خط میں باقی ہوا خود رقم وہاں کی شے دیں نے مشق نماز یہاں کام ان کا خدا نے کیا وہ منشی قدرت کی تحریر تھی خدا نے خط اپنا دکھایا نہیں کہ اس نظم تازہ کا ہے یہ صلا³ عطا کیجئے خلعت⁴ زاری کہ ہے ختم تم پر محبت پروری مجھے صحت جاودانی⁵ رہے کہ سب خاک ہیں تم ہو خالق کے نور</p>	<p>رقم کرتے تھے نامہ شاہ انام نہ پایا تھا خط نے ابھی اختتام رہے مشق طاعت میں مولاً ادھر نظر آئی صنع¹ خدا یک قلم کھلے میرے دل پر یہ راز و نیاز وہاں کارِ حق مقتدا نے کیا عیاں خوبی ملک² تقدیر تھی مگر قدرواں اپنا پایا نہیں حسن سے دبیر اب یہ ہے التجا مجھے بچئے دولت زاری میں قربان اے حضرت عسکری سدا آپ کی مہربانی رہے پناہ خدا ہے پناہ حضور</p>
<p>در تہنیت ولادت با سعادت امام ثانی عشر حضرت صاحب العصر امام اللہ ظلہ العالی</p> <p>ہر ن⁷ جس سے خورشید ہو وقت شام شب عید کا ہے مجھے انتظار گزرک⁸ کے عوض نقل⁹ تاروں کے لا امام الزماں کا ہے گویا ظہور نظر آئے پھر نو جوانی مجھے فراموش¹¹ جس سے ہو ہر ایک غم گل عیش نظروں میں پھولا رہے</p>	<p>پلا ساقیا وہ مے مشک⁶ قلم رخ روز روشن ہے نظروں میں تار مے نور جامِ قمر میں پلا شتاب آ کہ ہے وقت عیش و سرور پلا وہ مے ارغوانی مجھے پلا مجھ کو وہ بادۂ خوش شیم¹⁰ وہ ساغر کہ غم جس سے بھولا رہے</p>
<p>1- صنعت 2- قلم 3- انعام 4- انعام 5- لباس 6- ہمیشہ 7- مشک کی طرح 8- فرار 9- مرہ 10- سفید مٹائی 11- خوش 12- بھول جانا</p>	

<p>وہ پیانہ دے مجھ کو اے ذی شعور¹ میں اس مے کا دیتا ہوں تجھ کو پتا لطیف⁴ اور شفاف بچہ ہے وہ سرور بشارت کی شب آج ہے ارے نیمہ ماہ شعباں ہے آج امام الزماں آج پیدا ہوئے یہ نور خدا جب ہویدا⁸ ہوا بنا نور رُخ سے جہاں نور کا تجلی¹⁰ میں ذرے ہیں مہر منیر زمین و فلک پر خوشی کی ہے دھوم ملی ہے بزرگی یہ کس رات کو زمانے میں پیدا وہ عادل ہوا محمدؐ کا ہم نام ہوتا ہے خلق اُسی کے تولد کی ہے دھوم دھام یہ اس کے قدم سے ہے قائم جہاں وہ ہے سر بسر نور رب ہدا وہ ہے حق کے گھر کا مدار المہام¹² کوئی شخص آیا حضورِ امام وصی آپ کا کون ہے اے حضور کہا عسکری نے پسر ہے مرا یہ کہہ کر محل میں گئے شاہ دیں</p>	<p>نہ زائل² ہوتا حشر جس کا سرور³ کہ ساقی ہیں جس کے شہِ ہل اتا مے⁵ حُب آل محمدؐ ہے وہ جدا دل سے رنج و تعب⁶ آج ہے ہدایت کا خورشید تاباں⁷ ہے آج شہِ انس و جاں آج پیدا ہوئے جہاں اس کی صورت پہ شیدا⁹ ہوا جہاں نور کا آسماں نور کا خوشی سے ہوا ہے جواں چرخ پیر ہوئے بدر بڑھ بڑھ کے سارے نجوم شب قدر کہتے ہیں اس رات کو کہ ڈر کر جدا حق سے باطل ہوا شہِ مُلکِ اسلام ہوتا ہے خلق دو عالم کا حاکم سبھوں کا امام وہی ہے دو عالم کا حصن¹¹ اماں وہ ہے حضرت خضر کا پیشوا اسی سے دو عالم کا ہے انتظام کہا عسکری سے یہ بعد از سلام دکھا دو مجھے آئے آنکھوں میں نور وہ چشم و چراغ اور قمر ہے مرا برآمد¹³ ہوئے لے کے طفلِ حسین</p>
<p>1- عقل مند 2- ختم 3- خوشی 4- صاف 5- شراب 6- غم 7- روشن 8- ظاہر 9- عاشق 10- روشنی 11- قلعہ 12- وزیر اعظم 13- باہر آئے</p>	

ہے قائم لقب میرا قائم مقام
نبیؐ نے بھی فرمایا تھا بارہا
علیؑ کی طرح سب کے مشکل کشا
زمین و فلک پر ہیں وہ حکمراں
جلو¹ خانہ ان کا ہے باغ ارم
نبیؐ کا تجمل علیؑ کا حشم
ملائک ہیں ہر وقت خدمت گزار
عطا² پاش ہیں سائر³ العیب ہیں
ہوا جب شہ کے تولد کا طور
زمین ہو گئی غیرت آسمان
ہوا مہر برج حمل سے طلوع
کہ ہم نام احمدؑ کا پیدا ہوا
ہوئے بھر سجدہ سوئے قبلہ خم
کئے ورد لب سا اماموں کے نام
لیا بر⁴ میں دلبر کو مانند جاں
پدر سے کہا السلام السلام
پھرے گرد شاہ فلک اقتدار
حفاظت کرو اس کی صبح و مساء⁵
امامت کا اس پر ہوا خاتمہ
کیا زیب⁷ آغوش اس ماہ کو
ہر اک مرغ اس کے جلو⁸ میں اڑا

کہا دیکھ یہ ہے وصی امام
بلا شبہ جو عسکریؑ نے کہا
وہ ہیں جانشین رسولؐ خدا
نہیں ان سے پوشیدہ جان جہاں
مسح ان کی الفت کا بھرتے ہیں دم
وہ مہر عرب ہیں وہ ماہِ عجم
خدا کی طرف سے ہے کل اختیار
خدا کی طرح عالم الغیب ہیں
حکیمہ یہ کہتے ہیں اے اہل غور
یکایک ہوا نور ہر سو عیاں
بجا لایا ہر اک سجود و رکوع
صدا آئی ذروں سے صلِ علا
زمین پر دھرا آپ نے جب قدم
پڑھا بعد سجدے کے کلمہ تمام
بوجہ حسن عسکریؑ آئے وہاں
میں قربان اعجازِ شاہِ امام
کئی مرغ پھر واں ہوئے آشکار
یہ ان میں سے مرغ کلاں⁵ نے کہا
یہ ہے وارثِ حیدر و فاطمہؑ
اٹھایا پھر اس مرغ نے شاہ کو
روانہ ہوا لے کے سوئے سا

1- بالکلی، محسن 2- عطا کرنے والا 3- عیبوں کو چھپانے والا 4- گود 5- بڑا مرغ

6- شام 7- زینت گود کی بنایا 8- آگے

<p>تعب رہا اور سکتا رہا نہ تھا ضبط ممکن نہ تابِ مقال² کہ ناگہ کیا عسکرئی نے بیاں یہ تھا مرغِ روح القدس جبرئیل گیا ہے حضورِ خدا تیرا لال یوہیں عرشِ حق پر گئے تھے حسین ہر اک روز معراج یہ پائے گا نہ کڑھ دودھ اس کو پلائے گی تو گئے عرشِ اعظم پہ چالیس بار امامِ زماں کا ہو جلدی خروج رکابِ فرس میں ہو بندے کا ہاتھ گئے عسکرئی جب کہ سوئے جناں گریبان پھاڑا ملی منہ پہ خاک نہیں عسکرئی کا کوئی جانشین نظر آئے واں سی³ نہ⁸ اہل دیں کوئی خوں فشاں تھا کوئی نوحہ گر ہوا ایک خورشید جلوہ⁹ کناں جھپکنے لگی چشمِ مہرِ فلک سراسر عیاں تن سے بوئے چمن کہا سب نے ایک بار صلِ علا نمازِ جنازہ کی سب نے ادا</p>	<p>تخیر¹ سے ہر ایک تکتا رہا زیادہ تھا حضرت کی ماں کو ملال وفور³ قلق سے وہ تھی نیم جاں نہ ہو تو حزیں⁴ کبریا ہے لفیل⁵ مقامِ تفاخر ہے اے خوش خصال⁶ میرے جد کا وارث ہے یہ نورعین چہل روز جائے گا اور آئے گا کالجہ سے اپنے لگائے گی تو خوشا رتہ⁷ شاہِ گردوں وقار خدایا رہے دینِ حق کا عروج یہ مداح بھی ہوئے آقا کے ساتھ روایت یہ کرتا ہے احمد بیاں ہوا غم سے حضرت کے دل میرا چاک زیادہ تھا اس رنج سے دل حزیں گیا میں جنازے پہ اندوہ⁷ گیس جنازے کے تھے گرد سب ننگے سر اٹھا پردہ دروازے سے ناگہاں عجب روئے پر نور کی تھی چمک قد پاک طوبیٰ تو غنچہ دہن نظر آئی جو نورِ حق کی ضیا ہوا مقتدا¹⁰ آکے وہ رہنما</p>
<p>1- حیرت 2- گفتگو 3- شدتِ غم 4- غم زدہ 5- نگہبان 6- خوش صفت 7- غم انگیز 8- چالیس 9- ظاہر 10- کھڑا ہوا (قیام کرنا)</p>	

<p>نظر پھر نہ آیا وہ عالی مقام نہ ثابت ہوا اس کا نام و نسب یہ ہے نامِ حضرت عسکری ہر اک جا ہے باطن میں اس کا ظہور عقیدت کا جس سے فزوں¹ ہو وثوق² کہ اعمالِ حج سے میں تھا بہرہ ور³ نظر آگیا مجھ کو یہ صاف صاف جبیں پر برستا ہے نور آلاء شکوہ و جلالت کا گویا ہے کوہ قمر کے قریں⁴ جیسے تارا نمود کہ تاروں کے حلقہ میں جیسے قمر کہ قند مکرر ہے ہر اک خن وہ دیتا ہے باتوں کا سب کے جواب بتا کون ہے یہ معنی⁵ جناب فرشتہ ہے کوئی بشکل بشر یہ خورشید ہے چشمِ حیدر کا نور امام زماں ہادی خاص و عام یہی ملک دیں کا شہنشاہ ہے دہن میں ہے گویا زبانِ نبی گیا سر کے بل میں حضور جناب نظر آئی شکلِ جلالِ خدا</p>	<p>نمازِ جنازہ ہوئی جب تمام تخیر میں واں رہ گئے سب کے سب صدا غیب سے آئی یہ اس گھڑی خدا کی ہے قدرت خدا کا ہے نور رقم کرتے ہیں وہ روایتِ صدوق مجھے ایک حاجی نے دی یہ خبر قسم ربِ کعبہ کی وقتِ طواف کھڑا ہے سوئے راست اک رشکِ ماہ ہویدا⁴ ہے چہرے سے شان و شکوہ عیاں یوں جبیں پر نشانِ جود ہیں گھیرے ہوئے یوں اسے سب بشر سماعت میں ہیں صرف سب مرد و زن کلام ان سے کرتے ہیں سب شیخ و شباب یہ میں نے کیا اک سے اس دم خطاب ٹھہرتی نہیں مہرِ رخ پر نظر کہا اس نے مجھ سے کہ اے ذی شعور جناب ہی کا ہے قائم مقام سہرِ امامت کا یہ ماہ ہے بیاں صاف اس کا بیانِ نبی یہ سن کر نہ آئی مرے دل کو تاب ادب سے کیا میں نے مجرا⁷ ادا</p>
<p>5- قریب 4- ظاہر 3- فائدہ مند 2- اثر 7- سلام</p>	<p>1- زیادہ 6- عالی</p>

گذرتا تھا¹ سے جو جو ملا
 باطن² مگر لعل و گوہر دیئے
 میں پارس³ قدم چوم کر بن گیا
 ہوئے گرد سگان⁴ بیت الحرم
 ہمیں بھی دکھا دے تجھے کیا دیا
 سر دست دولت نے جلوہ کیا
 نظر آئے سونے کے ٹکڑے تمام
 کہ اب عیش و عشرت سے ہوگی بسر
 محبت سے الفت سے مجھ سے کہا
 جو منظور ہو امتحاں اور کر
 سخن میرا حق کا سخن جان لے
 میں ہوں حامی دین خیرالور
 دو عالم میں مہدئی دیں ہے لقب
 نہیں خلق میں کوئی میرے سوا
 خدائی کا کرتے ہیں ہم کاروبار
 مدد گار شاہ و گدا کا ہوں میں
 کہ بے انتہا معجزوں کا ہے ذکر
 برائے خدا اے شہ بحر و بر
 نگہاں ایماں رہو صبح و شام
 کہ ہوں جلد زوار شاہ ام
 ورود پیہر⁵ کا ہے یہ مقام

کیا عرض خادم نے پھر اپنا حال
 کئی سنگریزے عنایت کئے
 میں ان سنگریزوں کو لے کر جھکا
 دھرا میں نے اپنا جو باہر قدم
 بہ منت ہر اک نے یہ کی التجا
 غرض میں نے مٹھی کو جو وا⁶ کیا
 کہ وہ سنگریزے عطائے امام
 میں آسودہ⁷ ہو کر چلا اپنے گھر
 ملا راہ میں پھر وہ بحر سخا
 کہ اعجاز معصوم پر غور کر
 مجھے جان لے خوب پہچان لے
 میں ہوں مقتدا رہنما پیشوا
 ہویدا ہے ہر اک پہ نام و نسب
 امام زماں حجت کبریا
 خدا کی عنایت سے لیل و نہار
 جہاں میں خلیفہ خدا کا ہوں میں
 دیر سخن رس نہ ہو صرف فکر
 جناب شہ عصر میں عرض کر
 سفارش کرو حق سے میری مدام⁷
 عریضہ ہے میرا یہی دم بدم
 پڑھو اسے محبوب درود و سلام

1- زوار 2- اندرونی 3- پتھر جو سونا بناتا ہے 4- مقیم 5- کھونا
 6- بے فکر 7- ہمیشہ

<p>بجائے نہ کیوں زُہرہ سازِ سرور کہ شاداں ہوں سُن کر علیؑ کے حبیب سنو مہدیؑ دیں کے اعجاز کو اُنہیں کی دو عالم میں اک دھوم ہے جناب حسنؑ کے یہ فرزند ہیں جو چاہیں کریں ان کو ہے اختیار کھلا ہے کہ یہ عالم الغیب ہیں ہوئے اک برس میرے طالع² رسا غرض سر سے کی قطع راہِ ثواب طوافِ حرم میں میں مشغول تھا کیا رپ کعبہ نے جو یہ کرم نظر آگئی نور کی شکل صاف فزون⁴ جیسے تفسیرِ قرآن سے کہ روشن تھا خالق کا رازِ نہاں عیاں کارِ ادلیس پوشاک⁶ سے لب و لہجہ موسیٰ و داؤد کا ہدایت کو ہادی یہی خوب ہے تصدق ہوا میں بھی پڑھ کر درود تو ان میں سے اک شخص برہم ہوا نکر قصد اس دم ملاقات کا بتاؤ یہ ہیں کون عالی وقار</p>	<p>فراہم ہوئی مجلسِ حسن و نور میں پڑھتا ہوں اب معجزے وہ عجیب نظارہ کرو حسن آغاز کو یہ اسرار¹ تو سب کو معلوم ہے نبیؑ و علیؑ کے یہ دلہند ہیں خدائی کا ان پر ہے دار و مدار محمدؐ کے ہمنام لاریب ہیں یہ لکھتا ہے اک راوی با صفا میں حج کو چلا اپنے گھر سے شتاب³ ادا وہ کیا جو کہ معمول تھا پھرا تھا میں چند بار گردِ حرم کیا دفع ہفتم جو قصدِ طواف سوا حسن تھا نور کی شان سے سراپا سے تھی وہ تجلی عیاں ہویدا⁵ جلالتِ رُخ پاک سے زباں پر فقط ذکرِ معبود کا کہا دل نے کیا نیک اسلوب ہے ملک گرد تھے ان کے صرف سجود مگر ہم سخن پڑھ کے جس دم ہوا کہا اس نے موقع نہیں بات کا کہا میں نے پھر یہ بصدِ اضطرار</p>
<p>1-راز 2-قسمت جُنا 3-جلدی 4-زیادہ 5-واضح 6-لباس</p>	

یہی اک دو عالم کے مختار ہیں
 عیاں ان پہ ہیں سب کے رازِ دلی
 ہدایت کی خاطر ہے خفیہ¹ ظہور
 مخاطب ہوئے مجھ سے شاہِ امم
 ہمارا ہے تو دوست صد مرحبا³
 ہر اک جاہیں چودہ ترے رہنما
 میں ہوں کون تو جانتا ہے مجھے
 کہ حضرت کو کہتے ہیں کیا خاص و عام
 کہا مہدئی دیں امامِ ہدا
 قیامت کے اعجاز دکھائیں گے
 دکھائیں گے حق کی عدالت کو ہم
 بٹھائیں گے شیعوں کو زیرِ علم
 یہ کہہ کر نگہ سے نہاں⁷ ہو گئے
 ہوئے مجھ کو حاصل ہزاروں کمال
 کہ قائم انہیں سے ہے دینِ الہ
 ہے مشرق سے مغرب تک ان کا راج
 یہ وہ عصر ہے جس کے صاحب ہیں یہ
 خدا جس کا حافظ وہ قرآن یہ ہیں
 خدا جیسے پوشیدہ قدرت عیاں
 میں حاضر تھا مملہ کے بازار میں
 لیے ہاتھ میں زر تھا ہر سو⁸ رواں

کہا اس نے احمد کے دلدار ہیں
 انہیں سب طرح کی ہے قدرت ملی
 شریکِ طواف ان کو ہونا ضرور
 سنو شیعو اب شہ کا حلم و کرم
 میری پشت² پر ہاتھ رکھ کر کہا
 ترے دل میں ہے یحییٰ کی ولا⁴
 کہا پھر کہ پہچانتا ہے مجھے
 میں بولا کہ واقف نہیں یہ غلام
 ہو ارشاد اسم مبارک ہے کیا
 بحکمِ خدا بر ملا آئیں گے
 مٹائیں گے راہِ ضالیت⁵ کو ہم
 سرِ اہل باطل کریں گے قلم⁶
 زباں سے جواہرِ فشاں ہو گئے
 ہوئے وہ عطاءئے شہ خوش خصال
 خوشا صاحبِ العصر کا عز و جاہ
 انہیں سے ہے شرعِ نبی کا رواج
 جنابِ محمد کے نائب ہیں یہ
 ہر اک اہل ایمان کے ایمان یہ ہیں
 ہے غیبت میں ان کی ہدایت عیاں
 لکھا ہے یہ سید سے اخبار میں
 نظر آیا ناگہ مجھے اک جواں

1- چھپ کر ظاہر ہونا 2- پیٹ 3- شاباش 4- محبت 5- گمراہی 6- کانٹا

7- چھپ جانا 8- ہر طرف

<p>کہ اس زر سے واں مول لے کوئی چیز بقیمت کوئی چیز دیتے نہ تھے رُخ سرخ تھا زرد مانند زر زبان مبارک سے کچھ کر بیاں وطن کے ہیں درہم کئی میرے پاس کوئی شے عوض⁴ ان کے دیتے نہیں یہ درہم وطن کے بھناؤں کہاں بھلا میں تو دیکھوں وہ تیرے درم نظر آئے درہم بنور و ضیا پڑھا صاف اللہ اور ربنا محمد پیبر ہیں مہدی امام یہ درہم کہاں کے ہیں اظہار کر یہ درہم نہ ہوویں گے خوردہ⁷ یہاں ہے دریائے اخضر⁸ وہاں ہے مکاں کہ جس کا ہے عالم میں مہدی لقب مددگار ادنیٰ و اعلیٰ کا ہے پہ رُخ سے ابھی ہے شباب آشکار یہ مہدی ہے کس قوم سے اے جواں پکارا کہ بس بس ہے جائے ادب تو پھر نام لینا نہ غیر از درود دو عالم کے یہ بارہویں ہیں امام</p>	<p>ارادہ یہ رکھتا تھا وہ با تمیز¹ فروشدے² اس زر کو لیتے نہ تھے پریشاں نہایت تھا وہ خوش سیر³ کہا میں نے کیا حال ہے اے جواں وہ بولا مسافر ہوں اے حق شناس دکاندار یاں ان کو لیتے نہیں تردد ہے اس وقت جاؤں کہاں کہا میں نے بھائی نکر فکر و غم یہ سن کر کیا اس نے مٹھی کو وا⁶ میں سکہ کے پڑھنے کو فوراً جھکا عیاں بعد اس کے یہ تھا لا کلام کہا اس سے میں نے کہ اے خوش سیر کہاں کا تو باشندہ ہے اے جواں وہ بولا کہ مغرب میں اے مہرباں ہمارا شہنشاہ عالی نسب یہ سکہ اسی شاہ والا کا ہے دراز⁹ ان کا سن ہے نہیں کچھ شمار میں بولا حسب اور نسب کر بیاں دھری اس نے انگشت تب زیر لب جو مومن ہے اے عبد رب وود ارے یہ نبی کے ہیں قائم مقام¹⁰</p>
<p>1- سلیقہ مند 2- بیچنے والے 3- خوش مزاج 4- بدلے 5- شک 6- کھولا 7- بھٹا 8- سبز 9- لمبا 10- جانشین</p>	

تو مجھ کو تنخیر ہوا بے حساب
 عوض¹ ان کے شامی درم دے دیئے
 ملاقات کو آئے احباب سب
 وہ درہم انہیں میں نے دکھلا دیئے
 پڑھا سکہ اور پڑھ کے بوسہ دیا
 تبرک سمجھ کر وہ سب لے گئے
 وہ احمد سے لکھتا ہے یہ داستاں
 لکھے ایک ش ایک میم ایک جیم
 میان⁴ مدینہ تھا میرا مقام
 بجاہ و جلالت تھا مسند نشین
 قریب اپنے اس نے بٹھایا مجھے
 شریک طعام اور شریک کلام
 وہ صحبت⁶ کی صحبت رہی ایک جا
 کئے نقل افسانہ ہائے عجیب
 اسی سمت ہر ایک راغب⁷ ہوا
 کسی نے عمر کا کیا کچھ بیاں
 زمانے میں ہیں اہل سنت کثیر
 یہ فضل خدا سے سرفراز ہیں
 میان خلعت⁸ ہیں خوار و ذلیل
 کہ تعظیم کرتا تھا اس کی وزیر
 نہیں اس سخن کے لیے اعتبار⁹

دیا اس جواں نے یہ جس دم جواب
 گھری بات سن کر درم لے لیے
 پر آیا میں کعبہ سے گھر اپنے جب
 تحائف² طلب سب نے مجھ سے کئے
 ہر اک نے نہایت تعجب کیا
 دعائیں مجھے مومنین دے گئے
 محمد ہے اک راوی خوش بیاں
 جو ہجری کے سنہ چاہے کوئی فہیم³
 غرض تھا یہ سال اور ماہ صیام
 وزیر خرد مند وہاں عون دین
 ضیافت⁵ میں اک دن بلایا مجھے
 وہاں جمع تھے اور بھی خاص و عام
 کہ باراں یکا یک برسنے لگا
 ہوا ہم سخن ایک سے اک حبیب
 کہ ناگاہ ذکر مذاہب ہوا
 ابوبکر کا اک ہوا مدح خواں
 کہ ہنس ہنس کے اتنے میں بولا وزیر
 معزز ہیں عالم میں ممتاز ہیں
 و لیکن ہیں شیعہ جہاں میں قلیل
 قریب اس کے بیٹھا تھا اک مرد پیر
 کہا اس نے خاموش اے باوقار

1- ہلے 2- تحفے 3- عقل مند 4- درمیان 5- دعوت 6- گفتگو

7- متوجہ 8- خلعت 9- حقیقت

ہمیشہ سے ہیں نیک کم بد سوا¹
 قوی³ میری دعوے پہ ہے یہ دلیل
 ہر اک اس کا کوچہ ہے رشک⁴ چمن
 مہینوں میں ہوتا ہے طے راستا
 ہیں قریہ⁵ فقط یک ہزار⁶ و دو صد
 نہیں واں کے باشندوں کا کچھ شمار
 کسی سمت اہل حبش ہیں نمود
 ہیں آتش پرستوں⁸ کے ہر سو مکاں
 کتابوں میں جس طرح اُم الکتاب⁹
 کہ جیسے خضر خلق کے درمیاں
 بہتر ہیں فرقے بہشتی ہے ایک
 نہیں تھوڑے ہونے سے زائل شرف
 سند یہ بھی شیعوں کی قلت پہ ہے
 شنیدہ¹⁰ نہیں بلکہ یہ دیدہ¹¹ ہے
 مروت خصال و تجارت شعار
 قدم کے تلے تھا ہر اک شہر و دشت
 لیا میرے والد نے مجھ کو بھی ساتھ
 کنارِ پدر میں پدر کے قریں
 وہ کچھ عام تھے اور کچھ خاص تھے
 فرنگی تھے نو اور یہودی تھے نو
 ہوا خضر فصلِ خدا راہر

جو سستی ہیں کثرت سے تو فخر کیا
 مناسب زیادہ نہیں قال² و قیل
 کہ ہے ماہیہ شہر میرا وطن
 نہیں اس کی وسعت کی کچھ انتہا
 جزائر ہیں سب بے حد و لاقعد
 نہایت ہی آباد ہے وہ دیار
 ہزاروں فرنگی⁷ ہیں لاکھوں یہود
 بے ہیں کسی جا حجازی وہاں
 مسلمانوں کا ان میں ہے یہ حساب
 یوہن شیعہ ہیں سنیوں میں عیاں
 نہ کیونکر ہوں تھوڑے کہ شیعہ ہیں نیک
 ازل سے ہیں شیعوں کو حاصل شرف
 حقیقت جو ایماں کی کثرت پہ ہے
 عجب ایک نقل⁹ پسندیدہ ہے
 کہ میرا پدر تھا بڑا مالدار
 انہیں مثل سیارہ رہتی تھی گشت¹²
 یہ ذکر اک برس کا ہے اے نیک ذات
 ہوا میں بھی ہمراہ کشتی نشیں
 پہ کشتی میں کچھ اور اشخاص تھے
 لیے ساتھ اسباب¹³ سب نو بنو
 چلی وہاں سے کشتی جو اے نامور

1- زیادہ 2- گفتگو، بحث 3- مضبوط 4- حاسد چمن 5- گاؤں 6- بارہ سو 7- انگریز

8- زرتشت 9- قصہ 10- سنا 11- دیکھا 12- سیر 13- سامان

<p> رہا ناخدا کا نہ کچھ اختیار بظاہر مخالف ہوا ہو گئی خدا کشتی آنجا¹ کہ خواہد² برد مخالف ہوا اور وہ بحر عمیق⁴ ہوا ناگہاں اک جزیرہ عیاں عمارت نظر آئی عالی شکوہ فضا اس جزیرہ کی تھی دل فزا نظر کی ہر اک نے بصد جد و کد⁷ ہر اک ناخدا سے یہ کہنے لگا وہ کہنے لگا سیر تو درکنار روش⁹ در روش مغل نو خاستہ ہر اک نہر تھی چشمہ آفتاب کہوں واں کے باشندوں کا کیا میں حال خوش اندام و خوش روئے خالق شناس جو نام اس کا پوچھا تو بولے یہ سب جو دریافت کی شاہ کی تحت گاہ یہاں سے وہاں تک ہے یہ فاصلہ مگر ہاں جو دریا سے کچے سفر کیا واں کے لوگوں سے پھر یہ بیاں وہ بولے یہاں کی ہے یہ رسم و راہ مگر مال تاجر جو یاں لاتے ہیں </p>	<p> ہوئے ناخدا خواہش کرد گار کہ رستہ سے کشتی جدا ہو گئی اگر ناخدا جامہ بر تن درد³ دل ناخدا بحر غم میں غریق⁵ فضا میں تھا قدرت کا وہ بوستاں ہٹا سب کے دل سے کدورت⁶ کا کوہ حضور اس کے گلشن کو آئے حیا نہ دیکھی مگر اس جزیرہ کی حد خبر دے جزیرہ ہے یہ کون سا کبھی یہاں میں آیا نہیں زینہار⁸ تروتازہ شاداب و آراستہ¹⁰ درخشاں کرن کی طرح موج آب بصورت بشر پر فرشتہ خصال¹¹ گلوں کی طرح پاک سب کے لباس مبارک مدینہ ہے اس کا لقب کہا زاہرہ میں یہاں کا ہے شاہ کہ جاتا ہے اک ماہ میں قافلہ تو دس دن میں ہو زاہرہ میں گذر کہ دیں مال کا کس کو محصول یاں نہیں یہاں کوئی نوکر بادشاہ تو حاکم کے آگے وہ خود جاتے ہیں </p>
<p> 1- اس جگہ 2- چاہے 3- پھاڑے 4- گہرا 5- ڈوبا 6- بغض 7- کوشش و مشقت 8- ہرگز 9- چمن کا اندوئی راستہ 10- بچے ہوئے 11- صفت </p>	

<p>ادا کرتے ہیں پھر وہ محصول مال ہوئے واں سے ہم ان کی جانب رواں نظر آیا اک شخص عالی مقام فقط ہے وہ دیندار زیب حیر³ زباں پر کبھی شکر گا ہے درود فقط یاد داور ہے گھر کا اساس⁷ کتابت میں ہے صرف⁸ وہ نیک خو جواب اس نے دے کر کہا مرحبا⁹ قرینہ¹¹ سے سب کو بٹھایا جدا مخاطب ہوا یوں وہ عالی خصال سوئے قبلہ یا جانب دیر¹² ہو ہیں بعضے مسلماناں بعضے یہود دل و جاں سے پیرو مسیحا کے ہیں پدر نے میرے کھولا کیسہ شتاب میرا جزیہ¹⁴ اور اپنا ان کو دیا دیا جزیہ سب نے انہیں زود¹⁵ زود عقائد تو اپنے کرو تم بیاں پر اسم ائمہ نہ اک نے لیا زر معرفت ان کا کھونا تھا صاف ہوا حرف زن یوں وہ مرد جلیل مسلمان اماموں سے غافل رہے</p>	<p>شرف سے زیارت کے ہو کر نہال¹ دیا حاکم شہر کا پھر نشان گئے گھر میں حاکم کے جب خاص و عام نہ لوکر نہ چاکر نہ تاج و سریر² تقدس سراسر ہے رُخ سے نمود³ بدن میں ہے زبندہ⁵ پشمی⁶ لباس دوات و قلم اس کے ہے روبرو ادب سے سلام اس کو ہم نے کیا کیا سب کا اعزاز¹⁰ حد سے روا کیا عرض ہم سب نے پھر اپنا حال کہ ہو اہل اسلام یا غیر ہو کہا ہم نے اے خاص رب وود کئی کلمہ گو ان میں عیسا کے ہیں یہ سن کر ہوئے چپ وہ عالیجناب تامل¹³ کیا اور نہ وقفہ کیا نصارا تھے جو ہم میں وہاں اور یہود مسلمانوں سے پھر وہ بولے کہ ہاں بیاں سب نے اپنا عقیدہ کیا ہر اک کو امامت سے تھا انحراف غرض بعد تقریر طول و طویل مسلماناں تمہیں کوئی کافر کہے</p>
<p>1- خوش حال 2- تخت 3- بویا 4- ظاہر 5- سجاہوا 6- اونی 7- سامان 8- مصرف 9- شاباش 10- احرام 11- طریقہ 12- مندر 13- ٹھہرا 14- ٹیکس 15- جلدی</p>	

<p>علیٰ کو سمجھتا ہے جو پیشوا¹ اماموں سے واقف نہیں ہے غضب یہ اک نور ہیں تابہ مہدی دیں کہ صرف² اس کا ہے مومنوں کو حلال تو شعلہ کی صورت سر اپنا دھنا زمیں پر گرے مثل نقش قدم پذیرا⁴ ہو یہ عرض ہر خدا ہمیں بھیج دو اپنے مالک کے پاس سزا دیں غلاموں کو وہ برملا⁵ ہوا دُر مقصود سب کو حصول حقیقت ہماری کہی اس سے سب یہاں سے سوئے زاہرہ لے کے جا رسید ان کی لاکر مجھے دیجو ہوا بعد دس دن کے حق کا کرم ہر اک قصر تھا غیرت بوستاں نہ بھولے سے بھی خلد پھر یاد آئے اُتر کر چلے جا پ قصر شاہ کہ خوشبو ہوا مثل غنچہ دماغ ملا مسند نور پر بادشاہ پر اک تن میں تھا جلوہٴ نچتین مؤدب¹¹ چپ و راست چھوٹے بڑے</p>	<p>مسلمان ہے بیشک وہ عبد خدا مسلمان نہیں خارجی تم ہو سب یہ عرش خدا کے ہیں کرسی نشین لے گا تمہیں اب تمہارا نہ مال مسلمانوں نے حرف جب یہ سنا ہر اک نے کیا فکر سے سر کو خم بہم³ مشورہ کر کے سب نے کہا مع مال و اسباب اے حق شناس حقیقت میں ہم سب ہیں اہل خطا وہ بولے کیا خیر ہم نے قبول کیا نا خدا کو پھر اس نے طلب کہا ان سبھوں کو بلطف و عطا مدارا⁶ تملطف⁷ بہت کچھ غرض ہم سفینہ پہ بیٹھے بہم نظر آیا اک شہر رشک جنان جو رضوان جنت کو واں بخت لائے ہوا شامل حال فضل الہ نظر آیا وہ قصر مابین⁸ باغ ہوئے جس گھڑی داخل بارگاہ لباس فقیرانہ زیب بدن کمر⁹ بستہ خدام¹⁰ آگے کھڑے</p>
<p>1-امام 2-مصرف 3-مل کر 4-قبول 5-عام اور کلا 6-تاکیدی سخن 7-محبت 8-درمیان 9-کمر باندھے 10-نوکر خدمت گزار 11-ادب کے ساتھ</p>	

<p>ہوا صحنِ گلشن میں شورِ اذال امامت کی اس شاہ نے اے وزیر ہوئے شہ سے رخصت بجز و نیاز مخاطب ہوا ہم سے وہ بادشاہ مگر یاں تمھارا ہے تازہ ورود² جو فرمایا شہ نے یونہیں ہے یونہیں یہاں آ کے دیکھا جمال آپ کا کہا مرحبا اور مدارا⁵ کیا کہ ہاں تم سخن کا مرے دو جواب کوئی مالکی ہے کوئی شافعی عقیدہ کی اپنی حقیقت سناؤ کہ ہیں شافعی سب یہ خورد⁶ و کلاں یہی مالکی ایک ہے والسلام خطا ہے خطا ترک راہ صواب⁷ قیاس⁹ اور اجماع¹⁰ پر ہے عمل کہ ہے صدر¹¹ میں جس کے ابناؤ ہوا بادشاہ اس طرح ہم کلام اس آئیہ ہے کیا مراد خدا حسین و حسن نور عین رسول دیا اور ارباب دیں کے لیے فقط چختن چختن چختن</p>	<p>ادھر پہنچے ہم اور ادھر ناگہاں ہوئے جمع آکر صغیر و کبیر جماعت کی پڑھ پڑھ کے مومن نماز کھڑے رہ گئے ہم حضور نگاہ نشان سفر ہے رُخوں سے نمود¹ ہوئے ملتمس³ ہم کہ کچھ شک نہیں ہوئے ہم غریبوں کے طالع⁴ رسا پھر احوال دریافت سارا کیا کیا اہل اسلام سے پھر خطاب پیبر کی امت میں اب واقعی تم ان میں سے پیرو ہو کس کے بتاؤ کیا ان میں سے ایک نے یہ بیاں مگر ہم میں وہ شخص حسان نام کیا شہ نے پھر شافعی سے خطاب طریقے میں ہے شافعی کے خلل⁸ کہا پھر اس آئیہ کو پڑھ تو ذرا پڑھا اس نے وہ آئیہ فوراً تمام قسم تجھ کو قرآن کی سچ بتا سوائے نبی و علی و بتول یہ آئیہ ہے آیا انھیں کے لیے نہیں اس میں داخل کوئی مرد و زن</p>
<p>1- ظاہر 2- داخلہ 3- التماس عاجزی 4- قسمت بنا 5- خاطر تواضع 6- چھوٹے بڑے 7- نیک 8- غلطی 9- خیال آرائی 10- مجمع 11- پہلے لفظ</p>	

فصاحت سے آئیہ پڑھی اور کئی
کوئی مضطرب کوئی گریاں ہوا
اٹھا اور اغفر¹ کہا چند بار
کہا ہم سبھوں پر عنایت کرو
ہمیں دولت دیں عطا کیجیے
کہا ہوں میں طاہر محمد کا لال
حسن کے پدر ہیں علی تقی
تقی کے پدر ہیں جناب رضا
یہ موسیٰ ہیں جعفر کے نور نظر
محمد کے والد شہ مشرقین
جناب حسین ابن شیر خدا
انھیں کے لیے پیش اہل یقین
قسم ہے بذات خدا و نبی
یہ بے فاصلہ ہیں وصی نبی
شرف سب طرح کے ہمیں ہیں حصول
اولوالامر قرآن میں ہے جو رقم
سنا شافعی نے جو شافی² سخن
عجب عالم بے خودی چھا گیا
ہوا بعد ساعت⁴ کے جو ہوشیار
علی ولی سے توڑا⁶ کیا
وہ سب دوزخی جنتی ہو گئے

کہ حیرت پہ حیرت تھی ہم کوئی
مگر شافعی سخت حیراں ہوا
ہوا گرد پھر پھر کے ان پر نثار
ہدایت کرو تم ہدایت کرو
پھر اسم و نسب بھی بتا دیجیے
حسن ان کے ہیں والد خوش خصال
علی تقی کے پدر ہیں تقی
رضا کے پدر موسیٰ رہنما
یہ جعفر محمد کے لخت جگر
علی نور چشم جناب حسین
یہ شیر خدا کل کے مشکل کشا
ہے یسین میں آیا امام مہیں
امام مہیں تھے علی ولی
نبی کے خلیفہ یہی ہیں یہی
ہمیں ہیں ہمیں اہل بیت رسول
وہ ہم ہیں وہ ہم ہیں وہ ہم ہیں وہ ہم
نہ پھر کچھ زباں سے ہوا حرف زن³
یہ بیت ہوئی اس کو غش آ گیا
مکرر⁵ کیا شکر پروردگار
اور اعدائے دیں سے تبرا کیا
ولی خدا کے ولی ہو گئے

1- معاف کر 2- طہینان بخش 3- گفت گو 4- گھنٹوں 5- دوبارہ 6- محبت

ہمیں آٹھ دن اپنا مہماں کیا
 کیا شہر والوں نے پھر سرفراز²
 کہ ایک روز مہماں کرتا تھا ایک
 پہناتے تھے عمدہ سے عمدہ قبا
 یہاں تک کہ ایک سال گذرا یونہیں
 تو یہ بات ان سب نے ہم سے کہی
 کہ ہے طول و عرض اس کا راہ دو ماہ
 ہیں سلطان وہاں قاسم نامدار
 شفیق رعیت⁵ ہیں مثل پدر
 کہ ذرے سے جس کے نخل شام و روم
 ترو تازہ قریہ⁶ بہ⁷ تحقیق ہیں
 اسی کے مقابل ہے تم کرلو فرض
 برادر ہیں قاسم کے وہ نوجواں
 عیاطس ہے جو کہ مشہور دہر⁹
 رہ چار ماہ ہے خالق گواہ
 جگر بند مہدی گردوں سریر¹⁰
 ہراک سے ہویدا¹² ہے رونق نئی
 ہے عاجز بیاں میں زبانِ بشر
 بجز نفع ان میں نہیں کچھ زیاں¹³
 کہ اولاد مہدی کے حکام ہے
 صداقت حسب¹⁵ مرجع¹⁶ راستاں

یہ پھر شاہزادے نے احساں کیا
 ہوئے ہم ضیافت¹ سے جب بے نیاز
 عجب وہاں کے انسان تھے خوب و نیک
 کھلاتے تھے تحفہ سے تحفہ غذا
 کہیں شب کو مہماں تو دن کو کہیں
 جو دریافت وسعت³ کی اس شہر کی
 یقین جانو کچھ نہیں اشتباہ
 قریب اس کے ہے رابقہ ایک دیار⁴
 امامِ زماں کے ہیں وہ بھی پسر
 ہے بعد اس کے اک شہر زیبا طلوم
 حوالی میں اس کے رساتق ہیں
 ضیاع کثیرہ ہیں اور طول و عرض
 مگر عبد رحمان ہیں واں حکمراں
 پر اس شہر کے متصل⁸ ہے وہ شہر
 ولے عرض و طول اس کا بے اشتباہ
 ہیں اس شہر زیبا کے ہاشم امیر
 سوا اس کے ہیں اور کشور¹¹ کئی
 خدا کو مفصل ہے ان کی خبر
 یہ ہیں خاص شہر امامِ زماں
 ان اقلیموں¹⁴ میں زیب اسلام ہے
 محقق لقب طوسی خوش بیاں

1- دعوت 2- عزت بخشا 3- محیط 4- ملک 5- رعایا 6- گاؤں 7- تحقیق کے ساتھ 8- ملا ہوا
 9- دنیا 10- تخت 11- ملک 12- ظاہر 13- نقصان 14- سلطنتوں 15- کام 16- سچا مرجع

ضیا بار شمع زباں کرتے ہیں
 ولیٰ علیٰ جعفری حیدری
 کہ ساکن تھا میں مکہ کے درمیاں
 ہوا کشور شام کو میں رواں
 فریضہ سحر کا قضا ہو گیا
 نماز قضا اب ادا کیجیے
 میں محمل سے اترا بروئے زمیں
 ہوا دور سے ایک محمل عیاں
 خجل جن کے ضو² سے ہزار آدمی
 بہم³ جیسے قالب⁴ میں عنصر ہیں چار
 ویا ایک جزاں میں مصحف تھے چار
 کہ صورت تھی تفسیر ام الکتاب
 کہ پتلی کا تارا چمکنے لگا
 کیا فرض واجب کہ سہواً سلام
 ارے توبہ کر توبہ یہ کیا ہوا
 خلاف طریق نبیؐ ہے یہ راہ
 کہ اسرار⁶ مذہب سے واقف ہو تم
 کہ دیدار مہدیؑ سے ہوں فیضیاب
 یہ حسرت نہیں جس کو مومن نہیں
 بتا کر کہا دیکھ لاریب⁸ فیہ
 شیہ انس و جاں مالکِ دو جہاں

یہ نقل صحیحہ بیاں کرتے ہیں
 کہ اک مرد تھا یوسف جعفری
 یہ کہتا ہے وہ مرد شیریں زباں
 برس تین گزرے جو مجھ کو وہاں
 فلک راہ میں کج¹ ادا ہو گیا
 کہا دل میں یادِ خدا کیجیے
 غرض نیتِ صدق کر کے وہیں
 میں فکر عبادت میں تھا ناگہاں
 سوار اس میں ایسے تھے چار آدمی
 وہ چاروں تھے محمل میں یوں آشکار
 وہ محمل میں تھے چار خوشرو⁵ سوار
 مگر اک جواں ان میں تھا انتخاب
 میں حیرت زدہ ہو کے تنکے لگا
 بجز دید آنکھوں کو تھا کچھ نہ کام
 یہ چاروں میں اک مجھ سے گویا ہوا
 تو بھولا نماز اور یادِ الہ
 کہا میں نے لاریب عارف ہو تم
 وہ بولا تجھے شوق ہے بے حساب
 کہا میں دکھلائے خالق کہیں
 جواں اک جو اُن چاروں میں تھا وجیہ⁷
 یہی ہیں یہی ہیں امام الزمان

1- میزِ حا 2- روشنی 3- باہم 4- جسم 5- خوب صورت 6- راز

7- خوب صورت 8- کوئی شک نہیں 9- وقت 10- ظاہر

<p>کوئی معجزہ مجھ کو دکھائیے عیاں سب پہ اپنی کرامات ہے دکھائیں کرامت اسی دم یہیں زمیں سے رواں ہو بسوے فلک دکھائیں یہ قدرت بفضلِ خدا شتر جیسے صالح کا تھا بے پدر یہ دونوں دلیلیں ہیں اعجاز کی زمانے کی اتنے میں بدلی ہوا نہ تھا پر کوئی پر فلک پر گیا ہوئی حجت حق کی حجت تمام کہ یہ ہیں وصی حبیب خدا تو تھا گندمی⁴ رنگ روے امام</p>	<p>میں بولا کرم اور فرمائیے کہا نہں کے اچھا یہ کیا بات ہے اگر کہہ تو اے شیعہ خوش یقین یہ محمل یہ ناقہ ابھی یک بیک نہیں تو شتر¹ سے ہو محمل جدا اڑے محمل اس طرح بے بال و پر پئے² عرض میں نے زباں³ باز کی ادب سے میں کرتا تھا یہ التجا کہ پرواز ناقہ وہیں کر گیا اُڑا جب وہ اشتر حکیم امام اسی شخص نے پھر اشارا کیا نظر کی جو میں نے بشوق تمام</p>
--	---

معراج نامہ

زہے ¹ صنعتِ ربّ لوح ² و قلم
 طلسمات ⁴ قدرت ہویدا ⁵ کیے
 جو ماں باپ سے مہرباں ہے سوا ⁶
 ہمیں معرفت حق کی ہو کیا حصول ⁷
 زہے قدرتِ کردگارِ جلیل
 بدل اُس کی طاعت میں سب ہیں رجوع
 اُسی جانمازِ فلک پر مدام ¹⁰
 ہوئی بدر کو یہ عبادت کی چاہ
 ستاروں کے دانوں کا ستجہ ¹² بنا
 جو عاقل ہے وہ خوب آگاہ ہے
 برآرندہ ¹⁴ حلاوتِ مفلساں
 صدف کو گہرِ باغ کو گل دیے
 نہ چوب و طناب و نہ ¹⁶ میخ و ستوں
 چلے اُس پہ برق و ہوا کس قدر
 زہے شانِ پروردگارِ غنی
 زمین و فلک بحر و بر خشک و تر
 وہ غفارِ تقصیر ¹⁸ آفاق ہے
 ولادت سے پہلے خدائے قدیر
 نہیں دین و دنیا میں اپنا کوئی
 ہماری ہدایت کو کیا کیا کیا

کیے بے ورق جس نے چہرے رقم ³
 کہا گن تو کونین پیدا کیے
 خدا ہے خدا ہے خدا ہے خدا
 کہ ہے ماعرفناک ⁸ قولِ رسول
 کیا آگ کو باغ بہرِ خلیل
 قدرِ ماہ نو ⁹ تک ہے صرف رکوع
 کیا سجدہ خورشید نے صبح و شام
 کہ خود بن گیا صورتِ سجدہ ¹¹ گاہ
 فلک بھی ہے تسبیح خواں دائما ¹³
 کہ بندے ہیں سب ایک اللہ ہے
 کس بیکیاں اور روزی رساں ¹⁵
 جزو کل کو سامان بالکل دیے
 کھڑا حکم حق پر ہے گردون ¹⁷ دوں
 نہ جلنے کا ڈر اور نہ گرنے کا ڈر
 بچھی سب زمیں پر ہے ایک چاندنی
 ہے اُس کی تجلّی سے سب جلوہ گر
 بد و نیک کا وہ ہی رزاق ہے
 پئے ¹⁹ طفلِ مخلوق کرتا ہے شیر
 وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی
 محمدؐ سے ہادی کو پیدا کیا

- 1-واہوا 2-حقیقی 3-لکھا 4-سحر فون 5-ظاہر 6-زیادہ 7-حاصل 8-بچنے کو پہنچانا
 9-ہلال کا بدن 10-ہمیشہ 11-مہر نماز 12-تسبیح 13-ہمیشہ 14-برلانے والا
 15-روزی پہنچانے والا 16-کیلا 17-اونی فلک 18-فاتح 19-کے لئے

<p>علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام خدا بھی کریم اور نبی بھی کریم ہوا اُن کی انگلی سے کلڑے قمر حبیب الہی علی الاتفاق⁴ سپر⁶ حشم کوہ صبر و رضا کہ ایک معجزہ اُن کا قرآن ہے کہ اُمت پہ صدقے نواسے کیے اُسی سے ہے ان صورتوں کی نجات مدار⁸ شفاعت ہے اُن پر تمام جو کلمہ نبی کا نہ ہو درمیاں وہ اللہ کے گھر کا مختار ہے کہ معبود نے پشت پر مہر کی بلا شک ہے مہر نبوت گواہ نزاکت سے اُٹھا نہ سائے کا بار کہ خود سایہ کبریا ہے نبی کہ سائے کا دنیا میں سایہ نہیں مگر اُس کے سائے میں ہے دو جہاں وصی ہو تو ایسا ہو جیسے علی وصی نبی مالک ذوالفقار کہ اللہ کے گھر میں پیدا ہوا علی ہے علی ہے علی ہے علی</p>	<p>جناب محمد شفیع اُنام خدا کی طرح سے ہیں یہ بھی رحیم کہاں برش¹ تیغ کا یہ اثر شہ برق طلعت² سوارِ براق³ چراغ ہدایت سحاب⁵ عطا خرد⁷ وصف میں اُن سب کے حیران ہے یہ رحم اُن کا دیکھو خدا کے لیے یہاں ہے اور واں ہے وہی پاک ذات بھلا کون سا نیک اپنا ہے کام ابھی بات میں ہو قیامت عیاں وہ معبود کا عاشق زار⁹ ہے یہ حق کی بجا لایا وہ بندگی وہ ہے اپنی امت کا پشت¹⁰ و پناہ بدن کا جو سایہ نہ تھا آشکار¹¹ کہوں وجہ¹² جو کہ رہے واجبی بجا ہے اگر سایہ پایا نہیں ہوا کو کہ سایہ نہ اُس کا عیاں محمد سا پیدا نہ ہوگا نبی علی ولی شیر پروردگار نہ بندہ کوئی خلق ایسا ہوا جسے کہتے ہیں سب خدا کا ولی</p>
<p>1- کات 2- دیدار 3- برق کا گھوڑا جس پر معراج ہوئی 4- متفق 5- بادل 6- آسمان 7- عقل 8- مرکز 9- رونے والا 10- نگہبان 11- ظاہر 12- دلیل</p>	

<p>یہ اللہ بیشک ہے خالق کا ہات ولایت کے دریا کا گوہر ہے وہ چلے ہو کے دُلْدُل³ پہ اپنے سوار جہیں پر لگا کر ادب سے چلے شفق کا بنا مچھلی زین پوش کریں تا وضو شاہِ ایماں پناہ کہ ہر مشکل سخت آسان ہے وہ ہے بُت شکن وہ ہے خیر شکن وہی شاہِ دنیا امامِ زمن امامت کا مہدیؑ پہ ہے اختتام مع حضرت فاطمہؑ پنجتن کہ جس طرح سے پنجگانہ نماز وصی حسن پھر شہِ کربلا گواہ اُس پر ہیں چار عنصر سدا شگافندہ⁸ علم پنجم امام کہ جوش جہت کا ہے فرمانروا⁹ کہ ساتوں فلک جن کے ادنیٰ غلام ہیں آٹھوں بہشت اُن کے زیرِ نگین¹⁰ محب اُن کے مومن عدو ہیں شقی محب و نثار اُن پہ ہم اور تم پدر کی طرح سے ہیں گل کے امام</p>	<p>نہ کیوں اُس کے قبضے میں ہو کائنات سپہر¹ شجاعت کا اختر² ہے وہ کسی سمت کو گر وہ عالی وقار یہ خورشید سورج کی اپنی لے چلے آسماں رکھ کے بالائے دوش⁴ چلے آفتاب⁵ کو لے اپنے ماہ جہاں نامِ حیدرؑ پہ قربان ہے وہ مردِ خدا وارثِ مرد و زن وہی زوجِ زہراؑ وہی بوا حسن ہوئے نسل سے اُس کے گیارہ امام نبیؑ و علیؑ و حسینؑ و حسنؑ اطاعت ہے یوں پنجتن کی جواز⁶ حسن بعد حیدرؑ امامِ ہدا امامِ چہارم ہے زین العبا ملائک خدم⁷ باقرؑ نیک نام امامِ ششم جعفرؑ پیشوا ہیں موسیٰ کاظمؑ وہ ہفتم امام امامِ رضاؑ سیدِ ہشتمیں امامِ نهم ہیں محمد حقیؑ علی نقیؑ ہیں امامِ دهم نقی کے خلف¹¹ عسکریؑ نیک نام</p>
<p>4- کاندھوں پر 5- لونا 6- سند 10- زیرِ سلطنت 11- بیٹے</p>	<p>1- آسان 2- تارہ 3- رسول کا گھوڑا 7- نوکر 8- کھولنے والا 9- حکمران</p>

وہ مہدئی دیں بارہویں ہیں امام
گواہ اُس پہ بارہ بروج¹ فلک
تو چودہ ہیں معصوم بھی نورِ حق
یہ ہے ذاتِ اقدس کا جلوہ عیاں
کہ بے دیکھے جیسے کہا رب کو رب
کہ مٹ جائے کفر و ضلالت کا نام
کریں اُن کو بے سرِ شہِ بحر و بر
حبّوں کی حاجت روائی کریں
سوئے قبلہ ربِ دنیا و دیں
شکستہ ہوئی جو پہ سنگِ جفا
کہ جو خون سے سر کے گل⁴ گوں ہوا
ہوا بطن⁵ میں جس کے محسن شہید
جو زہر ہلاہل سے نکلے ہوا
پے اہل بیتِ رسولِ مجید
کہ جو کربلا میں رس⁷ سے بندھا
حقِ حرم اے خدائے حرم
سر اُن کا ہو اور آستانِ علی
کہ آمین کہتے ہیں روحِ الایں
بیا ساقی پاک دامن بیا
شرابِ طہورا کا دے بھر کے جام
کہ بے زینہ¹² چڑھ جاؤں میں عرش

ہے اب جن کے قبضے میں سب انتظام
علی سے ہے ایک نور مہدئی تلک
زمین و فلک کے ہیں چودہ طبق
اگر چہ ہیں غائب امامِ زماں
امامت پہ یوں ان کے شاہد ہیں سب
کہیں جلد ہو اب ظہورِ امام
بہت کافروں نے اٹھایا ہے سر
غریبوں کی مشکل کشائی کریں
مناجات کر اب دبیرِ حزیں³
الہی بہ پیشانی مصطفیٰ
بہ عمامہ سرخ شیرِ خدا
پے فاطمہ اے خدائے مجید
پے قلب صد⁶ پارہ⁶ محتبا
حقِ لب خشک شاہ شہید
خدایا پے دستِ زمیں العبا
حقِ سر بے ردائے⁸ حرم
رہیں شاد سب شیعانِ علی
دعا خوب کی اے دبیرِ آفریں⁹
بیا ساقی عرشِ مسکن¹⁰ بیا
گنہ کی نجاست سے ہوں تلخ کام
پیوں وہ شرابِ طرفے¹¹ اثر

1- آسمان کا بارواں حصہ 2- طبقہ 3- غم زدہ 4- رنگین 5- شکم 6- سوکڑے

7- رسی 8- چادر 9- خوش بحال 10- عرش نشین 11- اچھا لوکھا 12- بغیر سیزگی

ہو خورشید کے جام میں آفتاب
 نہ ہوئے کوئی مجھ کو لے چل جہاں ساقیا
 خدا و نبیؐ کا میں دیکھوں وصال³
 جو کرتے ہیں معراج میں قیل و قال⁴
 بجا دوں میں ان کا چراغ شعور
 بلا شک یہ دعویٰ ہے بیجا انھیں
 احادیث و قرآن ہیں یاں دو گواہ
 فلاطون و بقراط ہوئیں نجل⁷
 یہاں سیوں کو بھی شک ہے دو چند
 گئی روح خیر الورا بے بدن
 کہ معراج حاصل ہوئی خواب میں
 نہیں حرف حق ہے یہ باطل فقط
 صداقت کو جن سے ہوا اعتبار
 کہ صدیق اکبر کا پوتا ہے وہ
 کہ او نامہپ مخبر⁹ صادق است
 کہ معراج احمدؑ میں کچھ شک نہیں
 گئے عرش پر ایک سو بیس بار
 کہ خالق کے مشتاق دیدار تھے
 ہوا بس یہی حلم رب غفور
 علیؑ کی محبت سے غافل نہ ہو
 زیادہ فرائض سے تاکید کی

پرتو ظرف¹ گلی میں نہ لانا شراب
 وہاں مجھ کو لے چل جہاں ساقیا
 دکھا عرش کی سیراے خوش خصال²
 حکیمان بے عقل سلطاں خصال
 بلا لا ذرا ان کو میرے حضور
 ہے انکار معراج میں کیا انھیں
 وہ ہیں علم منطق سے امداد⁵ خواہ
 پڑھوں وہ احادیث میں متصل⁶
 وراے حکیمان وقت⁸ پسند
 ہے بعضوں کا معراج میں یہ سخن
 ہے اکثر کا یہ قول اس بات میں
 سو وہ ہے غلط اور یہ بھی غلط
 امام اُمم صادق نامدار
 زباں سے جو کہتا ہے ہوتا ہے وہ
 صداقت باؤ شاہد ناطق است
 یہ کہتا ہے وہ شاہ دنیا و دیں
 نہیں ایک باری ملا یہ وقار
 وہ سوتے نہ تھے بلکہ بیدار تھے
 گئے عرش پر جب خدا کے حضور
 محمدؐ یہ امت سے اپنی کہو
 برائے ولائے¹⁰ علیؑ ولی

1- مٹی کا برتن 2- خوش صفت 3- ملاقات 4- گفت گو مباحثہ 5- مدد 6- ملا ہوا

7- شرمندہ 8- مشکل پسند 9- خبر دینے والا 10- محبت

<p>میں اس کے ثار اس کے جد کے ثار ہم اس کے نہیں وہ ہمارا نہیں ہے اول تو معراج محبوب رب سوم خلد و دوزخ بروز حساب کہ یہ رتبہ مصطفیٰ ہے ضرور وہ ہرگز نہیں شیعہ مرتضیٰ وہ شاہد ہے معراج پر برملا¹ کہ گمراہ ہرگز نہیں مصطفیٰ نخن اس کا ہر اک ہے وحی خدا قوی جس ملک کے تھے سب سے قوا² مصدق دومرۃ فاسنوا جناب خدا کا مصاحب ہے وہ فاوچی الی عبدہ ہے کہا کہ آگاہ کرتا ہے رب غفور زہے رتبہ آبروے نبی ہوئے فرش سے جلوہ افزائے عرش وہ ماہ عرب آفتاب عجم ولی خدا اور وصی نبی شراب ولایے رسول امم جو انجم سے افزوں ہو جلوہ نگن</p>	<p>یہ فرماتے ہیں صادق نادر نہیں چار چیزوں کا جس کو یقین سو چار چیزوں کی تفصیل اب دوم قبر کا ہے سوال و جواب چہارم شفاعت خدا کے حضور جو منکر ہوا چار میں ایک کا ہے قرآن میں سورہ جو وانجم کا قسم کھا کے کہتا ہے یہ کبریا نہیں خواہش نفس سے کچھ کہا اسے علم تعلیم اس نے کیا وہ روح الامیں رازدار³ خدا کہ عقل و متانت⁴ کا صاحب ہے وہ اسی سورہ خاص میں ایک جا نہیں اس کے معنی بھی اہل شعور کہ پھر وحی بھجوائی سوئے نبی بلایا محمد کو بالائے عرش کدھر ہے میرا ساقی باکرم وہ ساقی کہ جس کا لقب ہے علی پلا دے مجھے وہ شراب با چشم میں کرتا ہوں آراستہ⁵ انجمن</p>
<p>1- کھلا ہوا 2- احساس، قوتیں 3- راز رکھنے والا 4- سنجیدگی 5- سجا</p>	

محمدؐ چلے سوے عرش الہ
شب قدر سے ہے سوا² اس کی قدر
کہ حاصل ہے ہر شب کو ہر آرزو
قمر ماہتابی⁴ کو روشن کرے
کہ آتا ہے گھر میں نبیؐ کے براق
کہ اکثر نے لکھا ہے ماہ رجب
گئے مصطفیٰؐ عرشِ معبود پر
یہ افضل مہینوں میں ہے لا⁶ کلام
کیا طے نبیؐ نے سموات⁷ کو
سنو اس کا احوال یہی سر بسر
کہ تھے خانہ اُمّ ہانی میں شاہ
عقیقہ عصیمہ علیہا الصلوٰۃ
خبر دے رہا ہے یہ برملا
جو معراج کا ان کو پہنچا پیام
کہ مسجد سے مکہ کی ہے یاں مراد
قریب خدا تھے جہاں تھے نبیؐ
کہ جس شب کو جبریلؑ لائے براق
سراپا جواہر کے دریا میں غرق
کہ اک جا پہ دم بھرنہ تھی کل¹¹ اسے
کہ نقشہ تھا رحل اور قرآن کا

یہ شب ہے عجب شب زہے قدر و خاہ
یہ شب وہ کہ جس پر تصدق ہے بدر¹
فلک سے کہو کیوں ہے سرگشتہ³ تو
صبا صاف جنت کا گلشن کرے
زمین کھول دے دیدہ⁵ اشتیاق
کہوں اختلاف روایات اب
ہے اک قول یہ بعد ماہ صفر
پہ ہے معتبر قول ماہ صیام
شب قدر اکیسویں رات کو
مگر کس جگہ سے گئے عرش پر
روایت یہ روشن ہے مانند ماہ
وہ ہمشیرہ سید پاک ذات
مگر آیہ مصحف کبریا
کہ مسجد میں تھے وہ رسولؐ انام
ولیکن مفسر کا رکھ قول یاد
یہاں تھے نبیؐ یا وہاں تھے نبیؐ
یہ کہتے ہیں راوی علی الاتفاق⁸
براق رسولؐ خدا رشک برق
چٹا وہ⁹ کہوں یا کہ چھلبل¹⁰ اُسے
دھرا زیں اس پر عجب شان کا

1- ماہ کامل 2- زیادہ 3- آوارہ 4- چاندنی 5- مشتاق نظر 6- بے شک

7- آسمانوں 8- متفق طور پر 9- غول 10- ظلم دکھانے والا 11- قرار

<p>سو ہے رحل قرآن کی خاطر ضرور ادھر آفتاب اور ادھر ماہتاب نہایت حسین اور نہایت جمیل کہ جیسے نبی کی شریعت رواں لکھا آنکھوں میں وحدۃ الاشتریک حدیثوں سے ہے اس کی سرعت عیاں زمین پر کسی جا ہو سایہ⁴ فلک کہ ہاں انتہا سب زمیں کی دکھا دکھائے تماشا زورِ خدا زمین سے قدم بھی نہ ہوئے جدا کرے قطع مثلِ سمند⁵ خیال ہے اخبار میں اس طرح سے رقم فقط ایسا قامت کہ ہر دل پسند مہارِ طلائع ہزاراں ہزار مکمل⁸ مزین بیاقوت و دُر برابر ضیا کے سبب دھوپ چھاؤں ٹپکتے تھے موتی عرق کے بدل بعینہ⁹ تھے دو دیدہ مہر¹⁰ ماہ رکائیں جو تھیں دو طرف جلوہ گر ادھر ایک حور اور ادھر ایک حور رکھیں اپنی آنکھوں میں ان کے قدم</p>	<p>شرف میں ہے مصحف¹ رسولِ غیور دو چشمِ براق رسالتِ مآب دو پر اس کے مثل پر جبریل بحکم خدا اس طرح وہ دواں² چلن میں درست اور سرعت³ میں ٹھیک کروں اس کی سرعت کا کیا میں بیاں اگر وہ براق رسولِ زمن اور اس سے کہیں شاہِ ارض و سما یہ سن کر براقِ عجائب نما نہ دوڑے نہ جنبش کرے اک ذرا رہ شرق و غرب و جنوب و شمال صفاتِ براقِ رسولِ اُمم نہ کوتاہ تھا وہ نہ چنداں⁶ بلند رکابِ سفید از دُرِ شاہوار زبرجد⁷ کے دو پر جواہر سے پُر زبرجد کے کان اور موتی کے پاؤں میں سینہ کو نیساں کہوں فی المثل رکابِ براقِ فضیلتِ پناہ نہ دیکھے انھیں چشمِ شمس و قمر وہ تھی آنکھ کھولے بعیش و سرور کہ اسوار جب ہوں رسولِ اُمم</p>
<p>4- سائبان 5- خیال کا گھوڑا 6- زیادہ 10- سورج چاند</p>	<p>1- قرآن 2- بھاگے 3- رفتار 7- زمرد 8- جڑواں 9- بالکل</p>

تصدق تھے میکال بالائے زیں
 لیے ہاتھ پر حلہ¹ ہائے جناں
 بسا عطر قدرت میں سارا لباس
 ہر اک تار تسبیح کا تار تھا
 کہ تسبیح میں جیسے شمسوں² کی زیب
 کہیں پردہ شرع ہوئے نہ فاش
 نبیؐ سے وہ بولا علیک اصلوت
 فقط قدرت رب کون و مکاں
 سو اس حامی سے کی ملاقات واہ
 محمدؐ سے روح الامیں نے کہا
 بصد شوق پھر یہ دیا ہے پیام
 ملک اور سب انسان تجھ پر نثار
 ہر ایک ذرے کو نور سے بھر دیا
 مرے آسمانوں کی بھی سیر کر
 بجز اشتیاق⁶ اشتیاق اشتیاق
 قدم رکھ کے ان کو سرفراز کر
 شتاب آئیے اب شتاب آئیے
 مگر عرش معبود تیرا ہے گھر
 دکھاؤں تجھے سدرۃ المنہا
 جو تو آکے دیکھے خوشی ہو نصیب
 یہ گویا نصیب فلک سے کھلا

لگام اس کے تھامے تھے روح الامیں
 سرفیل اس کے جلو میں رواں
 وہ حلے کی زینت وہ فرحت کی باں
 فقط رشتہ نورِ غفار تھا
 وہ تکتہ و بند اس کے طلعت فریب
 میں جامے³ کا مضمون کروں کیا تلاش
 سنے ہے کہیں پیرہن کی یہ بات
 وہ جامہ نہ تھا یہ غلط ہے گماں
 محمدؐ کا مشتاق تھا جو الہ
 غرض دے کے یہ ہدیہ کبریا
 خدا نے کہا ہے درود و سلام
 کہ اے عاشق خاص پروردگار
 زمیں کو تو پُر نور تو نے کیا
 زمیں سے عزیمت⁴ مع الخیر کر
 نہیں اور اظہار اہل⁵ فراق
 مری عرش و کرسی کو ممتاز کر
 یہاں اے رسالت مآب آئیے
 تیرا دل ہر اک وقت میرا ہے گھر
 پہناؤں تجھے حلہ ہائے ضیا
 یہاں ہے تماشا عجیب و غریب
 در آسمان تیرے خاطر ہے وا⁷

1- جنتی لباس 2- تسبیح 3- لباس 4- سفرخیریت سے کرو 5- اہل ہجر

6- مشتاق ہیں 7- کھلا ہے

عجب باغ ہے اور عجب نہر ہے
یہاں دیکھ آکر علی کا وقار
وہاں تیرے پاس اور یہاں میرے پاس
وہیں سجدہ شکر ایزد کیا
عجب مژدہ¹ تم لائے روح الامیں
میں آنکھوں سے چلتا ہوں اس راہ میں
جو کچھ کہہ پئے نذر لیتا ہوں
کسی شے کی حق کو نہیں احتیاج
فقط نذر اس کی ہے عجز و نیاز
کہ یہ سب میں ہے اور خدا میں نہیں
بہت خوب اے قاصدِ کردگار
وہ جامہ دیا اور عمامہ دیا
کہ جو اپنے جامہ سے باہر ہوئے
تن اس کی ضیا اور وہ تن کی ضیا
کہ انا فتحا تھا جس پر رقم
ہوئی زینت⁴ افزائے زین براق
جلو کے لیے آئے حور و ملک
صدا ڈڑے ڈڑے سے تسبیح کی
ادب سے لیے حضرت جبریل
کہ نصر من اللہ فتح قریب
وہ سب مصطفیٰ کی سواری میں تھا

عجب یاں ہے بستی عجب شہر ہے
وہاں بھی علی سب کا ہے تاجدار
یہ اللہ ہے کس قدر حق شناس
سنا جب نبیؐ نے پیامِ خدا
کہا مسکرا کر ہزار آفریں
طلب ہے میرے حق کی درگاہ میں
ولیکن تہہ دست میں کیا چلوں
کہا اس نے اے فرقہ² عالم کے تاج
غنی ہے غنی ہے وہ بندہ نواز
پسند اس کو ہے عجز اے شاہِ دیں
یہ گویا³ ہوئے احمد نامدار
سرافیل نے نذر جامہ دیا
یہ اس جامے سے خوش پیہر ہوئے
بدن نور کا جامہ بھی نور کا
دھرا سر پہ عمامہ باصدِ حشم
غرض چست ہو کر بصدِ اشتیاق
چلا وہاں سے مرکب⁵ جو سوئے فلک
ہوا باغ در باغ تفریح کی
عنان⁶ براقِ رسولِ جلیل
یدائے سرافیل مثل نقیب
تجمل⁷ جو فرمان باری میں تھا

1- خوش خبری 2- عالم کے سر 3- بولے 4- سجاوٹ 5- گھوڑا 6- مہار

7- شان و شوکت

فلک نے محمدؐ پہ ہر ایک گام¹
 کدھر کو گیا ساقی رشک حور
 پلا دے مے عقل کا بھر کے جام
 اب اس مے کا بس شوق ہے سر بسر
 نہ کیوں ذہن کو ہو ترقی حصول
 نبیؐ سے احادیث میں ہے لکھا
 نظر آیا واں ایک ملک باوقار
 وہ تھا صاحب الخطف اہل ادب
 شیاطین جاتے ہیں جب چرخ تک
 اس ابلیس کو وہ ملک تب شتاب³
 شیاطین کا واں گزر ہوے کب
 یہ دی اس ملک نے نبیؐ کو صدا
 دیا مصطفیٰ نے جواب سلام
 چلے وہاں سے آکے رسولؐ عباد
 ملا اک فرشتہ بشکل کریہہ⁵
 ہوئے سب ملک خندہ⁶ زن جا بجا
 یہ گویا ہوئے تب رسولؐ مبین
 کہو اس فرشتے کا کیا نام ہے
 ہوئے خوش ملائک مجھے دیکھ کر
 عجب اس ملک کی ہے شکل مہیب⁷
 وہ بولا کہ نام اس کا جبار ہے

تصدق میں تارے اُتارے تمام
 پلا دے شراب صراحی نور
 کہ میں عقل اول کا پاؤں مقام
 کہ آغاز و انجام کی دے خبر
 کہ اب چرخ اول پہ پہنچے رسولؐ
 کہ جس دم میں پہلے فلک پر گیا
 فرشتے مطیع² اس کے ستر ہزار
 سنو صاحب الخطف کی شرح اب
 کہ معلوم ہو حال اہل فلک
 لگاتا ہے گردوں سے تیر شہاب⁴
 وہ تیر شہابی سے جلتے ہیں سب
 علیک الصلوات اے حبیب خدا
 در آسماں اس نے کھولے تمام
 ہوا ہر ملک دیکھ کر شاد شاد
 سراپا وہ قہر خدا کی شبیہ
 مگر وہ فرشتہ نہ مطلق ہنسا
 بتاؤ تو اے جبریلؑ امیں
 اسے حق کی جانب سے کیا کام ہے
 نہ خنداں ہوا وہ فرشتہ مگر
 کہ ترساں ہے جس سے خدا کا حبیب
 یہ اہل جہنم کا مختار ہے

1-قدم 2-اطاعت گزار 3-جلدی 4-شہاب ناقب 5-بدنما 6-ڈراؤنا

7-خوف زدہ

ہمارا تمھارا ہے مالک خدا
یہ کرتا ہے اہل خطا پر عذاب
نہ آگے ہنسے گا نہ اب تک ہنسا
کیا اس ملک کو نبیؐ نے سلام
بشارت² تجھے اے نبیؐ الورا
ابد تک وہ جنت میں دلشاد³ ہیں
عذاب ان پہ ہوتا ہے ہر دم سوا
میں ہوں آج مہمانِ ربِّ جلیل
دکھا دو مجھے اب جہنم کی سیر
تماشاے دوزخِ نبیؐ کو دکھا
کھلے لاکھوں ابواب⁵ رنج و بلا
تو یہ سیر دیکھی خدا کی پناہ
کہیں الخذر⁷ الخذر الخذر
کہیں الغیاث⁸ الغیاث الغیاث
مہیا⁹ ہے خالق کا قہر و غتاب
کہ کہتا تھا بد بات ماں کو ہمیش
جہنم میں کرتی تھیں وہ شور و شین
جو لتا تو لتا فقط حیض کا
کہ شوہر کے گھر میں کیا تھا زنا
ملک ان پہ تھے آتش افروختہ¹³
مسلل بزنجر آتش تمام

یہ مالک ہے دوزخ کا یا مصطفیٰؐ
بارشاد¹ معبودِ روزِ حساب
بہت اس کے دل کو ہے خوف خدا
سنا ماجرا جب کہ اس کا تمام
جواب سلام اس نے دے کر کہا
تیرے دوست دوزخ سے آزاد ہیں
جہنم میں تیرے عدو کی ہے جا
کہا مصطفیٰؐ نے کہ اے جبریل
نہ تم غیر ہو حق سے نہ میں ہوں غیر
تو مالک سے جبریلؑ نے تب کہا
کیا اس نے دوزخ کے ایک در کووا⁴
نبیؐ نے جو کی سوئے دوزخ نگاہ
ادھر الحفیظ⁶ الاماں ہے ادھر
کہیں قہر خالق کا برپا اثاث⁷
گنہگاروں پہ ہو رہا ہے عذاب
کسی کے دہن میں ہے عقرب کا نیش¹⁰
کئی عورتوں کے کھلے عورتین
نہ کپڑا نہ لتا¹¹ بدن سب کھلا
فقط خون حیض ان کی آب و غذا
کئی مرد ہیزم¹² صفت سوختہ
تھے گرز آتشی سر پہ ان کے مدام¹⁴

1-ارشاد کیا 2-خوش خبری 3-دل خوش 4-کھولا 5-دروازے 6-خدا حفاظت کرے 7-خدا کی پناہ
8-فریاد 9-حاصل 10-ڈنگ 11-کپڑے کا مٹھا 12-لکڑی 13-آگ لگنا 14-ہمیشہ

یہ مرقوم بالائے لوحِ جبین
یہ ایذا³ کا سب کی روا⁴ دار تھا
لگاتے تھے ڈنک اڑدہائے ستر⁵
کہ توبہ ہے توبہ ہے یا کردگار
عذاب ان پہ ہے کیوں تہوں سے سوا⁷
سدا اپنی زوجہ سے بیزار تھے
سفر میں کئی شخص ہیں دل ملول⁸
محمدؐ نے سمجھا یہ سب ہیں بخیل
یہ سب ان بخیلوں نے کھلایا پیا
کہ دوزخ کے مائین تھے وہ عیاں
اور ان میں فقط مار⁹ و کژدم بھرے
یہ صندوق آتش ہیں کس کے لیے
کہ جن کے لیے کژدم و مار ہیں
یہ ہے فسق و کفر و ضلالت کی جا
کہ دنیا کی خاطر گنوائیں گے دیں
پیبرؐ اور آلِ پیبرؐ کا حق
کہ حقدار سب فقر سے ہوں تباہ
لگائیں گے زہرا کو دڑا¹¹ شریر
گرائیں گے پہلوئے زہراؑ پہ در
پئیں گے وہ کعبے کے اندر شراب
ہمیشہ ہے دوزخ میں ان کا مقام
کہ آئے دو قصرِ گلی واں نظر
جہنم میں ہیں دو مکانِ گلی
کہ کون ان مکانوں میں ہوگا کہیں
مگر عدل سے اُس کے خوش ہے خدا

کسی کی سوئے پشت مشکیں¹ بندھیں
یہ ظالم تھا اور مردم² آزار تھا
ہر اک مرد کے عضو مخصوص پر
یہ چلا رہی ہیں وہ تفسیر⁶ وار
یہ مالک سے بولے رسولِ خدا
کہا اس نے یہ سب زنا کار تھے
پھر اتنے میں کیا دیکھتے ہیں رسولؐ
لیے مال سر پر ہیں خوار و ذلیل
لہو سے ہر اک اشرفی روپا
نظر آئے پھر تین صندوق وہاں
وہ صندوق آتش میں اک جا دھرے
نبیؐ نے تصور یہ دل میں کیے
الہی بڑے وہ گنہگار ہیں
منادی پکارا کہ یا مصطفیٰ
وہ ہیں اہل ظلم اہل شر اہل کین
ستمگار چھینیں گے حیدر کا حق
نہ وہ خمس دیں گے فدک لے کے آہ
علیؑ کو رس¹⁰ میں کریں گے اسیر
جلائیں گے بے رحم حیدر کا گھر
جلائیں گے قرآن کو بھی بے حساب
عذابِ خدا ہے انھیں پر تمام
ابھی سُن رہے تھے خیر البشر
زبے قدرت کردگارِ قوی
کہا مصطفیٰؐ نے کہ روح الامیں
وہ بولا کہ اے خیر کون و مکان

1- بازو 2- لوگوں کو تکلیف پہنچانا 3- تکلیف 4- جائز سمجھنا 5- دوزخ 6- غلطی پر
7- زیادہ 8- رنجیدہ 9- سانپ بچو 10- رشی 11- حلاق

<p>عیش¹ ہے تمہارا یہ رنج و تعب² جو حق کی امانت ہے لے جاؤں گا بتا روح انساں کے مجھ کو خواص نہیں مجھ کو معلوم کچھ حالِ روح ہے مجھ کو یہ حکمِ خدائے قوی فقط اس کے سینے پہ رکھ دے تو ہات تو آتی ہے مٹھی میں کچھ شے نظر وہاں اپنی مٹھی میں کرتا ہوں وا تو پاتا ہوں میں ایک داغ سیاہ جو ایک دم میں دیکھوں تو پھر کچھ نہیں لبِ لعل سے یوں ہوئے درفشائیں ہیں شیعہ علی کے میرے دوست سب ترحم³ سے تو قبض جاں کیجو غلامانِ حیدر پہ صدقے ہیں ہم بشفقت سدا قبض کرتا ہوں جاں نسیم بہشت اس کی خاطر چلی نظر آئے پھر دو ملک ناگہاں تیری راہ میں جو لٹاتا ہے مال اسے بخش مال و متاع⁶ کثیر کہ اے صانع⁷ گلشنِ کائنات کہ کچھ راہ میں تیری دیتے نہیں</p>	<p>میں کہتا ہوں یہ اہل خانہ سے تب ابھی تو میں کتنے ہی بار آؤں گا کہا مصطفیٰ نے کہ اے عبدِ خاص یہ کی عرض اس نے کہ اے فخرِ نوح مگر اتنا دریافت ہے یا نبیؐ کہ جب قبض کر روح اہل حیات میں ہاتھ اپنا رکھتا ہوں جب سینے پر جہاں مجھ کو ہوتا ہے حکمِ خدا ہتھیلی پہ کرتا ہوں جو پھر نگاہ نشان سیاہی بھی اے شاہِ دیں سنا جب نبیؐ نے یہ سارا بیاں سفارش میں کرتا ہوں امت کی اب نہ شیعوں کو صدمہ کوئی دیجو کہا اس ملک نے کہ خیر الامم پدر کی طرح ان پہ ہوں مہرباں دمِ نزع جس نے کہا یا علیؑ یہ سن کر ہوئے مصطفیٰ شادماں⁴ دعا ایک کی تھی کہ یا ذوالجلال عوض⁵ دے اے اے خدائے قدیر ملک دوسرا کہہ رہا ہے یہ بات جو ہیں اہلِ دولت بروئے زمیں</p>
<p>1- بے کار 2- غم 3- رحم کے ساتھ 4- خوش حال 5- بدلے 6- دولت 7- صنعت گر</p>	

کہ محتاج ہو جائیں وہ بدتمیز¹
 کروں آسمانِ دوم کو بھی طے
 زمینِ دگر آسمانِ دگر
 گئے دوسرے چرخ پر ایک بار
 وہ عیسیٰ و یحییٰ تھے نیکو³ خصال
 کہ گریاں و لرزاں بخوفِ الہ
 وہ گریاں سدا اور یہ خنداں⁴ مدام⁵
 وہاں سے جواب آیا تجھ پر درود
 ہوا غرق حیرت خدا کا حبیب
 ہر اک صرف طاعاتِ رپِ علا
 کبھی حکمِ خالق سے ہیں پردہ پوش
 تو کی عرض روحِ الایں نے شہا
 یہ ہیں من⁷ و عن ان کی شکلیں تمام
 وہی فعل کرتے ہیں یہ بر محل
 کہ کیا عیب⁸ پوشی ہے ستار کی
 یہ شکلیں بھی کرتی ہیں ذکرِ خدا
 ذرا میرے بندوں کی دیکھو نماز
 نمازی کو دیتے ہیں یہ سب دعا
 تو ہوتا ہے یہ حکمِ خالق وہیں
 اب ان شکلوں پر ڈال دو تم حجاب⁹
 فرشتے نہ دیکھیں بشر کا گناہ

ذلیل ان کو کراے خدائے عزیز
 پلا سا قیا دوسرا جامِ مے
 وہ ساغرِ پلا جس سے آئے نظر
 غرض رفتہ رفتہ رسولِ کبار²
 نظر آئے دو شخص صاحبِ جمال
 بیاں کیا کروں حالِ یحییٰ کا آہ
 مگر خندہ زن عیسیٰ نیک نام
 سلام ان پہ بھیجا محمدؐ نے زود⁶
 پھر آیا نظر ایک حالِ عجیب
 ہیں شکلیں بہت مختلف ایک جا
 کبھی ہیں وہ گویا کبھی ہیں خموش
 رسولؐ خدا کو تحیر ہوا
 ترے کلمہ گو جتنے ہیں خاص و عام
 زمیں پر وہ کرتے ہیں جو کچھ عمل
 مگر دیکھ رحمت تو غفار کی
 بشر جبکہ کرتے ہیں طاعتِ ادا
 یہ کہتا ہے تب خالق بے نیاز
 ملک دیکھتے ہیں سر اپنا اٹھا
 گنہ جبکہ کرتے ہیں اہلِ زمیں
 کہ بندوں پہ ہے رحمتِ بے حساب
 یہی بس ہے منظور ذاتِ الہ

1-بدلیقہ 2-رسول بزرگ 3-نیک صفات 4-ہنس کھ 5-ہیشہ 6-جلدی

7-ہو بہو 8-عیب چھپانا 9-پردہ

کہ تو جامِ سوم دے کہ ثالث¹ بخیر
 گلابی پر اب دے گلابی مجھے
 کہ ثالث بخیر اس کا ہوئے خمار²
 لگا زینہ آسمان سوم
 کہ جس کے لیے ہے سلام و صلوات
 کہ دیکھو گئے ہیں کہاں سے کہاں
 نہ تھا بیچ میں پر کوئی دھوا
 گئے آسمان سوم پر وہ جب
 پئے جلوہ گاہ جناب رسولؐ
 کہ چالیس قسموں کے تھے اس میں نور
 مقام ان کا تھا دورۂ عرش پر
 لکھا ہے کہ ان میں تھا اک زرد نور
 ہیں سب زردیاں زرد اس نور سے
 کہ جس سے ہے سب سرخیوں میں بہار
 کہ ہر ایک میں سے ہر اک کا ظہور
 ہر اک اس میں چاندی کی زنجیر تھی
 تو فوراً نلے نور تھا آشکار
 نہ باقی رہی پھر کسی کو مجال
 گریزاں³ ہوئے چار سوئے فلک
 مشابہ ہے نورِ خدا سے یہ نور
 کہا اس نے اللہ اکبر سہ بار

ہوا ساقیا اب میرا حال غیر
 پلا بادۂ آفتابی مجھے
 پلا تیسرا ساغر خوشگوار
 ہے درپیش³ سر⁴ مکان سوم
 رسولؐ خدا اشرف کائنات
 اسی کی یہ معراج کا ہے بیاں
 محمدؐ تھا یا خالق دو سرا
 عروج بنی کا سنو حال اب
 ہوا مجمل نور کا واں نزول
 وہ محمل بہ از چشم شہلائے⁵ حور
 وہ محمل میں جو نور تھے جلوہ گر
 وہ سب نور تھے جو نبیؐ کے حضور
 وہ افروز تھا مشعل طور سے
 اور اک نورِ سرخ ان میں تھا آشکار
 اسی طرح سے مختلف سارے نور
 وہ محمل کہ قدرت کی تصویر تھی
 ہوئے جب کہ محمل پہ حضرت سوار
 رسولؐ خدا کا جو دیکھا جلال
 تو سبوح⁶ و قدوس⁷ کہہ کر ملک
 یہ تھا شور ہر سمت نزدیک و دور
 ہوا جب یہ جبریلؑ پر آشکار

1- تیسرا 2- نقشہ جنتی 3- آگے 4- راز 5- سر نیل رنگ 6- بڑا پاک

7- عظمت والا 8- فرار

کہ یہ نور ہے نور پروردگار
سلامِ نبیؐ کے لیے سر جھکاؤ
حضورِ جنابِ رسولؐ انا
سلامِ علیک اے حبیبِ خدا
ہے بھائی تمہارا علیؑ کس طرح
میرا پیشوا² ہے علیؑ ولی
علیؑ نے مجھے گنج³ ایمان دیا
علیؑ میرا مرشد تھا روزِ ازل
علیؑ تھا علیؑ تھا علیؑ تھا علیؑ
ذرا پرورش اتنی فرمایو
خدا کا درود اور ہمارا سلام
کہ تم میرے بھائی سے آگاہ ہو
نہ پچائیں کیوں کر علیؑ کو بھلا
لیا ہم سے میثاق روزِ ازل
علیؑ ہے میرا شیر اس کا وصی
پڑھا کرتے ہیں ہم درود و سلام
علیؑ ولی ہے خدا کا ولی
کہ چرخِ چہارم ہوا اب عیاں
کہ ہو ربع⁶ مسکوں سے رتبہ بلند
کہ ہو چار عنصر کو قوت زیاد
کہ جیسے خدا کی کتابیں ہیں چار

ملائک سے بولے نہ ہو تم فرار
گلِ اعتقاد اس کے ہدیہ کو لاؤ
ہوئے جمع پھر تو فرشتے تمام
یہی چار جانب تھی پھر تو ندا
سبھوں نے یہ پوچھا بعیش¹ و فرح
فرشتہ کوئی کہتا تھا یا نبیؐ
کسی نے کہا یا شرہ انبیاء
کوئی ملتمس⁴ یوں ہوا بر محل
کسی نے کہا جب نہ تھی شے کوئی
زمین پر جو تم یا نبیؐ جایو
علیؑ سے یہ کہہ دیجو لا کلام
ملائک سے بولے شرہ نیک خو
ملائک نے کی عرض یا مصطفیٰ
یہ ہے امر معبود و عزوجل
محمدؐ کو بیشک سمجھو نبیؐ
تیرے نام پر اور علیؑ پر مدام⁵
خوشا رتبہ شیعانِ علیؑ
کدھر کو ہے ساتی عیسیٰ مکاں
مئے چار سالہ پلا ہوشمند
پلا چار ساغر مجھے شاد شاد
ہوں اس طرح چاروں فلک آشکار

1- آرام اور خوشی 2- رہنما 3- خزانہ 4- التماس 5- ہمیشہ

6- ¼ حصہ دنیا کا جو شکلی ہے

<p>کہ چاروں طرف مُردے ہوں زندہ دم کہوں مُردے کو قُمْ بِاِذْنِ اللہ کہ دریائے قدرت تلاطم² پہ ہے ادھر سے عروج جنابِ رسولؐ کہ آغاز ہوتی ہے پھر داستاں بنوک³ کلیدِ عطاءِ خدا کہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ يَا رَسُولُ یہ چاروں طرف نفل اُٹھا واہ واہ مصور⁶ بہ نیکی مجسم⁷ بنور کہ یہ کون ہے مردِ نیک اے انجی سدا شغل تسبیح و تقدیس ہے رَفَعْنَا مَكَانًا عَلَیْهَا کہا دیا اس کو ہم نے مکانِ بلند درو اس نے بھیجا بصد احترام نبیؐ نے نبیؐ سے ملاقات کی ملک اُس کے تابع تھے ستر ہزار وہ اک اک تھا مقبول درگاہِ رب ملانک تھے خدمت میں ستر ہزار کہا اس سے روح الامیں نے کہ تم رہے گا قیامت تلک ایستاد¹⁰ کہ کہتا ہے وہ فخر کون و مکاں</p>	<p>پلا وہ شرابِ مسیحا¹ پلا وہ مئےِ زندگانی پناہ عجب سیر چرخِ چہارم پہ ہے ادھر رحمتِ کبریا کا نزول سنو دوستانِ رسولؐ زماں درِ آسمانِ چہارم کھلا ہوا فتح در سے یہ مژدہ⁴ حصول گئے جب کہ چرخِ چہارم پہ شاہ نظر آیا واں ایک مردِ غیور⁵ یہ جبریلؑ سے ہنس کے بولے نبیؐ کہا اس نے مولّا یہ اور لیں ہے اسی کے لیے حق نے یا مصطفیٰؐ کہ اور لیں کا عجز آیا پسند کیا پھر محمدؐ نے اس کو سلام ہوئے رسمِ باہم مدارات⁸ کی نظر آیا پھر اک ملک با وقار ملانک جو اس کے تھے محکوم⁹ سب غرض ہر فرشتے کا یہ تھا وقار سنو حال پہلے فرشتے کا تم اٹھا اپنی جا سے وہ نیکو نہاد اب آگے سنو تم نبیؐ کا بیاں</p>
<p>1- فطرت 2- طوفان 3- کنجی کی نوک 4- خوش خبری 5- غیرت مند 6- نیکی کی تصویر 7- نورانی بدن 8- خاطر 9- اطاعت گزار 10- کلڑا ہونا</p>	

<p>نظر آیا ایک قبة¹ خوشنما وہ استبرق سبز سے آشکار اخی² ہے یہ قبة عجب خوش نما کہ ایسا کہیں قبة دیکھا نہیں کہ اے فخر عالم رسالت³ مآب عیان شہر قم کی یہ تصویر ہے ہر اک زعفران سے ہے خوش رنگ تر زراعت زمیں کی ہے سب با مراد کہ ناف زمیں ناف⁴ مشک ہے دکھا دو مجھے پاس سے یہ زمیں تو گویا وہیں تھا نبی کا براق تو دیکھا ہیں سب شیعیان علی بظاہر عزیز اور باطن حقیر بھرا اس کے بچوں میں جرم و گناہ تو جبریل بولے کہ شیطان ہے ہے گمراہ کرتا انھیں یہ شقی کہا سوئے شیطان کہ قم اے شقی تو کر ان کے اعدا سے مکر و دغا ہوا قم اسی وجہ سے اُس کا نام پلا جام حب رسول⁵ زمن در چرخ پنجم کشادہ ہوا</p>	<p>کہ چرخ چہارم پہ میں جب گیا وہ قبة تھا ایک رکن اس کے تھے چار محمد⁶ سے روح الامیں نے کہا مثال اس کی گویا کہ پیدا نہیں دیا جبریل امیں نے جواب یہ جتنے کہ کام اس کا تسخیر⁷ ہے زمیں اس کی خوشبو ہے اور خشک و تر کہیں مشک سے اس کی خوشبو زیاد حیا سے وہاں مشک تر خشک ہے کہا مصطفیٰ نے کہ روح الامیں ہوا شہر قم کا جو یہ اشتیاق⁸ لگے دیکھنے شہر قم کو نبی نظر آیا ناگاہ اک مرد پیر بڑا اس کا جبہ⁹ بڑی سی کلاہ⁷ نبی نے کہا یہ بھی انسان ہے یہاں سارے شیعہ جو ہیں متقی یہ سنتے ہی غصہ میں آئے نبی تجھے شیعیان علی سے ہے کیا نبی نے وہاں قم کہا لا کلام⁸ پیا ساقی محفل خجتن شش و پنج⁹ کیا ہے مجھے مے پلا</p>
<p>1- گنبد 2- بھائی 3- فتح کرنا 4- مشک کی پٹلی 5- مشتاق 6- مہا</p>	<p>7- ٹوپی 8- فوراً 9- شک و شبہ (محاورہ)</p>

<p>کہ تا چرخ پنجم پہ پہنچے قیاس¹ کہ ہے اوّل پختن کی ثنا اُدھر پیشوائی کو نورِ خدا گئے پانچویں آسماں پر رسولؐ رسولوں نے اٹھ اٹھ کے تعظیم کی محمدؐ بتاؤ علیؑ ہیں کہاں ہے میری جگہ وہ میرا جانشین سوا تم کو توفیق دی ذوالجلال شناسائی کیا ہم ہیں ان کے غلام لیا ہم سے بیان⁴ حبّ علیؑ حج بیت معمور کرتے ہیں ہم کہ اس سے منور ہے چشمِ امید ترے بعد نامِ علیؑ لاکلام اسی طرح سے تا مہدیؑ دیں ازل سے خدا نے لکھے ہیں تمام فدا ہیں مہمانِ مولّا کے ہم ہر اک روز جاتے ہیں ہم پانچ بار کہ برتر ہیں ہم سے وہ عالی شیم⁵ ہزار آفریں اور ہزار آفریں رہیں حبِّ حیدرؑ میں شام و سحر</p>	<p>ذرا جمع کر اپنے پانچوں حواس مے ساغر پنج سورہ پلا ادھر سے تو جاتے ہیں خیرالوراء ہوا اوج پر اوج² ان کو حصول ملائک نے جھک جھک کے تسلیم کی کیا مشفق³ قدسیوں نے بیاں یہ ہنس ہنس کے بولے رسولؐ الایمیں مگر تم ہو اس کے شناسا کمال یہ سُن کر فرشتے پکارے تمام کیا حق نے مخلوق جب یا نبیؐ ہر اک سال اے پیشوائے اُمم وہاں ایک نامہ رکھا ہے سفید ہے اس نامے میں پہلے حضرت کا نام پھر اس میں ہے نامِ حسنؑ بعد ازیں اماموں کے بعد اس میں شیعوں کے نام وہ ہر سال پڑھتے ہیں جا جا کے ہم زیارت کو شیعوں کے اے تاجدار بچھاتے ہیں پر ان کے زیرِ قدم ہیں سب شیعہ مختارِ خلدِ بریں یہ تو اپنی اُمت کو تاکید کر</p>
---	---

1-خیالی 2-بلندی 3-شفیق 4-عہد 5-نظرت

تو دوزخ کو پیدا نہ کرتا خدا
در آسمان ششم اب کھلا
کہ چرخ ششم پر گئے مصطفیٰ¹
بیاں ہوتی ہے داستان ششم
کہ ہاں آن پہنچے رسول خدا
شتاب² آئیں حوران باغ جناں
تو ہاں جھاڑو پلکوں سے گردِ براق
کہ مشتاق محبوب کا ہے خدا
بڑھے جانیو ہاں بڑھے جانیو
ہوا آسمان ششم پر مقیم
کہ ہے راہ میں اشتروں کی قطار
جہیں پر ہے کلمہ نبی کا لکھا
کسی کی ہے دُم نقرہ³ کی سر بسر
نگہبان ایک ایک کے دو دو ملک
سراپا وہ اسرارِ حق سے بھریں
کتائیں عجب اور جزاں عجب
کہ یہ کیا ہے اے قاصدِ کبریا
تو ہے کاشف⁴ علم سر خدا
یونہی میں نے اونٹوں کی دیکھی قطار
کہ یہ کب سے ہے اور کب سے نہیں
تو ہے عالم آسمان و زمیں

اگر ہوتے سب شیعہ مرتہا
بلا میرے ساقی کو جلدی بلا
پلائے مئے ساغرِ اسطفا¹
سنو قصہ آسمان ششم
یہ چرخ ششم پر ہے نعلِ جاہجا
شتاب² آئیں حوران باغ جناں
جو کھل³ الجواہر کا ہے اشتیاق
مگر عرش سے آرہی ہے صدا
زیادہ نبی کو نہ ٹھہرائیو
غرض وہ براقِ رسول کریم
تو کیا دیکھتے ہیں رسولِ کبار
وہ اشتر سراپا ہیں نورِ خدا
کسی ناتقے کا ہے زبرد⁴ کا سر
قطاران کی مشرق سے مغرب تلک
ہر اک اونٹ پر دو کتابیں دھریں
کتابوں کے جزدان پر نورِ سب
یہ جبریل سے مصطفیٰ نے کہا
وہ بولا کہ اے خلق کے پیشوا
میں پیدا ہوا جب سے اے تاجدار
نہیں یہ خبر مجھ کو یا شاہِ دیں
کتابوں کے مضمون سے واقف نہیں

1- پاکیزہ 2- جلد 3- فرشتے 4- جواہرات کا سرمہ 5- زمرد 6- چاندی

7- جاننے والا

کہ ہے درج¹ کیا اے رسالت² مآب
قطار اونٹ کی تھم گئی ایک بار
اُسے دستِ اقدس سے کھولا شتاب³
نہ تھا اس میں کچھ ذکرِ حور و ملک
فقط ایک علی کے فضائل تھے سب
علی کی فضیلت ہے پھر کم سے کم
پر اب بھی ہے وصفِ علیٰ ما تمام
فضائل کے خرم⁴ کا ایک دانہ ہے
نہ اس دین حق کو وہ باطل کریں
انہیں سے ہے ان کے کتب میں رقم
کہ انکار کرتے ہیں وہ بار بار
کہ گوز⁵ شتران کے ہیں سب سخن
نہیں ہے کسی اور کا یہ وقار
تو معراج کی داستان کر رقم
شرابِ شریعت سے کر سب کو مست
کہ باقی رہا ایک اب آسمان
عجب منہر ہفت پایہ ملا
نبیؐ نے کہا یہ ندائے عجیب
تردو⁶ نہ کر اے رسالت⁷ مآب
یہ طوبی⁸ ہے اس شور سے نعرہ زن⁹

ذرا پڑھئے تو لے کے کوئی کتاب
گئے تب محمدؐ قریب قطار
اُٹھالی محمدؐ نے تب اک کتاب
پڑھا اس کو اول سے آخر تک
نہ حال عجم تھا نہ ذکرِ عرب
تمامی پہ یہ حرف تھا اک رقم
ہیں ان سب کتابوں میں وصفِ امام
یہ مدح علیؑ کا کتب خانہ ہے
کہاں ہیں منافق خدا سے ڈریں
روایت یہ اونٹوں کی سب یک قلم
بنے ہیں عبثِ اُشتر¹⁰ بے مہار
ضالمت¹¹ سے پُر ان کے ہیں سب سخن
یہ ہے رتبہ شہادۃ دلدل سوار
کدھر پھر گیا اے سمند¹² قلم
کہاں ہے تو اے ساقی حق پرست
لبالب پلا جام تو ساتواں
گئے چرخ ہفتم پہ خیرالوراء
سنی ناگہاں ایک صدائے مہیب¹³
کہا جبریل امیں نے شتاب
تیرے عشق میں اے رسولِ زمن

1-جواہرات کا ڈبہ 2-جلدی 3-کھیتی 4-اونٹ 5-گمراہ 6-اونٹ کی رتھ

7-قلم کا گھوڑا 8-ڈراؤنی 9-شک 10-دست کا لمبا درخت 11-شور کیا

شبط پاس طوبی کے تھیں ڈالیاں
 یہ فرماتے ہیں سید انبیاء
 در ہر فلک پر لکھا تھا یہی
 غرض چرخ ہفتم سے خیرالوراء
 درخت ظلم¹ اک ملا ناگہاں
 ہر اک شاخ پر برگ و ہر میوہ تر
 یہ کہنے لگے تب رسول جلیل
 مجھے نام تو اس شجر کا بتا
 میرا آشیانہ ہے اس نخل پر
 یہ سُن کر ہوئے خندہ زن مصطفیٰ
 تو دیکھا کئی شاخوں کے درمیاں
 ہے پستانوں میں صنعت کردگار
 کسی سے ہے مسکے کا روغن عیاں
 کسی سے ہے گندم کا آنا نمود
 ہوئے غرق دریائے حیرت رسول
 کریں کس سے دریافت خیرالبشر
 ندا آئی ہاتف کی یا مصطفیٰ
 ہے امت پہ تیری عطائے خدا
 نہ حیراں ہوں اہل اولاد و آل
 جسے حق نے دنیا میں پیدا کیا
 سنا جب یہ ہاتف سے مضمون تمام

سو پائے نبیؐ پر وہ سب ڈالیاں
 کہ واللہ میں جس فلک پر گیا
 محمدؐ رسول اور حیدر وصی
 بڑھے جب کہ آگے بذکر و دعا
 کہ نور خدا اس کا تھا باغباں
 ملک ایک کھولے ہوئے بال و پر
 کہ اے قاصد کبریا جبریل
 وہ بولا یہ ہے سدرۃ المنتہا
 اب آگے چلوں تو جلیں بال و پر
 نگہ کی سوئے سدرۃ المنتہی
 لٹکتے ہیں پستاں² نہایت کلاں³
 کسی سے رواں دودھ ہے بار بار
 کسی سے فقط شہد خالص رواں
 کسی سے ہے خوشترنگ میوہ نمود⁴
 کہ حیرت پہ حیرت تھی دل کو حصول
 کہ جبریلؑ کا بھی نہ تھا واں گذر
 تو سُن مجھ سے پستان کا ماجرا
 یہ اطفال امت کی ہے سب غذا
 پئے رزق ہر کودک⁵ خورد سال
 تو رزق اس کا پہلے مہیا کیا
 چلے واں سے خیرالوراء چند گام

سفیدی میں نقرے¹ سے افزود² تر
وہ تھا شہدِ خالص سے شیریں زیاد
الہی یہ ہے کون نہر رواں
میں کوثر ہوں مالک ہے اس کا علی
تو دیکھا سیہ رو ہیں کتنے بشر
جہنم میں جاتے ہیں وہ سب کے سب
ذرا آپ دیکھیں یہ عدلِ خدا
منافق ہیں یہ اور یہ ہیں خارجی
شراب⁴ صفا جام گل میں پلائے
کہو ابر سے آب⁵ پاشی کرے
کہ ہاں خار و خس اب نہ باقی رہے
روش⁷ در روش نہر گلشن بہے
کہیں قمری و فاخستہ بے شمار
کہ ہے نوجواں آج چرخ¹⁰ کہن
گلستانِ فردوس کا کھول باب
کہ اب آمد آمد محمدؐ کی ہے
دکھاتا ہوں میں اک نیا بوستان¹²
نظر آئی واں قدرتِ کبریا
کہ عرشِ الہی سے تھا ہم کلام
نخل¹⁵ جس سے ہو آفتاب و قمر
فقط قدرتِ خالق بحر و بر

سرِ راہ اک نہر آئی نظر
ہوا دل نظارے سے پانی کے شاد
ہوئے وہاں بھی حیراں رسولِ زماں
ندا آئی اس نہر سے یا نبیؐ
نبی نے جو ہر اک طرف کی نظر
مہیا ہے ان کے لیے قبر³ رب
منادی نے دی مصطفیٰؐ کو ندا
امیہ کی اولاد میں یہ شقی
کہو ساتی گلبدن کو کہ آئے
کہو لالے سے جلد ساغر بھرے
کوئی خاکِ روب⁶ صبا سے کہے
کہو بلبلوں سے کریں چچھے
کہیں بک⁸ و طاؤس⁹ کی ہو قطار
مجھے کیوں نہ ہو شوقِ سیر چمن
خبر کردو رضواں سے جا کر شتاب¹¹
مہیا ہو گلشن میں ہر ایک شے
میں آیا ہوں پھر بہر سرِ داستان
گئے جب کہ فردوس میں مصطفیٰؐ
نظر آیا ایک قصر¹³ عالی مقام
کوئی خشتِ نقرہ کوئی خشتِ زر
وہ ایواں کے سقف¹⁶ اور وہ دیوار و در

- 1- چاندی 2- زیادہ 3- عذاب 4- شفاف شراب 5- آبپاری 6- جھاڑو دینے والا
7- چمن درچمن 8- فاخستہ 9- مور 10- آسمان پر 11- جلدی 12- گلشن
13- بڑا نخل 14- اینٹ 15- شرمندہ 16- چھت

<p>کھنچا امیرِ رحمت کا تھا سائبان² حساب ان کا کس سے ہو غیر از خدا کہ یہ قصرِ عالی تو یا مصطفیٰ یہیں تا ابد ہوں گے جلوہ نما چنے شیعیانِ علی ہیں مقام کہ خالق کی جانب سے آیا پیام مرے عرش پر جلد آ جلد آ دوبال³ جلالت عنایت کیے کیا عرشِ اعظم نے آنکھوں کو فرش حجابِ کرامت حجابِ جلال تو پھر بالِ اقبال حق نے دیا ادھر ناز تھا اور ادھر تھا نیاز جو پردے تھے حائل وہ اٹھے تمام اب آگے کہوں کیا کہ ہے آشکار فقط ایک آنکھوں کا پردہ رہا فقط قابِ قوسین کا تھا مقام نبیؐ بولے لبیک یا کبریا وزیر محمدؐ جناب امیرؐ کہ جب عرش کے متصل⁶ میں گیا فرشتہ ہے ہم صورتِ مرتضیٰ ہے وہ تیغ بھی صورتِ ذوالفقار لڑائی میں جیسے امیرؐ عرب</p>	<p>تھی معمار¹ قدرت کی صنعت عیاں تیرے قصرِ لاکھوں مکاں پر فضا محمدؐ سے رضواں نے ہنس کر کہا تیرا ہے مکاں اور تیری آل کا ہوا قصرِ عالی کے یہ گھر تمام یہ رضواں ابھی کہہ رہا تھا کلام حبیبِ خدا منتظر ہے خدا لکھا ہے کہ حق نے نبیؐ کے لیے محمدؐ نے پرواز کی سوئے عرش حجابِ وقار و حجابِ کمال نبیؐ نے جب ان پردوں کو طے کیا رسولؐ خدا کا کہوں میں کیا راز رہے رتبہٴ قدرِ خیر الانام ادھر تھے محمدؐ ادھر کردگار نہ پردہ رہا ایک بھی مطلقاً⁴ خدا سے یہ تھا قرب⁵ خیر الانام خدا بولا سعدیک یا مصطفیٰ یہ تھا نقشِ ہر بابِ عرشِ قدیر یہ فرماتے ہیں سیدِ انبیاء نظر آیا مابین⁷ عرشِ خدا لیے ہاتھ میں تیغ ہے آبدار وہ یوں کھیلتا ہے بعیش⁸ و طرب</p>
<p>1-خدا 2-خیمہ 3-پُر 4-ہرگز 5-قریب 6-قریب 7-درمیان 8-آرام اور خوشی</p>	

<p>یہاں آئے مجھ سے بھی پہلے علیؑ نہ حیران ہو اے حبیبِ خدا علیؑ کی زیارت کا تھا اشتیاق³ یہاں اس فرشتے کو پیدا کیا وہی بات ہے اور وہی ذوالفقار رہے گی یہ تصویر محشر تک برائے علیؑ تا بروزِ حساب کہ آئی جو آوازِ پروردگار بعینہ⁵ تھی شیرِ خدا کی صدا زیادہ تحیر ہے مجھ کو یہ اب یہ ہے صاف بھائی علیؑ کی صدا حلول⁶ و محل سے ہے اللہ دور زبانِ علیؑ سے میں کرتا ہوں بات زبانِ علیؑ میں میں ہوں حرفِ زن⁷ کہ عرشِ معظم پر ایک نفل اٹھا سراپا بنا چشمِ عرشِ بریں تمام انبیاء اور حور و ملک سر شاخِ طوبیٰ زمیں کو جھکا چہ رضواں چہ مالک چہ حوران پاک فلک سے ہوا محو⁹ سیر زمیں یہ اسرار¹⁰ کیا ہے نہ مجھ پر کھلا</p>	<p>یہ حیران ہو کر پکارے نبیؐ جنابِ خدا سے یہ آئی ندا فرشتوں کو فرقت¹ علیؑ کی تھی شاق² سو ہم⁴ صورتِ سیدِ اوصیا وہی شان ہے اور وہی ہے وقار زیارت کو آتے ہیں حور و ملک عبادت کا حور و ملک کے ثواب کروں اور اسرار اک آشکار لکھا ہے وہ آوازِ ربِّ العلا کہا مصطفیٰؐ نے کہ اے میرے رب یہ تو بولتا ہے و یا مرتھما ہوا تب یہ ارشادِ ربِّ غفور علیؑ کا تو عاشق ہے اے نیک ذات خوش آتا ہے تجھ کو علیؑ کا سخن یہ فرما رہا تھا نبیؐ سے خدا جھکے حاملِ عرشِ سوئے زمیں لگے دیکھنے ساکنانِ فلک خمیدہ⁸ ہوا سدرۃ المنہا چہ کوثر چہ جنت چہ آب و چہ خاک ہر اک مرغِ گلزارِ خلدِ بریں محمدؐ پکارے کہ ربِّ العلا</p>
<p>1-جدائی 2-مشکل 3-آرزو 4-ہم شکل 5-بالکل 6-مقام و جگہ</p>	<p>7-بولے 8-چھکا 9-مشغول سیر 10-راز</p>

<p>علیؑ نے سوئے¹ عرش کی تھی نگاہ اے دیکھنے کو جھکے تھے یہ سب علیؑ پر مہابات³ کرتے ہیں ہم باطن علی عرشِ اعلیٰ پہ ہے وہاں بھی علیؑ اور یہاں بھی علیؑ کہ مردوں کو قم کہہ کے زندہ کیا جو موسیٰؑ نے چاہا وہی بن گیا ہوا وہ خلیلِ خدائے جلیل یونہی ہم نے ان کو دیئے معجزات تجھے زور بازو علیؑ سا دیا اور است کو تعلیم کرتے رہو وضو پشمہٴ صاد میں جلد کر یہ ہے سورۂٴ صاد میں سب بیاں کرو یوں وضو اے شہِ انبیاء کردست و سورخ کو باب و تاب کہ ہاتھ آئے قرآن کا کلیات کہ تیرا وضو ہو سراپا قبول رکھوں دستِ رحمت تیری فرق⁶ پر کہ ہو سر بلندی پائے رسا</p>	<p>خدا نے کہا اے حبیبِ الہ علیؑ کو بہت پیار کرتا ہے رب وہ مہر² عرب ہے وہ ماہِ عجم نظار علیؑ روئے دنیا پہ ہے ہر ایک جاہے موجود حق کا ولی دیا ہم نے عیسیٰؑ کو یہ معجزا دیا ہم نے موسیٰؑ کو ایسا عصا تیرے جد کو بخشا یہ رتبہ جلیل غرض جتنے ہیں مرسل⁴ نیک ذات مگر تجھ کو اللہ نے کیا دیا سدا اس کی تعظیم کرتے رہو یہ کہہ کر کہا حق نے بارِ دگر ہے اک رکنِ عرشِ خدا سے رواں نبیؑ سے یہ ارشاد حق نے کیا کہ لو داہنے ہاتھ میں اپنے آب مرافق⁵ تلک دھوؤ اپنے ہاتھ سر و پا کا پھر مسح کر رسولؐ مقرر ہوا اس لیے مسح سر معتین کیا اس لیے مسح پا</p>
<p>1-عرش کی طرف 2-عرب کا سورج 3- فخر 4- رسول 5- کہنی 6- سر</p>	

<p>پھر آئی یہ آوازِ ربِّ العالما پڑھو آج عرشِ خدا پر نماز اُٹھے عظمتِ حق کے ساتوں حجاب³ ملا اب تجھے میرا قرب⁴ وصال پڑھی شہ نے تکبیر باری تمام پڑھا سورہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا ہوا بار دیگر یہ حکمِ خدا پڑھو سورہ قُلْ هُوَ اللّٰہ بھی پڑھا سورہ توحید کا ایک بار کہ خم ہو چے عظمتِ کبریا اٹھاؤ نظر کو سوئے عرشِ رب کہ غش ہو گئے خود رسولؐ غیور⁶ پڑھی مصطفیٰؐ نے دعائے رکوع ہوئے سیرِ قدرت میں مولاً رجوع جھکے پھر سجدہ میں رسالتِ پناہ وہی نورِ خالق پھر آیا نظر یہ دو سجدے تب سے مقرر ہوئے وہ رکنِ نبوت ہوا ایستاد⁷ پڑھا سورہ حمد بار⁸ دگر</p>	<p>وضو یوں ہی خیرالوراً نے کیا کرو سب اسود کو روئے نیاز کہی ہفت¹ تکبیر شہ نے شتاب² ندا آئی اے عاشقِ ذوالجلال دوم وصل ہے اب تولے میرا نام کہا حق نے اب حمد بھی کر ادا وَلَا الضَّالِّینَ آپ نے جب کہا پھر اللہ کا نام لو یا نبیؐ کہا شہ نے بسم اللہ اے کردگار صدا آئی اس دم کہ اے مصطفیٰؐ رکھو ہات زانوئے⁵ اقدس پہ اب نبیؐ نے نظر کی تو دیکھا وہ نور کیا سینے میں وحی حق نے رجوع غرض پڑھ چکے جب دعائے رکوع تجلی حق پر جو نبی کی نگاہ اٹھایا جو سجدے سے مولاً نے سر تو پھر سر بسجدہ پیہر^۲ ہوئے ادا کر کے سجدے کو پھر شاد شاد کہا حق نے پھر حمد اللہ کر</p>
<p>1- سات 2- جلد 3- پردہ 4- نزدیکی 5- گھٹنا 6- غیرت مند 7- کھڑا 8- دوبارہ</p>	

کہ پڑھ سورۃ لیلۃ القدر اب
بجا لایا رَم رکوع و سجود
تشہد پڑھو اے رسول خدا
تو کیا دیکھتے ہیں رسول انام
نماز جماعت ہیں کرتے ادا
رسول خدا نے کہا لا کلام
یہ فوراً ہوا پھر خطاب خدا
ہوئی میری رحمت یہ تجھ پر تمام
تو مقبول اور تیری طاعت قبول
مقرر کیں میں نے نمازیں پچاس
خدیجہ کو کہنا ہمارا سلام
اسے دیجو تحفہ ہائے درود
کہ عصمت کا جس پر ہوا خاتمہ
وہ دنیا میں باہم رہیں باصلاح
ہوئے پھر خدا سے مرخص⁴ نبی
ہوا پاس موسیٰ کے ناگہ نزول
کہو اے کلاہ⁶ سر عرش پاک
کہو حق میں اُمت کے کر آئے کیا
خدا نے کہی ہیں نمازیں پچاس
کہ اللہ محتاج طاعت نہیں
نہایت ہے قاصر نہایت نحیف⁹

ہوا بعد اس کے یہ فرمان رب
یہ پڑھ کر وہ مقبول رب وود
پس از سجدۂ دومی یہ سنا
تشہد کیا جب نبی نے تمام
کہ پیچھے ہیں صف بستہ سب انبیاء
کہا حق نے تو بھیج ان پر سلام
نبی نے سلام علیکم کہا
محمد ہے تجھ پر درود و سلام
تو میرا نبی ہے تو میرا رسول
تیرے کلمہ کو یوں پئے³ حق شناس
عبادت کا اُمت کو دینا پیام
علی ہے جو معشوق رب وود
وہ محبوبہ میری جو ہے فاطمہ
علی سے تو کر دینا اس کا نکاح
کھلے گا جو اس میں ہے رازِ خفی
چلے آتے تھے عرش حق سے رسول
یہ موسیٰ نے پوچھا کہ روحی فداک⁵
ہوا آج تم کو وصال⁷ خدا
نبی نے کہا اے انی حق شناس
کہا ہنس کے موسیٰ نے اے شاہِ دین
مگر تیری اُمت بہت ہے ضعیف⁸

1- دوسرا سجدہ 2- قطار باندھے 3- واسطے 4- رخصت ہوئے 5- قربان 6- ٹوپی

7- ملنا 8- کمزور 9- دُبا

کہو حق سے پھر جا کے اے حق شناس
 کیا پہلے خالق کا سجدہ ادا
 مرے کلمہ گو ہیں ضعیف و حقیر
 نمازوں میں اُمت پہ تخفیف² کر
 کہ اچھا ہوئیں دس نمازیں معاف
 یہ احوال موسیٰ سے سارا کہا
 سفارش کرو پیش رب ازل
 گئے اور آئے رسول خدا
 فقط رہ گئی پنجگانہ نماز
 کہ یہ بھی نہ اکثر سے ہوگی ادا
 کہ آتی ہے اب مجھ کو شرم و حیا
 گئے پہلوئے عرش جب ایک بار
 تو کیوں بہر اُمت ہے زار⁴ و حزیں
 سنا ہو نہ دیکھا ہو وہ ماجرا
 تری پرورش میں مجھے عذر کیا
 عقب⁵ عرش کے ہے جو پردہ پڑا
 عجائب ہیں کیا کیا ذرا سیر کر
 نمایاں ہوئے صاف اسرار رب
 اور ایک ایک صورت میں قدرت عیاں⁷
 تو اپنی ہی تصویر پائی وہ سب
 تو دیکھا وہ ہے صاف مشکل کشا

وہ کیوں کر پڑھیں گے نمازیں پچاس
 پھرے مصطفیٰ سوئے عرش خدا
 یہ پھر عرض کی اے خدائے قدیر
 تو کم ان کا اندوہ¹ تکلیف کر
 ندا آئی اے فخر عبد مناف
 پھرے وہاں سے خوش خوش رسول خدا
 وہ بولے بہت ہیں نمازیں چہل³
 کئی بار یہ امر واقع ہوا
 ہوئی عفو سب طاعت بے نیاز
 کہا پھر یہ موسیٰ نے یا مصطفیٰ
 یہ مضمون کیا تب نبیؐ نے ادا
 مگر بار آخر رسول کبار
 کہا کبریا نے کہ اے شاہ دیں
 دکھاؤں تجھے واقعہ ایک نیا
 ہوئے ملتجی حق سے خیرالوراء
 ندا آئی اے بندہ با وفا
 اٹھا کر یہ پردا ذرا سیر کر
 وہ پردہ اٹھایا محمدؐ نے جب
 نظر آئے چودہ مرقع⁶ وہاں
 نگاہ کی جو اک شکل پر با ادب
 جو تصویر⁸ ثانی پہ کی چشم وا⁹

1- رنج 2- کم 3- چالیس 4- غمگین 5- پیچھے 6- تصویر

7- ظاہر 8- دوسری تصویر 9- کھولی

<p>تو دیکھا وہ بالکل ہے شکل بتول¹ ہویدا² تھی دن سے تجلی رب یہ شیر خدا کے ہیں گیارہ پسر تیرے جانشین ہیں تیرے اوصیا³ کہ ہے قدرت کبریا جلوہ گر وہ تصویر پنجم جو ہے رشک⁴ ماہ کہ ہے جس کی وسعت⁵ سے آگاہ حق ہے میدان میں لاشہ پہ لاشہ پڑا لگاتی ہے تیر اس کو فوج شریر ارے ظالموں خوف کی ہے یہ جا لب نہر دو دن سے پیاسا ہوں میں کہ ناگہ چلا وہاں سے اک نابکار کیا دین اپنا عدو نے تلف¹⁰ کہا میں نے دیکھا بس اللہ بس یہ مقتول ہے کون قاتل ہے کون ہے دونوں جہاں میں یہی اک حسین امام سوم مالکِ خشک و تر ہے امت میں تیری یہ ابنِ حرام ہمیشہ یہاں ہے نزولِ بلا حسین ان کے ہاتھوں سے ہوگا شہید یہ مختار ہوئے گا روزِ جزا</p>	<p>ہوئے شکلِ سوم پہ راغب¹ رسول برابر وہ گیارہ جو شکلیں تھیں سب ندا آئی اے سید نامور یہ ہیں سب کے سب خاصہ کبریا تو اب پانچویں شکل پر غور کر نظر کی نبی نے تو دیکھا یہ آہ حضور اس کے میدان ہے اقل و دق⁵ وہاں لشکرِ قاہرہ⁷ ہے کھڑا ہے تصویر پنجم پہ باران⁸ تیر یہ تصویر سے آرہی ہے ندا تمہارے نبی کا نواسا ہوں میں ندا تھی یہ تصویر سے بار بار چڑھا اس کے سینے پر خنجر بکف⁹ رہی پھر نہ احمد کو باقی ہوس مگر شرح کر اے خدائے دو کون¹¹ کہا حق نے اے سیدِ خائفین نواسا ہے تیرا علی کا پسر یہ قاتل جو ہے شمر اس کا ہے نام یہ میدان ہے عرصہ کربلا یہ سب فوج ظالم ہے فوجِ یزید شہادت کا ہم دیں گے اس کو صلا¹²</p>
<p>1- متوجہ 2- ظاہر 3- وحی 4- چاند کا جواب 5- بہت بڑا 6- پہنائی 7- عظیم 8- تیروں کی بارش 9- ہاتھ میں 10- تمام 11- دو عالم 12- انعام</p>	

<p>شہنشاہ امت کریں گے اسے کہ امت کو محشر میں بخشائے گا کہا بہر امت ہے سب کچھ قبول مرخص ہوئے فخر شاہ و گدا تو دیکھا کہ ہلتی ہے زنجیر در بدستور وہ گرم تھا جا بجا کہے سب خدا کے سوال و جواب فدا تم پہ میں اے شہ کائنات یہ بندہ وہیں شب کو موجود تھا کیا حال معراج بالکل بیاں یہ کہہ سوے درگاہ رب قدیر حق امان والا تبار³ رہے جب تک آب قلم⁴ رواں رہے جب تک چرخ⁶ انجم سپاہ فرحناک⁸ و شاداں⁹ رہیں اہل دیں</p>	<p>شفیع قیامت کریں گے اسے دیت¹ خون کی اپنی یہ پائے گا کہو تم کو منظور ہے یا رسول کیا پھر اجازت کا سجدہ ادا مگر آئے جب عرش سے فرش پر ہوئے زیب بستر جو خیرالوراء بلایا علی کو نبی نے شتاب² علی نے کہی مسکرا کر یہ بات نہ بندے سے کچھ دور معبود تھا یہ کہہ کر حضور رسول زماں مقام مناجات ہے اے دیر حق رسولان عالی وقار رہے جب تک سیر باغ جہاں رہیں جب تک روز و شب مہر و ماہ⁵ بری⁷ رنج و غم سے رہیں مومنین</p>
---	--

(ختم شد)

1-خوں بہا 2-جلدی 3-بڑی مرتبت 4-سندر کا پانی 5-سورج چاند 6-آسمان تاروں کی فوج

7-آزاد 8-خوش خرم 9-خوش

مثنوی اسناد سورہ الحمد و فضائل چہار دہ معصوم علیہم السلام

مرزا دیر کی تیسری مثنوی جو فضائل چہار دہ معصوم علیہم السلام کے عنوان سے مشہور ہوئی۔ اس کی دریافت کا سہرا ”تلاش میر“ کے مصنف اور دبیریات کے محقق جناب کاظم علی خاں صاحب کے سر ہے۔ جناب کاظم علی خاں صاحب تلاش دیر میں صفحہ 118 پر مثنویات مرزا دیر پر ایک نظر کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔ ”مشہور مرثیہ نگار مرزا سلامت علی دیر متوفی (1291ھ/1875ء) کی مثنویوں کے بارے میں عام طور پر ہمارے ادبی حلقے بے خبر رہے ہیں اور دیر کی مثنویاں خاصے طویل عرصے تک ناقدین کے ہاتھوں عدم توجہ کا شکار رہی ہیں۔ مولانا امداد امام آثر نے دیر کی مثنوی نگاری سے انکار فرمایا ہے۔ اسے دیر کے ادبی آثار سے مولانا امداد امام کی بے خبری کا نتیجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ بعض اور صاحبان قلم نے بھی دیر کو مثنوی نگاروں میں شمار نہیں کیا جن میں جلال الدین احمد (تاریخ مثنویات اردو) عبدالقادر سروری (اردو مثنوی کا ارتقا) ہیر احمد علوی (اردو مثنویات) اور ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (لکھنؤ کا دبستان شاعری) وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ ڈاکٹر سید محمد عقیل نے صنف مثنوی پر اپنے ڈی۔ فل کے تحقیقی مقالے کے تحت مقالے کی تکمیل کے بعد دستیاب ہونے والی مثنویوں کی فہرست میں نمبر شمار (12) کے ذیل میں ہمیں مندرجہ ذیل مختصر سی عبارت ضرور درج

ملتی ہے: دبیر کی مثنویاں (۱) مثنوی احسن القصص، یہ مثنوی دفتر ماتم کی پندرہویں جلد میں شامل ہے۔ افضل حسین ثابت نے حیات دبیر میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مثنوی بحر متقارب میں ہے (۲) معراج نامہ حیات دبیر میں اس مثنوی کا بھی حوالہ ملتا ہے۔ یہ مثنوی بھی بحر متقارب میں ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی (دہستان دبیر) کے پی ایچ ڈی کے مقالے میں دبیر کی محض ایک مثنوی احسن القصص کی نشاندہی کی گئی ہے اور دوسری مثنوی معراج نامہ کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ مگر موصوف نے ممتاز نامہ کے عنوان سے جس مثنوی کو غیر مطبوعہ قرار دیا ہے۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق وہ دراصل کوئی نئی یا غیر مطبوعہ مثنوی ہونے کے بجائے دبیر کی وہی پرانی اور مطبوعہ مثنوی معراج نامہ ہے۔

ڈاکٹر گیان چند جین نے (862) صفحات پر مشتمل اپنے ڈی۔ لٹ کے ضخیم تحقیقی مقالے میں مرزا دبیر کی مثنوی نگاری کے تحت محض ڈیڑھ صفحے میں دبیر کی انہیں دو مثنویوں ”احسن القصص“ و معراج نامہ پر اختصار سے روشنی ڈالی ہے۔ ڈاکٹر سید سلیمان حسین کے پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالے میں دبیر کی مثنوی کوئی پر فقط دو اوراق کے بیان پر اکتفا کیا گیا ہے اور دبیر کی محض دو ہی مثنویوں احسن القصص و معراج نامہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر اکبر حیدری کی کتاب ”شاعر اعظم مرزا سلامت علی دبیر تحقیقی مطالعہ“ میں دبیر کی دو مثنویوں احسن القصص و معراج نامہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جناب کاظم علی خاں صاحب مزید لکھتے ہیں۔ راقم کو کافی تلاش کے بعد مرزا دبیر کی ایک ایسی مثنوی دستیاب ہوئی ہے جو محمولہ بالا تحقیقی مقالوں پر اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔ حیات دبیر جلد اول بھی دبیر کی اس تیسری مثنوی کے ذکر سے خالی ہے۔ ڈاکٹر اکبر حیدری کی کتاب بھی خاموش نظر آتی ہے۔ ڈی۔ فل، پی۔ ایچ۔ ڈی اور ڈی۔ لٹ کے محمولہ بالا تمام تحقیقی مقالے احسن القصص اور معراج نامہ کے علاوہ دبیر کی کسی تیسری مثنوی کا ذکر نہیں کرتے۔ 1975ء سے 1977ء تک مختلف پاکستانی اور ہندوستانی رسائل کے جو دبیر نمبر منظر عام پر آئے ہیں، ان میں تلاش کے باوجود راقم کو دبیر کی زیر بحث تیسری مثنوی پر گفتگو نہیں ملتی۔ ان میں پیام عمل لاہور، ماہونو راولپنڈی، سرفراز لکھنؤ اور کتاب نما دہلی کے دبیر نمبر شامل ہیں۔ دبیر کی یہ تیسری مثنوی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں شائع ہو چکی ہے۔ تحقیقی مقالوں میں دبیر کی اس مطبوعہ مثنوی کا ذکر نہ ہونا بتاتا ہے کہ ہمارے محققین نے دفتر ماتم کی بیسویں جلدوں کا

اچھی طرح مطالعہ کرنے کی زحمت کو ارا نہیں فرمائی ہے۔ اسی لئے تحقیقی مقالوں میں دیر کی جن دو عدد مثنویوں کا ذکر کیا گیا ہے، اس میں نہ صرف اضافہ بلکہ ترمیم و تصحیح کی بھی گنجائش محسوس ہوتی ہے۔“ ہم (راقم) نے ”مثنویات دیر“ کو مرتب کرنے کے لئے جب مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام دیر کو کھنگالنا تو ہمیں مزید کچھ نئی چیزیں ہاتھ لگیں جن کی تفصیل اجمالاً یہاں پر یہ ہے۔

ا۔ مرزا دیر کی مثنویات کی تعداد تین نہیں بلکہ آٹھ ہے۔ (1) احسن القصص (2) معراج نامہ (3) اسناد سورہ الحمد و فضائل چہارہ معصوم علیہم السلام (4) ولادت و وفات حضرات چہارہ معصوم علیہم السلام (5) غیر مطبوعہ مثنوی (6) مثنوی شہادت امیر المؤمنینؑ دریافت پر و فیسر آزرہ۔ (7) مثنوی واقعہ شہادت حضرت علی اکبرؑ (8) مثنوی عزائے حیدر کرار بہ غرہ ماہ شول کہ روز عید ست۔

ب۔ احسن القصص، معراج نامہ، فضائل چہارہ معصوم علیہم السلام اور غیر مطبوعہ مثنوی دریافت پر و فیسر آزرہ کے علاوہ ہمیں چار مثنویات دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں ملی ہیں جن کے نام اوپر دئے جاتے ہیں۔

ج۔ مثنوی فضائل چہارہ معصوم جو جناب کاظم علی خاں صاحب کی دریافت ہے اُس کا پورا نام اسناد سورہ الحمد و فضائل چہارہ معصوم علیہم السلام ہے جو دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں رقم ہے۔ اس پینتالیس اشعار کی مثنوی کے پہلے دس شعر سورہ الحمد پر ہیں اور باقی اشعار فضائل معصومیت پر۔ د۔ مثنوی فضائل چہارہ معصوم جس میں دیر کے فرزند کی علالت کا ذکر ہے

اثر اس کا حق نے ہویدا کیا کہ فرزند کو میرے اچھا کیا

یہ ثمرہ مری التجا کا دیا مرے پھول کو پھل شفا کا دیا

کو کم از کم 1269 ہجری کے بعد کی تصنیف بتایا گیا ہے چونکہ دیر کے بڑے فرزند محمد جعفر آج کی ولادت 6 جمادی الاول 1269 ہجری ہے۔ اُس وقت دیر کی عمر لگ بھگ پچاس اکاون سال تھی۔ مثنوی احسن القصص جو دیر کی معروف مثنوی ہے اس میں کئی مقامات پر محمد جعفر آج کی صحت، کمال اور طول عمر کی دعائیں ملتی ہیں۔ چنانچہ حیات دیر کے مصنف ثابت لکھنوی کا قول صحیح نہیں کہ یہ مثنویات ماچنگلی کے دور کی ہیں۔

دیہ کے بڑے بیٹے محمد جعفر اوج کی ولادت 6 جمادی الاول 1269ھ کی ہے اور ان کے چھوٹے بیٹے عطار کی ولادت 8 شعبان 1272ھ ہے جن کا جوانی میں انتقال ہو گیا۔ احسن انقصص میں صرف محمد جعفر اوج کا تذکرہ ہے۔ دوسرے بیٹے کا ذکر نہیں۔ چنانچہ یہ مثنوی 1269ھ اور 1272ھ کے درمیان یا پھر عطار کے انتقال کے بعد لکھی گئی ہوگی کیونکہ یہ بعید ہے کہ پدر صرف چند مقامات پر ایک ہی پسر کی صحت، طول عمر اور فیض کمال کی دعا کیا ہو اور ان تاریخوں سے اتنا تو معلوم ہے کہ اس مثنوی کی تصنیف کے وقت دیہ کی عمر اکاون باون سال سے کم نہ تھی۔ محمد جعفر اوج کے لئے دیہ دعا کرتے ہیں

خداہد عالم بحق رسول اسی دم یہ میری دعا ہو قبول
اٹھاتا ہے تو اپنے بندوں کے ماز عنایت سے کر اوج کو سرفراز
ایک اور مقام پر ”تہنیت عید نوروز“ کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

محمد صحیح اور سالم رہے ترقی پہ علم اس کا دائم رہے
ہر اک سال جب تک ہو تحویل مہر رہے اُس پہ بارہ اماموں کی مہر
حضرت امام محمد باقر کی ولادت کے اشعار کے ذیل میں لکھتے ہیں
دعائے دیہ اب یہ ہے اے خدا محمد کو عمر خضر کر عطا
یہ عمر دراز اس کو دے اے غیور کہ دیکھے امام زمان کا ظہور
فرنگیوں کے ظلم و جور کے خلاف اسی مثنوی میں اشعار اور اشارے موجود ہیں جس سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ ابتدائی دور کی تصنیف نہیں۔

نہ گھبرا کوئی دن کی اب دیر ہے سر کافراں زیر شمشیر ہے
نہ ہوگی کبھی کم عزائے حسدین کہ ضامن ہے اس کا خدائے حسدین
زیر دست ہے کو یہ قوم شریر خدا ہے علی کل شئی قدیر
اس مثنوی سے اُس دور کے سماجی حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

ڈاکٹر سید محمد عقیل صاحب نے اپنے تحقیقی مقالہ ”اردو مثنوی کا ارتقا شمالی ہند میں“ جس کو بعد میں کتابی صورت دی گئی، مثنوی پر عمدہ مطالب کو یکجا کیا ہے جس کی وجہ سے یہ کتاب اردو کی مثنویات

پر لکھی جانے والی چند انگشت شمار عمدہ کتابوں میں شمار کی جاتی ہے۔ اس کتاب کا تیسرا باب دبستان لکھنؤ کی مثنویات پر مبنی ہے جس میں لکھنؤ کے سیاسی اور سماجی پس منظر، مثنویوں پر لکھنویت کا اثر کو بیان کرتے ہوئے ماتح، دیا شنکر نسیم، صبا، واجد علی شاہ اختر، مرزا شوق، منیر شکوہ آبادی، تلق، محسن کاکوروی، احمد علی شوق، احسن لکھنوی، رسوا، فرخ، بیارعی نہیں بلکہ ہوش اور فردوس جیسے گم نام شاعروں کی مثنویوں پر تبصرے موجود ہیں، لیکن سلامت علی دبیر کا اس فہرست میں نام تک نظر نہیں آتا لیکن اسی کتاب کے آخر میں دو ضمیمے شامل ہیں جن میں ضمیمہ نمبر (1) میں دبیر کی مثنویات پر یہ عبارت ملتی ہے۔

دبیر کی مثنویاں (۱) مثنوی احسن القصص یہ دفتر ماتم کی چند رھویں جلد میں شامل ہے۔ افضل حسین ثابت نے حیات دبیر میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ مثنوی بحر متقارب میں ہے۔ (۲) معراج نامہ حیات دبیر میں اس مثنوی کا حوالہ ملتا ہے۔ یہ مثنوی بھی بحر متقارب میں ہے۔

موصوف نے دو مثنوی اشاعت کے پیش لفظ ”روداد نو“ میں لکھا ”ارو میں اتنی مثنویاں لکھی گئی ہیں کہ اگر سب کو اس مقالے میں شامل کیا جاتا تو یہ کتاب ایک ہزار صفحہ سے کم کی نہ ہوتی۔ پھر بھی کہیں نہ کہیں سے یہ آواز ضرور اٹھتی کہ فلاں مثنوی رہ گئی یا فلاں شاعر کی مثنوی زیادہ اہم تھی جو اس مقالے میں شامل نہیں ہے۔ اس لئے میں نے ایک دوسرا راستہ نکالا۔ آخر میں دو ضمیمے شامل کر دیے ہیں جن میں ایسی تمام مثنویوں کی فہرست اور ان کی مختصر تفصیلات پیش کر دی ہیں تاکہ اس کی کچھ مدد اہل ہو سکے۔

ہماری رائے میں ڈاکٹر عقیل صاحب کا مرزا دبیر کی مثنوی نگاری سے اس قدر کم توجہ باعث تعجب ہے۔ مرزا دبیر کی آٹھ مثنویوں کو پڑھنے کے بعد خود عقیل صاحب اس بات پر متفق ہوں گے کہ اگر دبیر کی مثنویات پر تبصرہ کتاب میں شامل ہوتا تو کتاب کی رونق اور اس کے اعتماد میں اضافہ ہوتا جیسا کہ ہم نے اس کتاب میں مثنویات دبیر کی علمی، ادبی، سماجی، تاریخی اور مذہبی اہمیت کو ان ہی کے اشعار سے ثابت کیا ہے۔

کندن لال کندن صاحب کی کتاب ”جنوبی و شمالی ہند کی تاریخی مثنویاں“ میں سو کے قریب تاریخی مثنویات پر تبصرے نظر آتے ہیں لیکن یہاں بھی مرزا دبیر کی مثنویات کا ذکر نہیں۔ اگر مرزا دبیر

کی تمام مثنویات کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں کئی چھوٹے بڑے تاریخی واقعات نظم ہیں جن سے اس زمانے کے حالات اور واقعات کا پتہ چلتا ہے۔ ہو سکتا ہے دبیر مرحوم کی مثنویات کے عنوانات یا مثنویات پر کئے گئے ناقص اور غلط تبصروں کی وجہ سے مصنف نے ان کو ہاتھ نہیں لگایا۔ بہر حال یہ ایک عمدہ تحقیقی اور تنقیدی مطالعہ ہے جس میں اگر دبیر مرحوم کی مثنویات کا ذکر بھی شامل ہوتا تو سونے پر سہاگہ کا کام کرتا۔ ویسے پیش لفظ میں پدم بھوشن پروفیسر کو پی چندمارنگ نے صحیح کہا ہے کہ کوئی تحقیقی کام حرف آخر نہیں ہوتا۔ جتنا ان سے ہو سکا انھوں نے کر دیا جتنا آنے والوں سے ممکن ہوگا وہ کام کو آگے بڑھائیں گے۔

مرزا دبیر کی پہلی سوانح حیات شمس الضحیٰ مصنف مولوی نذیر علی صاحب نے جو خود دبیر کی زندگی میں بڑی حد تک لکھی گئی ہے مثنوی کے ذکر میں صرف چند جلد مثنوی لکھا ہے۔

سبع مثنوی جو مرزا دبیر کے چودہ عدیم المظہر مرثیوں کا مجموعہ ہے جسے آج لکھنوی کے شاگرد سید نواز حسین خیر لکھنوی نے مرتب کیا اس میں بھی مثنویات دبیر کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

جناب کاظم علی خاں صاحب کی تحقیقی کے مطابق ڈاکٹر سید سلیمان حسین صاحب نے اپنے تحقیقی مقالے ”مثنویات دبستان لکھنؤ“ میں دبیر کی صرف دو مثنویوں کا ذکر کیا ہے۔

شبلی کے پیمانوں سے مثنوی احسن القصص کی ارزش یابی

شبلی نعمانی شعر العجم جلد چہارم صفحہ 210 پر لکھتے ہیں کہ کسی مثنوی کی خوبی کا اندازہ کرنا ہو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ امور ذیل کا کہاں تک لحاظ رکھا گیا ہے اور شاعر کو اُن سے عہدہ برآ ہونے میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کے لئے شبلی نے چار چیزیں پیش کی ہیں۔

ا۔ حسن ترتیب

ب۔ کیریٹر

ج۔ کیریٹر کا اتحاد

د۔ واقعہ نگاری

راقم نے شبلی کے ہی بیان کردہ پیمانوں سے دبیر کی مثنویات کو جانچنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں اس کا علم نہیں ہے کہ شبلی نے دبیر کی مثنویات کا مطالعہ کیا تھا یا نہیں البتہ کیریٹر کے اتحاد کو مثنوی میں نہایت ضروری بتا کر لکھتے ہیں۔ اردو میں میر انیس اس وصف میں ممتاز ہیں جب کہ ہم جانتے ہیں کہ میر انیس نے کوئی مثنوی نہیں کہی اور مرزا دبیر کی آٹھ چھوٹی بڑی مثنویاں ہمارے پاس موجود ہیں۔

ا۔ حسن ترتیب

شبلی حسن ترتیب کے ذیل میں (۹) نکات لکھ کر کہتے ہیں اگر ان تمام مرحلوں میں شاعر عہدہ برآ ہو تو وہ حسن ترتیب میں کامیاب سمجھا جائے گا۔ ذیل کی فہرست راقم نے شبلی کی تحریر سے برائے سہولت بنائی ہے۔

ا۔ سب سے مقدم یہ شرط ہے جس واقعہ کو لکھا جائے اُس میں حسن ترتیب کہاں تک

پایا جاتا ہے۔

۲۔ داستان کا خاکہ کیوں کرتا ہوں کیا۔

۳۔ واقعات میں ترتیب کیوں کر پیدا کی۔

۴۔ کس واقعہ سے آغاز کیا۔

۵۔ کن ضمنی واقعات سے گزرتا ہوا اصل واقعہ تک پہنچا۔

۶۔ کن واقعات پر زور دیا، کن واقعات کو ابھارا اور کن واقعات کو دھندلا کیا۔

۷۔ اخلاقی نتائج پیدا کرنے کے لئے جو فرضی باتیں پیدا کیں اس میں کس قدر حصہ قصداً نہیں تھا۔

۸۔ بات سے بات کیسے پیدا کی۔

۹۔ جذبات پر موقع بہ موقع کس طرح اثر ڈالا۔

حسن ترتیب کے محاسن کی پوری فہرست فردوسی کے شاہنامہ کی ترتیب ہے لیکن ہم انہی نکات کو سامنے رکھ کر مختصر طور پر تجزیہ کرتے ہیں۔

مرزا دیر کی آٹھ مثنویوں میں سے پانچ مثنویوں میں واقعات نظم ہوئے ہیں۔ احسن القصص ایک طولانی مثنوی ہے جس میں (3316) اشعار ہیں اور اس میں چاروں معصومین کی ولادت کے حالات اور معجزات قصوں میں نظم کئے گئے ہیں۔ معراج نامہ جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے صرف ایک ہی قصہ ہے جس میں (684) اشعار ہیں۔ اسی طرح غیر مطبوعہ مثنوی جو سماجی حالات پر ہے اس میں تقریباً (530) اشعار ہیں۔ مثنوی شہادت علی اکبرؑ میں (61) اور غرہ شوال روز عید مثنوی میں (16) اشعار نظر آتے ہیں۔

مضمون کی طوالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم صرف یہاں معراج نامہ کی حسن ترتیب اور بعض مقامات پر احسن القصص کے مضامین کو پیش کریں گے۔

یہ مثنوی حمد باری تعالیٰ سے شروع ہوتی ہے

زہے صفتِ ربّ لوح و قلم کیے بے ورق جس نے چہرے رقم
طلسماتِ قدرت ہویدا کیے کہا گن تو کونین پیدا کیے
بادلِ اس کی طاعت میں سب ہیں رجوع قد ماہ نو تک ہے صرف رکوع

زمین و فلک بحر و بر خشک و تر ہے اُس کی تجلّی سے سب جلوہ گر
پھر اس میں محبت خداوندی، خلقت کائنات، معبود و مصوّر و رزاق و رحیم کا تذکرہ کر کے حسن
ترتیب کو ع بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر حضور اکرم ﷺ پر اس شعر سے منسلک کر دیتے
ہیں۔

ہماری ہدایت کو کیا کیا کیا محمدؐ سے ہادی کو پیدا کیا
خدا کی طرح سے ہیں یہ بھی رحیم خدا بھی کریم اور نبیؐ بھی کریم
پھر نعتیہ مضمون اس طرح حسن ترتیب سے رواں دواں ہیں کہ پڑھنے والے کو احساس بھی
نہیں ہوتا کہ یہ عمل کب واقع ہوا۔

یہ حق کی بجا لایا وہ بندگی کہ معبود نے پشت پر مہر کی
وہ ہے اپنی امت کا پشت و پناہ بلا شک ہے مہر نبوت گواہ
پھر نعتیہ مضمون کو اس طرح منقبت سے ربط کر دیتے ہیں کہ ترتیب میں خلل نہیں ہوتا۔
محمدؐ سا پیدا نہ ہوگا نبیؐ وصی ہو تو ایسا ہو جیسے علیؑ
نہ کیوں اُس کے قبضے میں ہو کائنات یہ اللہ بے شک ہے خالق کا ہاتھ
پھر تمام سلسلہ اماموں سے جوڑ دیتے ہیں اور ہر شعر میں عدد اور سلسلہ کے شمارہ سے نئے
مضمون تراشتے ہیں۔ اماموں کے تذکرے کے ساتھ دعائیہ کلمات خود بہ خود زبان سے جاری
ہو جاتے ہیں اور ترتیب حسن کو ربط دیتے ہوئے کہتے ہیں دعا قبول ہوئی۔ اب دور جام طہورا
ہو جائے۔

دعا خوب کی اے دیر آفریں کہ آئین کہتے ہیں روح الامیں
نیا ساتی عرش مسکن نیا نیا ساتی پاک دامن نیا
وہاں مجھ کو لے چل جہاں ساقیا نہ ہوئے کوئی جز رسولؐ خدا
دیکھا عرش کی سیر اے خوش خصال خدا و نبیؐ کا میں دیکھوں وصال
اس طرح سے آہستہ آہستہ معراج کا دفتر کھولتے ہیں کہ تاری خود بہ خود ایک منزل سے دوسری
منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ پہلے منکران معراج کا جواب دیتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس واقعہ میں تمام

بنیاد قرآنی آیات، احادیث نبویؐ کے علاوہ ایمان قلب کے نظارے شامل ہیں جس پر اس مثنوی کا خاکہ رکھا گیا ہے۔

حکیمان بے عقل سلطان خصال جو کرتے ہیں معراج میں قیل و قال
بلا ذرا ان کو میرے حضور بجا دوں میں ان کا چراغ شعور
پڑھوں وہ احادیث میں متصل فلاطوں و بقراط ہوئیں نجل

چنانچہ پوری مثنوی میں حسن ترتیب، واقعہ کا خاکہ، ضمنی واقعات کا بدرجہ احسن بیان موجود ہے۔ حمد، نعت، منقبت، مناجات کے بعد معراج کے مضامین کا آغاز عمدہ ہے۔ دہر کا کمال یہ ہے کہ صرف بعض واقعات کو روشن اور بعض کو مدہم ہی نہیں کرتے بلکہ مصرعوں میں بعض لفظوں کو خفی اور جلی کر کے ذہنوں کو صرف واقعہ کی طرف متوجہ رکھتے ہیں۔ حسن ترتیب کے سفر میں گمراہ نہیں ہوتا۔ قصہ سے قصہ نکالتے ہیں۔ بات سے بات بناتے ہیں اور ہر قسم کے جذبات کا عکس العمل ظاہر کرتے ہیں۔ چند اشعار بطور نمونہ تسلسل کے بغیر یہ ہیں جن سے ہمارا ادعا پورا ہوتا ہے۔

غرض دے کے یہ ہدیہ کبریا محمدؐ سے روح الامیں نے کہا
خدا نے کہا ہے درود و سلام بعد شوق پھر یہ دیا ہے پیام
زمین سے عزیمت مع الخیر کر مرے آسمانوں کی بھی سیر کر
نہیں اور اظہار اہل فراق بجز اشتیاق اشتیاق اشتیاق

حضور کریمؐ آسمانوں سے گزرتے ہوئے، عرش کا نظارہ کرتے ہوئے، حضور باریؑ میں پہنچ کر وضو اور نماز بجالاتے ہیں۔ ہر ایک آسمان پر کچھ واقعات، کچھ مکالمات نقل کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل ہم نے اسی کتاب میں مثنوی معراج نامہ کے ذیل دی ہے۔ آخر میں حضور باریؑ کی خدمت میں بخشش امت کی دعا کرتے ہیں۔ جو مستجاب ہوتی ہے اس طرح سے پوری مثنوی ایک زنجیر کی طرح ایک حلقہ سے دوسرے حلقہ میں پیوست رہتی ہے۔ ظاہر اُدیکھنے میں کئی چھوٹے واقعات اور حلقوں کی نمائش ہے لیکن دراصل وہ صرف ایک ہی سلسلہ اور ایک ہی زنجیر ہے۔ اس طرح سے اگر دہر کی مثنویات کا گیرائی اور گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو یہ شبلی کے پیانہ حسن ترتیب پر پوری اترتی ہے۔ مثنوی احسن اقتضاس کا تسلسل اور حسن ترتیب ہر معصوم کے ذیل میں اسی طرح کا ہے۔

ب۔ کیریکٹر

شبلی کہتے ہیں مثنوی میں سیکڑوں اشخاص کا ذکر آتا ہے۔ مرد، عورت، آقا، نوکر، بچہ، جوان، امیر، غریب، عالم، جاہل وغیرہ وغیرہ۔ ان مختلف اشخاص کے اخلاق، مزاج، طبیعت، گفتگو، بول چال مختلف ہوتی ہے۔ شاعر کا کمال ہے کہ ہر فرد کے امتیازی خصوصیات کو قائم رکھے اور یہ بھی ملحوظ رکھے کہ ہر شخص کے خاص اخلاق و عادات میں بعض نمایاں باتیں ہوتی ہیں۔ معمولی شاعر صرف ان باتوں کو دکھاتا ہے لیکن ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر کی نگاہ ان باریک اور گہری خصوصیات تک پہنچتی ہے جو عام نگاہوں سے بالکل اوجھل ہوتے ہیں۔

دیر نے اپنی آٹھ مثنویوں میں سیکڑوں اشخاص کا ذکر کیا ہے۔ ذات باری کی حمد ہو یا رسول کریمؐ کی مدح یا اماموں کے فضائل کا بیان ہر ذات کا ایک خاص نقشہ کھینچا ہے۔ فرشتوں، انسانوں اور حتیٰ حیوانوں کی طبیعتوں کے فرق کو واضح کیا ہے۔ خدا اور بندے کا رشتہ، مرد و عورت کی محبت، آقا اور نوکر کے مسائل وغیرہ وغیرہ سب کی زبان، بول چال، اخلاقی خصوصیات کا باریک سا باریک فرق بھی دکھایا ہے۔

غرض رفتہ رفتہ رسولؐ کبار	گئے دوسرے چرخ پر ایک بار
نظر آئے دو شخص صاحب جمال	وہ عیسیٰ و یحییٰ تھے نیکو خصال
بیاں کیا کروں حال یحییٰ کا آہ	کہ گریاں و لرزاں بخوف الہ
مگر خندہ زن عیسیٰ نیک نام	وہ گریاں سدا اور یہ خنداں مدام

وزیر خوش انجام و عالی مقام	کہ فرزند خاتماں کا تھا فتح نام
بظاہر خلیفہ کا وہ تھا وزیر	بہ باطن غلام جناب میر
نظر آیا مجھ کو یہ حاکم کا حال	کہ ہے وہ سیہ قلب غصہ سے لال

خلیفہ مخاطب ہوا سوئے شاہ	ذرا دیکھئے آپ میری سپاہ
--------------------------	-------------------------

کہا شے نے خاموش او بے شعور تجھے اتنے لشکر پہ ہے یہ غرور
 بظاہر تو لشکر دکھاتا تھا تو بہ باطن میں ہم کو ڈراتا تھا تو
 مری فوج دیکھے گا بولا کہ ہاں ہوئے ملتجی حق سے شاہِ زماں

نظر آیا واں ایک مرد غیور مصوّر بہ نیکی جُسم بہ نور
 ہم نے نکرار کے ڈر سے بہت سے عمدہ اشعار یہاں رقم نہیں کئے لیکن دیر کی مثنویوں کے
 ریویو میں تمام اشارے موجود ہیں۔

ج۔ کیریٹر کا اتحاد

بقول شبلی مثنوی میں ہر شخص کے کیریٹر میں اتحاد ہو اور اس میں دوسرے مقامات پر اختلاف نہ
 رہے۔ ہمارے خیال میں مرزا دیر اور تقریباً تمام مرثیہ گو شاعر کیریٹر میں ہمیشہ ہم آہنگی اور اتحاد
 برقرار رکھتے ہیں۔ یعنی ہر شخص کے کردار اور دوسرے اوصاف میں کسی قسم کا فرق نہیں آنے پاتا۔ مرزا
 دیر کی مثنویات میں چہارہ معصومین کے کیریٹر میں بدرجہ اتم اتحاد نظر آتا ہے۔ حضور ختمی مرتبت کی
 شان ہمیشہ اوصاف حمیدہ سے منور ہے چاہے وہ بزم ہو یا رزم، حضر ہو یا سفر، خُفّیل شاہ ہو یا گدا، کسی
 میں بھی کہیں بھی تناقص نظر نہیں آتا اگرچہ مضمون اور حالات بدلتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضور
 کے کرم، رحم اور شفا وغیرہ کو ہر مقام پر اچھے سے اچھے انداز میں نظم کرتے ہیں اور تمام مضامین میں
 کیریٹر کی ہم آہنگی ہے۔

کرم ہے نبیؐ کا عجب واہ واہ گنہ ہم کریں اور وہ عذر خواہ
 لرزتے ہیں شعلہ صفت ظلم و شر کہ دنیا میں آتے ہیں خیر البشرؐ
 خدا کی طرح سے ہیں یہ بھی رحیم خدا بھی کریم اور نبیؐ بھی کریم
 یہ رحم ان کا دیکھو خدا کے لئے کہ امت پہ صدقے نوا سے کیے
 وہ ہے اپنی امت کا پشت و پناہ بلا شک ہے مہر نبوت گواہ
 یہ اشعار مختلف مقامات پر مختلف واقعات کے ضمن نظم ہوئے ہیں۔ اس طرح درجنوں اشخاص

کے کیریئر میں اتحاد اور ہم آہنگی موجود ہے جو مثنویوں کے تصروں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

د۔ واقعہ نگاری

واقعہ نگاری کے ذیل میں شبلی نے (1) دقیق اور نازک باتوں کا مفصل بیان، (2) ہر چھوٹے بڑے واقعہ کی تفصیل تاکہ مثنوی سمجھنے میں آسانی ہو اور (3) اگر ناممکنات بھی نظم کئے جائیں تو کچھ اس طرح کہ پڑھنے والا اس کے جادو میں گم ہو کر صحیح سمجھنے لگے اہم اوصاف مثنوی میں شمار کیے ہیں۔ جہاں تک میر انیس اور مرزا دبیر کی شاعری کا تعلق ہے اس بات کو تو ہر شخص مانتا ہے کہ دونوں شاعر واقعہ نگاری کے شہنشاہ تھے۔ مثنویات دبیر کا ہر ورق واقعہ نگاری کے کمال کی سند ہے۔ شبلی نعمانی کے نکات کے ساتھ ساتھ ہم اب دبیر کے فنی کمال کو پیش کرتے ہیں۔ مثنوی احسن انقصص میں مرزا دبیر نے پیغمبر اکرمؐ اور حضرت علیؑ کے مختلف نام، القاب، خطاب، کنایات وغیرہ جو مختلف صحیفوں میں آئے ہیں اور مختلف مقامات اور زبانوں کے لوگوں کے لئے نظم کیے ہیں۔

کہا اس نے انجیل میں طاب طاب	بتاؤ تمہارا بھی کیا ہے خطاب
کہا شہ نے اے راسب اے باونا	ملقب ہیں اس نام سے مصطفیٰ
ہے انجیل میں سطیا میرا نام	ہیں خوب اس سے واقف رسولِ نام
وہ بولا کہ اے فصل اہل بیت	تمہیں کیا ہو تو ریت میں میت میت
ہوئے دُر نشان یوں امامِ نام	ہے یہ بھی رسولِ دو عالم کا نام
مرا نام تو ریت کے درمیاں	لکھا ایلیا حق نے اے خوش بیاں
عرب میں مرا بل اتی نام ہے	کہ مجھ کو عطا سے سدا کام ہے
ہے باب البلد مکے میں میرا نام	مُحیلان کہتے ہیں زنگی تمام
فسارا میں عیسیٰ کا حامی لقب	خراساں میں حیدر ہوں میں ورد لب
میں پہلے فلک پر ہوں عبد الحمید	دم پر ہوں مشہور عبد المجید
سوم چرخ پر جو ملک رہتے ہیں	وہ عبد الصمد سب مجھے کہتے ہیں

چہارم فلک پر ملائک سدا مکرر مجھے کہتے ہیں ذوالعلا
 لقب شہین پر مز کے میرا ششم پر مسٹی برت العلا
 لقب ساتویں آسمان پر میرا علی اور علا ہے اے بادنا
 عطا و کرم سے رسالت مآب مجھے کہتے ہیں بارہا بوتراب
 نہ کوئی ہے دنیا میں میرا چلن جہاں میں ہے کنیت مری بوالحسن

یعنی اوپر کے چند شعروں میں دہیر نے حضور ختمی مرتبتؐ کے طالب طالب، مصطفیٰ، میت میت نام بتائے اور حضرت علیؑ کے سبطیاء، ایلایا، ہل اتی، باب البلد، مجیدان، مسیح، حیدر، عبد الحمید، عبد المجید، عبد الصمد، ذوالعلا، مز کے، برت العلا، علی، علا، بوتراب اور بوالحسن گنائے۔ اگر یہ قادر الکلامی اور دستاویز ہندی نہیں تو اور کیا ہے؟

امام حسنؑ کی سخاوت کے ذیل میں ایک واقعہ سائل کا بیان کر کے اس طرح سے تمام کرتے ہیں۔

مخالف سے ہونا نہ تو درد ناک
 اسے تیغ زر سے کروں گا ہلاک

دہیر بڑی آسانی اور مہارت کے ساتھ واقعات کے ساتھ ساتھ تاریخوں کو پیش کرتے ہیں۔ دہیر کی پوری ایک مثنوی ولادت و وفات چہارہ معصومینؑ اسی طرح کے شعروں پر مشتمل ہے جو اس کتاب میں شامل ہے۔ حضرت امام زین العابدینؑ کی ولادت اور سوانح کے اشعار میں یہ صفت دیکھئے۔

کہ ہجرت کو گزرے جو چھتیس سال تو پیدا ہوئے عابد خوش خصال
 نکھوں لفظ اول جمادی کے بعد یہ ماہ ولادت کا ہے نام سعد
 علیؑ کی شہادت سے قبل از دو سال ہوا خلق بانوے ایراں کا لال
 مصاحب علیؑ کے رہے دو برس کیا یاد حیدر کا انداز بس
 حسنؑ کی حضوری میں دس سال تھے ہر اک حال میں آپ خوش حال تھے
 یوں ہی دس برس اور عشرت رہی کہ شہادۂ شہیداں سے صحبت رہی

امامت کی مدت کا پوچھو جو حال لکھے ہیں روایت میں پینتیس سال
سن و سال میں ہیں مثالِ پدر کہ لکھتے ہیں ستاون اہلِ خبر
امام حسینؑ کی ولادت کی مثنوی کے اشعار میں قصیدہ کی شباہت ہے صرف مثنوی کی ہیئت
ہے۔

عجب مژدہ لائی ہے بادِ صبا کہ غل ہے چمن درچمن مرحبا
جواں ہو کے تنے ہیں نخلِ کہن گلستاں کا ہے بابِ پنجم چمن
جدا گل سے کاٹا ہے لالہ سے داغ بہم رقص کرتے ہیں طاؤسِ باغ
چٹکنے سے غنچہ کی ہے یہ صدا بجانا ہے طبلِ خوشی کا بجا
سنوارے ہیں حوروں نے زیور نئے طے آج فطرس کو شہپر نئے
نئے باغِ ایماں میں ہے زیبِ وزین کہ پیدا ہوئے ہیں جنابِ حسین
مکالمہ نگاری واقعہ کی جان ہوتی ہے جس سے کیریکٹر کے اوصاف کی نشان دہی ہوتی ہے۔
مثنویاتِ دہر میں درجنوں مکالمے نظم ہوئے ہیں مگر نمونہ کے طور پر ہم یہاں ایک مکالمہ پیش کرتے
ہیں جس میں خلیفہ مامون رشید کے درباری عالم یحییٰ اور امام محمد تقیؑ کا مناظرہ ہے۔

خلیفہ سے یحییٰ نے مانگی رضا کہ کھولوں زباں پیش ابنِ رضا
رضا اس نے دی شوق سے کرسوال کہا اُس نے اے خاتمہ ذوالجلال
کرے صید کو قتلِ محرم اگر ہے قرآن میں کفارہ کی کیا خبر
یہ سُن کر وہ مجموعہ ہر کمال مخاطب ہوا ہے یہ ناقص سوال
بہ تفصیل کہہ ہم سے جودل میں ہے وہ محرم حرم میں ہے یا حل میں ہے
ہے عالم کہ جاہل وہ نیکو سیر ہے بالغ کہ نابالغ اے بے خبر
دوبارہ ہوا یا کہ اوّل یہ کام وہ آزاد ہے یا کسی کا غلام
وہ محرم کہ جو صیدِ آگن ہوا یہ جرم اس سے عمداً کہ سہون ہوا
یہ عمرے کا یا حج کا احرام ہے بتا دن کا یا شب کا ہنگام ہے
ہے اس میں بھی قسمِ صفار و کبار بیاں کر بڑا ہے کہ چھوٹا شکار

نیاں جب یہ کرتے تھے شاہ ہدا وہ منہ دیکھتا تھا یہ کہتے ہیں کیا
 تحیر میں تھے سب صغار و کبار فصاحت خدا بھی بلاغت نثار
 مثنوی کے درمیان دبیر نے حمدیہ، نعتیہ، منقبتی اور مناجاتی حصے ایسے پیوند کئے ہیں کہ وہ واقعاتی
 نظام اور مکالماتی فضا سے باہر نہیں معلوم ہوتے۔ امام محمد تقی کی ولادت کے اشعار میں حمدیہ صاف اور
 سلیس شعر دیکھئے۔

الہی تو ہی ہے معین و شفیق نہیں کوئی بندہ کا تجھ سے رفیق
 ادا شکر تیرا کریں کیا مجال عطا تیری بے حد ہے اے ذوالجلال
 عبادت کی توفیق تو نے ہے دی اگر بندگی کی تو کیا ہم نے کی
 جو سجدہ کیا ہم نے تو کیا کیا کہ سر کو بھی تو نے ہی پیدا کیا
 یہ قالب یہ اعضا یہ سر یہ قدم تری ہی عطا ہے ترا ہے کرم
 عجب تیرا الطاف ہے واہ وا تو عفو کرتا ہے اور ہم گناہ
 امام حسینؑ کی ولادت کے ذیل میں مناجاتی شعر

دئے تو نے فطرس کو تو بال و پر مجھے فکر سے فارغ البال کر
 نہ ہو فکر جز فکر نظم سلام رہیں شاد میرے اقارب تمام
 ایک مرتبہ کسی قسم کا بخار لکھنؤ میں پھیلا۔ دبیر نے مثنوی میں اس سے نجات کی دعا مانگی
 انھیں سے ہے یہ التجائے دبیر کہ اے شاہ مرداں نبیؐ کے وزیر
 گرفتار ہیں تپ میں خورو و کلاں اماں دو اماں دو اماں دو اماں
 امام چہارم کی منقبت کے چند شعر

وضو سے ملی آمد و آب کو عبادت سے زینت ہے صحرا کو
 دو عالم پہ ظاہر وقار ان کا ہے سکندر اک آئینہ دار ان کا ہے
 چراغ ہدایت ہے چہرے کا نور خجل روئے تاباں سے ہے شمع طور
 سلیس زبان میں مطالب ادا کرنا دبیر کے لئے مشکل نہ تھا۔ اگرچہ دبیر کا پسندیدہ اسلوب نہیں
 مگر دبیر ان شعروں کو نظم کر کے یہ بھی ثابت کرنا چاہتے تھے کہ وہ صرف تاریخی واقعات نہیں بلکہ

تاریخوں اور نسلوں کے شجروں کو بھی ناموں کے ساتھ نظم کر سکتے ہیں۔ امام جعفر صادق کی مادر گرامی کے نسب میں فرماتے ہیں:

سنو مادر شاہ دیں کا نسب کہ ہے امّ فروہ وہ مقبول رب
محمد کو حق نے یہ رتبہ دیا علی نے انھیں اپنا بیٹا کہا
محمد ابوبکر کے تھے پسر باسیرت فرشتہ با صورت بشر
محمد کا تقاسم تھا لخت جگر وہ تھی دستر تقاسم نامور
شرف امّ فروہ کا بالا ہوا خلف جت حق تعالیٰ ہوا
مثنوی میں منظر کشی کا لطف عظیم شعرا کے پاس نظر آتا ہے۔ میر انیس منظر کشی کے شہنشاہ ہیں
ان کے سلیس شگفتہ سادہ الفاظ منظر نگاری کے جواہر نگار نکھرے ہیں۔ منظر کشی میں زبان جتنی شستہ
ہوگی محاوروں اور روزمرہ میں گفتگو جس قدر زیادہ ہوگی اس کی دل کشی اُسی قدر عالی ہوگی۔ مرزا دبیر
نے جہاں کہیں بھی منظر نگاری کی ہے اسی روش پر چل کر زبان نسبتاً آسان استعمال کی ہے۔

نئے پھول ہیں اور نئے بوستاں خیاباں خیاباں ہیں نہریں واں
ہر اک باغ میں ہیں وہ صد با قصور جو قصر جتاں میں بنا کیں قصور
کہیں کبک وہاں کرتی ہیں قہقہے کہیں عنڈلیپوں کے ہیں چہچہے
نظر آئی یہ سیر جو متصل ہوا سرو کی طرح میں پا بہ گل
تعجب ہوا اور تحیر ہوا کہ بے ہوش پیک تصور ہوا
کیا شے نے ارشاد اے بادشاہ تعجب نہ کر ہم ہیں معجز نما
ہمیں ہیں گل بوستان رسول یہ اعجاز رنگیں کے پھولے ہیں پھول
اگر اپنی قدرت کریں ہم عیاں ہر اک دشت بن جائے باغ جتاں

اسمائے اشخاص و مقامات، تواریخ، القاب و خطاب کو نظم کرنا اور مصرعہ کی روانی اور سلاست کو
باقی رکھنا ہر شاعر کے بس کا کام نہیں مگر خدائے سخن ہر لفظ پر تسلط کامل رکھتا ہے چنانچہ جب طائر فکر
ذہن سے نکلتا ہے تو الفاظ خود آواز کی موجوں کی طرح اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور نظم کا سلسلہ آب
رواں کی طرح جاری ہوتا ہے۔ گیارہویں امام کے القاب، والدین کے نام، ولادت اور تاریخوں

میں اختلاف وغیرہ کو کس حسن سے نظم کیا گیا ہے۔ دیکھئے:

ہوا آج پیدا امّ جری جناب حسن حضرت عسکری
یہ ہیں نسبت مسند مصطفیٰ چراغ و گل مرقد مرتضیٰ
ہیں القاب ہادی زکی و سراج تجلی دو مسند تخت و تاج
علیٰ نقی باپ عالی جناب حدیث اور سون ہے ماں کا خطاب
مگر کنیت سید انس و جاں حدیثوں سے ہے بو محمد عیاں
ہے ماہ ولادت کا درجہ رفیع لکھا ہے کہ ثانی تھا ماہ ربیع
یہ مجموعہ حکمت کردگار ہوا جمعہ کو خلق باصد وقار
سنو اختلافات تاریخ تم دوم ہے چہارم ہشتم و نہم
یہ تاریخیں چاروں ہیں بے شک سعید ہر اک روز شیعوں کو لازم ہے عید
امام پنجم محمد باقر کی ولادت کی تاریخ میں جو اختلاف ہے اس کو خوب نظم کیا ہے:

بن شہر آشوب کرتا ہے نقل سین کوش دل سے سب ارباب عقل
ہوئے جب کہ پیدائش انس و جن وہ غزہ رجب کا تھا جمعہ کا دن
مگر کہتے ہیں بعض اہل یقین کہ روز سہ شنبہ تھا اور پانچویں
صفر کی سوّم بھی ہے زیب رقم پہ ہیں قولِ اوّل پہ اکثر بہم
دیبر نے بارہویں امّ کے فرزند سے ان کا سلسلہ نسب حضرت ختمی المرتبت تک چند شعروں
میں سلسلہ وار ترتیب کے ساتھ اس طرح پیش کیا ہے کہ نثر میں بھی اس طرح شاید رقم نہ ہو۔
ہمیں دولت دیں عطا کیجیے پھر اسم و نسب بھی بتا دیجیے
کہا ہوں میں طاہر محمد کا لال حسن ان کے ہیں والد خوش خصال
حسن کے پدر ہیں علی نقی علی نقی کے پدر ہیں تقی
تقی کے پدر ہیں جناب رضا رضا کے پدر موسیٰ رہنما
یہ موسیٰ ہیں جعفر کے نور نظر یہ جعفر محمد کے لخت جگر
محمد کے والد شہ مشرقین علی نور چشم جناب حسین

جناب حسین ابن شیر خدا یہ شیر خدا گل کے مشکل کشا
 انھیں کے لئے پیش اہل یقین ہے یسین میں آیا امام مبین
 قسم ہے بذات خدا و نبیؐ امام مبین تھے علیؑ ولی
 یہ بے فاصلہ ہیں وصی نبیؐ نبیؐ کے خلیفہ یہی ہیں یہی
 شرف سب طرح کے ہمیں ہیں حصول ہمیں ہیں ہمیں اہل بیت رسولؐ
 امام زماں علیہ السلام کی ولادت پر شعر دیکھئے۔ یہ کلام کی پختگی نہیں؟ ساقی نامہ کا یہ انداز منفرد

ہے۔

پلا ساقیا وہ مئے مشک نام ہرن جس سے خورشید ہو وقتِ شام
 رخ روز روشن ہے نظروں میں تار شبِ عید کا ہے مجھے انتظار
 مئے نور جامِ قمر میں پلا گزگ کے عوض نقل تاروں کے لا
 شتاب آ کہ ہے وقتِ عیش و سرور امام الزماں کا ہے کویا ظہور
 پلا وہ مئے ارغوانی مجھے نظر آئے پھر نوجوانی مجھے
 پلا مجھ کو وہ بادِ خوش شیم فرموش جس سے ہو ہر ایک غم
 وہ ساغر کہ غم جس سے بھولا رہے گلِ عیش نظروں میں پھولا رہے
 وہ پیانہ دے مجھ کو اے ذی شعور نہ زائل ہوتا حشر جس کا سرور
 میں اس مے کا دیتا ہوں تجھ کو پتا کہ ساقی ہیں جس کے شہِ اہلِ انا
 لطیف اور شفاف بے حد ہے وہ مئے حب آلِ محمد ہے وہ
 امام زماں علیہ السلام کا سراپا دیکھئے

عجب روئے پُر نور کی تھی چمک جھپکنے لگی چشمِ مہرِ فلک
 قدِ پاک طوبیٰ تو غنچہ دہن سرسریاں تن سے بوئے چمن
 کھڑا ہے سوئے راست اک رشکِ ماہ جہیں پر برستا ہے نورِ الہ
 ہویدا ہے چہرے سے شان و شکوہ شکوہ و جالت کا کویا ہے کوہ
 عیاں یوں جہیں پر نشانِ سجود قمر کے قمریں جیسے تارا نمود

ساعت میں ہیں صرف سب مردوزن کہ قند مکرر ہے ہر اک سخن
 دیر کے اسلوب کی ایک شناخت یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ وہ عربی الفاظ اور جدید ترکیبوں
 کے ساتھ ساتھ اضافتوں کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ اغلب مقامات پر یہ صحیح ہے لیکن جہاں
 سہل بیانی یا سلیس زبان کی روانی اشعار میں دکھائی ہے وہاں اضافتیں نظر نہیں آتیں۔

کہا اس نے احمد کے دلدار ہیں یہی اک دو عالم کے مختار ہیں
 میری پشت پر ہاتھ رکھ کر کہا ہمارا ہے تو دوست صد مرحبا
 ترے دل میں ہے تجلّت کی ولا ہر اک جا ہیں چودہ ترے رہنما
 کہا پھر کہ پہچانتا ہے مجھے میں ہوں کون تو جانتا ہے مجھے
 میں بولا کہ واقف نہیں یہ غلام کہ حضرت کو کہتے ہیں کیا خاص و عام
 دیر نے اردو میں سب سے زیادہ الفاظ استعمال کئے ہیں اور مرثیوں میں الفاظ کا فراوان
 استفادہ نظر آتا ہے۔ مثنویات میں بھی دیر نے کثیر الفاظ استعمال کئے ہیں۔

ہر اک رتبہ حق نے دیا ہے ہمیں دو عالم کا حاکم کیا ہے ہمیں
 سفید و سیہ اور حیات و فنا ہمارے ہیں قبضہ میں صبح و مسا
 جسے چاہیں بخشیں خضر کی حیات جسے چاہیں دوزخ سے ہم دیں نجات
 چہ افلاک و انجم چہ شمس و قمر چہ بعد و چہ برق و چہ کوہ و شجر
 چہ دریا چہ صحرا چہ وحش و طیور چہ انساں وہ جنہ چہ غلمان و حور
 چہ عرش و چہ کرسی چہ لوح و قلم چہ طوبیٰ چہ کوثر چہ باغ ارم
 چہ فردوس و دوزخ چہ باد و سحاب چہ جرم و خطا و چہ اجر و ثواب
 چہ سرد و چہ گرم نور و چہ مار حسن کا ہر اک شے پر ہے اختیار
 مگر چاہیے مجھ کو وقت رقم قمر کی دوات اور کرن کا قلم
 جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے واقعہ نگاری کی تمام عمدہ کیفیات دیر کے واقعات میں نظر آتی
 ہیں۔ یہاں پر چند امام جوادی کی شادی کے شعر دیکھئے:

دیر اس جگہ اب نئی فکر کر عروسی مولّا کا کچھ ذکر کر

پایا سا قیا اب شراب وصال کہ روشن ہوا آفتاب وصال
 وہ بادہ کہ بیٹا ہے جس کا مباح مئے وصل کیا ہے سرور نکاح
 یہ ہے محفل عقد میں رضا بلا تاضی آسماں کو بلا
 یہ زہرا کو دے حکم اے خوش مزاج کہ زہرا کے پوتے کا ہے عقد آج
 یہ ہے محفل عقد دُر نجف فلک سے اتر آئیاں لے کے دف
 ستاروں کے نقل آج لٹ جائیں گے سحر کو نہ مطلق نظر آئیں گے
 براتی ہیں خاصانِ رب وودو تو شربت پلائی ہے نھد درود
 معروف حدیث اول ماخلق اللہ نوری کے ذیل میں لکھتے ہیں:

نہ خاک و ہوا تھی نہ آتش نہ آب کہ روشن تھا نور رسالت مآب
 نہ آدم نہ حوا نہ غلام نہ حور ہزاروں برس پیشتر تھا یہ نور
 حضور اکرمؐ کی ولادت اور معجزہ شق القمر پر چند شعر دیکھئے:

زمیں پر فلک سے برستا ہے نور تنجلی میں ہر خار ہے نخل طور
 ہوا پایا عزّی کی عزّت کا پست کیا دین نے ہر طرف بندوبست
 ملی خاک میں آمروئے منات لگی لات کے سر پہ ایماں کی لات
 پر انگشت تھی چاند میں اس طرح الف ماہ کے بیچ میں جس طرح
 لات کے سر پر لات، الف ماہ کے بیچ وغیرہ کی صد ہا مثالیں دیر کی مثنویوں میں ملتی ہیں۔

عدم سے نسیم بہاری چلی گل ہاشمی کی سواری چلی
 فلک پر زمیں کا دماغ آج ہے ہر اک ذرہ خورشید کا تاج ہے
 جہیں غیرت مشرق نور ہے ہر اک ذرہ میں جلوہ طور ہے
 برستا ہے نیساں بہ تائید رب دُر مدعا اس کے قطرے ہیں سب

اوپر کے اشعار میں گل ہاشمی، ذرہ خورشید کا تاج، غیرت مشرق نور، درمدعا قطرہ نیساں کا ہونا ایجاد
 مضامین اور تراکیب دیر ہیں۔

دیر نے چار عیدوں کو چار صحیفوں سے مناظرہ کیا ہے

شفیع ام ناصر مومنین ائین خدا جان روح الامین
در قلم قدرت کردگار گل گلشن علم پروردگار
روش در روش نخل نوحاستہ ترو تازہ دشاوب و آراستہ
برفتار سرو خرامان خلد برخسار خورشید ایوان خلد
کچھ اشعار صنعت ذواللہائیں اور صنعت تکرار میں دیکھئے:

میرا بھی یہی اب وظیفہ ہے بس نداریم غیر از تو فریاد رس
کہ بیٹھے ہیں زندہ سارے غلام تفرج کناں خندہ زن شاد کام
غبار قدم غیرت کینما صفائے بدن آئینہ کی ضیا
خوش اندام و خوش روئے خالق شناس گلوں کی طرح پاک سب کے لباس
کہوں وال کے باشندوں کا کیا میں حال بصورت بشر پر فرشتہ خصال
کہا آئیے آئیے آئیے قدم رنج آنکھوں پہ فرمائیے
نہ کر ہمسری اس سے اے بدگماں ارے وہ کہاں تو کہاں ہم کہاں

اچھوتے اور نادرمضامین کے خزینہ کی دبیر میں کی نہیں۔ اگر دبیر کے نادرمضامین کی فہرست بنائی جائے تو اردو ادب میں یہ شاعر سرفہرست شعرائیں شمار ہوگا۔ آج کے وقت کی ضرورت اور اردو شعروادب کی خدمت ہے اگر صاحبان علم و ذوق شبلی نعمانی کے معاندانہ طلسم سے نکل کر خدائے سخن دبیر کے کلام پر غیر تعصبانہ نظر ڈالیں۔ مشتی از خروار نادرم مطالب کے اشعار دیکھئے جو یوں ہی اپنے ذوق کے مطابق ہم نے گلزار احسن القصص سے چنے ہیں:

عجب کیا بنے گر زمیں رشکِ عرش عوض دھوپ کے ہو تجلی کا فرش
مگر چاہیے مجھ کو قوتِ رقم قمر کی دوات اور کرن کا قلم
پر انگشت تھی چاند میں اس طرح الف ماہ کے بچے میں جس طرح
یہ چاہا کروں حالِ عسرتِ رقم ہوئی شرم زنجیر پائے قلم
حمیت سے بے دست و پا ہو گیا گلو گیر طوقِ حیا ہو گیا
کوئی بے مثال ایسا آیا نہیں کہیں جسم انور میں سایا نہیں

نہ کیوں ساتھ سایہ کا ہو ناگوار کہ فضل خدا ساتھ ہے سایہ دار
ہوم گم جو نفل حبیب الہ بنا سرمہ چشم خورشید و ماہ
وہ سایہ بنا سائبان فلک کہ سایہ کرے سب پہ محشر تلک
ماہ سنگ کعبہ کی طلعت میں کچھ ہوا صرف مہر نبوت میں کچھ
وہ سایہ سیاحی بنا یک قلم کیا کھلک قدرت نے قرآن رقم
مثنوی میں شہنامہ، سکندر نامہ اور درجنوں رزمیہ داستانیں لکھی گئی ہیں۔ واقعات کے حوالوں
سے اگر کسی مقام پر رزمیہ عناصر آتے ہیں تو مثنویات میں بھی دہرائیں خوب بھاتے ہیں۔ ایک
چھوٹی سی لڑائی کا مرقع احسن القصص میں دیکھئے:

ملی تیغ نصرت پئے کار زار کہ رہ سطر شقہ بنی ذوالفقار
سجائے تن پہ اس نے سلاح و غنا ہوا پشت مرکب پہ جلوہ نما
ادھر اک ہزار اور ادھر بیس الف لیے گرز و تیغ و تبر بیس الف
ہر اک سمت تیغیں چمکنے لگیں کماں میں پیارے کڑکنے لگیں
یہ گرم تگ و پو ہوئے راہوار کہ گردوں چھپا زیر گرد و غبار
سردست ڈھالوں کی چھائی گھٹا پر اک دم میں زور اس گھٹا کا گھٹا
رفیقوں کو لے کر بڑھا جعفری کیا شیروں نے حملہ حیدری
ندا اک نے دی ایک کو ہو کے خوش بگیرد بزن ہاں بدار و بکش
دلیروں نے کار نمایاں کیا ہزاروں کو اک دم میں بے جاں کیا
ہم اس تحریر کو دہیر کے ان اشعار پر ختم کرتے ہیں جو مثنوی احسن القصص میں شہزادی فاطمہ کی
مدح و ثنائیں رقم کئے گئے:

خدا سے ہے کیا فاطمہ کو نیاز انہیں کی ہے تسبیح بعد از نماز
زہے شوکت و قدر و شان بتول سر عرش ہے آستان بتول
وہ خوشبوئے قدرت ہے ان سے نمود درود ان پہ پڑھتا ہے ہر دم درود
سراپا جلال خدا ہے عیاں یہ شاہ زماں ہیں یہ شاہ زماں

نہ تھا آسمان و زمیں کا نشان مگر نور زہراؑ تھا جلوہ کنایاں
شرف میں ہیں یہ مثلِ خیر الورا وہ خیر البشرؑ ہیں یہ خیر النساء
یہ کی نور زہراؑ نے جلوہ گری کہ ڈرے بنے زہرہ و مشتری
ہوا ان کا دنیا میں جس دم ظہور ہوئی ظلمتِ کفر ایماں سے دور

اسناد سورہ الحمد وفضائل چہارہ معصوم مذہبی مثنویوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ مثنوی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں شامل ہے جو مطبع احمدی لکھنؤ سے 1897ء میں شائع ہوئی۔

سورہ الحمد کے کچھ فرعی اثرات بیان کر کے مرزا دبیر بہت اختصار کے ساتھ رسول کریم اور ائمہ اطہار کے فضائل کو رقم کرتے ہیں۔ اس مثنوی کی حیثیت ایک مناجات یا عریضہ کی ہے جس میں دبیر نے اپنے فرزند کی صحت یابی پر شکر بھی ادا کیا ہے۔ اردو ادب میں مختصر اور جامع مثنویوں میں کسی ایک موضوع کو لے کر اسی کے مطالب کو بیان کرنے کی سنت قدیم ہے۔ مثال کے طور پر انشاء اللہ خاں انشاء نے مرغ نامہ لکھا اور اس میں نہ صرف مرغداری کی باتیں ہیں بلکہ مرغداری سے مربوط لفظوں کو بھی مصرعوں میں بدرجہ احسن استعمال کیا ہے۔ اسناد الحمد میں حمد کے علاوہ اس کے شفاعتی اثرات کو نظم کیا گیا ہے۔ چند اشعار یہ ہیں۔

یہ سورہ ہر اک درد کی ہے دوا	مریغیوں کی خاطر ہے بے شک شفا
جو مردے پہ کوئی عقیدت شعار	پڑھے سورہ حمد ہفتاد بار
عجب کیا تن مردہ میں آئے دم	بدن میں اسی دم ساجائے دم
سوا اس کے اہل مرض کو کہیں	نظر آتی صحت کی صورت نہیں
شفا بخش عالم ہے رب کریم	مسیحا ہیں بیمار اور وہ حکیم
مسیحائے عیسیٰ وہی ہے وہی	مددگار موسیٰ وہی ہے وہی
پیغمبر کو بھیجا ہمارے لئے	مرض کفر کے جس نے زائل کئے
یہ ثمرہ مری التجا کا دیا	مرے پھول کو پھل شفا کا دیا

یہ مثنوی حقیقت میں مختصر سا اشعار کا مجموعہ ہے جس میں حمدیہ، نعتیہ، منقبتی اور مناجاتی موضوعات جمع کئے گئے ہیں۔ اس مثنوی میں بھی تقریباً ہر شعر بلکہ ہر مصرع سے دبیر کی صناعی اور مضامین کی کثرت نظر آتی ہے جنہیں مصرعوں کے کوزوں میں بند کر کے ان میں تاثر طم بھی پیدا کیا ہے۔

دلا حمد معبود معراج ہے کہ الحمد قرآن کا تاج ہے
کہاں منہ کہ جو شکر کا دم بھریں قوی کی ثنائتوں کیا کریں
منقبت میں حضرت علی کے نام کے حروف اور پھر ان کے احوال سے مضامین تراشے ہیں۔ ہم

جانتے ہیں یہ صنعتیں ہیں لیکن ان کے نام نہیں بلکہ ان کی ایجاد کا سہرا بھی دبیر کے سر ہے۔
 سر اسم ہے عین پھر لام و یا یہاں حق نے مضمون بخشا نیا
 عیاں لام ہے بچ میں نام کے مسلمان تامل ہیں اسلام کے
 علی کا ہے دل بے تامل یہ لام عدد لام کے تمیں ہیں لا کلام
 اور اتنے ہی سی پارے قرآن کے ہیں بیاں ان میں بھی شاہ مرداں کے ہیں
 یعنی ایک مضمون سے دوسرا مضمون بلند تر، ایک مدح سے دوسری شاہزادہ تر نظر آتی ہے۔ اس
 مثنوی میں بعض اشعار سلیس اور عام فہم اردو میں ہیں تو بعض ایسی فارسی میں نظمائے گئے ہیں کہ اردو
 میں بھی مروج ہے۔

حبیب خدا مصطفیٰ مصطفیٰ شہ ابیہ مصطفیٰ مصطفیٰ
 یہ قدرت حق جناب امیر امام دو عالم شہ قلعہ گیر
 شہ برج دیں باقر خوش خصال پناہ ام عاشق ذوالجلال
 قتی تاجدار زمین و زمان نعتی حلقہ جان ہر انس و جان
 جب ہم اس مثنوی کو احسن اقتصاص اور معراج نامہ سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے
 کہ اسناد الحمد و فضائل چہا درودہ معصوم میں وہی مرثیوں کا دہ پہ اور زبان کا طمطراق ہے۔ یہاں فوق
 الذکر مثنویوں کی طرح زبان صاف اور سادہ نہیں، بلکہ عربی اور فارسی کے الفاظ زیادہ ہیں۔ اس کی
 ایک اور وجہ مضامین کی عظمت بھی ہے۔ یہاں کوئی قصہ یا واقعہ نظم نہیں ہوا بلکہ برگزیدہ مہینوں کی مدح
 سرائی اور معبود حقیقی کی حمد کہی گئی ہے۔

قوی و توانا ہے پروردگار ضعیف اور عاجز صغار و کبار
 عجب نام اقدس میں تاثیر ہے خلایق ہے مس اور یہ اکسیر ہے

مثنوی
اسناد سورہ الحمد
و
فضائل چہار دہ معصوم علیم السلام
(45) اشعار

اسناد سورۃ الحمد و فضائل چہار دہ معصوم علیہم السلام

کہ الحمد قرآن کا تاج ہے
کہ احسان حق کے عوض² ہو ادا
فضائل ہیں الحمد کے بے شمار
پڑھے سورۃ حمد ہفتاد⁴ بار
بدن میں اسی دم سما جائے دم
نظر آتی صحت کی صورت نہیں
مریضوں کی خاطر ہے بے شک شفا
صداقت میں یکتا ہیں آقا مرے
محل شکر کا ہے مکاں حمد کا
کہ فرزند کو میرے اچھا کیا
کہ ہو شکر کا ایک شتمہ⁷ بیاں
قوی⁸ کی ثنا ناتواں کیا کریں
ضعیف اور عاجز صغار⁹ و کبار
مسیحا ہیں بیمار اور وہ حکیم
مددگار موسیٰ وہی ہے وہی

ولا¹ حمد معبود معراج ہے
خصوصاً وہ حمد جناب خدا
یہ فرماتے ہیں صادق نامدار
جو مردے پہ کوئی عقیدت³ شعار
عجب کیا تن مردہ میں آئے دم
سوا اس کے اہل مرض کو کہیں
یہ سورہ ہر ایک درد کی ہے دوا
بلا شبہ صادق ہیں مولا مرے
کیا تجربہ میں نے الحمد کا
اثر اس کا حق نے ہویدا⁵ کیا
ولیکن کہاں وہ لسان⁶ و دہاں
کہاں منہ کہ جو شکر کا دم بھریں
قوی و توانا ہے پروردگار
شفا بخش عالم ہے رب کریم
مسیحائے عیسیٰ وہی ہے وہی

1- دل 2- بدلے 3- عقیدت کے ساتھ 4- ستر بار 5- ظاہر 6- زبان اور منہ

7- وزہ 8- طاقت ور 9- چھوٹے بڑے

<p>جو دل میں علیؑ کے وہ قرآن میں کہ قرآن میں داخل ہے الحمد بھی بنے کام ہر ایک ناکام سے مرے پھول کو پھل شفا کا دیا سب اک نور حق ہیں نہیں اس میں شک گلِ قدرت صانعِ مشرقین زمانے میں جن کا ہے سجّاد نام پناہ ام عاشقِ ذوالجلال شہہ دو جہاں مالکِ شش جہات³ وہ کاظم ہیں ہفتم امامِ مبین انیس⁵ النفوس اور شمس الشموس⁶ تقی حافظِ جانِ ہر انس و جان سلیمان حشمِ شاہِ جن و پری عریضہ⁷ جنہیں دیتے ہیں خاص و عام انھیں کے زبانوں پہ نام آتے ہیں</p>	<p>یہ اسرار¹ آیا مرے دھیان میں شفا بخش عالم ہے نامِ علیؑ میں سوجان سے صدقے اس نام کے یہ ثمرہ² مری التجا کا دیا محمدؐ سے لے کر محمدؐ تلک جنابِ حسن اور جنابِ حسین امامِ زمنِ قبلہ خاص و عام شہہ برج دیں بائز خوش خصال امامِ ششم صادقِ پاک ذات مروج⁴ ہوئے جن سے احکام دیں جنابِ رضا قبلہ ملکِ طوس حقّی تاج دارِ زمیں و زماں وصیِ نقی ہے حسنِ عسکری وزیر ان کے مہدی علیہ السلام یہی سب کے مشکل میں کام آتے ہیں</p>
<p>1-راز 2-پھل 3-چھست 4-روانچ پائے 5-لوگوں کے مددگار 6-سورجوں کے سورج 7-چٹھی</p>	

مثنوی شہادت امیر المومنینؑ

راقم نے دیر کی چھٹی مثنوی بھی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں دریافت کی جو مطبع احمدی لکھنؤ سے 1897ء میں شائع ہو چکی ہے اور صفحہ (192) الی (193) پر موجود ہے۔ اس چھوٹی مثنوی میں کُل چودہ اشعار ہیں۔ یہ مثنوی بہت ہی سلیس اور روزمرہ میں لکھی گئی ہے یعنی ان شعروں کو نثر کرنے سے لفظوں کی نشست میں چنداں فرق نہیں ہوتا۔ اوق الفاظ، عمیق مضامین، صنعت گیری اور اضافات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس مثنوی میں مطالب تمام بین کے ہیں اور شاید اس مثنوی کا مقصد بھی یہی ہو جو مثنوی کے پہلے شعر سے ظاہر ہے۔

یارو نہیں ہے مرثیہ پڑھنے کی احتیاج دنیا میں انتقال امیرؑ عرب ہے آج
یہ رات مرثیٰ کی شہادت کی رات ہے زہراؑ کی بیٹیوں پہ قیامت کی رات ہے
تم آج رو لو کُل نبیؐ پاک روئیں گے یعنی یتیم یتیم و یتیم ہوئیں گے
یہ مثنوی بھی موضوع کے لحاظ سے مذہبی مثنوی ہے۔

مثنوی

شہادت امیر المومنینؑ

(14) اشعار

مثنوی شہادت امیر المومنینؑ

<p>دنيا ميں انتقال اميرؑ عرب ہے آج تم سے وداع حيدرؑ كرار ہوتے ہیں رولو كہ بعد سال كے پھر دن اب آئے گا ہوگا بلند² نالہ و فریاد جبریلؑ زہراؑ كی بیٹیوں پہ قیامت كی رات ہے پرسا دو روح فاطمہؑ مجلس ميں آئی ہے اے یارو اب حسینؑ وحش ہوں گے ننگے سر یعنی یتیم شہر و شہیر ہوں گے خالی ہوئی ہے مسند محبوبؑ كبریا اے جانشین مسند احمدؑ مختار الوداع اس كا نبیؑ كی روح پہ احسان ہوئے گا كونے ميں آج ہوئے گا كیسا غم و ملال اہل حرم كا گردِ⁶ يد اللہ ہے هجوم سب سے وداع ہوتا ہے وہ شیر ذوالجلال</p>	<p>یا رو نہیں ہے مرثیہ پڑھنے كی احتیاج مرقد¹ ميں آج احمدؑ مختار روتے ہیں آفتا تمھارا صبح كو دنيا سے جائے گا كل جائے گا بہشت ميں استاد جبریلؑ یہ رات مرتضیٰؑ كی شہادت كی رات ہے گھبراؤ مت كہ آج تو غم ميں خدائی ہے تم آج سر برہنہ كرو با دو چشم³ تر تم آج رولو كل نبیؑ پا ك روئیں گے پیو ستون دین پیہرؑ كا ہے گرا رو كر كہو كہ حيدرؑ كرار الوداع ان كے وصیؑ كے غم ميں جو گریان⁴ ہوئے گا بہر⁵ خدا یہ دل ميں كرو آج تم خیال ہراك طرف كو ہوئے گی آہ و نفاں كی دھوم كھولے ہوئے ہیں زنبب و كلثومؑ سر كے بال</p>
---	---

1- قبر 2- ہر پا 3- دوننا ك آنکھیں 4- رونا 5- خدا كے لئے 6- اطراف

مثنوی

عزائے حیدر کرار بہ غرہ ماہ شوال کہ روز عید ست

راقم نے دیر کی ساتویں مثنوی بھی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں دریافت کی جو مطلع احمدی لکھنؤ سے 1897ء میں شائع ہو چکی ہے اور صفحہ (193) الی (194) پر رقم ہے۔ موضوع کے لحاظ سے یہ بھی مذہبی مثنوی ہے لیکن اس میں واقعہ نگاری، منظر کشی کے ساتھ بین کے مضامین بھی ہیں۔ مثنوی کی زبان سلیس اور شگفتہ ہے۔ پوری مثنوی روزہ مرہ میں ہے جس کی نشر ممکن نہیں۔ عربی فارسی الفاظ، مادر ترکیبات، استعارات، تشبیہات اور اوق الفاظ اس مثنوی میں نظر نہیں آتے۔ یہ مثنوی عید کے منظر اور حضرت علی کی بیوہ ام البنین کے بین سے بیان کی گئی ہے۔

عید کا دن ہے زمانہ شاد ہے	ہر طرف شور مبارک باد ہے
مادر عباس کی ہے یہ ندا	ہائے اے والی مرے مشکل کشا
نام بیوہ اب ہمارا ہو گیا	آج دسواں بھی تمہارا ہو گیا
نخے بچے مرتضیٰ کے روتے ہیں	بے کسی سے کہہ کے یہ غش ہوتے ہیں
نائب خیر البشر مارے گئے	کس سے عیدی لیں پدر مارے گئے

مثنوی

عزائے حیدر کزار بہ غرہ ماہِ شوال کہ روزِ عیدست

(16) اشعار

مثنوی

(عزائے حیدر کزار بہ غرہ ماہ شوال کہ روز عید ست)

<p>ہر طرف شورِ مبارک باد ہے ہم بغل⁴ ہوتے ہیں سب پیر و جوان تہنیت⁵ سب لوگ باہم⁶ دیتے ہیں ہے تماشاے جہاں مد⁷ نگاہ پر نبی کے گھر میں ہے ماتم بپا سب گلے مل کر علی کو روتے ہیں فاطمہ کی بیٹیاں ہیں ننگے سر گیسوؤں⁹ پر خاک دامن چاک ہے ہائے اے والی مرے مشکل کشا وا علیا وا علیا وا علی آپ کی مسند ہے خالی گھر تباہ ہائے در پر کوئی درباری نہیں نعرہ دلدل¹² نہ قنبر کی صدا آج دسواں بھی تمھارا ہو گیا بے کسی سے کہہ کے یہ غش ہوتے ہیں کس سے عیدی لیں پدر مارے گئے</p>	<p>عید کا دن ہے زمانہ شاد¹ ہے رخت² تھخہ پہنے ہیں خورد³ و کلاں باپ ماں سے بچے عیدی لیتے ہیں سیر کو جاتے ہیں سوے عید گاہ عید کی تیاریاں ہیں جابجا حیدری ہر اک طرف غش ہوتے ہیں ہے یہ دسواں دن کہ چھوٹا ہے پدر شاہ دیں کے سوگ کی پوشاک⁸ ہے مادرِ عباس کی ہے یہ ندا¹⁰ کہہ رہے ہیں پیٹ کر آل نبی یاد آتا ہے تمھارا عرو جاہ¹¹ عید کے خطبے کی تیاری نہیں کان میں ہر وقت ہے شور بکا نام بیوہ اب ہمارا ہو گیا ننھے بچے مرتضیٰ کے روتے ہیں نائب¹³ خیر البشر مارے گئے</p>
---	---

- 1- خوش 2- تحفوں کے کپڑے 3- چھوٹے بڑے 4- گلے ملتے ہیں 5- مبارک بادی 6- ایک دوسرے کو
7- نظر میں 8- لباس 9- بال 10- صدا 11- جاہ و حشمت 12- رسول خدا کا کھوڑا 13- جانشین

مثنوی

تواریخ ولادت و وفات حضرات چہارده معصوم

راقم نے دیر کی پانچویں مثنوی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں دریافت کی جو مطبع احمدی لکھنؤ سے 1897ء میں شائع ہو چکی ہے اور صفحہ (187) الی (189) پر رقم ہے۔ اس مثنوی میں گل اٹھائیس (28) شعر ہیں۔ موضوع کے لحاظ سے یہ بھی مذہبی مثنوی میں شمار کی جاتی ہے۔ اس مثنوی میں چودہ معصومین کی تواریخ ولادت اور تیرہ معصومین کی تاریخ وفات کو نظم کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر سبب شہادت اور قاتل کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اس طرح ہر معصوم کے لئے دو شعر لکھے ہیں۔ مرزا دیر تاریخ کوئی کے شہنشاہ ہیں یعنی انھوں نے صد ہا مادہ تاریخ نکالے ہیں لیکن اس مثنوی میں کوئی مادہ تاریخ نہیں بلکہ ان برگزیدہ ہستیوں کے ولادت اور وفات کے دن، مہینہ کو بیان کیا گیا ہے کیونکہ ان تاریخوں میں سال بھی مرقوم نہیں اس لئے یہ تاریخیں مکمل طور پر صوری تاریخیں کہی جاسکتی ہیں۔ مثنوی میں چہارہ معصوم کے اشعار کی ترتیب بھی اس کے سلسلہ ترتیب سے ہم آہنگ ہے۔ مثنوی میں فارسی الفاظ، بندشیں اور اضافات کے ساتھ ساتھ زبان برتنے کے رواں دواں اثرات، دیر کی لفظوں پر گرفت اور تسلط کا عمدہ نمونہ ہیں۔ مثنوی پڑھتے ہوئے ایسا احساس ہوتا ہے کہ دستِ داؤدی سے لفظوں کے آہن اور تختی کو نرم کر کے انھیں ہم آہنگ اور نرم کر دیا گیا ہے۔ یعنی لفظوں کی شاخ آہن کو

لوہے کی زنجیر میں تبدیل کر کے جیسی چاہیے شعل دی گئی ہے۔

جب کہ پیدا ہوئے محبوبِ خداوندِ ازل
جمعہ تھا ہفدہم ماہِ ربیع الاول
روزِ رحلت کی عیاں ہے یہ حدیثوں سے خبر
بست و ہشتم کو صفر کی کیا دنیا سے سفر
غرة ماہِ رجب اہلِ خبر نے ہے لکھا
کہ مدینہ میں ہوئے حضرتِ باقرؑ پیدا
ظلمِ ہشام سے مولّا ہوئے جب کشمِ سم
ماہِ ذلحجہ کی ہے ساتویں تاریخِ رقم

چونکہ نثر کی نسبت نظم حافظے میں محفوظ ہو جاتی ہے شاید اسی لئے دبیر نے یہ مثنوی لکھی تاکہ لوگ
اسے حفظ کر لیں اور تمام تاریخیں یاد ہو جائیں۔ بہر حال نظم سے خط اٹھانے کے لئے پوری مثنوی کا
پڑھنا ضروری ہے

مثنوی
اشعار ولادت و وفات
حضرات چہارده معصوم علیہم السلام
(28) اشعار

<p>صبح صادق کی طرح سے ہوئے صادق پیدا کہ زمانے سے ہوئی جعفر صادق کی وفات حضرت موسیٰ کاظم ہوئے پرتو آفاق⁵ بت و پنجم⁷ کو رجب کی ہوئے آخر موافق قدم شاہ خراساں سے جہاں تھا گلزار کہ رضا دار فنا¹⁰ سے گئے پیش حیدر یعنی پیدا ہوئے دنیا میں تھی شاہ جواد راہی گلشن جنت ہوئے شاہ دو جہاں جلوہ¹² آرا ہوئے عالم میں تھی اطہر قصر¹³ فردوس میں داخل ہوئے شاہ ام کہ ہوا خلق¹⁴ زمانے میں حسن کا ثانی یہی تاریخ شہادت میں ہے قول فیصل¹⁵ چودہواں چاند ہوا مشرق و مغرب سے عیاں سب رونق آفاق¹⁸ ہوا جس کا قدم</p>	<p>جمعہ تھا ہندہم¹ ماہ ربیع الاول² آہ تھی پانزدہم³ ماہ رجب کی ہیبت⁴ ہفتہم⁵ ماہ صفر کو ہوئی دنیا روشن زہر ہارون نے خرموں⁶ میں دیا واویلا گیا رہویں کو مہ⁸ ذیقعدہ کی تھی فصل بہار روز سہ شنبہ تھا اور ہندہم⁹ ماہ صفر دہم¹⁰ ماہ رجب کو ہوا یثرب آباد اسی تاریخ قیامت ہوئی یثرب میں عیاں¹¹ دوم¹² ماہ رجب کو ہوئی عید اکبر سوم¹³ ماہ رجب کو ہوا برپا ماتم چوتھی تاریخ تھی اور ماہ ربیع الثانی ہشتم¹⁴ ماہ خوش انجام ربیع الاول رات تھی جمعہ کی اور نیمہ¹⁵ ماہ شعبان کون وہ مہدی دیں مہر¹⁶ عرب ماہ عجم¹⁷</p>
<p>1- سترہ 2- ربیع الاول 3- پندرہ 4- افسوس 5- ظاہر 6- کھجور 7- بچیس 8- چاند 9- سترہ 10- دنیا 11- ظاہر 12- پیدا 13- محل 14- پیدا 15- قول معتبر 16- عرب کا سورج 17- عجم کا چاند 18- افلاک</p>	

مثنوی

واقعہ شہادت حضرت علی اکبرؑ

راقم نے دبیر کی آٹھویں مثنوی بھی دفتر ماتم کی بیسویں جلد میں دریافت کی جو مطبع احمدی لکھنؤ سے 1897ء میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ مثنوی صفحہ (194) الی (198) صفحات پر درج ہے۔ اشعار کے لحاظ یہ چوتھی بڑی مثنوی ہے جس میں (61) اشعار ہیں۔ مثنوی کے اوائل میں چھ سات فارسی کے اشعار ہیں۔ موضوعاتی لحاظ سے یہ بھی مذہبی مثنوی ہے۔ اس مثنوی میں دبیر کھل کر قادر الکلامی دکھائی ہے۔ منظر کشی ہو یا سراپا حضرت علی اکبرؑ شوکتِ الفاظ، طمطراق سے لبریز ہے لیکن بین کے اشعار میں پھر وہی سادگی اور سلاست نظر آتی ہے۔ سراپا حضرت علی اکبرؑ میں استعارات، تشبیہات اور مادر مضامین کی فراوانی ہے۔ ایسی مختصر اور جامع مثنوی جو مضامین کے مادرات سے لبریز ہو اور ادب میں خال خال ہے۔ حضرت علی اکبرؑ کے سراپا کے چند شعر یہاں پیش کئے جاتے ہیں لیکن مثنوی کا لطف اٹھانے کے لئے تمام اشعار کی سیر ضروری ہے۔

کہا کسی نے کہ لا ریب یہ پیغمبرؐ ہے	کوئی پکارا کہ یہ دہدہ میں حیدرؑ ہے
کہا کسی نے کہ نور خدا مجسم ہے	یہ افتخار سلیمانؑ و نوحؑ و آدمؑ ہے
عجب ضیا ہے عجب نور ہے عجب طلعت	بدن میں حلقہ نور خدا کا ہے خلعت
پہر قدرت معبود ہے جمین مبین	بھویں ہلال ہیں اور کہکشاں ہے چین چین
وہن میں نام خدا کیا زبان ہے روشن	زبان شمع ہے اور طاق نور ہے یہ وہن

خوشا وہ عارض و دوامد وئے جبین سعید یہ چودہویں کے ہیں دو چاند وہ ہلالِ دو عید
چمک وہ خالی کی روئے پر آبِ قباب میں ہے کہ ہے سبھوں کو یقین چاندِ آفتاب میں ہے
زرہ، جوش اور گھوڑے پر ایک دوشعر نمونہ کے طور پر پیش ہیں۔

بدن پہ حُسن زرہ شاہدی یہ دیتا ہے فلک پہ چشمہ خورشید لہریں لیتا ہے
زرہ کے حلقے جو داؤد نے بنائے تھے تو اپنی آنکھوں کے حلقے فقط لگائے تھے
بدن میں جوشِ اکبر کے ہے عجب تاثیر کہ جس کا ترجمہ ہے جوشِ صغیر و کبیر
عقاب جلوہ گری میں ہے برق سے براق ازل سے پیر و دلدل ہے اور مرید براق

مثنوی
واقعہ شہادت حضرت علی اکبرؑ
(61) اشعار

مثنوی

واقعہ شہادت حضرت علی اکبرؑ

<p>محرران¹ شبیہ شکوہ و جاہ و جلال شبیه کھینچتے ہیں ہم شبیہ احمدؑ کی وہ کون یوسف شبیر اکبر اولاد عصائے⁴ زندگی بانوے بختہ⁵ سیر ہر بر پیشہ⁶ جاہ و جلال شیر خدا چراغ بزم مدینہ بہار باغ عجم حسن یوسف کنعان بدر و غم یعقوب جوان نیک ولے نامراد روز ازل نگین مہر سلیمان کر بلا اکبرؑ جناب مہدی ہادی یہ کرتے ہیں ارشاد سوار تازیوں¹⁴ پر شہسوار ہونے لگے ہوئی جو نویت¹⁵ اولاد مرتضیٰ و عقیل بیان کرتا ہے راوی کہ اکبرؑ ذیشان شعاع نور سے میدان ہو گیا روشن</p>	<p>محرران² حدیث عزا و رنج ملال وفات لکھتے ہیں ہم صورت محمدؐ کی جوانا³ مرگ و پُر ارمان و یکس و ناشاد صحیفہ بغل زینبؑ شکستہ جگر مگر اسیر کمند⁷ قضا و دام⁸ بلا ہمائے⁹ اوج سعادت غزال¹⁰ اہل حرم رضا و صبر کے رتبے میں ثانی ایوبؑ شباب¹¹ عمر میں وارنہ¹² عروس¹³ اجل شہید اول و شیدائے خالق اکبر کہ جب شروع ہوا دشت کر بلا میں جہاد حسین امام پر غازی ثار ہونے لگے تو پہلے اکبرؑ غازی ہوئے شہید و قاتل¹⁶ پے جہاد ہوئے جب کہ وارد¹⁷ میدان ہر ایک خار ہوا شمع وادی¹⁸ ایمن</p>
---	--

- 1- تصویر بنانے والا 2- کاتب 3- جوانی میں مرنا 4- ڈنڈا 5- خوش فطرت 6- کچھار 7- موت کا پھندا
8- بلا کا جال 9- خیالی پرندہ 10- بہر 11- جوان 12- گزر جانا 13- موت کی دہن
14- عربی گھوڑوں 15- باری 16- قتل 17- داخل 18- حضرت موسیٰ سے وابستہ وادی

کہ ذرے ذرے کو خورشید صبح عید کیا
 باہوش² باش کہ محبوب کبریا آئے
 کوئی پکارا کہ یہ دبدبہ⁴ میں حیدر ہے
 یہ افتخار سلیمان و نوح و آدم ہے
 بدن میں حلقہ⁷ نور خدا کا ہے خلعت⁸
 بھوس بلال ہیں اور کھکشاں ہے چین چین
 نشانی مصحف¹¹ اکبر کے بیچ میں ہے دھری
 کہ ہے سہوں کو یقیں چاند آفتاب میں ہے
 زبان شمع ہے اور طاق¹⁴ نور ہے یہ دہن
 یہ چوہویں کے ہیں دو چاند وہ بلال و عید
 کہ جس کا ترجمہ ہے جوشن¹⁸ صغیر و کبیر
 فلک پہ چشمہ خورشید لہریں لیتا ہے
 تو اپنی آنکھوں کے حلقے فقط لگائے تھے
 ہوا ہے چشمہ خورشید سے عیاں اثر²⁰
 ازل سے پیر و دل²² ہے اور مرید براق
 حیا سے سر بہ گریباں تھی میان میں شمشیر

یہ جلوہ خاک کو اُس نور کبریا نے دیا
 پکارتے ہوئے یہ پیک¹ برملا آئے
 کہا کسی نے کہ لاریب³ یہ پیغمبر ہے
 کہا کسی نے کہ نور خدا مجسم⁵ ہے
 عجب ضیا ہے عجب نور ہے عجب طلعت⁶
 سپہر قدرت معبود ہے جبین مبین
 میان⁹ چہرہ ہے بنی¹⁰ کے طرفہ جلوہ گری
 چمک وہ خال¹² کی روئے پر آب و تاب میں ہے
 دہن¹³ میں نام خدا کیا زبان ہے روشن
 خوشا¹⁵ وہ عارض¹⁶ و دو ابروے جبین سعید
 بدن میں جوشن¹⁷ اکبر کے ہے عجب تاثیر
 بدن پہ حسن زرہ شادی¹⁹ یہ دیتا ہے
 زرہ کے حلقے جو داؤد نے بنائے تھے
 زرہ پہ تنیع علی ولی ہے زہر کمر
 عقاب²¹ جلوہ گری میں ہے برق سے براق
 یہ وصف کرتے تھے اکبر کا سب صغیر و کبیر

1- نامہ بر 2- ہوش میں رہو 3- بے شک 4- شجاعت 5- سرتاپا 6- روشنی 7- جنتی لباس
 8- لباس 9- درمیان 10- تاک 11- قرآن 12- حل 13- منہ 14- محراب 15- خوش بحال
 16- رخسار 17- دعائیں 18- تحفظ 19- گواہ 20- اثر و صا 21- شکاری پرندہ 22- رسول خدا کا کھوڑا

<p>دمِ نبرد¹ ہے یاور یہ جائے رحم نہیں بجھا دو مچھلِ ہستی سے اب چراغِ حسین نشانہ تیر جنا کا بنا دل شیر نسیمِ فتح گلستانِ معرکہ² میں چلی ہر اک ضرب پہ روح علیِ ثار ہوئی کہ عین⁴ دل پہ لگا نیزہ مخالف آہ زمینِ پکاری کہ فریاد یا رسول^۲ اللہ ادھر خیام سے زینب^۶ برہنہ سر نکلی وہ نیکی وہ غریبی وہ زاری^۶ زینب^۶ حواس باختہ⁷ دامنِ دریدہ⁸ گردن خم زمینِ بلتی تھی افلاک تھر تھراتے تھے حسین کہتے تھے زینب^۶ وہ مر گئے ہے ہے حسین بھائی دعا مانگو تم کہ مر جاؤں دولہن نہ آئی اجل پہلے آگئی ہے ہے کہ جان جاتی ہے اکبر^۹ مجھے سنا آواز بلا لے پاس پھوپھی کو کہ روح ہے بے چین پھوپھی کا ہاتھ نہیں آن کر پکڑتے ہو</p>	<p>کہ ناگہاں یہ لگا کہنے^۴ ابنِ سعد لعین منادو نقشِ حبیب^۵ خالقِ کونین یہ حکم سنتے ہی برسائے اہلِ شام نے تیر علیٰ کے پوتے نے کھینچی جو ذوالفقار علیٰ جو بھوک پیاس میں اکبر^۹ سے کارزار³ ہوئی مالِ کار برابر ہوئی قضا ناگاہ گرا جو خاک پہ وہ آفتابِ حشر پناہ سنان⁵ پشت سے واں توڑ کر جگر نکلی کروں بیان میں کیا بے قراری زینب^۶ یہ شانِ دخترِ شیرِ الہ تھی اُس دم ردا کے کونے زمیں پر لٹکتے آتے تھے پکارتی تھی کہ اکبر^۹ کدھر گئے ہے ہے وہ پوچھتی تھی کہاں ڈھونڈوں میں کدھر جاؤں مرے جواں کو نظر کس کی کھا گئی ہے ہے گے⁹ یہ نالہ پُر درد کرتی تھی آواز تصدق¹⁰ اپنی جوانی کا اے جواں حسین مرے رفیق کہاں ایڑیاں رگڑتے ہو</p>
<p>1- وقت جنگ 2- جنگ 3- لڑائی 4- بالکل 5- تیر 6- رونا 7- حواس کشدہ 8- پشنا دامن 9- بعض اوقات 10- صدمے</p>	

<p>وہی تمہیں کو میں اپنا کروں گی اے پیارے پھوپھی کے شانے ہلاؤ گے تم دمِ تلقین کہ اپنے غم میں پھراؤ گے ننگے سر مجھ کو نہ یہ خبر تھی کہ پہلے تمہیں سدھارو گے پھوپھی کی قبر کی خاطر زمیں پسند نہ کی پھوپھی مرے گی تو تابوت کون اٹھائے گا دُہائی فاطمہؑ اماں دُہائی یا زہراؑ تمہارے بابا کی آنت نے اس کو مارا ہے دہائی کود کا پالا مرا شہید ہوا جسے شروع تھا اٹھارواں برس امسال کہ آئی کان میں خیر النساءؑ کی یہ فریاد بتولؑ ہے شہِ ہفتم¹ سے یاں برہنہ سر میں تیرے پالے کے لاشے پہ روتی ہوں زینبؑ یہ نوحہ پڑھ کے لگی ڈھونڈنے پسر کی لاش</p>	<p>مجھے امید تھی جس دم مروں گی اے پیارے سرہانے بیٹھ کے میرے پڑھو گے تم یسین پر آہ آج کے دن کی نہ تھی خبر مجھ کو میں کہتی تھی مجھے تم قبر میں اتارو گے مرے جنازے پہ تم نے فغاں بلند نہ کی تمہاری لاش کو تو باپ ڈھونڈ لائے گا کبھی بقیہ کی جانب کو دیتی تھی یہ ندا وہ ہم شبیہ پیغمبرؐ جو میرا پیارا ہے وہ لمبے گیسوؤں والا مرا شہید ہوا وہ میرا شیر جواں ہو گیا لہو میں لال ابھی یہ کہتی تھی رورو کے زینبؑ ناشاد علیؑ کی بیٹی حسینؑ غریب کی خواہر نثار قلمت² اکبرؑ پہ ہوتی ہوں زینبؑ صدائے فاطمہؑ سے اس کا دل ہوا صد پاش³</p>
<p>1- ساتویں کی شب 2- قداکبر 3- سوکڑے</p>	

مثنوی بے عنوان غیر مطبوعہ

اس غیر مطبوعہ مثنوی کو عوام سے روشناس کرانے کا سہرا ڈاکٹر محمد زماں آزادہ کے سر ہے۔ موصوف اپنی شاہکار کتاب مرزا سلامت علی دبیر کے صفحہ (196) پر لکھتے ہیں انھیں مرزا صادق صاحب (ابن مرزا طاہر رفیع ابن مرزا آج ابن مرزا دبیر) کے پاس ایک ایسی غیر مطبوعہ مثنوی ملی جس پر کوئی عنوان نہیں دیا ہے۔“ راقم کو بھی اس مثنوی کا پورا مخطوطہ مرزا آغا کوہر دبیری فرزند مرزا صادق مرحوم سے حاصل ہوا جو (31) صفحات پر مشتمل ہے اور پورا مخطوطہ اس کتاب میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ مثنوی بے عنوان جو دبیر کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے محفوظ ہو جائے اور صاحبان تحقیق و تنقید اس پر آنے والے وقتوں میں اظہار خیال کر سکیں۔ مخطوطہ میں (31) اکتیس صفحات اور اس کا سائز 25x15 سینٹی میٹر ہے۔ بعض صفحات میں چار اور بعض میں چالیس پچاس اشعار لکھے گئے ہیں جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ مثنوی خام مسودہ کی شکل میں ہے۔ ڈاکٹر آزادہ نے لکھا ہے کہ ”گمان غالب ہے کہ یہ بخط مرزا دبیر ہے لیکن ہماری تحقیق اور دبیر مرحوم کے مستند کاغذات سے یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ مثنوی دبیر ہی کے خط سے لکھی گئی جس پر دبیر نے نظر ثانی بھی کی اور چند مصرعوں میں تبدیلی اور چند اشعار کو قطع بھی کر دیا۔ اس مثنوی میں (518) اشعار ہیں اور (9) شعروں کو کاٹ دیا گیا ہے۔ چھ سات اشعار مخطوطہ کو بیاضی شکل دینے میں جزوی طور پر مجروح ہوئے ہیں۔

مرزا دبیر کا خط پڑھنا بعض مقامات پر اس لئے مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ اغلب الفاظ پر نقطے نہیں لگاتے اور اسی طرح ک گ اور کئی دوسرے حروف میں فرق نہیں کرتے تھے۔ بعض مقامات پر لفظ اور حروف جما کر لکھتے اور بعض مقامات پر آڑی ترچھی لکیروں سے کام لیتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ قدیم طرز پر الفاظ کو ملا کر لکھتے تھے چنانچہ یہ تمام نکات اس کتاب میں ان کی مثنوی سے ظاہر ہیں۔ اس مثنوی میں دبیر نے دو مقام پر اپنا تخلص استعمال کیا ہے۔

دبیر اب ترّد کا ہے سامنا ٹھہرا سنبھلنا قلم تھامنا
دبیر اس قدر عذر بس بس خموش خدا نے دیے ہیں تجھے چشم و کوش
مثنوی بے عنوان کی تاریخ تصنیف یا مادہ تاریخ نہیں۔ مثنوی کے شروع میں یہ عبارت ملتی ہے
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين و صلى الله عليه وعلى آله اجمعين الى يوم الدين

اس کا اختتام اس تحریر پر ہوتا ہے۔

الحمد لله رب العالمين و صلوة الله على محمد و آله الطاهرين و لعنة الله على اعدائهم اجمعين
اس مثنوی کو اب تک صرف چند انگشت شمار افراد نے سرسری طور پر دیکھا ہے اور اس کی تحریر سے بعض اشعار شاید طویل مدت تک پوری طرح سے پڑھے نہ جاسکیں اس لئے پہلی بار اس غیر مطبوعہ مثنوی بے عنوان کو من و عن اس کتاب میں جگہ دی گئی ہے۔ اس مثنوی پر کیوں کہ تبصرہ اور تنقید نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے ہم یہاں جو بھی مواد مطبوعہ تحریروں میں پراگندہ ہے اُسے بھی شامل کر رہے ہیں۔ ہمیں اس مثنوی پر صرف تین حوالے ملے۔ پہلا حوالہ ڈاکٹر مرزا محمد زمان آزرودہ کا ہے جو مرزا دبیر کی مثنویات کے عنوان سے ماہ نامہ تعمیر سری نگر میں جولائی 1980 میں شائع ہوا۔ دوسرا اقتباس بھی ڈاکٹر مرزا محمد زمان آزرودہ کا ہے جو ان کی تصنیف مرزا سلامت علی دبیر مطبوعہ 1981ء میں من و عن مرزا دبیر کی ایک غیر مطبوعہ مثنوی کے عنوان سے صفحہ (196) الی (201) پر موجود ہے۔ تیسرا حوالہ پروفیسر اکبر حیدری کا ہے جو انھوں نے باقیات دبیر کے صفحہ (12) پر نقل کیا۔ پروفیسر اکبر حیدری لکھتے ہیں ”راقم الحروف کی نظر سے مرزا دبیر کی ایک اور غیر مطبوعہ قلمی مثنوی گزری ہے۔ وہ بھی صادق صاحب کے ہاں موجود تھی۔ اس میں مادر شاہ کے حملہ ایران اور دہلی کے واقعات بیان کئے

گئے ہیں۔ مثنوی کا کوئی عنوان نہیں رکھا گیا ہے۔ بیچ بیچ میں کاٹ چھانٹ اور ترمیمیں بھی ہیں۔ غالباً مصنف کے ہاتھ کی ہیں۔ کیونکہ مثنوی مایاب اور نادر ہے اس لئے چند شعر نقل کئے جاتے ہیں۔ اس کے موصوف نے چوبیس (24) اشعار لکھے ہیں۔

پروفیسر آزرده نے اپنے اقتباس میں چھیالیس (46) اشعار کے ساتھ ساتھ مثنوی کے آخری صفحہ کی فوٹو کا پی بھی شائع کی۔ پروفیسر آزرده لکھتے ہیں۔ یہ ایک عجیب و غریب مثنوی ہے اگرچہ اس سے ظاہر ہے کہ مرزا دبیر نے اسے اپنی شاعری کے ابتدائی یام میں نظم کیا ہوگا مگر اس سے جس تاریخی شعور کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا دبیر کو نہ صرف اسلامی تاریخ اور اس کے واقعات سے دلچسپی تھی بلکہ عام سیاسی تاریخ سے بھی انھیں دلچسپی تھی۔ چنانچہ اس مثنوی میں دہلی کے تاریخی حالات ملتے ہیں۔ شیرشاہ کا غلبہ، ہمایوں کی جا وطنی، اس کا شاہ ایران سے مدد طلب کرنا، نادرشاہ کا دہلی آنا اور عہد محمد شاہ کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ قرین قیاس ہے کہ یہ کسی نثری تصفہ کو نظم کی صورت دی گئی ہے یا کسی مظلوم مثنوی کا ترجمہ ہے۔ انلب ہے کہ یہ ماخذ کوئی فارسی کی کتاب رہی ہوگی۔ اس مثنوی کا مقصد واضح نہیں ممکن ہے محض تغن کے لئے کہی ہو۔ منظر نگاری نہ ہونے کے برابر ہے۔ نادرشاہ کے کردار کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ زبان و بیان میں دلکشی ہے۔ مسودہ نقل بھی نہیں ہوا ہے بلکہ ہنوز مسودہ کی شکل میں ہے۔ اس کا دوسرا نسخہ بھی دستیاب نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ کوئی اس مثنوی کی نشاندہی نہ کر سکا۔ جو نام اس مثنوی میں آئے ہیں ان میں کچھ یہ ہیں۔

بند۔ ایران۔ کابل۔ قندھار۔ انگ۔ ہمسہ۔ نادرشاہ۔ طماس۔ شاہ صفی۔ محمد شاہ۔ صمد خان۔ ناصر۔ دار شکوہ۔ مظفر خان۔ علی خان قزلباش۔ خان معظم۔ مہر النساء وغیرہ۔

ڈاکٹر حیدری نے کچھ ناموں کا اس طرح اضافہ کیا ہے۔ امیراجیم خان، ہادی علی خان، محمد شاہ قمرالدین، سیف خان وغیرہ۔

اگرچہ پوری مثنوی اس کتاب میں موجود ہے لیکن کیوں کہ اس کا پڑھنا مشکل اور بعض اشعار کا پڑھنا محال ہے راقم اس وقت صرف نمونہ کے طور پر چند اشعار پیش کر رہا ہے۔ آئندہ فرصت میں پوری مثنوی بخط خواندہ مع تشریحات پیش ہوگی۔

وہ میزھی کلاہ اور وہ ترچھی نگاہ یہ چاہا کہ سیدھا کروں اب چنڈ

پلا جلد ساقی شراب رواں کہ مادر پلا سوئے ہندوستان
غرض سلطنت پر جو قادر ہوا تو ہر کام مادر سے مادر ہوا
ہمایوں کے سلسلے میں شہ ہند کو لکھے گئے خط کے بارے میں نظم کرتے ہیں:

پر اوّل یہ جانے سے آیا خیال شہ کشور ہند کو لکھ یہ حال
اگرچہ بڑی ہے بہت شان ہند پر اُن کا ہے ممنون سلطان ہند
کہ غالب ہوا جس گھڑی شیر شاہ ہمایوں نے لی کوہ دہاموں کی راہ
یہاں شاہ طہماس تھے بادشاہ ہمایوں ہوئے ان سے امداد خواہ
ہوا بس امداد پر وہ دلیر کہ تھا بیشہ نسل حیدر کا شیر
کہا جد ہمارے ہیں شیر خدا ہر ایک وقت میں سب کے مشکل کشا
گئے دشت میں یک بیک شہر سے چھوڑا لائے سلمان کو شہر سے
وہاں شیر تھا اور یہاں شیر شاہ ہمایوں کو اس شیر سے دو پناہ

سلطنت دہلی کا حال سبھی اکثر اشعار میں نظم کیا ہے۔ مادر جو ایران سے دہلی آجاتا ہے اس کا حال اور تاریخ (ہجرت کی تاریخ) بھی کہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

کہا پھر بلا سے جو ہوئے وہ ہو لکھا نامہ اس نے شہ ہند کو
کتابت دی اک مرد ہشیار کو روانہ ہوا آپ قندہار کو
صحیفہ کیا نامہ بر نے حصول چلا جانب ہند بن کر رسول
لئے خط و سوغات ایران سے وہ دہلی میں آیا بڑی شان سے
مورخ نے ہجرت کے سن بر محل لکھے گیارہ سے اور ہفت و چہل
لکھا ہے کہ دہلی میں باعز و جاہ محمد شاہ ان روزوں تھا بادشاہ

دہلی میں خط کے تاثر اور مادر کی وقعت کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

سبک تھا وہ خط پیش خورد و کلاں حسینوں میں جیسے خط عاشقان
ہوا خوار مادر کے خط سے وکیل خط رخ سے معشوق جیسے ذلیل
ایران دہلی تھے یوں ہمکلام کہ مادر ہے کس بے لیاقت کا نام

بڑا کاٹ سمجھا ہے تلوار میں کہ ایران سے آیا ہے قندہار میں
 پڑھے لکھے سے کب ہوئے خطا برابر کا خط بادشاہ کو لکھا
 کتابت میں طور مساوات ہے یہی چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے
 کہاں کا اسے شاہ سے ربط ہے یقین ہے کہ مردک کو کچھ ضبط ہے
 فلک کے مقابل ہوئی ہے زمیں کوئی اس کو سمجھانے والا نہیں
 کہ بابا کہاں تو کہاں بادشاہ یہ کوہ شکوہ اور تو اک برگ کاہ
 یہ بیٹھے بٹھائے تجھے کیا ہوا ارے فصد کھلوا جو سودا ہوا
 غرض مثل مکتوب تھا پیچ و تاب اڑھائی برس بعد لکھا جواب
 اڑھائی برس کے بعد جواب پانے پر مادر کے تاثرات اس طرح نظم کئے ہیں:

پڑھا نامہ مادر نے جو ایک بار بڑھا اور اس خط سے دل کا غبار
 نگاہ غضب سطروں میں گڑ گئی جبیں پر ہنسن قہر کی پڑ گئی
 سوئے بند فی الغور رہی ہوا نزول عتاب الہی ہوا
 سلطنت دہلی کا بعض اشعار میں خوب نقشہ کھینچا ہے کہ بادشاہ کس طرح لہو و لعب میں مشغول تھا
 اور اسی کے جاں نثار بے دست و پا ہو رہے تھے۔ جب مادر حملہ آور ہوا تو کابل کے صوبہ دار نے کمک
 کے لئے عریضہ بھیجا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ مرزا دہیر کے اشعار میں اس کو ملاحظہ فرمائیں:

لکھا ہے کہ زمان رفیع القام قوانین میں جس کا ناصر ہے نام
 شہ بند کا ناصر و جاں نثار ہمسہ سے کابل کے تھے صوبہ دار
 شہ بند کو اس نے کی عرضداشت نہ کوئی دقیقہ کیا واگداشت
 لکھا یہ ہے تشویش بے حد ہوئی خبردار مادر کی آمد ہوئی
 سمجھ کر کچھ ارشاد فرمائیے کمک کے لئے فوج بھجوائیے
 لڑوں گا میں حضرت کے اقبال سے بھگاؤں گا اس کو برے حال سے
 نہ تھا عیش سے بادشاہ کو فراغ جواب عرائض کا کس کو دماغ
 عجب حشر دلی میں برپا ہوا شہ بند چونکا ارے کیا ہوا

اس مثنوی میں اکثر جگہوں اور شخصیتوں کے نام آئے ہیں جن میں سے بعض کو نظم کرنا آسان نہیں تھا۔ چنانچہ مرزا دبیر نے بھی اس مشکل کا اعتراف کیا ہے۔

دبیر اب ترّد کا ہے سامنا ٹھہرنا سنبھلنا قلم تھامنا
یہ منزل وہ تاریک و باریک ہے کہ بے مشعلِ عذر ہوگی نہ طے
یہ ہے کو کہ بحرِ تقارب مگر کئی نام ہیں وزن سے دور تر
تکلف سے داخل کئے ہیں وہ نام کلام ان کی صحت میں ہے لا کلام
وہ شاعروں کا یہ ہے امتیاز ہے مالا بیجور ان کی خاطر جواز
ہے اس قول سے تو غلطی صحیح کہ ہے مذہب شاعران فصیح
بہر حال سب سے یہ ہے التجا چھپلا خطا کو بچشم عطا
دبیر اس قدر عذر بس بس خموش خدا نے دئے ہیں تجھے چشم و کوش
اختتام کے چند شعر یہ ہیں:

ہوئے شاہزادوں سے وہ ہمکنار کیا اوس نے والد کی طرح سے پیار
کرم سے دیا ہاتھ میں اس کے ہاتھ چاہا چاہ سے بحرِ قطرے کے ساتھ
درخیمہ پر جلد حاضر ہوا بغل گیر شرما کے مادر ہوا
دو چنداں ہوئی چشم کی آب و تاب کہ اک برج میں آئے دو آفتاب

کتابیات

آب حیات	مولانا محمد حسین آزاد	رام نرائن بینی مادھوالہ آباد ۱۹۶۳ء
ابواب المصائب	مرزا سلامت علی دبیر	شاہد پبلی کیشنز، نئی دہلی ۲۰۰۴ء
اردو مرثیہ میں مرزا دبیر کا مقام	ڈاکٹر مظفر حسن ملک	مقبول اکیڈمی، لاہور ۱۹۷۶ء
اردو مثنوی شمالی ہند میں	ڈاکٹر گیان چند جین	جمال پرنٹنگ پریس، دہلی ۱۹۸۷ء
المیزان	سید نظیر الحسن رضوی فوق	مطبع فیض عام، علی گڑھ ۱۹۱۶ء
اردو مثنویاں	ڈاکٹر گوپی چند نارنگ	قومی کونسل برائے فروغ زبان ۲۰۰۱ء
اردو مثنوی کا ارتقا شمالی ہند میں	سید محمد عقیل رضوی	اتر پردیش اردو اکادمی ۱۹۸۳ء
اردو غزل نعت اور مثنوی	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	الوقت پبلی کیشنز ۲۰۰۴ء
باقیات دبیر	ڈاکٹر اکبر حیدری	اتر پردیش اردو اکیڈمی لکھنؤ ۱۹۸۰ء
تاریخ اردو ادب	جمیل جالبی	زریں آرٹ پریس، لاہور ۱۹۱۸ء
تلاش دبیر	کاظم علی خاں	نصرت پبلشرز، امین آباد، لکھنؤ ۱۹۷۹ء
تاریخی مثنویاں	کندن لال کندن	ایس کے آفسٹ پریس، دہلی ۱۹۹۱ء
دبستان دبیر	ڈاکٹر ذاکر حسین فاروقی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ ۱۹۶۶ء
حیات دبیر حصہ اول	افضل حسین ثابت لکھنوی	مطبع سیوک سسٹم پریس، لاہور ۱۹۱۳ء
دفتر ماتم جلد ہفتم	مرزا دبیر	مطبع احمدی لکھنؤ ۱۹۹۶ء

رزم نامہ دبیر	سرفراز حسین خبیر لکھنوی	نسیم بک ڈپو، لکھنؤ ۱۹۵۴ء
سبع مثانی	سرفراز حسین خبیر لکھنوی	نظامی پریس، لکھنؤ ۱۹۵۲ء
سلک سلام دبیر	مرتبہ: ڈاکٹر سید قتی عابدی	اظہار پبلشرز، لاہور ۲۰۰۴ء
شعر العجم جلد چہارم	شبلی نعمانی	مطبع معارف، اعظم گڑھ
شاعر اعظم مرزا دبیر	ڈاکٹر اکبر حیدری	اردو پبلشرز، لکھنؤ ۱۹۷۶ء
شمس الضحیٰ	مولوی صفدر حسین	مطبع اشاعت شری، دہلی ۱۲۹۸ھ
کاشف الحقائق	امداد امام اثر	مطبع اشار آف انڈیا ۱۸۹۷ء
طالع مہر	ڈاکٹر سید قتی عابدی	اظہار پبلشرز، لاہور ۲۰۰۴ء
مرزا دبیر اور ان کی مرثیہ نگاری	ڈاکٹر نفیس فاطمہ	لیتھو پریس، پٹنہ ۱۹۸۷ء
مرزا سلامت علی دبیر	پروفیسر محمد زمان آزرودہ	مرزا پبلشرز، حسن آباد، سری نگر ۱۹۸۵ء
میر قتی میر کلیات	میر قتی میر	لاہور
مجتہد نظم مرزا دبیر	ڈاکٹر سید قتی عابدی	اظہار پبلشرز، لاہور ۲۰۰۴ء
موازنہ انیس و دبیر	شبلی نعمانی	ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ ۱۹۸۸ء
مقدمہ شعر و شاعری	الطاف حسین حالی	دہلی
مادرات دبیر	ڈاکٹر صفدر حسین	چمن بک ڈپو، دہلی ۱۹۷۷ء